آٹھ ہزار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا بے مثال انسائیکلوپیڈیا

أُسد الغابة في معرفة الصحابة

www.KitaboSunnat.com

مصنف

عز الدین بن الاثیر ابی الحسن علی بن محمد الجزری رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ

مولانا محمد عبدالشکور فاروقی لکھنوی ◎ غلام ربانی عزیز

المیزان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

library@mohaddis.com

www.KitaboSunnat.com

سلیس بامحاورہ، جدید ترجمہ اور حواشی کے ساتھ

آٹھ ہزار صحابہ کرامؓ کا بے مثال انسائیکلوپیڈیا

اُسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ

حصہ پنجم

www.KitaboSunnat.com

مصنف

عزالدین بن الاثیر ابی الحسن علی بن محمد الجزری رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ

مولانا محمد عبدالشکور فاروقی لکھنویؒ

تسہیل، ترتیب و ترجمہ جدید

مولانا مفتی نور الاسلام حقانی
فاضل دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

مولانا محمد امجد
فاضل وفاق المدارس
فاضل جامعہ اسلامیہ امدادیہ فیصل آباد

حافظ قاری اعجاز احمد اعجاز
فاضل وفاق المدارس العربیہ پاکستان

مقدمہ

طالب الہاشمی

المیزان ناشران و تاجرانِ کتب
الکریم مارکیٹ اردو بازار لاہور پاکستان

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

المیزان

عصر حاضر کے تقاضوں سے ہم آہنگ

کاپی رائٹ رجسٹریشن

اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ کے تسہیل ترتیب و ترجمہ جدید کے
جملہ حقوق اشاعت "المیزان" کے نام محفوظ ہیں۔
اس کا کوئی حصہ "المیزان" کی تحریری اجازت کے بغیر نہیں چھاپا جا سکتا۔

جملہ حقوق محفوظ ہیں

سلسلہ مطبوعات۔ ۰۳۳/۲

www.KitaboSunnat.com

محمد شاہد عادل نے
حاجی حنیف پرنٹرز سے چھپوا کر
المیزان اُردو بازار لاہور سے شائع کی

المکتبۃ الرحمانیۃ
۹۹۔۔۔ جے ماڈل ٹاؤن۔ لاہور
نمبر ......15709......

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سلیس، بامحاورہ، جدید ترجمہ اور حواشی کے ساتھ

آٹھ ہزار صحابہ کرامؓ کا بے مثال انسائیکلوپیڈیا

اُسدُ الغابۃ

فی

معرفۃ الصحابۃ

حصہ ہفتم

مصنف

عز الدین ابن الاثیر ابی الحسن علی بن محمد الجزری رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ

مولانا محمد عبد الشکور فاروقی لکھنوی

تسہیل، ترتیب و ترجمہ جدید

مولانا مفتی نور الاسلام حقانی
فاضل دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

مولانا محمد امجد
فاضل وفاق المدارس
فاضل جامعہ اسلامیہ امدادیہ فیصل آباد

حافظ قاری اعجاز احمد اعجاز
فاضل وفاق المدارس العربیہ پاکستان

مقدمہ

طالب الہاشمی

المیزان ناشران و تاجرانِ کتب

الکریم مارکیٹ اردو بازار لاہور پاکستان

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اسد الغابہ جلد ہفتم

باب العین والکاف

۳۷۔ حضرت عکؓ ذوخیوان

حضرت عکؓ۔کنیت ان کی ذوخیوان تھی۔ان کا ذکر ردیف ذال میں ہو چکا ہے۔ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۷۔ حضرت عکاشہؓ بن ثور

حضرت عکاشہؓ بن ثور بن اصغر غوثی: رسول اللہؐ کی طرف سے مقام سکاسک اور سکون اور قبیلہ بنی معاویہ میں جو کندہ کی ایک ...ہے عامل تھے۔ان کو سیف نے اپنی کتاب میں ذکر کیا ہے۔ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ میں ان کا حال اس ...ہوا اور کچھ نہیں جانتا۔

۳۷۔ حضرت عکاشہؓ غنوی

حضرت عکاشہؓ غنوی۔ان کا تذکرہ ابن شاہین نے صحابہ میں کیا ہے اور اپنی سند کے ساتھ حفص بن میسرہ سے انہوں نے ...بن اسلم سے انہوں نے عکاشہ غنوی سے رایت کی ہے کہ ان کی ایک لونڈی تھی جوانکی بکریاں چرایا کرتی تھی اس سے ایک بکری ...گئی تو انہوں نے اس کے منہ پر ایک طمانچہ مارا پھر اپنی یہ حرکت رسول اللہؐ سے بیان کی اور عرض کیا کہ اگر میں جانتا کہ یہ مومنہ ...ہے تو یقیناً میں اس کو آزاد کر دیتا پس نبیؐ نے اس لونڈی کو بلوایا اور اس سے پوچھا تو مجھے جانتی ہے اس نے کہا ہاں آپ خدا کے ...ول ہیں آپ نے پوچھا پھر اللہ (کو جانتی ہے) کہاں ہے اس نے کہا (ہر شخص اپنی سمجھ کے موافق مکلف ہوتا ہے وہ عورت اس ...سے زیادہ نہ سمجھ سکتی تھی ورنہ فی الحقیقت اللہ تعالیٰ کسی مکان میں نہیں ہے۔) آسمان میں پس نبیؐ نے (عکاشہ سے) فرمایا کہ اس کو ...زاد کر دو یہ مومنہ ہے ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے مگر صحیح یہ ہے کہ یہ واقعہ بنی مقرن کا ہے (نہ عکاشہ کا) واللہ اعلم۔

۳۷۳۔ حضرت عکاشہؓ بن محصن

حضرت عکاشہؓ بن محصن بن حرثان بن قیس بن مرہ بن کثیر بن غنم بن دودان بن اسد بن خزیمہ اسدی۔بنی عبد شمس کے ...ف تھے۔کنیت ان کی ابومحصن ہے۔سرداران و بزرگان صحابہ سے تھے بدر میں شریک تھے اور اس میں ان سے کارنمایاں ظاہر ...ئے اس دن ان کے ہاتھ میں ایک تلوار ٹوٹ گئی رسول اللہؐ نے ان کو ایک لکڑی دی تھی وہ اسی وقت ان کے ہاتھ میں تلوار ہو گئی

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

نہایت تیز وار اور صاف لوہے کی تھی اسی سے یہ لڑے یہاں تک کہ اللہ نے فتح عنایت کی۔ پھر برابر یہ اسی تلوار کو لے کر رسول کے ہمراہ تمام مشاہد میں شریک ہوا کرتے تھے یہاں تک کہ واقعہ ردت میں شہید ہوئے اور یہ تلوار اس وقت بھی ان کے پاس تھی اس تلوار کا نام عون تھا۔ غزوۂ احد میں اور غزوۂ خندق میں اور تمام مشاہد میں رسول اللہ کے ہمراہ شریک تھے ان کو رسول اللہ نے بشارت دی تھی کہ تم جنت میں بغیر حساب کے داخل ہو گے۔ قتال اہل ردت میں بعہد حضرت ابو بکر صدیق شہید ہوئے ان کو طلیحہ خویلد اسدی نے قتل کیا تھا جو نبوت کا مدعی تھا یہ اور ثابت بن اقرم بزاخہ کے دن شہید ہوئے تھے۔ یہ قول اہل سیر و تواریخ کا ہے سلیمان تیمی نے کہا ہے کہ رسول اللہ نے ایک لشکر قبیلہ بنی اسد کی طرف بھیجا تھا (اس میں یہ بھی تھے) پس ان کو طلیحہ ابن خویلد قتل کیا اور اسی نے ثابت بن اقرم کو بھی قتل کیا مگر یہ غلط ہے یہ غلطی صرف اس وجہ سے ہوئی کہ یہ حادثہ رسول اللہ کے زمانہ قریب ہی گزرا ہے۔ عکاشہ کی عمر بوقت وفات نبیؐ کے چوالیس برس کی تھی۔ یہ بہت ہی جمیل و حسین تھے۔ ان سے حضرت ابو ہریرہ اور ابن عباس نے روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ عکاشہ کے کاف کو تشدید اور تخفیف دونوں طرح پڑھ سکتے ہیں اور حرثان: حاء مہملہ کے ضمہ اور راء کے سکون اور ثاء مثلثہ اور اس کے بعد الف اور نون ہے۔

۳۷۳۳۔ حضرت عکافؓ بن وداعہ

حضرت عکافؓ بن وداعہ ہلالی۔ ہمیں منصور بن ابی الحسن بن ابی عبداللہ فقیہ نے اپنی سند کے ساتھ احمد بن علی بن مثنی روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابو طالب یعنی عبدالجبار بن عاصم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے بقیہ بن ولید نے معاویہ بن یحییٰ سے انہوں نے سلیمان بن موسیٰ سے انہوں نے مکحول سے انہوں نے غضیف بن حارث سے انہوں نے عطیہ بن بسر مازنی سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ عکاف بن وداعہ ہلالی رسول اللہ کے حضور میں آئے۔ ان سے رسول اللہ نے فرمایا کہ اے عکاف تمہاری بیوی ہے انہوں نے عرض کیا کہ نہیں آپ نے پوچھا کہ لونڈی ہے انہوں نے عرض کیا کہ نہیں آپؐ نے پوچھا کہ تم تندرست اور مالدار ہو انہوں نے عرض کیا ہاں خدا کا شکر ہے آپ نے فرمایا تو تم شیطان کے بھائیوں میں سے ہو یا تو تم رہبان نصاریٰ سے ہو جاؤ کیونکہ تم ان کے مثل ہو اور اگر ہم میں رہنا چاہتے ہو تو جو کچھ ہم کر رہے ہیں وہی کرو نکاح ہماری سنت ہے۔ تم میں بدتر لوگ وہی ہیں جو مجرد رہیں تم میں خراب موت ان لوگوں کی ہے جو مجرد مریں خرابی تمہاری اے عکاف نکاح کرو عکاف نے عرض کیا یارسول اللہ! آپ جس سے چاہیں میرا نکاح کر دیں تو میں نکاح کر لوں گا پس رسول اللہ نے فرمایا (اچھا خدا کا نام لے کر کریمہ بنت کلثوم حمیری سے میں نے تمہارا نکاح کر دیا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۷۳۴۔ حضرت عکراشؓ بن ذؤیب

حضرت عکراشؓ بن ذؤیب تمیمی منقری۔ ابن مندہ نے ایسا ہی کہا ہے اور ابو نعیم اور ابو عمر نے کہا ہے کہ عکراش بن ذؤیب بن حرقوص بن جعدہ بن عمرو بن نزال بن مرہ بن عبید نبیؐ کے حضور میں اپنی قوم کی زکوۃ لے کر آئے تھے پورا نسب انہوں نے بھی ذکر نہیں کیونکہ عبید جو ان کے نسب میں آخری نام ہے بیٹے تھے مقاعس کے مقاعس کا نام حارث بن عمرو بن کعب بن سعد بن زید مناۃ بن تمیم ہے۔ جب یہ نبیؐ کے پاس اپنی قوم بنی مرہ کی زکوۃ لے کر آئے تو نبیؐ نے حکم دیا کہ (زکوۃ کے اونٹوں پر) داغ کر دیا جائے

www.KitaboSunnat.com

ہمیں اسماعیل بن عبید وغیرہ نے اپنی سند کو ابوعیسیٰ تک پہنچا کر خبر دی ہے وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا وہ کہتے
ہم سے علاء بن عبدالملک بن ابی سویہ یعنی ابوالہذیل نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے عبیداللہ بن عکراش بن ذؤیب نے اپنے
عکراش سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے مجھے بنی مرہ بن عبید نے اپنے مال کی زکوۃ دے کر رسول اللہؐ کے پاس بھیجا پس
مدینہ پہنچا میں نے دیکھا کہ آپ مہاجرین اور انصار کے ساتھ بیٹھے ہوئے ہیں پس آپ نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے حضرت ام
کے مکان پر لے گئے اور پوچھا کہ کیا کچھ کھانا ہے پس ہمارے سامنے ایک ظرف لایا گیا جو ثرید اور چربی سے بھرا ہوا تھا پس ہم
نے لگے رسول اللہؐ صرف اپنے ہی سامنے سے کھاتے تھے اور میں ہر طرف سے اپنا ہاتھ ڈال دیتا تھا آپ نے اپنے بائیں
سے میرے داہنے ہاتھ کو پکڑ لیا بعد اس کے فرمایا کہ اے عکراش ایک ہی جگہ سے کھاؤ کیونکہ یہ ایک ہی کھانا ہے پھر ہمارے
نے ایک طبق لایا گیا جس میں کئی قسم کے رطب یا تمر تھے پس میں اس طبق میں بھی اپنے ہی سامنے سے کھانے لگا اور رسول اللہؐ
میں ہر طرف سے کھاتے تھے پھر آپ نے فرمایا کہ اے عکراش جس طرف سے چاہو کھاؤ کیونکہ یہ ایک قسم کی چیز نہیں ہے پھر
آیا اور رسول اللہؐ نے اپنا ہاتھ دھویا اور ہاتھ کی تری کو اپنے منہ اور کہنیوں پر ملا بعد اس کے فرمایا کہ اے عکراش آگ کی پکی ہوئی
کر اس طرح وضو کرنا چاہیے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ ابن مندہ کا یہ کہنا کہ یہ عکراش منقری ہیں ان کی
ہے در حقیقت یہ مرہ بن عبید کی اولاد سے ہیں جو منقر بن عبید کے بھائی تھے دلیل اس کی وہی ہے جو حدیث میں مذکور ہوا کہ یہ
کے حضور میں اپنی قوم بنی مرہ بن عبید کی زکوۃ لے کر آئے تھے اور (یہ اس زمانے کا دستور تھا) کہ اپنی ہی قوم کی زکوۃ لے کر آتے
غیر کی زکوۃ لے کر نہ آتے تھے۔ واللہ اعلم۔

۳۷۔ حضرت عکرمہؓ بن ابی جہل

حضرت عکرمہؓ بن ابی جہل بن ہشام بن مغیرہ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم قرشی مخزومی۔ ان کی والدہ ام مجالد خاندان بنی ہلال
عامر کی ایک خاتون تھیں۔ ابوجہل کا نام عمرو تھا اور کنیت اس کی ابوالحکم تھی رسول اللہؐ نے اور مسلمانوں نے اس کو ابوجہل کہنا
شروع کیا۔ ہاں یہی کنیت اس کی مشہور ہوئی اور اس کا نام اور پہلی کنیت بھلا دی گئی عکرمہ کی کنیت ابوعثمان تھی فتح مکہ کے تھوڑے ہی
دن بعد اسلام لے آئے تھے۔ زمانہ جاہلیت میں یہ رسول اللہؐ کے سخت دشمن تھے اور جو شخص اپنے باپ کے مثل ہو اس کو لوگ برا
نہ کہتے۔ یہ بڑے مشہور شہسوار تھے جب رسول اللہؐ نے مکہ کو فتح کیا تو یہ وہاں سے بھاگ گئے اور یمن میں جا رہے رسول اللہؐ
جب مکہ کی طرف چلے تو آپ نے عکرمہ کے قتل کا حکم دیا اور ان کے ساتھ اور بھی چند لوگوں کے متعلق حکم دیا۔ ہمیں ابوالفضل فقیہ
مخزومی نے اپنی سند ابو یعلیٰ تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوبکر بن شیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن مفضل نے
بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسباط بن نصر نے بیان کیا وہ کہتے تھے سدی نے مصعب بن سعد سے انہوں نے اپنے والد سے روایت
کی کہ جب مکہ فتح ہو چکا تو رسول اللہؐ نے تمام لوگوں کو امن دے دیا سوا چار مردوں اور دو عورتوں کے کہ ان کی بابت حکم دیا تھا کہ
جہاں پاؤں ان کو قتل کر دو اگرچہ ان کو کعبہ کے پردہ میں لٹکا ہوا پاؤ (ان کے نام یہ تھے عکرمہ بن ابی جہل، اور عبداللہ بن خطل اور
مقیس بن صبابہ اور عبداللہ بن سعد بن ابی سرح پس ابن خطل تو اس حالت میں پکڑ لیا گیا کہ وہ کعبہ کے پردہ کے ساتھ لٹکا ہوا تھا پس
سعید بن حریث اور عمار بن یاسر اس کی طرف بڑھے سعید جو عمار سے زیادہ تیز تھے آگے پہنچ گئے اور انہوں نے اس کو قتل کر دیا اور

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مقیس بن صبابہ کو لوگوں نے بازار میں گرفتار کر لیا اور وہیں قتل کیا اور عکرمہ کشتی میں سوار ہو کر بھاگ گئے اثنائے راہ میں ایک تیز
چلی کشتی والے چلائے کہ اے بھائیو! اب تنہا خدا کو پکارو اب اور معبود تمہارے اس وقت کام نہیں آ سکتے عکرمہ نے کہا کہ جب
دریا میں اللہ کے سوا کوئی میرے کام نہیں آ سکتا تو خشکی میں بھی اس کے سوا کوئی دوسرا کام نہیں آ سکتا یا اللہ میں عہد کرتا ہوں کہ اگر
مجھے اس مصیبت سے بچائے تو میں ضرور محمد (ﷺ) کے پاس جاؤں گا اور اپنا ہاتھ ان کے ہاتھ میں دے دوں گا اس وقت
میں انہیں بخشش کرنے والا اور بزرگی والا پاؤں گا۔ چنانچہ یہ (اس سفر سے صحیح سالم واپس آ کر) حاضر ہوئے اور اسلام لائے
رہے عبداللہ بن سعد یہ حضرت عثمان بن عفان کے پاس جا کر چھپ رہے تھے پھر جب رسول اللہؐ نے لوگوں کو بیعت کے لیے
تو حضرت عثمان ان کو لے کر نبیؐ کے سامنے کھڑے ہو گئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ عبداللہ کی بیعت لیجیے حضرت نے اپنا
مبارک اٹھایا اور تین مرتبہ عبداللہ بن سعد کی طرف دیکھا بعد اس کے ان سے بیعت کر لی بعد اس کے اس کے اپنے اصحاب
طرف آپ متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ کیا تم میں کوئی سعادت مند ایسا نہ تھا کہ جب مجھے دیکھا کہ میں نے اس کی بیعت میں تامل
فوراً اٹھتا اور اس کی گردن مار دیتا اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ عکرمہ بن ابی جہل بیوی ام حکیم جوان کے چچا حارث بن ہشام
بیٹی تھیں رسول اللہؐ کے امان کی خبر لے کر ان کے پاس یمن گئی تھیں وہ اپنے شوہر سے پہلے فتح مکہ کے دن اسلام لے آئی تھیں پس
حکیم ان کو رسول اللہؐ کے پاس واپس لائیں اور وہ اسلام لائے اور ان کا اسلام اچھا ہوا اور وہ نیک مسلمانوں میں سے تھے۔ تو ر
اللہؐ ان کو دیکھ کر اٹھ کھڑے ہوئے اور ان سے معانقہ کیا اور فرمایا کہ مرحبا ہو سوار مہاجر کو جب یہ اسلام لائے تو مسلمان ان
کرتے تھے کہ یہ دشمن خدا یعنی ابوجہل کا بیٹا ہے یہ بات ان کو ناگوار گزرتی تھی لہٰذا انہوں نے رسول اللہؐ سے اس کی شکایت کی
نے اپنے اصحاب سے فرمایا کہ ان کے باپ کو برا مت کہو کیونکہ مردہ کو برا کہنا زندہ کو تکلیف دیتا ہے اور یہ بھی ممانعت کر دی کہ
ان کو عکرمہ بن ابی جہل کہیں۔ اللھم صل علی محمدؐ وعلی آل محمدؐ دیکھو یہ خلق کیسا اچھا اور کیسا بڑا اشرف تھا
عکرمہ اسلام لائے تو انہوں نے کہا کہ یا رسول اللہ میں نے جس قدر مال آپ کی ضرر رسانی میں خرچ کیا ہے اب اسی قدر میں
کی راہ میں خرچ کروں گا۔ ان کو رسول اللہؐ نے حجۃ الوداع کے سال میں ہوازن کے صدقات وصول کرنے کے لئے مقرر کیا
ہمیں ابراہیم بن محمد وغیرہ نے اپنی سند کے ساتھ ابوعیسیٰ ترمذی سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبد بن حمید وغیرہ
بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے موسیٰ بن مسعود نے سفیان سے انہوں نے ابواسحاق سے انہوں نے مصعب بن سعد سے انہوں
عکرمہ بن ابی جہل سے۔ روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے جب میں رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فر
مرحبا بالراکب المھاجر یعنی اے سوار مہاجر تم کو مرحبا ہے قتال مرتدین میں ان سے بڑے کارنمایاں ظاہر ہوئے۔ ح
ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان کو ایک لشکر کا سردار مقرر کر کے اہل عمان کے پاس بھیجا تھا وہ لوگ مرتد ہو گئے تھے پس یہ ان پر غالب
پھر حضرت ابوبکرؓ نے ان کو یمن کی طرف بھیجا جب یہ مرتدین کے قتل سے فراغت پا کر مسلمانوں کے لشکر کے ہمراہ بعد حضرت
بارادہ جہاد ملک شام کی طرف چلے جب مسلمانوں نے مقام جرف میں جو مدینہ سے دو میل دور ہے قیام کر دیا تو حضرت
پوشیدہ طور پر ان کے قیام گاہ اور لشکر کی حالت کا اندازہ کرنے کے لئے نکلے تو انہوں نے ایک بڑا خیمہ دیکھا جس کے گرد
گھوڑے اور نیزہ اور عمدہ سامان مہیا تھا حضرت ابوبکر اس خیمہ کے قریب پہنچے تو معلوم ہوا کہ یہ خیمہ حضرت عکرمہ کا ہے حضرت

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اسلام کیا اور ان کے لئے جزائے خیر کی دعا مانگی اور ان سے کہا کہ تم ہم سے کچھ مدد لے لو حضرت عکرمہ نے کہا مجھے مدد کی ضرورت نہیں ہے میرے پاس دو ہزار دینار موجود ہیں پس حضرت ابوبکر نے ان کو دعائے دی پھر حضرت عکرمہ شام کی طرف چلے گئے اور غزوۂ اجنادین میں شہید ہوئے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ واقعہ یرموک میں اور بعض کہتے ہیں کہ واقعہ صفر میں۔ ہمیں بہت سے لوگوں نے کتابۃً ابوالقاسم بن سمرقندی سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالحسین بن نقور نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو طاہر مخلص نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر بن سیف نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں سری بن یحییٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے شعیب بن ابراہیم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سیف بن عمر نے ابوعثمان غسانی یعنی یزید بن اسید سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ عکرمہ بن ابی جہل نے یرموک میں (کفار سے مخاطب ہو کر بطور رجز کے) کہا کہ میں کئی جگہ میں رسول اللہؐ (جیسے اشجع الاشجعین) سے لڑ چکا ہوں تو کیا آج میں تم (جیسے بزدلوں) سے بھاگ جاؤں گا پھر بلند آواز سے (مسلمانوں سے مخاطب ہو کر) کہا کون ہے جو مجھ سے موت کے اوپر بیعت کرے پس ان کے چچا حارث بن ہشام اور ضرار بن ازور نے مع چار سو سرداران مسلمین و شہسواران مومنین کے (اسی شرط پر) ان سے بیعت کی ان سب لوگوں نے حضرت خالد کے خیمہ کے سامنے کھڑے ہو کر قتال کیا یہاں تک کہ خوب زخمی ہو کر سب شہید ہو گئے سوا ضرار بن ازور کے۔

نیز انہیں راویوں نے بیان کیا ہے کہ ہمیں ابوالقاسم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعلی بن مسلمہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حسین بن حامی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعلی بن صواف نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن حسن بن علی قطان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسمٰعیل بن عیسیٰ عطار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسحاق بن بشر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن اسحاق نے زہری سے روایت کر کے خبر دی نیز محمد ابن اسحاق کہتے تھے مجھے ابن سمعان نے بھی زہری سے روایت کر کے خبر دی کہ عکرمہ بن ابی جہل نے اس دن یعنی یوم فحل (جنگ یرموک) میں بڑا کارنمایاں کیا نیزوں کے اندر گھستے ہوئے چلے جاتے تھے یہاں تک کہ ان کا سینہ اور چہرہ زخمی ہو گیا ان سے کہا گیا کہ خدا سے ڈرو اور اپنی جان پر رحم کرو تو انہوں نے جواب دیا کہ میں اپنی جان لات و عزیٰ کی حمایت میں تو فدا کرتا تھا تو کیا اب میں اللہ و رسول سے اپنی جان بچاؤں نہیں خدا کی قسم ایسا کبھی نہ ہوگا راوی بیان کرتے ہیں کہ ان کی تیزی اور بڑھتی ہی گئی یہاں تک کہ شہید ہو گئے اللہ تعالیٰ ان پر رحم کرے۔

نیز ہمیں بہت سے لوگوں نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے نحوی عبداللہ بن محمد بن عبداللہ بن ہلال ابوالمعالی ثعلب بن [illegible] نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں حسین بن محمد شاہد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے وہ کہتے تھے ہم سے یوسف بن یعقوب بن احمد [illegible] نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن شان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یعقوب بن محمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے [illegible]ب بن کثیر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے زبیر ابن موسیٰ نے مصعب بن عبداللہ بن ابی امیہ سے انہوں نے ام سلمہ زوجہ رسول اللہؐ سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتی تھی کہ رسول اللہؐ نے (ایک روز) فرمایا کہ میں نے (خواب میں) ابوجہل کا ایک خوشہ جنت میں دیکھا ہے پھر جب عکرمہ بن ابی جہل اسلام لائے تو حضرت نے فرمایا کہ اے ام سلمہ یہی (اس خواب کی تعبیر) ہے حضرت عکرمہ کی کوئی اولاد نہ تھی ابوجہل کی نسل صرف اس کی دختری اولاد سے چلی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۳۷۳۶۔ حضرت عکرمہؓ بن عامر

حضرت عکرمہؓ بن عامر بن ہاشم بن عبد مناف بن عبدالدار بن قصی قرشی عبدری۔ یہی ہیں جنہوں نے دارالندوہ (نامی کو) حضرت معاویہ کے ہاتھ ایک لاکھ روپیہ کے عوض میں فروخت کیا تھا۔ ان کا شمار مولفۃ القلوب میں تھا ان کا تذکرہ ابو مختصراً لکھا ہے۔

۳۷۳۷۔ حضرت عکرمہؓ بن عبید

حضرت عکرمہؓ بن عبید خولانی۔ ان کا ذکر صحابہ میں کیا گیا ہے مگر ان کی کوئی روایت معلوم نہیں۔ فتح مصر میں شریک تھے تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

باب العین واللام

۳۷۳۸۔ حضرت علاءؓ بن حارثہ

حضرت علاءؓ بن حارثہ بن عبداللہ بن ابی سلمہ بن عبدالعزیٰ بن غیرہ بن عوف بن ثقیف۔ سرداران ثقیف میں سے القلوب میں سے ایک شخص تھے۔ بنی زہرہ کے حلیف تھے۔ ان کو رسول اللہؐ نے حنین کی غنیمت سے سو اونٹ دیے تھے عسکری نے ان کے والد کا نام جاریہ اور بعض لوگوں نے خارجہ بیان کیا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۷۳۹۔ حضرت علاءؓ بن حضرمی

حضرت علاءؓ بن حضرمی۔ حضرمی کا نام عبداللہ بن عباد بن اکبر بن ربیعہ بن مالک بن اکبر بن عویف بن مالک بن خز ابی بن صدف تھا اور بعض لوگوں نے ان کا نام عبداللہ بن عمار بیان کیا ہے اور بعض نے عبداللہ بن ضمار اور بعض نے عبداللہ بن ضمار بن مالک۔ دارقطنی نے کہا ہے کہ املوکی نے بیان کیا ہے کہ صحیح نام عبداللہ بن عباد تھا اس میں تصحیف ہوگئی ہے۔ سب اس بات پر اتفاق ہے کہ یہ قبیلہ حضر موت سے تھے اور حرب بن امیہ کے حلیف تھے۔ ان کو نبیؐ نے بحرین کا حاکم مقرر کیا نبیؐ کی وفات ہوئی تو یہ وہیں تھے حضرت ابوبکر نے اپنی خلافت میں ان کو قائم رکھا پھر حضرت عمرؓ نے بھی قائم رکھا۔ پھر کی خلافت میں ۱۴ ہجری میں ان کی وفات ہوئی اور بعض لوگ کہتے ہیں ۲۱ میں جب کہ یہ بحرین کے عامل تھے ان کے بعد نے حضرت ابوہریرہ کو بحرین کا عامل مقرر کیا۔ یہ علاء بن حضرمی وہی ہیں جن کا ایک بھائی عامر بن حضرمی بدر کے دن بحالت کیا گیا تھا اور ان کا ایک بھائی عمرو بن حضرمی مشرکوں میں پہلا شخص تھا جس کو ایک مسلمان نے قتل کیا تھا اور اس کا مال پہلا بطور خمس کے اسلام میں آیا وہ یوم نخلہ کے واقعہ میں مارا گیا تھا۔ ان کی بہن صعبہ بنت حضرمی تھیں جن سے ابوسفیان نے تھا اور طلاق دے دی تھی ابوسفیان کے طلاق دینے کے بعد ان سے عبیداللہ بن عثمان تیمی نے نکاح کیا جن سے حضرت طلحہ تیمی پیدا ہوئے یہ سب کلام ابن کلبی کا تھا۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بیان کیا جاتا ہے کہ یہ علاء (بڑے) مستجاب الدعوات تھے ایک مرتب یہ کچھ دعا پڑھ کر دریا میں کود پڑے تھے (غرق نہ ...ئے) جب بحرین میں انہوں نے مرتدین سے قتال کیا تو اس لڑائی میں ان سے کارنمایاں ظاہر ہوئے جن کو ہم نے تاریخ کامل ...ں ذکر کیا ہے وہ واقعات ان کے مشہور ہیں۔ ان کا ایک بھائی میمون بن حضرمی بھی تھا اس نے زمانہ جاہلیت میں مکہ کی بلندی پر ...یک کنواں کھودوایا تھا جواب بیر میمون کے نام سے مشہور ہے۔ ہمیں ابراہیم بن محمد وغیرہ نے اپنی سند کے ساتھ محمد بن عیسٰی سے ...وایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن منیع نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سفیان بن عیینہ نے عبدالرحمان بن حمید سے ...وایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے سائب بن یزید سے سنا وہ علاء بن حضرمی سے مرفوعاً روایت کرتے تھے کہ حضرت نے ...رمایا مہاجر بعد ادائے ارکان حج کے مکہ میں تین دن رہ سکتا ہے۔ اس حدیث کو اسمٰعیل بن محمد بن سعد بن حمید نے سائب سے ...ہوں نے علاء سے انہوں نے رسول اللہؐ سے روایت کیا ہے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۷۴۰۔ حضرت علاءؓ بن خارجہ

حضرت علاءؓ بن خارجہ۔ اہل مدینہ میں سے ایک شخص تھے ان سے عبدالملک بن یعلٰی نے روایت کی ہے وہیب نے ...بدالرحمٰن بن حرملہ سے انہوں نے عبدالملک بن یعلٰی سے انہوں نے علاء بن خارجہ سے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے فرمایا کہ اپنے ...سب کو اس قدر معلوم رکھو کہ جس سے اپنے عزیزوں کے ساتھ صلہ رحم کرسکو صلہ رحم کرنے سے باہم عزیزوں میں محبت پیدا ہوتی ہے ...ور مال میں کثرت ہوتی ہے اور عمر بڑھتی ہے۔ اس حدیث کو ہشام مخزومی اور مسلم بن ابراہیم نے وہیب سے اسی طرح روایت کیا ...ہے اور مسلم بن خالد زنگی نے اس کو عبدالملک بن یحیٰی بن علاء سے انہوں نے عبداللہ بن یزید مولٰی منبعث سے انہوں نے حضرت ...ابوہریرہؓ سے اسی طرح روایت کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۷۴۱۔ حضرت علاءؓ بن خباب

حضرت علاءؓ بن خباب۔ کوفہ میں رہتے تھے ان سے ان کے بیٹے عبداللہ اور عبدالرحمان بن عابس نے روایت کی ہے سماک ...بن حرب نے عبداللہ بن علاء سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ نبیؐ جب بیدار ہوئے (یہ واقعہ تعریس کا ہے کہ اس ...ن تمام صحابہ سفر کی تکلیف میں ایسے خستہ ہوگئے کہ نماز فجر قضا ہوگئی سب بعد طلوع آفتاب کے بعد بیدار ہوئے حتیٰ کہ خود سرور عالمؐ ...کی بھی حالت ہوئی۔) تو فرمایا کہ اگر اللہ چاہتا تو ہمیں (وقت پر) بیدار کر دیتا مگر اس نے چاہا کہ تمہارے بعد والوں کے لئے یہ ...کام ہو جائے۔ ان کی ایک حدیث لہسن کے کھانے کی بابت بھی ہے۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ لوگوں نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے ...مگر میں خیال کرتا ہوں کہ انہوں نے نبیؐ سے کچھ نہیں سنا اور ابواحمد عسکری نے کہا ہے کہ ان کا نام علاء بن خباب ہے اور بعض لوگ ...ن کو علاء بن عبداللہ بن خباب کہتے ہیں۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۷۴۲۔ حضرت علاءؓ بن سبیع

حضرت علاءؓ بن سبیع۔ صحابی ہیں مگر ان کے صحابی ہونے میں کلام کیا گیا ہے ان سے سائب بن یزید نے روایت کی ہے اور ...بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ان کا نام علاء بن حضرمی ہے۔ یہ ابوعمر کا قول ہے اور ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ ان کا نام علاء بن سبیع ہے صحابی

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔ان دونوں نے ان کا تذکرہ مختصر کیا ہے۔

۳۷۴۳۔حضرت علاءؓ بن سعد

حضرت علاءؓ بن سعد ساعدی۔ان سے ان کے بیٹے عبدالرحمٰن نے روایت کی ہے کہ وہ ان لوگوں سے میں تھے جنہوں فتح مکہ کے دن رسول اللہؐ سے بیعت کی تھی۔عطاء بن یزید بن مسعود نے جو قبیلہ بنی حبلی میں سے تھے سلیمان بن عمرو بن ر... سالم سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن علاء سے جو قبیلہ بنی ساعدہ میں سے تھے انہوں نے اپنے والد علاء بن سعد سے روایت کی رسول اللہؐ نے ایک روز اپنے اصحاب سے فرمایا کہ کیا تم لوگ بھی سنتے ہو جو میں سن رہا ہوں صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا سنتے ہیں فرمایا آسمان سے چرچراہٹ کی آواز آتی ہے اور آنا بھی چاہیے کیونکہ اس میں پیر رکھنے کی جگہ بھی ایسی نہیں ہے کوئی فرشتہ قیام یا رکوع یا سجود میں نہ ہو پھر آپ نے اس آیت کی تلاوت فرمائی۔وانا لنحن الصافون وانا لنحن المسـ... (اور بیشک یقیناً ہم صف باندھنے والے ہیں اور بیشک یقیناً ہم تسبیح پڑھنے والے ہیں اور اس آیت میں فرشتوں کا کلام مذکور... ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۷۴۴۔حضرت علاءؓ بن صحار

حضرت علاءؓ بن صحار۔بعض لوگ ان کا نام علاثہ بیان کرتے ہیں بیٹے تھے صحار سلیطی ہیں۔قبیلہ بنی سلیط سے ان کا نام بن حارث بن یربوع تھا تمیمی سلیطی تھے۔یہ علاء خارجہ بن صلت کے چچا تھے۔ابن شاہین نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے ابی خیثمہ نے بیان کیا ہے کہ مجھ سے ان کے بارے ابو عبید قاسم بن سلام سے نقل کر کے بیان کیا گیا ہے۔اور مستغفری نے بیان ہے کہ ان کا نام علاقہ بن شجار تھا یہی قول علی بن مدینی کا ہے یعنی وہ سلیطی ہیں جن سے حسن نے روایت کی ہے اور بعض لوگ ابن صحار کہتے ہیں اور نیز انہوں نے ابن ابی خیثمہ سے انہوں نے ابو عبید سے نقل کیا ہے کہ خلیفہ نے بیان کیا کہ خارجہ کے عبداللہ بن عشیر بن عبد قیس بن خفاف تھا قبیلہ بنی عمرو حنظلہ کے خاندان براجم سے تھے اور نیز خلیفہ سے منقول ہے کہ انہوں ان کا نام علاثہ بن شجار تھا ابو یعلیٰ نسفی کے قلم کا لکھا ہوا ایسا ہی ہے اور بردگی نے بھی ان کو ابن شجار بیان کیا ہے اور ان کا تذکرہ نے اسی طرح لکھا ہے۔

۳۷۴۵۔حضرت علاءؓ بن عقبہ

حضرت علاءؓ بن عقبہ۔انہوں نے (کچھ دن) نبیؐ کی طرف سے خط و کتابت کا کام کیا ہے۔ان کا ذکر عمرو بن حدیث میں ہے ان کو جعفر نے ذکر کیا ہے۔ابو موسیٰ نے ان کا تذکرہ مختصر لکھا ہے۔

۳۷۴۶۔حضرت علاءؓ بن عمرو

حضرت علاءؓ بن عمرو انصاری صحابی ہیں۔حضرت علی کے ساتھ صفین میں شریک تھے۔ان کا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۳۷۔حضرت علاء ؓ بن مسروح

حضرت علاء ؓ بن مسروح حجازی۔عمرو بن تمیم بن عویم نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے کہ میری ملیکہ اور میرے قبیلہ کی ایک عورت جس کا نام ام عفیف بنت مسروح تھا ہمارے قبیلہ کے ایک شخص کے نکاح میں تھیں اس شخص م حمل بن مالک بن نابغہ تھا اس کے بعد پوری حدیث ذکر کی جس میں یہ مضمون بھی تھا کہ علاء بن مسروح نے عرض کیا کہ ول اللہ کیا ہم اس بچہ کی دیت بھی دیں جس نے نہ کچھ پیا ہو نہ کھایا ہو نہ بولا ہو نہ رویا ہو کیا ایسے بچہ کی دیت بھی آئے گی تو رسول نے کہا کہ تم تو ایسی مقفی عبارت بولتے ہو جیسی زمانہ جاہلیت میں بولی جاتی تھی۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۷۔حضرت علاء ؓ بن وہب

حضرت علاء ؓ بن وہب بن محمد بن وہبان بن ضباب بن حجیر بن عبد بن معیص بن عامر بن لوی فتح قادسیہ میں شریک تھے ت عثمان نے حضرت معاویہ کو لکھا تھا کہ ان کو جزیرہ کا عامل بنا دو چنانچہ انہوں نے بنا دیا تھا۔انہوں نے زینب بنت عقبہ بن ابی سے نکاح کیا تھا۔فتح مکہ کے نومسلموں میں سے تھے مقام رقہ میں کچھ دنوں حاکم رہے تھے۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم لکھا ہے مگر ان کو ابوعروبہ اور ابوعلی بن سعید نے جزریون کی تاریخ میں ذکر نہیں کیا حالانکہ وہ دونوں فن حدیث میں جزریون کے یں۔

۳۷۔حضرت علاء ؓ بن یزید

حضرت علاء ؓ بن یزید بن انیس فہری۔انہوں نے نبیؐ کو دیکھا تھا اور مصر میں بعد اس کے فتح ہونے کے گئے تھے ان کی ی مصریوں میں ہے۔ابوالحارث یعنی احمد بن سعید فہری کے دادا تھے۔یہ ابوسعید بن یونس کا قول ہے۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور م نے لکھا ہے۔

۳۷۔حضرت علاثہ ؓ بن صحار

حضرت علاثہ ؓ بن صحار سلیطی خارجہ بن صلت کے چچا ہیں ابن ابی خیثمہ نے ابوعبید یعنی قاسم بن سلام سے نقل کر کے ایسا ہی کیا ہے اس اختلاف کا ذکر علاء بن صحار کے نام میں ہو چکا ہے۔شعبی نے خارجہ بن صلت سے روایت کی ہے کہ ان کے چچا نبیؐ ضور میں حاضر ہوئے جب لوٹ کر اپنے وطن جانے لگے تو ان کا گزر ایک اعرابی پر ہوا جو مجنون ہو گیا تھا اور زنجیروں میں جکڑا لوگوں نے ان سے کہا کہ کیا آپ کے پاس کوئی چیز ایسی ہے جس سے اس مجنون کی دوا کریں آپ کے نبی تو بہت فائدہ کی ن لائے ہیں انہوں نے کہا ہاں! پھر کہ میں نے اس پر سورۂ فاتحہ پڑھ کر تین روز دم کیا ہر روز دو مرتبہ پڑھتا تھا پس وہ مجنون اچھا تو ان لوگوں نے مجھ کو سو بکریاں دیں مگر میں نے ان کو نہ لیا یہاں تک کہ نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے آپ سے کیا آپ نے فرمایا تم نے اس کے سوا اور کچھ بھی کہا تھا میں نے عرض کیا کہ نہیں آپ نے فرمایا تو اس خدا کا نام لے کر اپنے ں میں لاؤ۔لوگ تو بیہودہ جھاڑ پھونک کے عوض میں کماتے ہیں تم نے تو ایک برحق جھاڑ پھونک کے عوض میں کمایا۔ان کا تذکرہ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تینوں نے لکھا ہے۔

۳۷۵۱۔ حضرت علاقہؓ بن صحار

حضرت علاقہؓ بن صحار۔ ان کے متعلق علاء بن صحار کے نام میں گفتگو ہو چکی ہے۔

۳۷۵۲۔ حضرت علباءؓ اسدی

حضرت علباءؓ اسدی۔ یہ ابو احمد عسکری کا قول ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ یہ نبیؐ سے ملے تھے اور انہوں نے اپنی سند کے ساتھ محمد بن بکر سے انہوں نے ابن جریج سے انہوں نے ابو الزبیر سے انہوں نے علباء اسدی سے روایت کی ہے کہ وہ بیان کرتے تھے کہ نبیؐ جب سفر میں اپنے اونٹ پر بیٹھتے تو تین مرتبہ تکبیر پڑھتے اور فرماتے کہ الحمد لله الذی سخر لنا هذا وما كنا له مقرنین (شکر ہے اللہ کا جس نے تابع کر دیا اس کو ہمارے اور نہ ہم اس کو قابو میں لا سکتے تھے ۱۲) عسکری نے ایسا ہی ذکر کیا ہے ہم سے ابو بکر یعنی محمد بن رمضان بن عثمان تبریزی نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے استاذ ابو القاسم قشیری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے علی بن احمد ابن عبدان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن عبید نضری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن فرج ازرق نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حجاج نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ ابن جریج نے کہا کہ ابو الزبیر نے علباء ازدی سے روایت کر کے خبر دی کہ حضرت ابن عمر نے لوگوں کو تعلیم دی تھی کہ رسول اللہؐ جب سفر میں اونٹ پر بیٹھتے تو تین بار تکبیر کہتے تھے الی آخر الحدیث عسکری نے ان علباء کا تذکرہ بنی اسد بن خزیمہ میں کیا ہے مگر میرا خیال یہ ہے کہ اسدی بسکون سین ہے یعنی قبیلہ ازد سے ہیں اہل عرب اکثر زے کو سین سے بدل دیتے ہیں ازدی بھی کہتے ہیں اور اسدی بھی کہتے ہیں عسکری نے ان کو اسدی لکھا ہوا دیکھ کر سمجھا کہ سین مفتوح ہے لہٰذا انہوں نے ان کو بنی اسد بن خزیمہ میں داخل کر دیا۔ ایک اکابر علما میں سے اس بات میں غلطی کر چکا ہے اس نے ابن قتیبہ کو اسدی لکھا ہوا دیکھ کر کہہ دیا کہ یہ قبیلہ بنی اسد کا ایک شخص ہے واللہ اعلم۔

۳۷۵۳۔ حضرت علباءؓ بن اصمع قیسی

حضرت علباءؓ بن اصمع قیسی۔ نبیؐ کے پاس وفد بن کر آئے تھے ان سے عباد بن جمہور نے روایت کی ہے کہ یہ کہتے تھے کہ رسول اللہؐ کے حضور میں حاضر ہوا میں نے سنا آپ فرما رہے تھے کہ جب لوگ دنیا کی طرف متوجہ ہو جائیں گے تو ان کی آخرت خراب ہو جائے گی اور جب ہر شخص اپنی خواہش نفسانی کو پسند کرنے لگے گا اور دین کو ترک کر دے گا تو اللہ تعالیٰ کا غضب سب پر عام ہو جائے گا پھر لوگ دعا کریں گے اور وہ مقبول نہ ہوگی۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہے۔

۳۷۵۴۔ حضرت علباءؓ سلمی

حضرت علباءؓ سلمی۔ ان کا شمار اہل مدینہ میں ہے ان سے صرف ایک حدیث مروی ہے ہمیں یحییٰ بن محمود نے اجازتاً اپنی سند کے ساتھ ابو بکر بن ابی عاصم سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن علی بن میمون نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حضرت

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

...یان کیا وہ کہتے تھے ہم سے علی بن ثابت نے عبدالحمید بن جعفر سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے علباء سلمی سے روایت ...ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ غلاموں میں سے ایک شخص ...کا نام جہجاہ ہوگا لوگوں پر حکومت کرے گا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو عمر نے لکھا ہے۔

۳۷...۔ حضرت علبہ رضی اللہ عنہ بن زید

حضرت علبہ رضی اللہ عنہ بن زید بن صیفی بن عمرو بن زید بن جشم بن حارثہ بن حارث بن خزرج بن عمرو بن مالک بن اوس انصاری اوسی ...ی۔ قبیلہ بنی حارثہ سے ہیں ان کا شمار اہل مدینہ میں ہے ان سے محمود بن لبید نے روایت کی ہے یہ بھی منجملہ ان لوگوں کے تھے ...کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی تھی الذین تولوا اعینهم تفیض من الدمع (جو لوگ روتے ہوئے لوٹ گئے کہ ان کے ...راہ خرچ نہ تھا جس کو لے کر جہاد میں جاتے) اور عبدالحمید بن ابی عبس بن جبر نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے ...ت کی ہے کہ وہ کہتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے جب صدقہ کی ترغیب دی تو ہر شخص اپنی طاقت کے موافق صدقہ لایا علبہ بن زید نے ...لہ میرے پاس کچھ مال نہیں ہے جو صدقہ دوں یا اللہ میں اپنی آبرو صدقہ کرتا ہوں جو شخص تیری مخلوق میں سے اس کو چاہے لے ...رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بے شک اللہ نے تمہارا صدقہ قبول کر لیا ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۷...۔ حضرت علس رضی اللہ عنہ بن اسود

حضرت علس رضی اللہ عنہ بن اسود کندی۔ طبری نے ان کا ذکر ان لوگوں میں کیا ہے جو نبی ﷺ کے حضور میں وفد بن کر آئے تھے یہ اور ان کے ...ہل بن اسود دونوں اس وفد میں تھے۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

۳۷...۔ حضرت علس رضی اللہ عنہ

حضرت علس رضی اللہ عنہ۔ کلبی نے کہا ہے کہ (ان کا نام و نسب یہ ہے) علس بن نعمان بن عمرو بن عرفجہ بن عاتک بن امراء القیس بن ...بن معاویہ بن حارث اکبر کندی نبی ﷺ کے حضور میں وفد بن کر آئے تھے یہ اور ان کے دونوں بھائی حجر اور یزید اسی وفد میں تھے ...یں جانتا کہ یہ وہی ہیں جن کا ذکر طبری نے کیا ہے اور ان کا نسب اسود تک بیان کیا ہے یا کوئی اور ہیں ہم نے اسی کے موافق لکھ ...ہے جو ہشام کلبی نے بیان کیا ہے۔ واللہ اعلم۔

۳۷...۔ حضرت علسہ رضی اللہ عنہ بن عدی

حضرت علسہ رضی اللہ عنہ بن عدی بلوی۔ یہ ان لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے درخت کے نیچے بیعۃ الرضوان کی تھی اور فتح مصر میں ...ک تھے ان سے ان کے بیٹے ولید بن علسہ نے اور موسیٰ بن ابی اشعث نے روایت کی ہے یہ ابن یونس کا قول ہے۔ ان کا تذکرہ ...مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۳۷...۔ حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ بن اعور

حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ بن اعور سلمی۔ اور بعض لوگ ان کو ابو علقمہ کہتے ہیں ان کا شمار اہل مدینہ میں ہے ان سے ابن عباس نے روایت

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کی ہے عکرمہ نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ نے شراب نوشی کی آخری سزا ان کو دی تھی۔ آپ جب غزوہ میں تھے تو بوقت شب آپ کے خیمہ کو علقمہ بن اعور سلمی نے نشہ کی حالت میں آ کے گھیر لیا اور خیمہ کی کچھ رسیاں بھی انہوں نے ڈالیں حضرت نے پوچھا کہ یہ کیا بات ہے لوگوں نے عرض کیا کہ علقمہ نشہ کی حالت میں ہیں پس حضرت نے حکم دیا کہ کوئی میں سے اٹھ کر ان کا ہاتھ پکڑ کر ان کو ان کے مقام پر جا کر پہنچا آئے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہے۔

۳۷۶۰۔ حضرت علقمہؓ ابواوفی اسلمی

حضرت علقمہؓ۔ کنیت ان کی ابواوفی یہ اسلمی ہیں۔ انہوں نے نبیؐ کے پاس اپنی زکوۃ کا مال بھیجا تھا تو آپ نے فرمایا تھا کہ ابواوفی کے خاندان پر رحمت نازل کر۔ یہ علقمہ عبداللہ بن ابی اوفی کے والد تھے۔ اصحاب بیعۃ الرضوان سے تھے۔ ہمیں مسلم بن عویس وغیرہ نے اپنی سند کے ساتھ ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے حفص بن عمر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے شعبہ نے عمرو سے انہوں نے عبداللہ بن ابی اوفی سے روایت کر کے بیان کیا کہ نبیؐ کی عادت تھی جب کوئی قوم اپنا صدقہ آپ کے پاس (تقسیم کے لئے) لاتی تو آپ دعا فرماتے کہ یا اللہ فلاں شخص کے خاندان پر رحمت نازل کر چنانچہ میرے والد بھی اپنا صدقہ آپ کے پاس لے گئے تو آپ نے فرمایا کہ اے اللہ ابواوفی کے خاندان پر رحمت نازل کر۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۷۶۱۔ حضرت علقمہؓ بن جنادہ

حضرت علقمہؓ بن جنادہ بن عبداللہ بن قیس ازدی ثم الحجری۔ صحابی تھے فتح مصر میں شریک تھے اور بحرین میں حضرت عمر کی طرف سے حاکم رہے تھے ۵۹ ہجری میں وفات پائی۔ یہ ابوسعید بن یونس کا قول ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۷۶۲۔ حضرت علقمہؓ بن حارث

حضرت علقمہؓ بن حارث۔ احمد بن خلف دمشقی نے احمد بن ابی الحواری سے انہوں نے ابوسلیمان دارانی سے انہوں نے علقمہ بن سوید بن علقمہ بن حارث سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا علقمہ بن حارث سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے میں رسول اللہ کے حضور میں اپنی قوم کے چھ آدمیوں کے ساتھ گیا تھا۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور انہوں نے کہا کہ بہت سے راویوں نے احمد بن حواری سے یہ حدیث روایت کی ہے اور انہوں نے بجائے علقمہ کے سوید بن حارث کہا ہے (خلاصہ یہ کہ ان علقمہ کے صحابی ہونے میں کلام ہے) وہ روایت اوپر گزر چکی ہے۔

۳۷۶۳۔ حضرت علقمہؓ بن حجر

حضرت علقمہؓ بن حجر۔ ان کا تذکرہ علی عسکری نے لکھا ہے حجاج بن ارطاہ نے عبدالجبار بن وائل بن علقمہ بن حجر سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہؐ کو دیکھا آپ (نماز

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

انی اور ناک دونوں کے بل سجدہ کرتے تھے ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے حالانکہ یہ غلط ہے اس کو بہت لوگوں نے عبدالجبار وائل بن حجر سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا ہے اور وہی صحیح ہے۔

۳۷۶۔ حضرت علقمہؓ حضرمی

حضرت علقمہؓ حضرمی۔ ابن قانع نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور انہوں نے اپنی سند کے ساتھ کلثوم بن علقمہ حضرمی سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں اس وفد میں تھا جو رسول اللہؐ کے پاس گیا تھا اور آپ نے فرمایا کہ تم لوگ اپنے گھر لوٹ جاؤ نہ تم قید کئے جاؤ گے نہ روکے جاؤ گے۔ ان کا تذکرہ ابن دباغ نے ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لئے لکھا ہے۔

۳۷۶۔ حضرت علقمہؓ بن حوشب غفاری

حضرت علقمہؓ بن حوشب غفاری۔ ان کا تذکرہ جعفر نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ بردعی نے بیان کیا ہے کہ یہ مدینہ میں رہتے تھے انہوں نے نبیؐ سے صرف ایک حدیث روایت کی ہے مگر جعفر نے اس حدیث کو بیان نہیں کیا۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے کیا ہے۔

۳۷۶۔ حضرت علقمہؓ بن حویرث

حضرت علقمہؓ بن حویرث۔ بعض لوگ ان کو علقمہ بن حارث کہتے ہیں غفاری ہیں۔ ہمیں یحییٰ بن محمود اصفہانی نے اجازۃً اپنی سند کے ساتھ ابو بکر یعنی احمد بن عمرو سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے خلیفہ بن خیاط نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسمٰعیل بن سلیمان نے محمد بن مطرف سے انہوں نے اپنے دادا سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے علقمہ بن حویرث غفاری صحابی سے سنا وہ کہتے تھے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا آنکھوں کا زنا یہ ہے کہ نامحرم کی طرف نظر کی جائے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۷۶۔ حضرت علقمہؓ بن رمثہ بلوی

حضرت علقمہؓ بن رمثہ بلوی۔ یہ ان لوگوں میں سے تھے جنہوں نے درخت کے نیچے بیعۃ الرضوان کی تھی۔ فتح مصر میں شریک تھے لیث بن سعد نے یزید بن ابی حبیب سے انہوں نے سوید بن قیس تجیبی سے انہوں نے زہیر بن قیس بلوی سے انہوں نے علقمہ بن رمثہ بلوی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول اللہؐ نے عمرو بن عاص کو بحرین کی طرف بھیجا اس کے بعد رسول اللہؐ خود کسی لشکر کے ہمراہ تشریف لے گئے اور ہم لوگ بھی آپ کے ہمراہ تھے پس رسول اللہؐ پر غنودگی طاری ہوئی جب آپ بیدار ہوئے تو فرمایا کہ اللہ عمرو پر رحم کرے پس ہم نے جس جس کا نام عمرو تھا اس کی تفتیش کی پھر دوبارہ آپ پر غنودگی طاری ہوئی تو آپ نے ایسا فرمایا پھر سہ بارہ ایسا ہی ہوا تو ہم نے پوچھا کہ یا رسول اللہ عمرو کون ہے آپ نے فرمایا عمرو بن عاص کے لئے اللہ کے یہاں بہت بھلائی ہے زہیر کہتے تھے جب فتنہ پھیلا تو میں نے اپنے دل میں کہا کہ میں اس شخص کے ساتھ ہو رہوں جس کے متعلق رسول اللہؐ نے ایسا فرمایا تھا۔ پس میں نے ان کو نہیں چھوڑا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۳۷۶۸۔ حضرت علقمہؓ بن سفیان

حضرت علقمہؓ بن سفیان بن عبداللہ بن ربیعہ ثقفی۔ بصرہ میں رہتے تھے ان سے ان کے بیٹے سفیان وغیرہ نے روایت کی ہمیں عبیداللہ بن احمد نے اپنی سند کے ساتھ یونس بن بکیر سے انہوں نے اسماعیل بن ابراہیم انصاری سے روایت کر کے خبر دی کہتے تھے مجھ سے عبدالکریم نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے علقمہ بن سفیان نے بیان کیا وہ کہتے تھے میں ان لوگوں میں تھا جو ثقیف سے رسول اللہؐ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے آپ نے ہمارے لئے دو خیمہ نصب کرا دیے مغیرہ کے مکان کے پاس ہمارے پاس آتے تھے اور رمضان میں ہمیں افطاری کراتے تھے۔ حالانکہ خوب [1] روشنی پھیلی ہوتی تھی۔ اس حدیث کو ابن سعد نے ابن اسحاق سے انہوں نے عیسیٰ بن عبداللہ سے انہوں نے عطیہ بن سفیان بن عبداللہ ثقفی سے روایت کیا ہے اور بکائی نے ابن اسحاق سے انہوں نے عیسیٰ سے انہوں نے علقمہ بن سفیان سے روایت کی ہے اور یہی صحیح ہے یہ ابن مندہ کا کلام اور ضحاک بن عثمان نے عبدالکریم سے روایت کی ہے کہ انہوں نے ان کا نام علقمہ بن سہیل بیان کیا ہے۔ ابو عمر نے کہا ہے کہ مقام پر علماء کا سخت اختلاف ہے۔ یہ علقمہ صحابہ میں معلوم نہیں ہوتے ہم نے ان کا تذکرہ عطیہ بن سفیان کے نام میں کیا ہے تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۷۶۹۔ حضرت علقمہؓ (ابو سماک)

حضرت علقمہؓ۔ کنیت ان کی ابو سماک تھی۔ ان کا تذکرہ ابن شاہین نے لکھا ہے اور انہوں نے اپنی سند کے ساتھ بندار انہوں نے محمد بن عبداللہ انصاری سے انہوں نے ابو یونس سے انہوں نے سماک بن علقمہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت ہے کہ وہ کہتے تھے ایک دن میں رسول اللہؐ کی خدمت میں تھا کہ ایک شخص ایک آدمی کو رسی سے کھینچتا ہوا لایا الی آخر الحدیث تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ غلط ہے کیونکہ بندار سماک بن حرب سے اور وہ علقمہ بن وائل سے وہ اپنے والد وائل سے روایت کرتے ہیں اور یہی صحیح ہے۔

۳۷۷۰۔ حضرت علقمہؓ بن سمی

حضرت علقمہؓ بن سمی خولانی۔ صحابی ہیں فتح مصر میں شریک تھے۔ ان کی کوئی روایت معلوم نہیں۔ یہ ابن یونس کا قول ہے کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۳۷۷۱۔ حضرت علقمہؓ بن طلحہ

حضرت علقمہؓ بن طلحہ بن ابی طلحہ۔ عثمان بن طلحہ کے بھائی ہیں۔ ان کا نسب اوپر بیان ہو چکا ہے۔ یہ اسلام لائے تھے تھے یرموک کی لڑائی میں شہید ہوئے۔

---

[1] مطلب یہ ہے کہ بعد غروب آفتاب کے معاً روزہ افطار کر لیتے تھے تاریکی شب کا انتظار نہ کرتے تھے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۳۷۔حضرت علقمہؓ بن علاثہ

حضرت علقمہؓ بن علاثہ بن عوف بن احوص بن جعفر بن کلاب بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ عامری کلابی۔قبیلہ بنی ربیعہ بن کے بزرگ لوگوں میں تھے مولفۃ القلوب سے تھے اپنی قوم میں سردار تھے حلیم تھے عقل مند تھے مگر بخشش جیسی چاہیے ان میں نہ تھی یہ ہیں جنہوں نے عامر بن طفیل بن مالک بن جعفر بن کلاب سے مخالفت کی تھی اور ان کے سامنے اپنی فخریہ باتیں بیان کی تھیں یہ دونوں کلابی تھے قصہ ان کا مشہور ہے۔جب رسول اللہؐ طائف سے لوٹے تو علقمہ مرتد ہو کر شام چلے گئے پھر آپ کی وفات کے بعد فوراً یہ اپنے قبیلہ میں آئے اور لشکر جمع کیا پس حضرت ابوبکر نے لشکر ان کی طرف روانہ کیا اس لشکر سے علقمہ نے شکست کھائی مسلمان ان کے گھر کے لوگوں کو پکڑ کر حضرت ابوبکر کی خدمت میں لے گئے ان لوگوں نے کہا ہم علقمہ کی طرح مرتد نہیں ہوئے تھے اور حضرت ابوبکر کو ان لوگوں کی طرف سے کوئی بات خلاف اسلام معلوم بھی نہ ہوئی تھی پس حضرت ابوبکر نے ان کو چھوڑ دیا بعد اس کے علقمہ بھی اسلام لائے اور حضرت ابوبکر نے ان کا اسلام قبول کر لیا اور ان کا اسلام اچھا ہو گیا ان کو حضرت عمر نے مقام حوران پر عامل مقرر کیا تھا وہیں ان کی وفات ہوئی حطیہ شاعر انہیں کے پاس گئے تھے مگر قبل اس کے کہ ان کے پاس پہنچیں ان کی وفات ہو گئی تھی پس علقمہ نے ان کے لئے بھی اپنی اولاد کی طرح وصیت کی تھی حطیہ نے ان کی شان میں کچھ اشعار کہے تھے جس میں سے ایک شعر یہ ہے۔

فما کان بینی لو لقیتک سالما وبین الغنی الالیال قلائل

اگر میں تجھے زندگی میں ملتا تو میرے اور مالداری کے درمیان میں صرف چند روز باقی رہ گئے تھے۔

علقمہ کی والدہ لیلی بنت ابی سفیان بن ہلال تھیں جو قبیلہ نخع سے قید ہو کر آئی تھیں احوص کا نام ربیعہ تھا لوگ ان کو احوص اس وجہ سے کہتے تھے کہ ان کی آنکھیں چھوٹی تھیں ان سے ابوسعید خدریؓ نے روایت کی ہے کہ انہوں نے رسول اللہؐ کے ہمراہ کھانا کھایا تھا۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۷۔حضرت علقمہؓ بن فغواء

حضرت علقمہؓ بن فغواء۔بعض لوگ ان کو ابن ابی فغوا کہتے ہیں فغواء بیٹے تھے عبید بن عمرو بن مازن بن عدی بن عمرو بن ربیعہ خزاعی تھے۔صحابی تھے مدینہ منورہ میں رہتے تھے۔عمرو بن فغوا کے بھائی تھے اُن کو رسول اللہؐ نے کچھ مال دے کر ابوسفیان بن حرب کے پاس بھیجا تھا تاکہ وہ اس مال کو فقراء قریش میں تقسیم کر دیں غزوہ تبوک میں یہ نبیؐ کے رہنما تھے۔ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم نے عبداللہ بن علقمہ بن فغوا سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول اللہؐ جب پیشاب کے لئے جاتے ہوتے تو اگر ہم آپ سے کچھ بات کرتے تو آپ جواب نہ دیتے اور اگر ہم سلام کرتے تو بھی اس کا جواب نہ دیتے یہاں تک کہ اپنے گھر تشریف لے جا کر وضو کرتے تو ہم لوگوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ہم آپ سے بات کرتے ہیں تو آپ جواب نہیں دیتے اور اگر ہم سلام کرتے ہیں تو بھی جواب نہیں دیتے پس یہ آیت نازل ہوئی یا ایھا الذین آمنوا اذا قمتم الی الصلوۃ (یعنی) اے مسلمانو جب نماز کے لئے کھڑے ہو تو اپنے منہ اور ہاتھ کہنیوں تک دھو لیا کرو اور سر کو مسح کرو اور پیروں کو ٹخنوں تک

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

دھو ۱۲۶) ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۷۷۴۔ حضرت علقمہؓ بن مجزز

حضرت علقمہؓ بن مجزز بن اعور بن جعدہ بن معاذ بن عتوارہ بن عمرو بن مدلج کنانی مدلجی۔ ان کو نبیؐ نے کسی لشکر کا سردار کیا تھا اور عبداللہ حذافہ سہمی کو کسی سریہ (یعنی چھوٹے لشکر) کا سردار بنایا تھا۔ ان کی طبیعت میں کچھ مذاق تھا ایک مرتبہ انہوں خوب آگ دہکائی بعد اس کے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ کیا میری اطاعت تم پر واجب نہیں ہے لوگوں نے کہا ہاں واجب ہے انہوں نے کہا تو اچھا اس آگ میں کود پڑو ایک شخص کھڑا ہوا اور چاہتا تھا کہ آگ میں کود ے یہ ہنسنے لگے اور کہا کہ میں تو صرف کرتا تھا۔ یہ خبر نبیؐ کو پہنچی تو آپ نے فرمایا کہ خبردار ہو جاؤ جب تمہارے سردار اس قسم کی بات کریں تو اللہ کی معصیت میں ان فرمانبرداری مت کرو۔ حضرت عمر بن خطاب نے ان علقمہ کو ایک لشکر کا سردار بنا کر حبش کی طرف بھیجا تھا یہ سب لشکر وہاں ہلاک گیا تو جواس عذری نے ان کا مرثیہ ان اشعار میں کہا تھا:

ان السلام وحسن کل تحیۃ تغدو علی ابن مجزز وتروح

بے شک سلام اور اچھے اچھے تحفے۔ ہر صبح شام ابن مجزز کے پاس آتے ہیں۔

ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔ مجزز: جیم اور دو زاؤں کے ساتھ ہے پہلے زاء مشدد مکسور ہے۔

۳۷۷۵۔ حضرت علقمہؓ بن ناجیہ

حضرت علقمہؓ بن ناجیہ بن حارث بن کلثوم خزاعی ثم المصطلقی۔ مدینہ کے رہنے والے تھے مگر پھر بادیہ میں سکونت اختیار تھی ہمیں یحییٰ بن ابی الرجاء نے اجازۃً اپنی سند کے ساتھ احمد بن عمرو بن ضحاک سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم یعقوب بن حمید نے عیسیٰ بن حضرمی بن کلثوم بن علقمہ بن ناجیہ بن حارث خزاعی سے انہوں نے اپنے دادا علقمہ سے روایت بیان کیا کہ وہ کہتے تھے رسول اللہؐ نے ولید بن عقبہ کو ہمارے مال کی زکوٰۃ تحصیل کرنے کے لیے بھیجا وہ گئے اور ہمارے قریب کر واپس آ گئے ہم بھی ان کے پیچھے ہی چل دیئے اور اپنی کچھ زکوٰۃ بھی ساتھ لے لی ولید ہم سے پہلے رسول اللہؐ کے پاس اور انہوں نے (جھوٹ) کہہ دیا کہ یا رسول اللہ میں جہاں گیا وہ ایسے لوگ تھے کہ وہ اسی جاہلیت کی حالت میں باقی ہیں لڑ لیے تیار ہو گئے تھے اور زکوٰۃ ان لوگوں نے نہیں دی اس بات کو سن کر رسول اللہؐ نے اس کی تردید نہ فرمائی یہاں تک کہ یہ آیت ہوئی یا ایھا الذین امنوا ان جاء کم فاسق بنباء فتبینوا (اے مسلمانو اگر کوئی فاسق تمہارے پاس کوئی خبر لائے تو لیا کرو) ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۷۷۶۔ حضرت علقمہؓ بن نضلہ

حضرت علقمہؓ بن نضلہ بن عبدالرحمٰن بن علقمہ کنانی اور بعض لوگ ان کو کندی کہتے ہیں۔ مکہ میں رہتے تھے عثمان بن ...ن نے علقمہ بن نضلہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول اللہؐ اور ابوبکر و عمر کی وفات ہوگئی اور مکہ کی زمین اس وقت سمجھی جاتی تھی جو محتاج ہوتا تھا وہاں رہتا اور جب اس کی احتیاج رفع ہو جاتی تھی کسی دوسرے کو اپنی جگہ ٹھہرا دیتا تھا۔ ان

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

نے لکھا ہے۔ اور ابن مندہ نے کہا ہے کہ ان کا تذکرہ صحابہ میں کیا گیا ہے۔ مگر یہ تابعین میں ہیں۔

۳۷۔ حضرت علقمہؓ بن وقاص

حضرت علقمہؓ بن وقاص لیثی۔ رسول اللہؐ کے زمانے میں پیدا ہوئے تھے جیسا کہ واقدی نے ذکر کیا ہے یہ ابو عمر کا کلام تھا۔ ابن مندہ نے کہا ہے کہ ان سے ان کے بیٹے عمرو نے روایت کی ہے کہ یہ کہتے تھے میں غزوۂ خندق میں شریک تھا اور اس وفد میں رسول اللہؐ کے پاس آیا تھا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ بعض متاخرین یعنی ابن مندہ نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے اور حاتم ابو احمد اور نیز اور لوگوں نے ان کو تابعین میں ذکر کیا ہے ان کی وفات عہد عبدالملک بن مروان مدینہ میں

۳۷۔ حضرت علقمہؓ بن یزید

حضرت علقمہؓ بن یزید بن عمرو بن سلمہ بن منبہ بن ذہل بن غطیف بن عبداللہ بن ناجیہ بن مراد، ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کا اسی طرح بیان کیا ہے نبیؐ کے حضور میں وفد بن کر آئے تھے اور پھر یمن واپس گئے تھے فتح مصر میں شریک تھے اور حضرت معاویہ کے زمانہ میں عتبہ بن ابی سفیان نے ان کو اسکندریہ حاکم مقرر کیا تھا۔ اس کو ابو عقیل معافری نے روایت کیا ہے یہ ابن یونس کا قول ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۳۷۔ حضرت علیؓ بن حکم

حضرت علیؓ بن حکم سلمی۔ حضرت معاویہ کے بھائی تھے۔ کثیر بن معاویہ بن حکم نے اپنے والد سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے میرے بھائی علی بن حکم کا پیر ٹوٹ گیا وہ اپنے گھوڑے پر سوار تھے پس وہ نبیؐ کے حضور میں آئے آپ نے ان کے پیر پر ہاتھ پھیرا وہ اچھا ہو گیا۔ یہ ابن مندہ اور ابو نعیم کا قول ہے اور ابو عمر نے کہا ہے کہ میں علی بن حکم برادر معاویہ بن حکم کو سلمی خیال کرتا ہوں یہ بدیع بن سدرہ بن علی سلمی کے جو اہل قباء سے تھے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے میں کہتا ہوں کہ ابو عمر نے علی بن حکم کو ان کا والد قرار دیا ہے مگر ابن مندہ اور ابو نعیم نے علی بن حکم کو معاویہ کا بھائی قرار دیا ہے اور ان علی بن ابی علی کو جن کا ذکر آگے آئے گا اور ان کا والد قرار دیا ہے پس ان دونوں نے اس نام کے دو شخص قرار دیئے ہیں اور ابو عمر نے ایک ہی رکھا ہے واللہ اعلم۔

۳۷۔ حضرت علیؓ بن رفاعہ

حضرت علیؓ بن رفاعہ قرظی۔ علی بن سعید عسکری نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔ عمرو بن دینار نے یحییٰ بن جعدہ سے انہوں نے علی سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے میرے والد ان لوگوں میں سے تھے جو اہل کتاب سے ایمان لائے تھے یہ دس آدمی تھے جب اپنی مجلسوں میں بیٹھا کرتے تھے پس جب ان لوگوں کا گزر ان مجلسوں میں ہوتا تو وہ لوگ ان سے استہزاء اور مسخراپن کرتے تھے پس اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل کی: اولئک یوتون اجرھم مرتین بما صبروا (ان لوگوں کو ان کا ثواب دو بار دیا جائے گا بوجہ اس کے کہ انہوں نے صبر کیا۔) ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے پس اس روایت کی بنا پر ان کے والد صحابی

www.KitaboSunnat.com
"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہوں گے۔(نہ کہ خود یہ)

۳۷۸۱۔حضرت علیؓ بن رکانہ

حضرت علیؓ بن رکانہ۔ان کا صحابی ہونا ثابت نہیں ہے ان سے ان کے بیٹے محمد بن علی بن رکانہ نے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ اے گروہ قریش قوم کا بھانجہ بھی اسی قوم میں شمار ہوتا ہے۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۷۸۲۔حضرت علیؓ بن شیبان

حضرت علیؓ بن شیبان بن محرز بن عمرو بن عبداللہ بن عمرو بن عبدالعزیٰ بن تیم بن مرہ بن دؤل بن حنیفہ۔ان کی کنیت ابو یحییٰ ہے یمامہ میں رہتے تھے نبیؐ کے پاس وفد بن کر گئے تھے ان سے ان کے بیٹے عبدالرحمٰن نے روایت کی ہے۔ہمیں ابوالفرج بن ابی الرجاء نے کتابۃً اپنی سند کو ابوبکر بن ابی عاصم تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوبکر بن ابی شیبہ نے ملازم بن عمرو سے انہوں نے عبداللہ بن بدر سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن علی بن شیبان سے انہوں نے اپنے والد علی بن شیبان سے جو وفد کے ایک شخص تھے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے ہم رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ہم نے آپ سے بیعت کی وہ کہتے تھے ہم نے رسول اللہؐ کے ہمراہ نماز پڑھی تو آپ نے گوشہ چشم سے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ رکوع وسجود میں اپنی پیٹھ کو برابر نہ کرتا تھا پس جب نبیؐ نماز پڑھ چکے تو آپ نے فرمایا کہ اے مسلمانوں جو شخص اپنی پیٹھ رکوع وسجود میں برابر نہ رکھے اس کی نماز نہیں ہوتی اس حدیث کو عبدالوارث بن سعید نے ابوعبداللہ شقری سے انہوں نے عمر بن جابر سے انہوں نے عبداللہ بن بدر سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن علی سے انہوں نے نبیؐ سے روایت کیا ہے اور یہ نہیں کہا کہ یہ روایت میں اپنے والد سے کرتا ہوں۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۷۸۳۔حضرت علیؓ بن ابی طالب (امیرالمومنین ابن عم رسول اللہؐ زوج سیدۃ النساء فاطمہ زہرا)

امیرالمومنین حضرت علیؓ بن ابی طالب بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبدمناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی قریشی ہاشمی رسول اللہؐ کے چچازاد بھائی ہیں۔ابوطالب کا نام عبدمناف تھا اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ ابوطالب ہی ان کا نام تھا کنیت بھی اور ہاشم کا نام عمرو تھا۔حضرت علی کی والدہ فاطمہ بنت اسد بن ہاشم تھیں۔کنیت ان کی ابوالحسن تھی۔رسول اللہؐ کے (چچا زاد) بھائی اور آپ کے داماد یعنی آپ کی صاحبزادی فاطمہ سیدۃ النساء کے شوہر تھے اور آپ کے فرزندوں کے والد تھے۔یہ پہلے ہاشمی ہیں جو دو ہاشمیوں کے درمیان میں پیدا ہوئے اور پہلے خلیفہ ہیں جو بنی ہاشم میں سے ہوئے۔حضرت علی' جعفر اور عقیل طالب سے چھوٹے تھے۔بقول اکثر علماء سب سے پہلے[1] اسلام لائے تھے جیسا کہ ہم بیان کریں گے اور مدینہ کی طرف

---

[1] اس میں اختلاف ہے کہ آیا سب سے پہلے حضرت علی اسلام لائے یا حضرت ابوبکر صدیق یا کوئی اور محققین نے فیصلہ یوں کیا ہے کہ آزاد مردوں میں سب سے پہلے حضرت صدیق اور غلاموں میں سب سے پہلے حضرت زید۔عورتوں میں سب سے پہلے ام المومنین حضرت خدیجہ۔بچوں میں سب سے پہلے حضرت علی المرتضیٰ اسلام لائے اور حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ ''ازالۃ الخفاء'' میں لکھتے ہیں کہ سب سے پہلے اسلام لانا اس لئے فضیلت ہے کہ جو پہل اسلام لایا ہو گا وہ اپنے بعد والوں کے اسلام کا ذریعہ بنا ہو گا پس اس لحاظ سے یہ فضیلت حضرت صدیق ہی کے حصہ میں ہے انہیں نے بعد اسلام کے تبلیغ دین میں کوشش کی اور ان کی کوشش سے بڑے بڑے لوگ اسلام لائے یہ کوشش نہ اور کسی سے ظاہر ہوئی نہ ہو سکتی تھی

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

میں خندق میں اور بیعۃ الرضوان میں اور تمام مشاہد میں سوا تبوک کے رسول اللہؐ کے ہمراہ شریک رہے تبوک میں حضرت نے ان کو اپنے اہل وعیال کی نگہداشت کے لئے چھوڑ دیا تھا۔ تمام مشاہد میں ان سے کارنمایاں ظاہر ہوئے اور بہت سے مواقع میں اللہؐ نے ان کو اپنے ہاتھ سے جھنڈا عنایت کیا منجملہ ان کے غزوۂ بدر ہے مگر اس میں اختلاف ہے اور جب غزوۂ احد میں بن عمیر جن کے ہاتھ میں جھنڈا تھا شہید ہوئے تو پھر رسول اللہؐ نے جھنڈا حضرت علی کو دیا اور ان سے رسول اللہؐ نے دو مرتبہ ت کی ایک مرتبہ آپ نے باہم مہاجرین میں مواخات کرائی اس کے بعد آپ نے ہجرت کے بعد مہاجرین وانصار میں ت کرائی اور دونوں مرتبہ آپ نے حضرت علی سے فرمایا کہ تم دنیا وآخرت میں میرے بھائی ہو۔

رت علی المرتضیٰ کا اسلام

ہمیں ابوجعفر یعنی عبیداللہ بن احمد نے اپنی سند کو یونس بن بکیر تک پہنچا کر خبر دی وہ ابن اسحاق سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں ا پھر حضرت علی بن ابی طالب ایک دن کے بعد یعنی جب کہ حضرت خدیجہ اسلام لا چکیں اور آپ کے ہمراہ نماز پڑھ چکیں اس ک دن کے بعد آئے وہ کہتے تھے میں نے دیکھا کہ دونوں نماز پڑھ رہے ہیں حضرت علی نے کہا کہ اے محمدؐ یہ کیا چیز ہے ت نے فرمایا یہ خدا کا دین ہے جو اس نے اپنے لئے پسند کیا ہے اور جس کی تبلیغ کے لئے پیغمبروں کو بھیجا میں تمہیں اللہ کی طرف ں پرستش کی طرف بلاتا ہوں اور لات وعزیٰ کے انکار کرنے کی ترغیب دیتا ہوں حضرت علی نے کہا یہ تو ایک ایسی بات ہے جو نے آج سے پہلے نہ سنی تھی لہٰذا میں اس کے متعلق کوئی فیصلہ نہیں کر سکتا جب تک ابو طالب سے اس کا ذکر نہ کرلوں رسول اللہؐ بات ناپسند ہوئی کہ قبل اس کے آپ اپنے معاملہ کا اظہار کرنا چاہیں افشائے راز ہو جائے پس آپ نے فرمایا کہ اے علی اگر تم نہیں لائے ہو تو اس راز کو پوشیدہ رکھو پس حضرت علی اس شب کو خاموش رہے پھر اللہ نے ان کے دل میں اسلام کی محبت ڈال ور وہ صبح کو رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ اے محمدؐ شب کو آپ نے مجھ سے کیا فرمایا تھا رسول اللہؐ نے میں نے یہ کہا تھا کہ تم اس بات کی شہادت دو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ ایک ہی ہے کوئی اس کا شریک نہیں اور لات وعزیٰ ر کر دو اور خدا کے ساتھ شرک کرنے سے بری ہو جاؤ۔ حضرت علی نے اس کو منظور کر لیا اور اسلام لائے حضرت ابو طالب کے سے پوشیدہ طور پر آپ کے پاس آیا کرتے تھے اور اپنا اسلام مخفی رکھتے تھے۔ حضرت علی پر خدا کا ایک انعام یہ بھی تھا کہ انہوں قبل از اسلام رسول اللہؐ کے ہاتھوں پرورش پائی۔ یونس نے ابن اسحاق سے نقل کیا ہے وہ کہتے تھے مجھ سے عبداللہ بن ابی نجیح بیان کیا وہ کہتے تھے کہ مجاہد روایت کرتے تھے کہ حضرت علی دس برس کی عمر میں اسلام لائے تھے۔ ہمیں ابراہیم بن محمد بن مہران غیرہ نے اپنی سند کو ابو عیسیٰ یعنی محمد بن عیسیٰ ترمذی سے انہوں نے محمد بن حمید سے انہوں نے ابراہیم بن مختار سے وہ شعبہ سے وہ سے وہ عمرو بن میمون سے وہ حضرت ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا سب سے پہلے جو شخص اسلام لایا وہ رت علی تھے اور ایسا ہی مقسم نے بھی ابن عباس سے روایت کیا ہے۔ ابو بلج کا نام یحییٰ بن ابی سلیم تھا۔ نیز وہ کہتے تھے ہم سے ابو نے بیان کیا ہے وہ کہتے تھے ہم سے اسماعیل بن موسیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے علی بن عابس نے مسلم ملائی سے انہوں نس بن مالک سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے نبیؐ دوشنبہ کے دن مبعوث ہوئے اور حضرت علی سہ شنبہ کے دن م لائے نیز وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن عیسیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن بشار نے اور ابن مثنیٰ نے بیان کیا وہ دونوں

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کہتے تھے ہم سے محمد بن جعفر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے شعبہ نے عمرو بن مرہ سے انہوں نے ابوحمزہ سے جو انصار میں شخص تھے انہوں نے زید بن ارقم سے روایت کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے سب سے پہلے حضرت علی اسلام لائے عمرو بن تھے میں نے اس کا ذکر ابراہیم نخعی سے کیا تو انہوں نے اسکا انکار کیا اور کہا سب سے پہلے حضرت ابوبکر اسلام لائے تھے لفضل بن ابی الحسن بن ابی عبداللہ مخزومی نے اپنی سند کے ساتھ احمد بن علی سے نقل کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوہشا نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن فضیل نے بیان کیا ہے کہ وہ کہتے تھے ہم سے اجلح نے سلمہ بن کہیل سے انہوں نے جوین سے انہوں نے حضرت علی سے روایت کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے میں اس امت میں کسی کو نہیں جانتا کہ اس نے پہلے خدا کی پرستش کی ہو بیشک میں نے پانچ برس یا سات برس سب سے پہلے خدا کی پرستش کی اس کو اسمٰعیل بن ابراہیم نے سعید بن صفوان سے انہوں نے اجلح سے اسی طرح روایت کیا ہے ہمیں عبداللہ بن احمد طوسی خطیب نے اپنی سند ابوداؤد طیالسی سے نقل کرکے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے شعبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سلمہ بن کہیل نے حبہ عرنی سے کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے حضرت علی سے سناوہ کہتے تھے کہ میں سب سے پہلا شخص ہوں جس نے نبیؐ کے پڑھی اور ہمیں ابوالطیب یعنی محمد بن ابی بکر بن احمد معروف بہ کلی اصفہانی نے کتابۃً خبر دی اور نیز مجھ سے عثمان بن ابی بکر موصلی نے ابوالطیب سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابوعلی حداد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن اسحاق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں سلیمان بن احمد بن ایوب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابن عبدالاعلی صنعانی بیان کر تھے کہ ہم سے عبدالرزاق نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ثوری نے سلمہ بن کہیل سے انہوں نے ابوصادق سے انہوں کندی سے انہوں نے سلمان فارسی سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے کہ اس امت میں سب سے پہلے (بروز قیا اپنے نبی سے ملے گا وہ وہی ہوگا جو سب سے پہلے اسلام لایا یعنی علی بن ابی طالب اس حدیث کو بری نے بھی عبدالرز انہوں نے ثوری سے انہوں نے قیس بن مسلم سے روایت کیا ہے۔ ہمیں ذاکر بن کامل خفاف نے خبر دی وہ کہتے تھے بن محمد بن اسحاق بن ابراہیم باقرجی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوطاہر یعنی محمد بن علی بن محمد بن یوسف مقری علاف نے کہتے تھے ہمیں ابوعلی یعنی مخلد بن جعفر بن مخلد باقرجی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن جریر طبری نے بیان کیا وہ کہ سے عبدالاعلی بن واصل نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسحاق بن ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن اسود نے محمد بن عبیداللہ بن بن مسلم سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابوایوب انصاری سے روایت کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے رسول فرمایا کہ فرشتے میرے اور علی کے لئے سات برس تک دعا مانگتے رہے اور وجہ یہ تھی کہ اس زمانہ میں سوا علی کے کسی نے پڑھی۔ ہمیں یحییٰ بن محمود بن سعد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے حسن بن احمد نے قراءۃ بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عباس استاطی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالعزیز بن خطاب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے علی بن غراب نے یوسف سے انہوں نے ابن بریدہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے کہ سب سے پہلے نبیؐ پر خد لائیں ان کے بعد حضرت علی اسلام لائے اور حضرت ابوذر اور مقداد اور خباب اور جابر اور ابوسعید خدری وغیرہم کہتے تھے خدیجہ کے بعد سب سے پہلے حضرت علی اسلام لائے اور یہ لوگ حضرت علی کو سب سے افضل کہتے تھے یہ ابوعمر کا قول ہے

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

زہ سے انہوں نے حسن وغیرہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے حضرت خدیجہ کے بعد سب سے پہلے جو شخص اسلام لایا وہ حضرت تھے اس وقت ان کی عمر پندرہ برس کی تھی اور محمد بن کعب قرظی سے پوچھا گیا کہ سب سے پہلے کون اسلام لایا حضرت علی یا رت ابوبکر انہوں نے کہا سبحان اللہ حضرت علی سب سے پہلے اسلام لائے لوگوں کو شبہہ صرف اس سبب سے ہے ہوا کہ حضرت نے اپنا اسلام ابوطالب سے مخفی رکھا تھا اور حضرت ابوبکر جو اسلام لائے تو انہوں نے اپنا اسلام ظاہر کیا تھا۔ ہم عفیف کندی کی یث کہ حضرت علی سب سے پہلے اسلام لائے ان کے تذکرہ میں لکھ چکے ہیں اور ابوالاسود یعنی تیم بن عروہ نے بیان کیا ہے کہ رت علی اور زبیر دونوں آٹھ برس کی عمر میں اسلام لائے تھے۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ میں نہیں جانتا کہ کسی اور نے بھی ایسا بیان کیا ہو ایک جماعت نے علاوہ ان لوگوں کے جن کو ہم نے ذکر کیا ہے کہا ہے کہ حضرت علی سب سے پہلے اسلام لائے اور بعض لوگوں کا ن ہے کہ حضرت ابوبکر سب سے پہلے اسلام لائے واللہ اعلم۔

ضرت علی مرتضیٰ کی ہجرت

ہمیں عبیداللہ بن احمد نے اپنی سند کے ساتھ یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحاق سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ ب رسول اللہؐ کے اصحاب مدینہ کی طرف ہجرت کر گئے تو آپ بھی اس بات کے منتظر رہتے تھے کہ جبریل علیہ السلام آئیں اور پ کو خدا کی طرف سے مکہ سے نکلنے اور مدینہ کی طرف ہجرت کرنے کا حکم پہنچائیں یہاں تک کہ جب کفار قریش جمع ہوئے انہوں نے رسول اللہؐ کے ضرر رسانی کی تدبیر شروع کی تو جبریل آپ کے پاس آئے اور آپ کو حکم دیا کہ آج شب کو آپ اس ان میں نہ رہیں جس میں رہتے تھے پس رسول اللہؐ نے علی بن ابی طالب کو بلایا اور انہیں حکم دیا کہ آج تم میرے بستر پر سو رہنا اور ری ہی سبز چادر اوڑھنا چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا پھر رسول اللہؐ اپنے گھر سے اس حال میں نکلے کہ کفار آپ کے دروازہ پر جمع ے ابن اسحاق نے بیان کیا ہے کہ پھر اس کے بعد لوگ پے در پے ہجرت کرنے لگے اور سب کے آخر میں جو شخص ہجرت کر کے آیا جس نے اپنے دین میں ذرا بھی لغزش نہیں کھائی وہ علی بن ابی طالب تھے وجہ یہ تھی کہ رسول اللہؐ نے ان کو مکہ میں چھوڑ دیا تھا اور م دیا تھا کہ میرے بستر پر سو جاؤ اور تین دن تک ان کو وہاں رہنے کا حکم دیا تھا اور یہ حکم دیا تھا کہ جن لوگوں کے حقوق[1] میرے پر ہیں وہ ادا کر دینا۔

چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا بعد اس کے رسول اللہؐ سے جا کر مل گئے۔ ہمیں محمد بن قاسم بن علی بن حسن بن ہبۃ اللہ دمشقی نے ازۃ خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو اعز قراتکین بن اسعد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابو محمد ہری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوحفص بن شاہین نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن محمد بن سعید ہمدانی نے بیان کیا وہ تے تھے ہم سے احمد بن یوسف نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن یزید نخعی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبیداللہ بن حسن نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے معاویہ بن عبداللہ بن عبیداللہ بن ابی رافع نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا ابورافع سے ل کر کے بیان کیا نیز عبیداللہ بن حسن کہتے تھے مجھ سے محمد بن عبیداللہ بن علی بن ابی رافع نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے

[1] وہ حقوق یہ تھے کہ لوگ آپ کے پاس اکثر امانت رکھایا کرتے تھے قبل از نبوت آپ کی امانت پر سب کو وثوق تھا۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دادا سے انہوں نے ابورافع سے نیز عبیداللہ بن حسن نے کہا ہے مجھ سے محمد بن عبیداللہ بن علی بن ابی رافع نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے انہوں نے ابورافع سے نبیؐ کی ہجرت کے متعلق روایت کر کے بیان کیا ہے کہ آپ نے علی کو پیچھے چھوڑ دیا تاکہ وہ آپ کے گھر والوں کو لے کر آئیں اور انہیں حکم دیا تھا کہ جس قدر امانتیں اور وصیتیں آپ کے پاس ہیں ان کو ادا کر دیں چنانچہ حضرت علی نے ایسا ہی کیا نیز جس شب کو آپ چلے اس شب کو حکم دیا تھا کہ میرے بستر پر سو رہو اور فرمایا کہ جب تم میرے بستر پر رہو گے قریش مجھ کو تلاش نہ کریں گے چنانچہ حضرت علی آپ کے بستر پر لیٹ رہے کفار قریش آپ کے بستر پر نظر لگائے ہوئے تھے حضرت علی کو اس پر لیٹا ہوا دیکھ کر سمجھتے تھے کہ نبیؐ لیٹے ہوئے ہیں یہاں تک کہ جب صبح ہوگئی اور انہوں نے حضرت علی کو اس پر دیکھا تو کہنے لگے کہ اگر محمد باہر گئے ہوتے تو علی کو ضرور اپنے ساتھ لے جاتے۔ بس اسی خیال میں وہ نبیؐ کی تلاش سے باز رہے نبیؐ نے حضرت علی کو حکم دیا تھا کہ تم مدینہ میں آ کر مجھ سے ملنا چنانچہ حضرت علی آپ کے گھر والوں کو لے کر چلے شب کو چلتے تھے دن کو پوشیدہ ہو جاتے تھے۔ یہاں تک کہ مدینہ پہنچ گئے جب نبیؐ کو ان کے آنے کی خبر ملی تو آپ نے فرمایا کہ علی کو میرے پاس بلاؤ لوگوں نے عرض کیا کہ وہ آنے کی طاقت نہیں رکھتے پس آپ خود ان کے پاس تشریف لے گئے اور ان کو دیکھ کر لپٹا لیا ان کے پیروں کی جو حالت دیکھی کہ ورم کر گئے ہیں اور ان سے خون ٹپک رہا ہے تو آپ از راہ محبت رونے لگے بعد اس کے آپ نے اپنا لعاب دہن اپنے ہاتھ میں لے کر ان کے پیروں پر مل دیا۔ اور ان کو عافیت کی دعا دی پس اس وقت سے کبھی ان کے پیروں کی کوئی شکایت نہیں ہوئی یہاں تک کہ شہید ہو گئے۔

حضرت علی مرتضی کا بدر وغیرہ میں شریک ہونا

ہمیں ابوجعفر بن سمین نے اپنی سند کو یونس بن بکیر تک پہنچا کر خبر دی وہ ابواسحاق سے ان لوگوں کے نام میں جو قریش کے خاندان بنی ہاشم سے بدر میں شریک تھے روایت کی ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب بھی ان میں تھے اور وہ پہلے شخص ہیں جو ایمان لائے تھے اور تمام مورخین اور محققین کا اس پر اجماع ہے کہ وہ بدر میں اور تمام مشاہد میں شریک تھے صرف وہ غزوہ تبوک میں شریک نہ تھے وجہ اس کی یہ تھی کہ رسول اللہؐ نے ان کو اس وقت اپنے گھر والوں کی خبر گیری کے لئے چھوڑ دیا۔ ہمیں ابوعبداللہ محمد بن محمد بن سرایا فقیہ وغیرہ نے اپنی سند کو محمد بن اسماعیل (بخاری) تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن سعید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوعبداللہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسحاق بن منصور سلولی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابراہیم بن یوسف نے اپنے والد سے انہوں نے ابواسحاق سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ ایک شخص نے براء بن عازب سے پوچھا میں سن رہا تھا کہ کیا علی بدر میں شریک تھے انہوں نے کہا ہاں خوب ظاہر اور کھلے ہوئے شریک تھے۔ ہمیں یحییٰ بن محمود نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ کو میرے چچا کے دادا ابوالفضل جعفر بن عبدالواحد ثقفی نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد کے ابوطاہر اور ابوالفتح نے خبر دی وہ دونوں کہتے تھے ہمیں ابوبکر بن زاذان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوعروبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابورقاعہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن حسن معروف بہ تجھی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوعوانہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے انہوں نے حکم سے انہوں نے مصعب بن سعد سے انہوں نے سعد سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے میں نے ان کو یعنی علی کو دیکھا کہ تلوار لئے ہوئے مشرکوں کے سر اڑاتے تھے اور بطور رجز کے یہ کہتے جاتے تھے شیخ اللیل کانی جنی (رات دو

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہے گویا میں میوہ توڑ رہا ہوں ۱۲)

ہمیں ابو احمد یعنی عبدالوہاب بن علی امین نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو الفتح یعنی محمد بن عبدالباقی بن احمد بن سلیمان نے خبر دی
تھے ہمیں ابو الفضل احمد بن حسن بن صرون اور ابو طاہر احمد بن حسن بن احمد باقلانی نے اجازۃً خبر دی وہ دونوں کہتے تھے ہمیں
بن احمد بن شاذان نے خبر دی وہ کہتے تھے کہ ابو محمد یعنی حسن بن محمد بن یحییٰ بن حسن بن جعفر بن عبیداللہ بن حسین بن علی بن
طالب کے سامنے تحریر پڑھی گئی میرے دادا ابو الحسین یعنی یحییٰ بن حسن بن جعفر کہتے تھے کہ مجھے محمد بن علی اور محمد بن یحییٰ نے محمد
سے روایت کر کے لکھا ہے کہ وہ کہتے تھے ہمیں حصن بن حمادہ نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے سعید بن مسیبؓ سے روایت
کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ غزوۂ احد میں حضرت علی کے سولہ ۱۶ زخم لگے تھے اور ہر زخم ان کو زمین پر گرا دیتا تھا پھر ان کو حضرت
علیہ السلام اٹھاتے تھے نیز وہ کہتے تھے مجھ سے میرے دادا نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے بکر بن عبدالوہاب نے بیان کیا وہ
تھے ہم سے محمد بن عمر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسمٰعیل بن عیاش حمصی نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے ثعلبہ بن ابی
سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ سعد بن عبادہ ہر مقام میں رسول اللہؐ کی طرف سے جھنڈا لیتے تھے مگر جب لڑائی کا
آتا تو علی ابن ابی طالب جھنڈا لیتے تھے۔ ہمیں ابو محمد قاسم بن علی بن حسن بن ہبۃ اللہ حافظ نے خبر دی وہ کہتے تھے ابو الحسین بن
اور ابو غالب اور ابو عبداللہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ہناء نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابو جعفر بن مسلمہ نے بیان کیا وہ کہتے
ہمیں ابو طاہر مخلص نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن سلیمان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے زبیر بن بکار نے بیان کیا کہ
ابن ابی اناس بن زنیم نے حضرت علی کے متعلق یہ اشعار کہے تھے اس کا مقصود ان اشعار میں یہ ہے کہ مشرکین قریش کو عار و ننگ
حضرت علی کے قتل پر آمادہ کرے وہ اشعار یہ ہیں۔

في كل مجمع غاية اخزاكم — جذع ابر على المذاكي القرح
لله در كم الما تنكروا — قدينكر الحي الكريم ويستحي
هاابن فاطمة الذي افناكم — ذبحا وقتلة قعصة لم تذبح
اعطوه خرجا واتقوا بضريبة — فعل الذليل وبيعة لم ترلج
اين الكهول واين كل دعامة — في المعضلات واين زين الابطح
افناهم قعصا وضربا يفرى — بالسيف يعمل حده لم يصفح

ہر مجمع میں تمہیں انتہا درجہ ذلیل کیا۔ اس نوجوان نے جو عمدہ گھوڑوں پر سوار ہو کے آتا ہے خدا تمہارا بھلا کرے کیا تم کو یہ
ناگوار نہیں ہے۔ بزرگ قبیلہ کو کبھی کوئی بات ناگوار گزرتی ہے مگر وہ شرم کرتا ہے۔ یہ فاطمہ (بنت اسد) کا بیٹا (یعنی علی)
ہے جس نے تم کو فنا کر دیا۔ اس نے تم کو ذبح کر ڈالا اور اس شکار کی طرح مارا جو جلدی میں ذبح نہ ہو سکے۔ (اچھا) اب
اس کو خراج دو اور اس کی مار سے بچو۔ ذلیلوں کے مانند اور بیعت کر لو جس میں کچھ بھلائی نہ ہو گی۔ کہاں ہیں وہ پختہ عمر
سردار قوم کے۔ جو مشکلات میں کام آتے تھے اور امت ابطح کی زینت تھے۔ سب کو (فاطمہ کے بیٹے) نے فنا کر دیا اور
خوب مار ماری۔ ایسی تلوار سے مارا جس کی باڑھ نہیں مڑی ۱۲۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہمیں ابوالفضل یعنی منصور بن ابی الحسین مدینی نے اپنی سند کے ساتھ احمد بن علی بن مثنی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن مروان عقیلی نے عمارہ بن ابی حفصہ سے انہوں نے عکرمہ سے روایت کر کے خبر دی تھے کہ حضرت علی بیان کرتے تھے کہ غزوۂ احد میں جب لوگ رسول اللہؐ کے پاس سے ہٹ [1] گئے تو میں نے شہداء کی لاش دیکھنا شروع کیا میں نے ان میں رسول اللہؐ کو نہ پایا۔

پس میں نے (اپنے دل میں) کہا کہ خدا کی قسم رسول اللہؐ بھاگنے والے نہ تھے لیکن اللہ کا غضب ہم پر نازل ہوا اس حرکت کے جو ہم نے کی پس اللہ نے نبی کو اٹھا لیا پس اب میرے لئے بہتر یہی ہے کہ میں لڑوں یہاں تک کہ قتل کر دیا جاؤں میں نے اپنی تلوار کی میان توڑ ڈالی اور کفار پر حملہ کیا پس وہ لوگ میری طرف جھک پڑے تو میں نے دیکھا کہ رسول اللہؐ درمیان میں تھے ہمیں ابوالبرکات حسن بن محمد بن ہبۃ اللہ دمشقی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعشائر یعنی محمد بن خلیل قیسی نے وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم یعنی علی بن محمد بن علی بن ابی العلاء مصیصی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابومحمد یعنی عبدالرحمٰن بن قاسم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابواسحاق یعنی ابراہیم بن محمد بن ابی ثابت نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے یحییٰ بن ابی طالب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں زید بن حباب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے حسین بن واقد نے عبداللہ بن بریدہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ جب واقعہ خیبر پیش آیا تو حضرت ابوبکر نے جھنڈا لیا پھر جب دوسرا دن ہوا تو عمر نے جھنڈا لیا اور بعض لوگوں نے کہا کہ محمد بن مسلمہ نے پس رسول اللہؐ نے فرمایا کہ عنقریب میں جھنڈا ایسے شخص کو دوں گا جو فتح نہ لوٹے گا پھر رسول اللہؐ نے نماز صبح پڑھ کر جھنڈا منگا اور علی کو بلایا ان کی آنکھوں میں درد تھا آپ نے ان کی آنکھوں پر لعاب دہن لگا دیا بعد اس کے جھنڈا انہیں دے دیا اللہ نے ان کے ہاتھ پر فتح دی حسین بن واقد کہتے تھے کہ میں نے عبداللہ بن بریدہ سے سنا وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا کہ مرحب (نامی مشہور آفاق پہلوان خیبر) کے حریف حضرت علی ہی تھے اور اس کی لڑائیوں کے واقعات بہت ہیں جن کو بیان کر کے ہم طول دینا نہیں چاہتے۔

حضرت علی مرتضیٰ کا علم

حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے نبیؐ سے بہت حدیثیں روایت کی ہیں ان سے ان کے صاحبزادوں حسن اور حسین اور عمر نے اور عبداللہ بن مسعود اور ابن عمر اور عبداللہ بن جعفر اور عبداللہ بن زبیر اور ابوموسیٰ اشعری اور ابوسعید خدری اور ابو صہیب اور زید بن ارقم اور جابر بن عبداللہ اور ابوامامہ اور ابوسریحہ یعنی حذیفہ بن اسید اور ابوہریرہ اور سفینہ اور ابوجحیفہ سوائی اور جابر بن سمرہ اور عمرو بن حریث اور ابولیلیٰ اور براء بن عازب اور عمارہ بن رویبہ اور بشر بن سحیم اور ابوالطفیل اور عبداللہ بن ثعلبہ اور جریر بن عبداللہ اور عبدالرحمٰن بن اشیم وغیرہ صحابہ نے روایت کی ہے اور منجملہ تابعین کے سعید بن مسیب اور مسعود بن حکم اور قیس بن ابی حازم اور عبیدہ سلمانی اور علقمہ بن قیس اور اسود بن یزید اور عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ اور احنف بن قیس اور ابو عبدالرحمٰن اور ابوالاسود دیلمی اور زر بن حبیش اور شریح بن ہانی اور شعبی اور شقیق اور ان کے علاوہ بہت لوگوں نے روایت کی ہے۔

[1] غزوۂ احد میں ابلیس لعین نے یہ مشہور کر دیا کہ رسول اللہؐ شہید ہو گئے اس خبر کے مشہور ہوتے ہی مسلمانوں کے پاؤں اکھڑ گئے اور مصلحت سے وہاں سے ہٹ آئے کہ اپنی قوت فراہم کر کے پھر آئیں غرض وہاں سے ہٹ جانے والوں کی بھی نیت بخیر تھی ۱۲۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہمیں یحییٰ بن محمود نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں زاہر بن طاہر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن عبدالرحمٰن نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوسعید یعنی محمد بن عبدالرحمٰن نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوسعد یعنی محمد بن بشر بن عباس نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو الولید یعنی محمد بن ادریس شامی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے سوید بن سعید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں علی بن مسہر نے اعمش سے انہوں نے عمرو بن مرہ سے انہوں نے ابوالبختری سے انہوں نے حضرت علی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے مجھے رسول اللہؐ نے یمن بھیجا میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ آپ مجھے یمن بھیجتے ہیں اور لوگ مجھ سے مقدمات کا فیصلہ کرائیں گے حالانکہ مجھے اس کا کچھ علم نہیں ہے حضرت نے فرمایا قریب آ ؤ میں قریب گیا پس آپ نے اپنا ہاتھ میرے سینہ پر پھیرا بعد اس کے فرمایا کہ اے اللہ ان کی زبان کو ثابت قدم رکھ اور ان کے قلب کو ہدایت کر پس قسم اس کی جس نے دانہ سے درخت نکالا اور جان کو پیدا کیا اس کے بعد بھی کسی مقدمہ کے فیصلہ کرنے میں مجھے شک نہیں۔

ہمیں زید بن حسن بن زید اور ابوالیمن وغیرہ نے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابومنصور یعنی زریق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن علی بن ثابت نے خبر دی وہ کہتے تھے محمد احمد بن زریق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر بن مکرم بن احمد بن مکرم قاضی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے قاسم بن عبدالرحمٰن انباری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوالصلت ہروی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے معاویہ نے اعمش سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے ابن عباس سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے رسول اللہؐ نے فرمایا میں علم کا شہر ہوں اور علی اس کے دروازہ ہیں پس جو شخص علم کو چاہے وہ اس کے دروازہ سے آئے۔ اس حدیث کو ابومعاویہ کے علاوہ اور لوگوں نے بھی اعمش سے روایت کیا ہے ابومعاویہ پہلے اس حدیث کو روایت کرتے تھے مگر آخر میں ترک کر دیا اور شعبہ نے ابو اسحاق سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن یزید سے انہوں نے علقمہ سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم باہم چرچا کیا کرتے تھے کہ اہل مدینہ میں سب سے زیادہ عمدہ قضا کا علم رکھنے والے علی بن ابی طالب ہیں۔ اور سعید بن مسیب نے کہا ہے کہ علی ابن ابی طالب کے سوا کوئی شخص ایسا نہ تھا جو کہ کہے مجھ سے سوالات کرو۔ اور یحییٰ بن معین نے عبدہ بن سلیمان سے انہوں نے عبدالملک بن سلیمان سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے عطاء سے پوچھا کہ کیا اصحاب محمد (ﷺ) میں علی بن ابی طالب سے زیادہ کوئی شخص عالم تھے عطاء نے کہا خدا کی قسم میں نہیں جانتا۔ اور ابن عباس نے کہا ہے کہ علی کو نو حصہ علم کے دیئے گئے تھے اور دسواں حصہ جو لوگوں کو ملا تھا اس میں بھی وہ شریک تھے۔ اور سعید بن عمرو بن سعید بن عاص نے عبداللہ بن عیاش بن ابی (ربیعہ سے پوچھا کہ اے چچا لوگ علی بن ابی طالب کی طرف کیوں جھک پڑے تھے انہوں نے کہا اے میرے بھتیجے! ان کو علم میں بڑا کمال تھا اور معاشرت کے بہت اچھے تھے قدیم الاسلام تھے رسول اللہؐ کے داماد تھے اور احادیث کی سمجھ اور جنگ میں بہادری اور نفع عام کی اشیاء میں سخاوت ان کی طبیعت میں تھی۔ اور ابن عیینہ نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے سعید بن مسیب سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے حضرت عمر اس مشکل سے پناہ مانگا کرتے تھے جس کے (حل کرنے کے) لئے ابوالحسن نہ ہوں۔ اور سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے جب کوئی بات ہمارے نزدیک علی سے ثابت ہو جاتی تو پھر ہم اس سے عدول نہیں کرتے۔ اور یزید بن ہارون نے فطر سے انہوں نے ابوالطفیل سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے بعض اصحاب نبیؐ کا قول یہ تھا کہ اگر حضرت علی کی ایک فضیلت تمام مخلوقات پر تقسیم کر دی جائے تو سب فائدہ میں رہیں حضرت علی کے

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

متعلق اس قسم کے اقوال بہت ہیں ہم اسی قدر پر قناعت کرتے ہیں اور اگر ہم وہ مسائل ذکر کریں جو ان سے صحابہ نے مثل حـ عمر کے پوچھے تو بہت طول ہو جائے۔

حضرت علی مرتضیٰ کا زہد اور عدل

ہمیں ابو احمد یعنی عبدالوہاب بن علی امین وغیرہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم یعنی ہبۃ اللہ بن عبدالواحد نے خبر کہتے تھے ہمیں ابو طالب بن غیلان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابواسحق یعنی ابراہیم بن محمد مزکی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے مسیب نے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے عبداللہ بن حنیف سے سنا وہ کہتے تھے کہ یوسف بن اسباط کہتے تھے کہ دنیا ظالموں کے آسائش کا گھر ہے اور علی بن ابی طالب فرماتے تھے کہ دنیا مردار ہے جو شخص دنیا میں کچھ لینا چاہے تو وہ کتوں کے ساتھ اختلاط پر اپنے نفس کو مجبور کرے۔ ہمیں ابو یاسر یعنی عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو غالب بن بناء نے خبر دی تھے ہمیں محمد بن احمد بن محمد بن حسون نرسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن اسمٰعیل بن عباس نے املاءً بیان کیا وہ کہتے احمد بن علی رقی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں قاسم بن علی بن ابان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے سہل بن صقیر نے بیان کیا وہ ہم سے یحییٰ بن ہاشم غسانی نے علی بن جزء سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے ابو مریم سلولی سے سنا وہ کہتے نے عمار بن یاسر کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں نے رسول اللہؐ سے سنا ہے آپ علی بن ابی طالب سے فرماتے تھے کہ اے علی اللہ نے تم کو ایسی خوبی عنایت فرمائی ہے کہ اس سے بہتر خوبی اپنے بندوں میں سے کسی کو نہیں دی وہ خوبی کیا ہے دنیا کی طرف سے (یعنی بے رغبت) رہنا تم کو اللہ نے ایسا بنایا ہے کہ نہ تم دنیا سے کچھ لیتے ہو نہ دنیا تم سے کچھ لیتی ہے اور اللہ نے تم کو مسا محبت عنایت فرمائی ہے۔ وہ تم کو اپنا پیشوا بنا کر خوش ہیں اور تم ان کو اپنا پیرو بنا کر خوش ہو۔ پس خوشی ہو اس کی جو تم سے محبت ر تم پر سچ بولے اور خرابی ہو اس کو جو تم سے اے علی بغض رکھے ہے اور تم پر جھوٹ بولے جو لوگ تم سے محبت رکھتے ہیں اور بولتے ہیں وہ (جنت میں) تمہارے گھر کے پڑوسی اور تمہارے رفیق ہوں گے اور جو لوگ تم سے بغض رکھتے ہیں اور تم باندھتے ہیں اللہ پر حق ہے کہ ان کو قیامت کے دن جھوٹوں کے کھڑے ہونے کی جگہ پر کھڑا کرے۔ ہمیں عمر بن محمد بن معمر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو غالب بن بناء نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو محمد جوہری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو ا عبیداللہ بن عبدالرحمٰن زہری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے امام حمزہ بن قاسم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حسین بن عبید بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے ابراہیم یعنی جوہری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے امیرالمومنین مامون نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہارون الرشید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے شریک بن عبداللہ نے عاصم بن کلیب سے انہوں نے محمد بن کعب قرظی سے کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے علی بن ابی طالب کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں نے اپنی وہ حالت بھی دیکھی کہ میں ا مارے بھوک کے پتھر باندھتا تھا اور (یہ حالت بھی دیکھتا ہوں کہ) آج میرا صدقہ چار ہزار دینار نکلتا ہے۔ اس حد اصبہانی اور اسود نے شریک سے روایت کیا ہے اور ان دونوں نے (بجائے چار ہزار کے) چالیس ہزار بیان کیا ہے حدیث کو حجاج نے شریک سے روایت کیا ہے انہوں نے بھی چالیس ہزار بیان کیا ہے۔ تعداد بیان کرنے والوں کا مقصد کہ اس قدر صدقہ نکلتا تھا کہ جو تھوڑا تھوڑا کر کے اس مقدار کو پہنچ جاتا تھا نہ یہ کہ یکمشت اس قدر نکلتا تھا کیونکہ امیرالمومنین

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

نے کبھی مال جمع نہیں کیا اور دلیل اس کی ان کے بیٹے حضرت حسن رضی اللہ عنہما کا وہ کلام ہے جو ہم حضرت علی کی شہادت
یان میں ذکر کریں گے کہ حضرت علی صرف چھ سو درہم چھوڑ گئے تھے جس سے انہوں نے ایک غلام خرید لیا تھا۔ مجھے ابو محمد بن
اسم دمشقی نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں فقیہ ابو محمد یعنی ہبۃ اللہ بن سہل نے خبر دی وہ
تھے ہمیں ہمارے دادا ابو المعالی یعنی عمر بن محمد بن حسین نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ہمارے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں
نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو بکر یعنی احمد بن حسین نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے حافظ ابو عبد اللہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم
بو قتیبہ یعنی سالم بن فضل آدم نے مکہ میں بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن عثمان بن ابی شیبہ نے اپنے والد سے روایت
کے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے ابو نعیم سے سنا وہ کہتے تھے کہ حضرت علی نے نہ کبھی اینٹ کے اوپر اینٹ رکھی اور نہ کبھی لکڑی
اوپر لکڑی رکھی (یعنی کبھی کوئی عمارت نہیں بنائی) مدینہ سے ان کے لئے غلہ گٹھریوں میں آتا تھا۔ ہمیں سید ابو الفتوح یعنی حیدر
بن زید علوی حسینی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو محمد یعنی عبد اللہ بن جعفر دوری نے موصل میں خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں طاہر
اللہ احمد بن علی بن معمر حسینی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو الحسین بن عبد الجبار نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو طاہر یعنی محمد بن
محمد بن یوسف نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو بکر بن مالک نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبد اللہ بن احمد بن حنبل نے خبر دی
کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے وکیع نے بیان کیا وہ کہتے تھے مسعر نے ابی بحر سے انہوں نے
کسی استاد سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے حضرت علی کے جسم پر ایک موٹی تہ بند دیکھی جس کی نسبت وہ فرما
تے تھے کہ میں نے پانچ درم میں خریدی ہے جو کوئی مجھے اس میں ایک درہم نفع دے گا میں اس کے ہاتھ اسے بیچ ڈالوں گا وہ یہ
کہتے تھے کہ میں نے حضرت علی کے پاس کچھ درہم تھیلی میں دیکھے جن کی بابت انہوں نے یہ کہا کہ یہ ہمارے خرچ سے بچ
ہیں جو صاحب ضرورت ہو وہ ان کو لے لے۔ اور ہم سے عبد اللہ بن احمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن یحییٰ ازدی
بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ولید بن قاسم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے مطیر بن ثعلبہ تمیمی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ابو النوار
فروش نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ علی بن ابی طالب میرے پاس آئے اور ان کے ہمراہ ان کا غلام بھی تھا انہوں نے دو کرتے
ے کے خریدے پھر اپنے غلام سے فرمایا کہ ان میں سے جو چاہے تو لے لے چنانچہ ایک اس نے لے لیا اور دوسرا علی نے
لیا اور پہن لیا پھر حضرت نے اپنا ہاتھ بڑھایا اور فرمایا کہ جس قدر آستین میرے ہاتھ سے بڑی ہے اس کو کاٹ دو چنانچہ غلام
کاٹ دیا پس انہوں نے اس کرتہ کو پہن لیا اور چلے گئے۔ ہمیں عبد اللہ بن احمد خطیب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو الحسین
لو نعال نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو الحسین بن بشران نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے اسماعیل بن محمد صفار نے بیان
وہ کہتے تھے ہم سے یحییٰ بن آدم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے جعفر بن زیاد احمر نے عبد الملک بن عمیر سے نقل کر کے بیان کیا
کہتے تھے مجھ سے قبیلہ ثقیف کے ایک شخص نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے علی بن ابی طالب نے مقام سابور پر عامل مقرر کیا اور
یا کہ کسی شخص کو ایک درہم کی علت میں ایک کوڑا بھی نہ مارنا اور نہ کسی سے کچھ کھانے کو مانگنا نہ سردی یا گرمی کا کپڑا مانگنا نہ کوئی
جانور مانگنا جس سے وہ لوگ کام لیتے ہوں اور نہ کسی شخص کو جو ایک درہم کی طلب میں پریشان ہو روکنا میں نے کہا یا امیر
منین اگر ایسا ہوگا تو میں جیسا جاتا ہوں ویسا ہی لوٹ آؤں گا حضرت علی نے فرمایا اگر تو لوٹ آیا (کچھ پرواہ نہیں) تیری خرابی

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہونے میں ہمیں تو یہ حکم دیا گیا ہے کہ جو مال ان کی حاجت سے زائد ہو اس کو لیں حضرت علی مرتضیٰ کے زہد و عدل کی واقعات قدر ہیں کہ ان کا پورے طور پر ذکر کرنا ناممکن ہے لہٰذا ہم اسی قدر پر اکتفا کرتے ہیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے فضائل

www.KitaboSunnat.com

ہمیں ابو العباس یعنی احمد بن عثمان بن ابی علی زرزاری نے اپنے استاد ابو اسحاق یعنی احمد بن محمد بن ابراہیم مفسر سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے میں نے بعض کتابوں میں دیکھا ہے کہ رسول اللہؐ نے جب ہجرت کا ارادہ کیا تو علی بن ابی طالب کو مکہ میں اپنا قرض ادا کرنے کے لئے اور ان امانتوں کے واپس کرنے کے لئے جو حضرت کے پاس تھیں چھوڑ دیا تھا جس شب کو آپ غار کی طرف چلے ہیں اور مشرکوں نے آپ کا گھر گھیر لیا ہے اسی شب کو حضرت علی کو حکم دیا کہ میرے بستر پر سو رہو اور ان سے فرمایا کہ میری حضرمی چادر سبز رنگ کی اوڑھ لینا ان شاء اللہ تعالیٰ کوئی تکلیف تم کو ان لوگوں سے نہ پہنچ سکے گی چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا پس اللہ نے جبریل و میکائیل علیہم السلام پر وحی بھیجی کہ میں نے تم دونوں کے درمیان میں مواخات کرا دی اور ایک کی عمر بہ نسبت دوسرے کے طویل کر دی ہے اب بتاؤ تم دونوں میں سے کون ایسا ہے جو اپنے ساتھی کو اپنی زندگی دے دے ہر ایک نے اپنی زندگی کو ترجیح دی پھر اللہ عزوجل نے ان پر وحی بھیجی کہ کیا تم دونوں علی بن ابی طالب کے مثل بھی نہیں ہو میں نے ان کے اور اپنے نبی محمد کے درمیان میں مواخات کرائی ہے (جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ) علی محمدؐ کے بستر پر لیٹے ہیں اور اپنی جان کو محمد پر فدا کرتے ہیں اور ان کی زندگی کو اپنی زندگی پر ترجیح دیتے ہیں اچھا زمین پر جاؤ اور دشمنوں سے ان کی حفاظت کرو چنانچہ وہ دونوں زمین پر آئے حضرت جبریل حضرت علی کے سر کے پاس کھڑے ہوئے اور میکائیل پاؤں کے پاس حضرت جبریل یہ ندا کرتے تھے کہ مبارک ہو مبارک ہو اے ابن ابی طالب تمہارا مثل کون ہے اللہ عزوجل ملائکہ کے سامنے تم پر فخر کرتا ہے پس اللہ عزوجل نے اپنے رسول پر جب کہ وہ مدینہ کی طرف جا رہے تھے حضرت علی کی شان میں یہ آیت نازل کی ومن الناس من یشری نفسہ ابتغاء مرضات اللہ۔ ہمیں ابو محمد یعنی عبداللہ بن علی بن سویدہ تکریتی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو الفضل یحییٰ بن ابی الخیر مہنی نے قراءۃً خبر دی انہوں نے کہا کہ ہمیں ابو الحسن علی بن احمد بن متویہ نے خبر دی ابو محمد نے کہا اور ہمیں ابو الفضل بن ابی الخیر مہنی نے اور حسین بن فرحان سمنانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں علی بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو بکر تمیمی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو محمد بن حبان نے خبر دی وہ دونوں کہتے تھے ہمیں علی بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو بکر تمیمی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن حبان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن یحییٰ بن مالک ضبی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد جرجانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبدالرزاق نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالوہاب بن مجاہد نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت ابن عباس سے اللہ تعالیٰ کے قول "الذین ینفقون اموالھم باللیل والنھار سراً و علانیہ" کی تفسیر میں روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ یہ آیت علی بن ابی طالب کے حق میں نازل ہوئی ان کے پاس چار درہم تھے ایک انہوں نے شب کو (خیرات میں) دیا اور ایک دن کو اور ایک چھپا کر اور علانیہ طور پر۔ اس حدیث کو عفان بن مسلم نے وہیب سے انہوں نے ایوب سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے ابن عباس سے اسی کے مثل روایت کیا ہے۔ ہمیں اسماعیل بن علی اور ابراہیم بن محمد وغیرہما نے اپنی سند کے ساتھ محمد بن عیسیٰ بن سورۃ سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے قتیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حاتم بن اسماعیل

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سمار سے انہوں نے عامر بن سعد بن سعد بن ابی وقاص سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ حضرت
یہ نے سعد سے پوچھا کہ ابوتراب کی بدگوئی سے تم کو کون چیز مانع ہے حضرت سعد نے کہا آگاہ رہو جب تک وہ تین باتیں جو
ل اللہؐ نے فرمائی ہیں مجھے یاد رہیں گی اس وقت تک میں ہرگز ان کو برا نہ کہوں گا۔ اگر مجھے ان تین باتوں میں سے ایک بھی مل
ئے تو سرخ اونٹوں سے زیادہ مجھے محبوب ہو میں نے رسول اللہؐ سے سنا آپ علی کی نسبت فرماتے تھے جب آپ نے ان کو کسی
وہ میں پیچھے چھوڑ دیا تھا اور انہوں نے آپ سے کہا تھا کہ یا رسول اللہ کیا آپ مجھ کو عورتوں اور بچوں کے ساتھ چھوڑے جاتے
تو رسول اللہؐ نے فرمایا کہ کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تم میری طرف سے اس مرتبہ پر ہو جو ہارون کو موسیٰ کی طرف سے تھا
ن یہ ہوگا کہ میرے بعد نبوت نہیں اور میں نے رسول اللہؐ سے سنا آپ خیبر کے دن فرماتے تھے کہ بے شک میں جھنڈا اس شخص کو
ں گا جو اللہ اور اس کے رسول کو دوست رکھتا ہوگا اور اللہ و رسول اس کو دوست رکھتے ہوں گے پس ہم سب لوگ جھنڈا ملنے کے
وار تھے کہ آپ نے فرمایا علی کو میرے پاس بلاؤ چنانچہ وہ آپ کے پاس آئے اور ان کی آنکھ میں درد تھا پس آپ نے اپنا
ب ان کی آنکھ میں لگا دیا اور جھنڈا ان کو دے دیا اور اللہ نے ان کے ہاتھ پر فتح دی اور (تیسری بات یہ ہے کہ) جب یہ آیت
ل ہوئی: قل تعالوا ندع ابناء نا وابناء کم ونساء نا و نساء کم وانفسنا وانفسکم (اے نبی کہہ دو کہ آؤ بلائیں
اپنے بیٹوں کو اور تم اپنے بیٹوں کو ہم اپنی عورتوں کو تم اپنی عورتوں کو ہم اپنے آپس والوں کے تم اپنے آپس والوں کو) تو رسول اللہؐ
علی کو اور فاطمہ اور حسن اور حسین کو بلایا اور فرمایا کہ یا اللہ یہ میرے اہل ہیں۔ نیز اسماعیل بن علی کہتے تھے ہم سے محمد بن عیسیٰ نے
ن کیا وہ کہتے تھے ہم سے سفیان بن وکیع نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ہمارے والد نے شریک سے انہوں نے منصور سے
وں نے ربعی بن حراش سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے علی بن ابی طالب نے (مقام) رحبہ میں بیان کیا وہ کہتے
ے کہ جب حدیبیہ کا واقعہ پیش آیا تو کچھ مشرکین ہمارے پاس آئے جن میں ایک شخص سہیل بن عمرو تھے اور کچھ لوگ مشرکوں کے
وار تھے اور انہوں نے (حضرت سے) عرض کیا کہ آپ کے پاس کچھ لڑکے اور کچھ بھائی ہمارے اور کچھ غلام ہمارے چلے گئے
ن وہ دین کی کچھ سمجھ نہیں رکھتے وہ صرف ہمارے مال و اسباب (کے کاروبار) سے (گھبرا کر) بھاگ آئے ہیں ان کو آپ ہمیں
یں دیجئے نبیؐ نے فرمایا اے گروہ قریش ان باتوں سے باز آؤ ورنہ اللہ تم پر ایسے شخص کو مسلط کر دے گا جو دین کے لئے تلوار سے
اری گردنیں مارے گا اللہ نے اس کے قلب کو ایمان کے لئے جانچ لیا ہوگا انہوں نے کہا یا رسول اللہ وہ کون شخص ہوگا ابوبکرؓ نے
چھا کہ یا رسول اللہ وہ کون شخص ہوگا عمرؓ نے بھی پوچھا کہ یا رسول اللہ وہ کون شخص ہوگا فرمایا یہ جوتہ سینے والا اور اس وقت حضرت
نے اپنا جوتہ علیؓ کو سینے کے لئے دیا تھا پھر علی ہماری طرف متوجہ ہوئے اور انہوں نے کہا کہ رسول اللہؐ نے فرمایا ہے کہ جو کوئی عمداً
رے اوپر جھوٹ باندھے وہ اپنی جگہ دوزخ میں ڈھونڈھ لے۔

نیز اسماعیل بن علی کہتے تھے کہ ہم سے محمد بن عیسیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عیسیٰ بن عثمان برادر یحییٰ بن عیسی رملی نے
ن کیا وہ کہتے تھے ہم سے اعمش نے عدی بن ثابت سے انہوں زر بن حبیش سے انہوں نے حضرت علی سے نقل کر کے بیان کیا وہ
ہتے تھے مجھ سے نبیؐ نے فرمایا کہ تم سے وہی شخص محبت رکھے گا جو مومن ہوگا اور وہی شخص بغض رکھے گا جو منافق ہوگا۔ نیز اسماعیل
ہتے تھے ہم سے محمد بن عیسی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن بشار اور یعقوب بن ابراہیم اور بہت سے لوگوں نے بیان کیا وہ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کہتے تھے ہم سے ابوعاصم نے ابوالجراح سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے جابر بن صبح نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ ام شراحیل نے ام عطیہ سے نقل کر کے بیان کیا کہ وہ کہتی تھیں کہ رسول اللہؐ نے ایک لشکر (کسی طرف) بھیجا تھا جس میں علی بھی میں نے رسول اللہؐ کو یہ دعا مانگتے ہوئے سنا کہ یا اللہ مجھے موت نہ دے تاوقتیکہ مجھے علی کو نہ دکھا دے (اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مرتضٰی کے ساتھ آپ کی محبت کس حد تک پہنچ گئی تھیں رضی اللہ عنہ)۔ ہمیں ابومنصور یعنی مسلم بن علی بن محمد بن سکی نے خبر دی وہ تھے ہمیں ابوالبرکات بن خمیس نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابونصر بن طوق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم بن مرجی نے خبر وہ کہتے تھے ہمیں ابویعلی موصلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے سعید بن مطرف باہلی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یوسف یعقوب ماجشون نے ابوالمنذر سے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے عامر بن سعد سے انہوں نے حضرت سعد سے روا کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہؐ سے سنا آپ (علی سے) فرماتے تھے کہ تم میری طرف سے اس مرتبہ پر ہو جو ہارون موسیٰ کی طرف سے تھے فرق یہ ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا سعید کہتے تھے کہ مجھے اس بات کی خواہش پیدا ہوئی کہ بالمشافہ سعد سے اس حدیث کو پوچھوں چنانچہ میں ان سے ملا اور میں نے ان سے پوچھا کہ کیا یہ حدیث آپ نے خود سنی ہے تو ا نے اپنے دونوں ہاتھ اپنے کانوں پر رکھے اور کہا ہاں (انہیں کانوں سے سنی ہے) ورنہ یہ دونوں بہرے ہو جائیں۔

ہمیں ابوبکر یعنی مسمار بن عمر بن عویس بغدادی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالعباس یعنی احمد بن ابی غالب بن طلایہ دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم یعنی عبدالعزیز بن علی بن احمد بن حسین انماطی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوطاہر مخلص نے خبر کہتے تھے ہم سے محمد بن ہارون حضرمی یعنی ابوحامد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوہشام یعنی محمد بن یزید بن رفاعہ نے بیان کہتے تھے ہم سے محمد بن فضیل نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اعمش نے ابوالزبیر سے انہوں نے جابر سے نقل کر کے بیان جب غزوۂ طائف پیش آیا تو رسول اللہؐ نے علی کو بلایا اور ان سے بہت دیر تک راز کی باتیں کرتے رہے تو آپ کے بعض ا نے کہا کہ حضرت نے اپنے چچازاد بھائی سے بہت دیر تک سرگوشی کی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں نے ان سے سرگوشی نہیں کی اللہ نے ان سے سرگوشی کی۔ ہمیں ابراہیم بن محمد وغیرہ نے اپنی سند کے ساتھ ابوعیسیٰ ترمذی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ق سعید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے جعفر بن سلیمان ضبعی نے یزید رشک سے انہوں نے مطرف بن عبداللہ سے انہوں نے عمران بن حصین سے نقل کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے رسول اللہؐ نے ایک لشکر بھیجا اور اس پر علی بن ابی طالب کو سردار بنایا اس لشکر کے ہمراہ گئے غنیمت میں سے ایک لونڈی ملی اس سے حضرت علی نے خلوت کی یہ بات اور لوگوں کو بری معلوم ہوئی آدمیوں نے اصحاب نبیؐ سے اس بات پر اتفاق کیا کہ جب ہم رسول اللہؐ سے ملیں گے تو آپ کو اطلاع دیں گے اس فعل نے کیا اور (یہ دستور تھا کہ) مسلمان جب کسی سفر سے لوٹتے تھے تو سب سے پہلے رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوتے آپ کو سلام کرنے کے بعد اپنے گھروں کو جاتے تھے)۔ چنانچہ اس لشکر کے لوگ جب لوٹ کر آئے اور رسول اللہ کے سلا تو ان چار میں سے ایک شخص کھڑا ہوا اور اس نے کہا یا رسول اللہ آپ دیکھئے تو علی بن ابی طالب نے ایسا ایسا کیا رسول اللہ ٹال دیا پھر دوسرا شخص کھڑا ہوا اور اس نے بھی ایسا ہی کہا آپ نے اس کو بھی ٹال دیا پھر تیسرا شخص کھڑا ہوا اور اس نے بھی آپ نے اس کو بھی ٹال دیا پھر چوتھا شخص اٹھا اور اس نے بھی ایسا ہی کہا پس رسول اللہؐ ان لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

آپ کے چہرہ سے ظاہر ہو رہے تھے اور آپ نے فرمایا تم علی سے کیا چاہتے ہو تم علی سے کیا چاہتے ہو تم علی سے کیا چاہتے علی
ہے اور میں علی کا ہوں اور وہ میرے بعد ہر مومن کا محبوب ہے۔ ہمیں ابو جعفر یعنی عبید اللہ بن احمد نے اپنی سند کے ساتھ یونس
رے انہوں نے ابن اسحاق سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے یحییٰ بن عبد اللہ بن ابی عمرہ نے یزید بن طلحہ بن یزید
نہ سے نقل کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے کہ حضرت علی کا لشکر جو یمن میں آپ کے ہمراہ تھا اس وجہ سے آپ سے ناراض ہوا
پ نے اپنی جگہ پر ایک شخص کو قائم مقام کر کے خبر بیان کرنے کے لئے رسول اللہؐ کے پاس حاضر ہونے میں جلدی کی اس شخص
کیا کہ (مال جزیہ سے) تمام لشکر کو ایک ایک جوڑا کپڑا دے دیا جب لشکر کے لوگ (مدینہ کے) قریب آ گئے تو حضرت علی
استقبال کو تشریف لے گئے دیکھا تو سب لوگ وہی لباس پہنے ہوئے ہیں پوچھا کہ یہ کیا کیا لوگوں نے بیان کیا کہ آپ کے
قام نے یہ لباس ہمیں دیا ہے حضرت علی نے اس شخص سے کہا کہ تم نے رسول اللہؐ کے حضور میں حاضر ہونے سے پہلے ایسا
کیا وہ جو چاہتے کرتے پس حضرت علی نے وہ لباس سب سے اتروا لئے (یہ بات سب کو ناگوار گزری تو جب وہ لوگ رسول
کی خدمت میں حاضر ہوئے تو اسی وجہ سے انہوں نے حضرت علی کی شکایت کی۔ اہل یمن رسول اللہؐ سے صلح کر چکے تھے
علی کو آپ نے صرف مقررہ جزیہ وصول کرنے کے لئے بھیجا تھا۔ ہمیں ابو الفرج یعنی محمد بن عبد الرحمٰن بن ابی العز واسطی اور
اللہ یعنی حسین بن ابی صالح بن فنا خسرو دیلمی تکریتی نے اپنی اسناد کے ساتھ خبر دی وہ محمد بن اسمٰعیل سے روایت کرتے تھے کہ
نے کہا ہم سے قتیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یعقوب بن عبد الرحمٰن نے ابو حازم سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے
سہل بن سعد نے نے خبر دی کہ رسول اللہؐ نے خیبر کے دن فرمایا کہ میں جھنڈا ایسا شخص کو دوں گا جس کے ہاتھ پر اللہ فتح
و اللہ و رسول کو دوست رکھتا ہو اور اللہ و رسول اس کو دوست رکھتے ہوں پس سب رات بھر اس کا انتظار کرتے رہے کہ دیکھئے
س کو ملتا ہے (صبح کو) حضرت نے فرمایا کہ علی بن ابی طالب کہاں ہیں لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ان کی آنکھوں میں
آپ نے فرمایا ان کو بلاؤ۔ چنانچہ وہ آئے تو آپ نے ان کی آنکھوں میں اپنا لعاب دہن لگا دیا اور ان کے لئے دعا کی وہ
و گئے گویا کہ درد تھا ہی نہیں پھر آپ نے ان کو جھنڈا دیا حضرت علی نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا میں ان سے لڑتا رہوں
ک کہ وہ ہمارے مثل ہو جائیں آپ نے فرمایا ٹھہرو جب تم ان کے مقابل پہنچنا تو ان کو اسلام کی دعوت دینا اور انہیں خبر دینا
کی جو اللہ کا ان پر ہے اللہ کی قسم اگر اللہ تمہارے ذریعہ سے ایک آدمی کو ہدایت کر دے تو تمہارے لئے سرخ اونٹوں سے بہتر
ہمیں فقیہ ابو الفضل بن ابی عبد اللہ نے اپنی سند کے ساتھ ابو یعلی یعنی احمد بن علی سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں قواریری
دی وہ کہتے تھے ہم سے یونس بن ارقم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یزید بن ابی زیاد نے عبد الرحمٰن بن ابی لیلی سے روایت
خبر دی وہ کہتے تھے میں نے (مقام) رحبہ میں حضرت علی کو دیکھا وہ لوگوں کو قسم دلا کر پوچھتے تھے کہتے تھے میں اللہ کی قسم دلاتا
ں شخص کو جس نے غدیر خم میں رسول اللہؐ کو **من کنت مولاہ فعلی مولاہ** فرماتے سنا ہو کہ وہ کھڑا ہو جائے عبد الرحمٰن
تھے پس بارہ صحابہ بدری کھڑے ہو گئے ان میں سے ایک شخص کی صورت اب تک میری نظر میں ہے وہ پائجامہ پہنے ہوئے تھے
ب لوگوں نے کہا کہ ہم نے رسول اللہؐ کو غدیر خم میں یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ کیا میں سب مسلمانوں کا ان کی جان سے
جب نہیں ہوں اور کیا میری ازواج ان کی مائیں نہیں ہیں ہم سب لوگوں نے عرض کیا کہ ہاں یا رسول اللہؐ آپ نے فرمایا تو

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

میں جس کا مولیٰ (یعنی محبوب) ہوں علی بھی اس کے مولیٰ (یعنی محبوب) ہیں یا اللہ محبت کر اس سے جو محبت کرے علی سے ا
اس سے جو دشمنی کرے علی۔ اسی قسم کی روایت براء بن عازب سے بھی مروی ہے انہوں نے صرف اس قدر اور زیادہ روا
کہ عمر بن خطاب نے کہا کہ اے علی تم اب ہر مومن کے محبوب ہو گئے۔ ہمیں حسن بن محمد بن ہبۃ اللہ نے خبر دی وہ کہتے تھے
العشائر یعنی محمد بن خلیل قیسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو القاسم یعنی علی بن محمد بن علی ابو العلاء مصیصی نے خبر دی وہ کہتے
ابو محمد یعنی عبد الرحمٰن بن عثمان بن قاسم بن ابی نصر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے خیثمہ بن سلیمان بن حیدرہ یعنی ابو الحسن طرا
بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن حسن حنینی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حذیفہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سفیان
سے انہوں نے ہلال بن یساف سے انہوں نے ابن ظالم سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ ایک شخص حضرت سعی
بن عمرو بن نفیل کے پاس آیا اور اس نے کہا میں علی سے ایسی محبت رکھتا ہوں کہ ایسی کسی سے محبت نہیں رکھتا حضرت سعید
ایک ایسے شخص سے محبت رکھتے ہو جو اہل جنت میں سے ہے پھر انہوں نے ہم سے حدیث بیان کی کہ ہم لوگ رسول اللہ کے
حرا پر تھے تو آپ نے دس آدمیوں کا جنتی ہونا بیان کیا ابوبکر اور عمر اور عثمان اور علی اور طلحہ اور زبیر اور عبد الرحمٰن بن عوف او
مالک ۱ اور عبد اللہ بن مسعود۔ نیز وہ کہتے تھے ہم سے خیثمہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو عبیدہ سری بن یحییٰ نے
کہتے تھے ہم سے قبیصہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سفیان نے عبد اللہ بن محمد بن عقیل سے انہوں نے حضرت جابر
سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم نبیؐ کے ہمراہ مدینہ کی کسی دیوار کے پاس تھے آپ نے فرمایا کہ ایک ایسا شخص آتا ہے
اہل جنت میں سے ہے پس ابوبکر آئے ہم سب نے ان کو مبارک باد دی بعد اس کے آپ نے فرمایا کہ اہل جنت میں سے
آنا چاہتا ہے پس عمر آئے ہم سب نے ان کو مبارکباد دی بعد اس کے آپ نے فرمایا اہل جنت میں سے ایک شخص آتا ہے
اس وقت میں نے رسول اللہؐ کو دیکھا کہ اپنا سر مبارک دیوار کی طرف جھکائے ہوئے فرما رہے تھے کہ اے اللہ اگر تو چا
آنے والے شخص کو علی کر دے پس علی آئے ہم سب نے ان کو مبارک باد دی۔

ہمیں ابو اسحاق یعنی ابراہیم بن محمد وغیرہ نے خبر دی وہ اپنی سند کے ساتھ ابو عیسیٰ ترمذی سے نقل کرتے تھے کہ انہوں
سے یوسف بن موسیٰ قطان بغدادی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے علی بن قادم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے علی بن صا
نے حکیم بن جبیر سے انہوں نے جمیع بن عمیر تیمی سے انہوں نے حضرت ابن عمر سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ رسو
اپنے اصحاب کے درمیان میں مواخات کرائی پس علی آئے اور انہوں نے کہا کہ یا رسول اللہ آپ نے اپنے اصحاب کے
میں مواخات کرائی مگر میری مواخات آپ نے کسی سے نہیں کرائی رسول اللہؐ نے فرمایا کہ تم میرے بھائی ہو دنیا و آخرت
ابو الفضل فقیہ مخزومی نے اپنی سند کے ساتھ احمد بن علی سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو خیثمہ نے خبر دی وہ کہتے
محمد بن عبد اللہ اسدی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سفیان نے زبید سے انہوں نے شہر بن حوشب سے انہوں نے حضر
سے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے حضرت علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین کو ایک کملی اڑھائی بعد اس کے فرمایا کہ یا اللہ یہ لوگ

۱ حضرت سعد بن مالک اور عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کا نام مشہور روایت میں نہیں ہے بلکہ بجائے ان کے سعد بن ابی وقاص اور ا
ہے اور سعد بن زید کا نام اس میں چھوٹ گیا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

میرے مددگار ہیں یا اللہ ان سے ناپاکی دور کر اور ان کو خوب پاک کر ام سلمہ نے کہا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں بھی
ے ہوں آپ نے فرمایا تم (ان سے) اچھی حالت میں ہو۔ اور ہمیں کئی آدمیوں نے اپنی سند کے ساتھ محمد بن عیسیٰ سے
کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے خلاد بن اسلم بغدادی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے نضر بن شمیل نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم
نے عبداللہ بن عمر بن ہند جملی سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ حضرت علی فرماتے تھے کہ میں جب رسول اللہؐ
مانگتا تو آپ مجھے دیتے تھے اور جب میں چپ بیٹھا ہوتا تھا تو آپ مجھ سے ابتدائے کلام کرتے تھے۔

ہم سے محمد بن عیسیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے نصر بن علی جہضمی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے علی بن جعفر بن محمد نے
یاوہ کہتے تھے مجھے میرے بھائی موسیٰ بن جعفر نے اپنے والد جعفر بن محمد سے انہوں نے اپنے والد محمد بن علی (یعنی امام باقر)
ہوں نے اپنے والد علی بن حسین (زین العابدین) سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا علی بن ابی طالب
وایت کر کے بیان کیا کہ رسول اللہؐ نے (ایک مرتبہ) حسن و حسین کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا کہ جو شخص مجھ سے محبت رکھتا ہو اور ان
سے اور ان کے باپ اور ماں سے محبت رکھتا ہو وہ قیامت کے دن میرے ہمراہ میرے ہی درجہ میں ہوگا۔ نیز وہ کہتے تھے ہم
بن عیسیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے قتیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے جعفر بن سلیمان نے ابو ہارون عبدی سے
نے ابو سعید خدری سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے ہم گروہ انصار نے منافقوں کی یہ پہچان رکھی تھی کہ وہ علی بن ابی
سے بغض رکھتے تھے۔ ہمیں فقیہ منصور ابن ابی الحسن نے اپنی سند کے ساتھ ابو یعلیٰ سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم
ن بن حماد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے مسہر بن عبدالملک نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عیسیٰ بن عمر نے سدی سے انہوں
س بن مالک سے روایت کر کے بیان کیا کہ نبیؐ کے پاس ایک (بھنا ہوا) پرندہ رکھا ہوا تھا اس وقت آپ نے یہ دعا کی کہ
رے پاس ایک ایسے شخص کو بھیج دے جو تیری مخلوق میں سب سے زیادہ [1] تجھے محبوب ہو کہ وہ میرے ساتھ اس پرندہ کو
ے پس ابوبکر آئے آپ نے ان کو واپس کر دیا پھر عثمان آئے آپ نے ان کو واپس کر دیا پھر علی آئے تو آپ نے ان کو
ت دی۔ ابوبکر و عثمان کا ذکر اس حدیث میں نہایت غریب [2] ہے۔

ث بہت سندوں کے ساتھ حضرت انس سے مروی ہے اور حضرت انس کے علاوہ اور صحابہ نے بھی اس کو روایت کیا ہے۔ ہمیں
ج ثقفی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے حسن بن احمد نے بیان کیا میں اس وقت موجود تھا سن رہا تھا وہ کہتے تھے ہم سے حافظ
ن عبداللہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن اسحاق بن ابراہیم اہوازی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حسن بن عیسیٰ نے
یاوہ کہتے تھے ہم سے حسن بن سمیدع نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے موسیٰ بن ایوب نے شعیب بن اسحاق سے انہوں نے
عظم) ابو حنیفہ سے انہوں نے حماد سے انہوں نے ابراہیم (نخعی) سے انہوں نے حضرت انس بن مالک سے روایت کر کے

اس قسم کے کلمات کا مقصود یہ ہوتا ہے کہ وہ شخص منجملہ ایسے لوگوں کے ہو مثلاً جمعہ کو بھی احادیث میں افضل الایام فرمایا ہے اور عرفہ کو بھی اگر یہ مطلب
یے تو دونوں حدیثوں میں اختلاف پڑ جائے گا اسی طرح اس حدیث کا یہ مطلب ہے کہ وہ شخص ان لوگوں میں ہو جو تجھے سب سے زیادہ محبوب

غریب اس حدیث کو کہتے ہیں جو کسی طبقہ میں صرف ایک راوی کی روایت پر موقوف ہو ۱۲۔

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

بیان کیا کہ وہ کہتے تھے نبیؐ کی خدمت میں ایک (بھنا ہوا) پرندا کسی نے ہدیۃً بھیجا آپ نے فرمایا اے اللہ میرے پاس شخص کو بھیج جو تمام مخلوق میں تجھے زیادہ محبوب ہو پس علی آئے اور انہوں نے اس پرندا کو آپ کے ساتھ شریک ہو کر حدیث کی روایت کرنے میں شعیب امام ابوحنیفہ سے منفرد ہیں۔ ہمیں محمد بن ابی الفتح بن حسن نقاش واسطی نے خبر دی وہ سے ابوروح یعنی عبدالمعز بن محمد بن ابی الفضل بزاز نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے زاہر بن طاہر شحامی نے بیان کیا ہمیں ابوسعید کنجرودی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حاکم ابواحمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوعبداللہ بن محمد عمرو بن نے (مقام) حمص میں بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن مصفی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حفص بن عمر عدنی نے کہتے تھے ہم سے موسیٰ بن سعد بصری نے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے حسن (بصری) سے سنا وہ کہتے تھے میں نے انس سے سنا وہ کہتے تھے کہ رسول اللہؐ کی خدمت میں ایک پرندا بھنا ہوا بھیجا گیا تو آپ نے فرمایا کہ یا اللہ کسی ایسے شخص کو بھیج جس کو اللہ اور اس کا رسول دوست رکھتا ہو حضرت انس نے کہا کہ پھر علی آئے اور انہوں نے دروازہ کھٹکھٹایا میں نے اللہؐ کام میں ہیں اور میری خواہش یہ تھی کہ یہ فضیلت انصار میں سے کسی کو ملے پھر علی نے دوبارہ دروازہ کھٹکھٹایا پھر نے ایسا ہی کیا تو رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اے انس ان کو آنے دو میں انہیں کو چاہتا تھا پس جب علی سامنے آئے تو حضرت یا اللہ (ان سے) محبت کر یا اللہ (ان سے) محبت کر۔ اس حدیث کو حضرت انس سے بہت لوگوں نے روایت کیا ہے طویل ابوالہندی اور یغنم بن سالم نے بھی بیان کیا۔

یغنم: یاء کے ساتھ جس کے نیچے دو نقطے ہیں اور غین معجمہ اور نون اور آخر میں میم ہے۔ یہ اسم مفرد ہے۔

حضرت علی مرتضیٰ کی خلافت

ہمیں عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے اپنی سند کے ساتھ عبداللہ بن احمد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میر بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسود بن عامر نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے عبدالحمید بن ابی جعفر یعنی فراء نے اسرائیل نے ابواسحاق سے انہوں نے زید بن یثیع سے انہوں نے حضرت علی سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے (ایک مر کیا گیا کہ یا رسول اللہ ہم آپ کے بعد کس کو خلیفہ بنائیں حضرت نے فرمایا کہ اگر ابوبکر کو تم خلیفہ بناؤ گے تو ان کو دنیا کی بے رغبت اور آخرت کی طرف راغب پاؤ گے اور اگر تم عمر کو خلیفہ بناؤ گے تو ان کو صاحب قوت اور امین پاؤ گے وہ اللہ کی ملامت کرنے والے کی ملامت کا خوف نہ کریں گے اور اگر تم علی کو خلیفہ بناؤ گے مگر میں سمجھتا ہوں کہ تم ایسا نہ کرو گے تو کرنے والا اور ہدایت یافتہ پاؤ گے وہ تمہیں راہ راست پر چلائیں گے۔ ہمیں عبداللہ بن احمد بن عبدالقاہر نے خبر دی ہمیں ابوغالب یعنی محمد بن حسن باقلانی نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعلی بن شاذان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم بن قانع نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن زکریا علائی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عباس بن بکار نے شریک سلمہ سے انہوں نے صنابحی سے انہوں نے حضرت علی سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے رسول اللہؐ نے فرمایا کعبہ کے مثل ہو (جاؤ) کہ لوگ اس کے پاس آتے ہیں وہ کسی کے پاس نہیں جاتا پس اگر قوم تمہارے پاس آئے تمہارے حوالہ کرے تو قبول کر لینا اور اگر وہ لوگ تمہارے پاس نہ آئیں تو تم ان کے پاس نہ جانا یہاں تک کہ وہ خود

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

گے۔ ہمیں یحییٰ بن محمود نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حسن بن احمد نے خبر دی ان کے سامنے پڑھا جاتا تھا اور میں سن رہا تھا وہ کہتے تھے ہمیں ابو نعیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو علی یعنی محمد بن احمد بن حسن نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن محمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابراہیم بن یوسف صیرفی نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد صیرفی نے یحییٰ بن عروہ مرادی سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے علی رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے کہ جب نبیؐ کی وفات ہوئی تو میں سمجھتا تھا [1] کہ سب سے زیادہ خلافت کا مستحق میں ہوں مگر جب مسلمانوں کا اتفاق ابو بکر پر ہو گیا تو میں نے (ان کے احکام کو) سنا اور اطاعت کی پھر میں نے خیال کیا کہ ابو بکر میرے سوا اور کسی کو خلافت نہ دیں گے مگر انہوں نے عمر کو دے دی پس میں نے (ان کے احکام کو) سنا اور اطاعت کی پھر عمر جب زخمی ہوئے میں نے خیال کیا کہ وہ میرے سوا اور کسی کو خلیفہ نہ کریں گے مگر انہوں نے خلافت کو چھ آدمیوں میں دائر کر دیا جن میں سے ایک میں بھی تھا پس لوگوں نے عثمان کو خلیفہ بنا دیا تو میں نے (ان کے احکام کو بھی) سنا اور اطاعت کی پھر عثمان شہید ہوئے لوگ میرے پاس آئے اور انہوں نے مجھ سے بیعت کی خوشی سے کوئی جبر نہ تھا پھر انہوں نے میری بیعت توڑ دی تو خدا کی قسم میں نے کچھ چارہ کار نہ دیکھا سوا اس کے تلوار ہاتھ میں لی جائے یا کفر کیا جائے اس چیز کا جو اللہ عزوجل نے محمدؐ پر نازل کیا ہے۔

ہمیں ذاکر بن کامل بن ابی غالب خفاف وغیرہ نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو غالب بن بنا نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو الحسین یعنی محمد بن احمد بن محمد آبنوسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو القاسم یعنی عبیداللہ بن عثمان بن یحییٰ بن حنیقا نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو محمد یعنی اسماعیل بن علی بن اسماعیل خطبی نے خبر دی وہ کہتے تھے کہ امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ مدینہ میں رسول خدا کی مسجد میں حضرت عثمان کی شہادت کے بعد ذی الحجہ ۳۵ ہجری میں خلیفہ کیے گئے اور ان سے بیعت کی گئی۔ نیز وہ کہتے تھے کہ ہم سے اسماعیل خطبی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسحاق بن ابی حسان انماطی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ہشام بن عمار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن عیسیٰ بن قاسم بن سمیع قرشی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن عبدالرحمٰن ابی ذئب نے زہری سے انہوں نے ابن مسیب سے نقل کر کے بیان کیا کہ جب حضرت عثمان شہید ہوئے تو لوگ دوڑے ہوئے علی کے پاس گئے جن میں اصحاب محمد (ﷺ) بھی تھے کچھ اور لوگ بھی تھے یہ سب لوگ کہتے تھے کہ مسلمانوں کے خلیفہ علی ہیں یہاں تک کہ یہ لوگ علی کے گھر میں داخل ہوئے اور کہا کہ ہم آپ سے بیعت کریں گے آپ اپنا ہاتھ بڑھائیے کیونکہ آپ سب سے زیادہ خلافت کے مستحق ہیں علی نے کہا خلیفہ بنانے کا اختیار تم کو نہیں ہے یہ اختیار اہل بدر کو ہے جس سے اہل بدر راضی ہو جائیں وہی خلیفہ (برحق) ہے پس جب سب لوگ علی کے پاس آ گئے اور کوئی باقی نہ رہا اور سب نے کہا کہ ہم خلافت کا مستحق آپ سے زیادہ کسی کو نہیں پاتے آپ اپنا ہاتھ بڑھائیے ہم آپ سے بیعت کریں گے حضرت علی نے پوچھا کہ طلحہ اور زبیر کہاں ہیں پس سب سے پہلے جس نے بیعت کی وہ طلحہ تھے اور سب سے پہلے جس نے ہاتھ سے بیعت کی وہ (سعد بن ابی وقاص) تھے جب حضرت علی نے یہ کیفیت

---

[1] اس روایت سے بہت بہت عمدہ عمدہ نتائج حاصل ہوتے ہیں منجملہ ان کے یہ کہ شیخین کی طرف حضرت علی کو کیسا حسن ظن تھا کہ ان کی طرف یہ خیال ہوا کہ اپنے کسی عزیز کو خلافت دے جائیں گے حضرت علی کا اپنے کو سب زیادہ مستحق خلافت سمجھنا محض اس وجہ سے تھا کہ عقد خلافت شارع کی طرف سے نہیں ہوا تھا اور شجاعت آدمی کو اس قسم کے خیالات میں اکثر مبتلا کر دیا کرتی ہے ۱۲۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دیکھی تو مسجد میں گئے اور منبر پر رونق افروز ہوئے (کہ اب جس کو کرنا ہو بیعت کرے) پس سب سے پہلے جس نے منبر پر جا کر ان سے بیعت کی وہ طلحہ تھے اور ان کے بعد زبیر نے بیعت کی نیز اور اصحاب نبیؐ نے بھی اللہ ان سے راضی رہے۔

ہمیں ابو محمد بن ابی القاسم دمشقی نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو القاسم بن ابراہیم نے رشاً بن نظیف سے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے حسن بن اسماعیل نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن مروان بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن موسیٰ بن حماد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن حارث نے مدائنی سے روایت کر کے وہ کہتے تھے کہ جب حضرت علی کوفہ گئے تو ایک شخص حکمائے عرب میں سے ان کے پاس گیا اور اس نے کہا واللہ یا امیر خلافت کو آپ سے زینت ہوئی آپ کو خلافت سے زینت نہیں ہوئی اور خلافت کا رتبہ آپ نے بلند کر دیا آپ کا رتبہ خلافت بلند نہیں کیا خلافت آپ کی طرف زیادہ محتاج تھی بہ نسبت اس کے کہ آپ کو اس کی ضرورت ہو۔ ہمیں ابو یاسر بن ابی حبہ نے کے ساتھ عبداللہ بن احمد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے سفیان بن وکیع نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے قبیصہ بن عیاش سے انہوں نے عاصم سے انہوں نے ابو وائل سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے عبدالرحمٰن بن عوف پوچھا کہ آپ لوگوں نے علی کو چھوڑ کر عثمان کی بیعت کس طرح کی عبدالرحمٰن بن عوف نے کہا اس میں میرا کچھ قصور نہیں پہلے علی ہی سے بیعت کرنا چاہی تھی اور میں نے کہا تھا کہ میں آپ سے اس شرط پر بیعت کرنا چاہتا ہوں کہ آپ کتاب اللہ رسول اللہ اور سیرت ابی بکر و عمر پر عمل کریں تو انہوں نے کہا جہاں تک [1] مجھ میں قوت ہوگی (ایسا ہی کروں گا) پھر میں نے عثمان سے بیان کی تو انہوں نے اس کو (بغیر کسی شرط کے) منظور کر لیا جب حضرت علی کی بیعت سے چند صحابہ نے کہ منجملہ ابن عمر اور سعد اور اسامہ وغیرہ تھے تخلف کیا تو حضرت علی نے ان کو مجبور نہ کیا بلکہ ان سے پوچھا گیا کہ جن لوگوں نے آپ بیعت نہیں کی وہ کیسے ہیں حضرت علی نے کہا یہ وہ لوگ ہیں کہ حق سے بیٹھ رہے اور باطل کی بھی مدد نہ کی اور اہل شام نے معا ساتھ ہو کر ان سے تخلف کیا اور بیعت نہ کی بلکہ ان سے لڑے۔

ہمیں ابو القاسم یعنی محمد بن سعد بن یحییٰ بن بوش نے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو طالب یعنی عبدالقادر بن محمد بن عب بن یوسف نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو محمد جوہری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو الحسین یعنی حافظ محمد بن مظفر بن موسیٰ وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن حسن بن طازاد موصلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے علی بن حسین خواص نے عفیف بن سالم سے ا فطر بن خلیفہ سے انہوں نے ابو الطفیل سے انہوں نے ابو سعید سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ ہم رسول اللہؐ کے آپ کی جوتی کا تسمہ ٹوٹ گیا تھا اس کو حضرت علی درست کر رہے تھے پھر رسول اللہؐ نے کچھ تذکرہ شروع کیا اور فرمایا کہ تم ایک شخص ایسا ہوگا کہ وہ قرآن کی تاویل پر لڑے گا جس طرح میں اس کی تنزیل پر لڑا اس فضیلت کے سب منتظر تھے پس نے فرمایا کہ وہ شخص یہ ہے جو جوتی ٹانک رہا ہے پھر علی آئے تو ہم نے ان کو اس کی بشارت دی وہ کچھ اس طرف متوجہ نہ وہ اس کو نبیؐ سے سن چکے تھے۔ ہمیں ارسلان بن بغان صوفی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابو الفضل یعنی احمد بن طاہر بن ابی سعید میہنی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابو بکر یعنی احمد بن خلف شیرازی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حاکم یعنی حافظ ابو

[1] چونکہ اس وقت ایک معاملہ ہو رہا تھا اور معاملہ میں اس قسم کے الفاظ شک دلاتے ہیں کہ اس واسطے حضرت عثمان کو ترجیح دی گئی ۱۲۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(عبد)اللہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوجعفر یعنی محمد بن علی بن دحیم شیبانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے حسین بن حکم حیری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسماعیل بن ابان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسحاق بن ابراہیم ازدی نے ابو ہارون عبدی سے انہوں نے ابوسعید خدری سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں رسول اللہؐ نے ناکثین اور قاسطین اور مارقین سے لڑنے کا حکم دیا ہم لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہمیں آپ ان لوگوں سے لڑنے کا حکم دیتے ہیں تو ہم کس کے ساتھ ہو کے لڑیں آپ نے فرمایا علی بن ابی طالب کے ساتھ اور انہیں کے ساتھ عمار بن یاسر شہید ہوں گے۔ نیز وہ کہتے تھے حاکم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالحسن یعنی علی بن حمشاد عدل نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابراہیم بن حسین بن دیزیل نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالعزیز بن خطار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن کثیر نے حارث بن حصیرہ سے انہوں نے ابوصادق سے انہوں نے مخنف بن سلیم سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے (جب حضرت علی کی لڑائیاں مسلمانوں سے شروع ہوئیں تو) ہم ابوایوب انصاری کے پاس گئے اور ہم نے کہا کہ آپ اپنی تلوار سے مشرکوں کا قتال کر چکے ہیں اب آپ مسلمانوں سے قتال کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ رسول اللہؐ نے ناکثین اور قاسطین اور مارقین کے قتال کا حکم دیا تھا۔ اور ہم سے ابوالفضل بن ابی الحسن نے اپنی سند کے ساتھ علی سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسماعیل بن موسیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ربیع بن سہل نے سعید بن عبید سے انہوں نے علی بن ربیعہ سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے حضرت علی کو تمہارے اسی منبر پر یہ کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہؐ نے مجھے ناکثین اور قاسطین اور مارقین سے لڑنے کی وصیت کر گئے ہیں۔ ہمیں ابوغانم یعنی محمد بن ہبۃ اللہ بن محمد بن ابی جرادہ حلبی نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے چچا ابوالمجد یعنی عبداللہ بن محمد بن ابی جرادہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالحسن علی بن عبداللہ بن محمد بن ابی جرادہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوالفتح یعنی عبداللہ بن اسماعیل بن احمد بن اسمٰعیل بن سعید نے حلب میں بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے استاذ ابوالنمر یعنی حارث بن عبدالسلام بن زعبان حمصی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوعبداللہ یعنی حسین بن خالویہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر عبداللہ بن محمد بن ابوسعید بزاز نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن حسن موسیٰ کوفی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابونعیم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن حبیب نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ حضرت (عبداللہ) ابن عمر کی وفات کا وقت جب قریب آیا تو انہوں نے فرمایا کہ میرے دل میں دنیا کی طرف سے کوئی حسرت باقی نہیں ہے سوا اس کے کہ میں نے (علی کے ساتھ ہو کر) گروہ باغی سے جہاد نہ کیا۔ اور ابوعمر نے لکھا ہے کہ بہت سندوں سے بواسطہ حبیب بن ابی ثابت کے حضرت ابن عمر سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا کسی بات کی مجھے حسرت نہیں ہے سوا اس کے کہ میں نے علی بن ابی طالب کے ساتھ ہو کر گروہ باغی سے قتال کیوں نہ کیا اور شعبی نے کہا ہے کہ مسروق رحمہ اللہ کی جب وفات ہونے لگی تو انہوں نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حضرت علی کا ساتھ نہ دینے کی توبہ کی۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ قتال خوارج وغیرہ میں بڑے کارنمایاں ظاہر ہوئے جو تواریخ میں مذکور ہیں اور ہم اپنی کتاب تاریخ میں ذکر کر چکے ہیں۔

حضرت علی مرتضیٰ کی شہادت اور ان کا اپنی شہادت کی خبر دینا

ہمیں نصر اللہ بن سلامہ بن سالم ہیتی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں قاضی ابوالفضل یعنی محمد بن عمر بن یوسف ارموی نے خبر دی وہ

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

کہتے تھے ہم سے ابوالغنائم یعنی عبدالصمد بن علی مامون نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حافظ علی بن عمر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم
الحسن یعنی علی بن محمد بن علی بن عبداللہ بن یحییٰ بن زاہر بن یحییٰ رازی نے بصرہ میں خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے احمد بن محمد
قطان رازی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن زاہر بن یحییٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے اعمش
انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں نے ابوسنان دولی سے انہوں نے حضرت علی سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے
صادق مصدوقؐ نے بیان فرمایا کہ تم نہ مرو گے یہاں تک کہ ایک ضرب تمہاری اس پر اشارہ داڑھی اور سر کی طرف فرمایا ماری
گی اور اس امت کا شقی ترین کو قتل کرے گا جیسا قبیلہ ثمود کے فلاں شقی ترین نے خدا کی اونٹنی کے پیر کاٹے تھے۔ علی بن عمر
کیا ہے کہ یہ حدیث بروایت اعمش عن زید بن اسلم عن ابی سنان عن علی غریب ہے اس کی روایت میں عبداللہ بن زاہر اپنے وا
منفرد ہیں مگر میں کہتا ہوں کہ اس حدیث کو عبداللہ بن جعفر نے زید انہوں نے ابوسنان سے بہ نسبت اس کے زیادہ کامل روا
ہے۔

ہمیں ابوالفضل مخزومی نے اپنی سند کے ساتھ احمد بن علی سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے اسحاق بن اسرا
سنان سے انہوں نے عبدالملک بن اعین سے انہوں نے ابوحرب بن ابی الاسود سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے
علی سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ فرماتے تھے عبداللہ بن سلام میرے پاس اس وقت آئے جب میں اپنا پیر رکاب میں
سفر کوفہ) رکھ چکا تھا انہوں نے مجھ سے کہا کہ آپ عراق نہ جایئے کیونکہ مجھے خوف ہے کہ وہاں تلوار آپ کے لگے گی حضر
کہا خدا کی قسم رسول اللہؐ نے مجھے اس کی خبر دی ہے ابوالاسود کہتے تھے میں نے خدا کی قسم اس دن کے سوا کسی لڑنے وا
دیکھا کہ وہ اپنے متعلق ایسی خبر بیان کرے۔ نیز وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوخیثمہ نے خبر د
تھے ہم سے جریر نے اعمش سے انہوں نے سلمہ بن کہیل سے انہوں نے سالم بن ابی جعد سے انہوں نے عبداللہ بن سبع
کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ ایک روز حضرت علی بن ابی طالب خطبہ پڑھنے کے لیے کھڑے ہوئے اور اس میں بیان کیا
کی جس نے دانہ کو پھاڑا (اور اس میں سے درخت نکالا) اور جان پیدا کی کہ میری یہ (داڑھی) اس سے یعنی سر کے خون
کی جائے گی ایک شخص نے کہا واللہ جو شخص ہم میں سے ایسی حرکت کرے گا ہم اس کی نسل مٹا دیں گے حضرت علی نے فر
اللہ کی یاد دلاتا ہوں اور قسم دیتا ہوں کہ میرے عوض میں سوا میرے قاتل کے اور کوئی قتل نہ کیا جائے۔ ہمیں ابوالفرج یح
بن عبدالوہاب بن کلیب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالخیر یعنی مبارک بن حسین بن احمد غسال مقری شافعی نے خبر دی و
ہم سے ابومحمد خلال نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوالطیب یعنی محمد بن حسین نحاس نے کوفہ میں بیان کیا وہ کہتے تھے ہم
عباس بجلی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالعزیز بن خیب مروزی نے بیان کیا وہ کہتے تھے اسحاق بن عبدالملک بن
بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے
نبیؐ سے عرض کیا کہ آپ نے غزوۂ احد میں جب مجھے شہادت نصیب نہ ہوئی اور بہت سے لوگ شہید ہو گئے فرمایا تھا
تمہارے پیچھے ہے پس تم کیونکر صبر کرو گے جب تمہاری داڑھی خون سے رنگین کی جائے گی تو یا رسول اللہؐ اگر میری نج
رہی جواب ہے تو وہ وقت صبر کرنے کا نہ ہوگا بلکہ خوش ہونے اور بزرگی حاصل کرنے کا وقت ہوگا۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہمیں ابوالمنصور بن ابی الحسن نے اپنی سند سے احمد بن علی بن مثنی سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں سوید بن سعید نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے رشد بن سعد نے یزید بن عبداللہ بن اسامہ بن ہاد سے انہوں نے عثمان بن صہیب سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ حضرت علی بیان کرتے تھے کہ مجھ سے رسول اللہؐ نے فرمایا تم جانتے ہو کہ اگلی امتوں میں سب سے زیادہ شقی کون تھا۔ میں نے کہا وہ شخص جس نے (صالح علیہ السلام) کی اونٹنی کے پیر کاٹے تھے آپ نے فرمایا تم نے ٹھیک کہا اچھا بتاؤ اس امت میں سب سے زیادہ شقی کون ہے میں نے کہا یارسول اللہ اس کا علم مجھے نہیں ہے حضرت نے فرمایا وہ شخص تمہارے دماغ پر (تلوار) مارے گا حضرت علی (نہایت شوق کی حالت میں) یہ فرمایا کرتے تھے کہ میں آرزو کرتا ہوں کہ تمہارا شقی اٹھے اور میری داڑھی کو میرے سر کے خون سے رنگین کر دے۔

ہمیں ابو یاسر بن ابی حبہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو غالب بن بنا نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن احمد بن محمد بن حسنین نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم یعنی موسیٰ بن عیسیٰ بن عبداللہ سراج نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ بن ابی داؤد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے اسحاق بن اسماعیل نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسحاق بن سلیمان نے فطر بن خلیفہ سے انہوں نے ابو طفیل سے روایت کر کے بیان کیا کہ حضرت علی نے ایک مرتبہ لوگوں کو بیعت کے واسطے جمع کیا پس عبدالرحمٰن بن ملجم مرادی (ان کا قاتل) آیا آپ نے دو مرتبہ اس کو واپس کیا بعد اس کے فرمایا کہ اس امت کے شقی ترین شخص کو کون چیز روک رہی ہے خدا کی قسم یہ داڑھی اس (سر کے خون) سے رنگین کی جائے گی بعد اس کے انہوں نے یہ شعر پڑھا۔

اشدد حیازیمک للموت فان الموت لاقیکا

ولا تجزع من القتل اذا حل بوادیکا

اے دل! موت کے لئے اپنا سامان درست کر لے۔ کیونکہ موت تجھے ملنے والی ہے اور قتل سے ہراسان نہ ہو۔ جب وہ تیرے سامنے آ جائے۔

ہمیں ابو یاسر نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر یعنی محمد بن عبدالباقی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو محمد جوہری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعمرو بن حیویہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن معروف نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے حسین بن فہم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن سعد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے خالد بن مخلد اور محمد بن صلت نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ربیع بن منذر نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا کہ محمد بن حنفیہ (فرزند علی مرتضیٰ) کہتے تھے ابن ملجم حمام میں ہمارے پاس اس وقت ہم اور حسن اور حسین حمام میں بیٹھے ہوئے تھے جب وہ آیا تو حسنین اس سے سخت مکدر ہوئے اور دونوں نے کہا کہ تجھ کو کس نے جرأت دلائی کہ ہمارے پاس چلا آیا میں نے کہا کہ اب اس کو چھوڑ دیجئے خدا کی قسم اس سے زیادہ خفگی کا خیال اس کو آپ کی طرف نہ ہوگا پھر جب وہ دن آیا کہ وہ (بجرم قتل علی مرتضیٰ) گرفتار ہو کر آیا تو ابن حنفیہ کہتے تھے کہ میں اس کو اسی دن خوب پہچان گیا تھا جس دن یہ حمام میں ہمارے پاس گھس گیا تھا۔ حضرت علی نے فرمایا کہ یہ قیدی ہے اس کی مہمانی اچھی طرح کرو اور اس کی عزت کرو اگر میں زندہ رہوں گا تو مجھے اختیار ہے خواہ قتل کر دوں یا معاف کر دوں اور اگر میں مر جاؤں تو تم لوگ اس کو قتل کر دینا مگر قتل میں (اس پر) زیادتی نہ کرنا کیونکہ اللہ زیادتی کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہمیں ابو احمد عبد الوہاب بن علی امین وغیرہ نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو الفتح یعنی محمد بن عبد الباقی بن احمد بن سلیمان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو الفضل بن خیرون نے اور ابو طاہر یعنی احمد بن حسن باقلانی نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو علی بن شاذان نے خبر دی وہ کہتے تھے یہ روایت ابو محمد یعنی حسن بن محمد بن یحیٰی بن حسن بن جعفر بن عبید اللہ بن حسن بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب کے سامنے پڑھی گئی وہ کہتے تھے کہ مجھ سے میرے دادا ابو الحسین یعنی یحیٰی بن حسن نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سعید بن نوح نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو نعیم یعنی فضل بن دکین نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبد الجبار بن عباس نے عثمان بن مغیرہ سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے جب رمضان کا مہینہ آیا تو حضرت علی ایک شب کو حسن کے یہاں ایک شب حسین کے یہاں ایک شب عبد اللہ بن جعفر کے یہاں کھانا کھانے لگے مگر تین لقموں سے زیادہ نہ کھاتے تھے اور فرماتے تھے (میں چاہتا ہوں کہ مجھے) موت اس حال میں آئے کہ میں بھوکا ہوں اب میری موت میں صرف ایک شب یا دو شب باقی ہیں۔ وہ کہتے تھے مجھے میرے دادا نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے زید بن علی نے عبید اللہ بن موسیٰ سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حسن بن کثیر نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ حضرت علی نماز فجر کے لئے نکلے تو بطین ان کے سامنے چیخنے لگیں ہم لوگ ان کو ہٹانے لگے حضرت علی نے فرمایا ان کو چھوڑ دو کیونکہ یہ رو رہی ہیں اور آپ باہر چلے گئے اور زخمی ہو گئے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت علی وہ سال وہ مہینہ وہ شب جانتے تھے جس میں وہ شہید ہوں گے۔ واللہ اعلم۔

ہمیں خطیب ابو الفضل یعنی عبد اللہ بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں نقیب طراد بن محمد نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو الحسین بن بشران نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حسین بن صفوان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبد اللہ بن ابی الدنیا نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے عبد الرحمٰن بن صالح نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عمرو بن ہاشم جنبی نے حکاب سے انہوں نے ابو عون ثقفی سے انہوں نے ابو عبد الرحمٰن سلمی سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے حسین بن علی نے کہا کہ حضرت علی فرماتے تھے میرے خواب میں رسول اللہ ﷺ جلوہ افروز ہوئے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کی امت سے میں نے بہت تکلیف اور رنج اٹھائی حضرت نے فرمایا تو تم ان کے لئے بددعا کرو پس میں نے دعا کی کہ یا اللہ مجھے ان کے عوض میں ایسے لوگ دے جو ان سے بہتر ہوں اور ان کو میرے عوض میں ایسا شخص دے جو مجھ سے بدتر ہو پھر حضرت علی باہر نکلے تو ان کو اس شخص نے مارا۔ اس روایت میں حسین بن علی کا نام ہے حالانکہ صحیح حسن ہے۔ ہمیں عبد الوہاب بن ہبۃ اللہ بن عبد الوہاب نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں انصاری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو محمد جوہری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو عمر بن حیویہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں معروف نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حسین بن فہم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن سعد نے خبر دی وہ کہتے تھے خوارج میں سے تین شخص باہم متفق ہو گئے عبد الرحمٰن بن ملجم مرادی جو قبیلہ حمیر کا ہے اور بنی مراد میں ان کا شمار ہے بنی جبلہ کے حلیف تھے جو کندہ کی شاخ ہے اور برک بن عبد اللہ تمیمی اور عمر بن بکیر تمیمی یہ تینوں آدمی مکہ میں جمع ہوئے اور باہم عہد و پیمان کیا کہ ان تین شخصوں کو قتل کرنا چاہیے علی بن ابی طالب کو اور معاویہ کو اور عمرو بن عاص کو اور بندگان خدا کو ان تینوں سے نجات دینا چاہیے ابن ملجم نے کہا میں علی کو قتل کردوں گا برک نے کہا میں معاویہ کا کام تمام کردوں گا عمرو بن بکیر نے کہا میں عمرو بن عاص کے لئے کافی ہوں ان سب نے مضبوطی کے ساتھ سب نے معاہدہ کیا کہ کوئی شخص اپنے نام بردہ کے قتل سے باز نہ رہے یا قتل کرے یا خود مارا جائے

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

رمضان کی شب کو ان لوگوں نے یہ معاہدہ کیا اور ہر شخص اپنے اپنے نام بردہ کے شہر کی طرف چلا عبدالرحمٰن ابن ملجم کوفہ آیا اور اپنے خارجی دوستوں سے ملا مگر ان سے ظاہر نہیں کیا کہ میں اس (ملعون) ارادہ سے آیا ہوں یہ برابر ان کی ملاقات کو جاتا تھا اور وہ اس کی ملاقات کو آتے تھے ایک روز بنی تیم رباب کے کچھ لوگوں کی ملاقات کو گیا وہاں اس نے ایک عورت کو دیکھا جس کا نام قطام بنت شجنہ بن عدی بن عمر بن عوف بن ثعلبہ بن سعد بن ذہل بن تیم رباب تھا حضرت علی نے اس عورت کے باپ اور بھائی کو نہروان میں قتل کیا تھا یہ عورت ابن ملجم کو پسند آئی اور ابن ملجم نے اس سے نکاح کی درخواست کی وہ کہنے لگی میں تیرے ساتھ نکاح نہ کروں گی تاوقتیکہ تو میرا مہر نہ مقرر کرے ابن ملجم نے کہا تو جو مانگے گی میں دوں گا۔ اس عورت نے کہا تین ہزار روپیہ اور علی بن ابی طالب کا قتل میں چاہتی ہوں (اس وقت) ابن ملجم نے کہا کہ میں تو یہاں علی بن ابی طالب ہی کے قتل کے لئے آیا ہوں اچھا جو تو مانگتی ہے میں نے تجھے دیا پھر ابن ملجم شبیب بن بجرہ اشجعی سے ملا اور اس کو اپنے ارادہ سے آگاہ کیا اور اس سے کہا کہ تو بھی میرے ساتھ ہو جا اس بدبخت نے اس کو منظور کر لیا جس شب کی صبح کو حضرت علی مرتضیٰ کے قتل کا ارادہ کیا تھا اس شب کو رات بھر ابن ملجم اشعث ابن قیس کندی سے سرگوشی کرتا رہا یہاں تک کہ فجر طلوع ہوئی اور اشعث نے اس سے کہا کہ دیکھ صبح ہو گئی پس ابن ملجم اور شبیب بن بجرہ دونوں اٹھے اور اپنی تلواریں لئے ہوئے اس ڈیوڑھی کے مقابل آ کر بیٹھ گئے جس سے حضرت علی نکلا کرتے تھے حضرت حسن بن علی فرماتے تھے کہ میں اس دن بہت تڑکے اپنے والد ماجد (رضی اللہ عنہ) کے حضور میں گیا اور ان کے پاس بیٹھ گیا مجھ سے فرمایا کہ آج رات بھر میں اپنے گھر والوں کو جگاتا رہا کچھ دیر بے اختیار بیٹھے ہی بیٹھے نیند آ گئی میں نے دیکھا کہ رسول اللہؐ تشریف رکھتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے آپ کی امت سے یہ یہ تکلیفیں اٹھائیں حضرت نے مجھ سے فرمایا کہ تم ان کے لئے بددعا کرو میں نے عرض کیا کہ یا اللہ مجھے ان کے عوض میں ایسے لوگ دے جو ان سے بہتر ہوں اور ان کو میرے عوض میں ایسا شخص دے جو ان کے حق میں مجھ سے بدتر ہو اسی حالت میں ابن تیاح موذن آ گئے اور انہوں نے کہا نماز تیار ہے پس ابن تیاح (حضرت والد ماجد کے) آگے آگے چلتے تھے اور میں ان کے پیچھے پیچھے چل رہا تھا جب وہ دروازہ سے نکلے تو الصلوٰۃ الصلوٰۃ پکارنے لگے اسی طرح ہر روز کیا کرتے تھے اور اپنے ساتھ اپنا درہ لے کر نکلا کرتے تھے لوگوں کو جگاتے تھے پس اثنائے راہ میں دو شخص ملے اور تلوار کی چمک معلوم ہوئی اور کسی کو میں نے یہ کہتے ہوئے سنا کہ اے علی تیرا (خوارج کا یہ مذہب ہے کہ خدا کے سوا اور کسی کو حاکم بننا جائز نہیں۔) حکم نہیں ہے بلکہ حکم اللہ ہی کا ہے۔

اس کے بعد میں نے دوسری تلوار دیکھی ان دونوں نے ایک ساتھ تلواریں ماریں مگر ابن ملجم کی تلوار ان کی پیشانی پر لگی جو ابروئے مبارک تک اتر آئی اور دماغ تک پہنچ گئی اور شبیب کی تلوار مسجد کی محراب پر پڑی پھر حضرت علی کو کہتے ہوئے سنا گیا کہ خبردار یہ شخص جانے نہ پائے اور لوگ ہر طرف سے ان دونوں پر دوڑ پڑے مگر شبیب بھاگ گیا اور ابن ملجم کو پکڑ کر حضرت علی کے پاس لایا گیا حضرت علی نے فرمایا کہ اس کو عمدہ کھانا دو اور نرم فرش پر سلاؤ اگر میں زندہ رہا تو مجھے اپنے خون کی بابت اختیار ہے چاہوں گا معاف کروں گا چاہوں گا قصاص لوں گا اور اگر میں مر گیا تو اس کو بھی مجھ سے ملا دینا میں رب العالمین کے یہاں اس سے جھگڑ لوں گا ام کلثوم بنت علی کہنے لگیں کہ اے دشمن خدا تو نے تو امیر المومنین کو قتل کر دیا وہ (بدبخت) بولا نہیں میں نے تو تمہارے باپ کو قتل کیا ہے ام کلثوم نے کہا خدا کی قسم میں امید رکھتی ہوں کہ امیر المومنین کو (اس زخم سے) کوئی نقصان نہ پہنچے گا اس (کمبخت) نے کہا پھر تم

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کیوں روتی ہو پھر اس نے کہا خدا کی قسم میں نے اس تلوار کو ایک مہینہ تک زہر میں بجھایا ہے اگر اب بھی یہ مجھ کو دھوکہ دے گئی تو اللہ اس کو غارت کرے اور اشعث بن قیس نے اپنے بیٹے قیس بن اشعث کو اسی دن جب حضرت علی زخمی ہوئے بھیجا کہ اے بیٹے دیکھ آ امیر المومنین کی کیا حالت ہے چنانچہ قیس دیکھنے گئے اور لوٹ کر کہا کہ میں نے دیکھا ان کی دونوں آنکھیں سر میں گھس گئی ہیں اشعث نے کہا خدا کی قسم دماغ میں صدمہ پہنچ گیا پھر حضرت علی جمعہ کے دن اور ہفتہ کے دن زندہ رہے اور شب یکشنبہ انیسویں رمضان ۴۰ ہجری تک زندہ رہے اس کے بعد وفات پائی اللہ کی رضامندی ان پر نازل ہو۔ ان کو حسن اور حسین اور عبداللہ بن جعفر نے غسل دیا اور تین کپڑے کفن میں دیئے گئے جن میں قمیص نہ تھا لوگوں نے بیان کیا ہے کہ عبدالرحمٰن بن ملجم قید میں تھا جب حضرت علی وفات ہوگئی اور ان کو دفن کر چکے تو حسن بن علی نے ابن ملجم کو قتل کرنے کے لئے نکلوایا پس سب لوگ جمع ہوگئے اور روغن اور چٹائیاں اور آگ لے آئے کہ ہم اس کو جلائیں گے عبداللہ بن جعفر اور حسین بن علی اور محمد بن حنفیہ نے کہا کہ ہمیں چھوڑ دو ہم اپنے دلوں کو ٹھنڈا کرلیں چنانچہ عبداللہ بن جعفر نے اس کے دونوں ہاتھ اور دونوں پیر کاٹ ڈالے مگر وہ کچھ نہ بولا پھر انہوں نے اس کی آنکھوں میں گرم سلائیاں پھیریں اور وہ کچھ نہ بولا اور کہنے لگا کہ تو اپنے چچا کی یعنی میری آنکھوں میں بہت آسان سلائیاں پھیر رہا ہے اور اقرا باسم ربک الذی خلق پڑھنے لگا اور اخیر تک پڑھ گیا اور اس کی آنکھیں بہتی جاتی تھیں بعد اس کے عبداللہ بن جعفر نے حکم دیا تو اس کی زبان پکڑ لی گئی تاکہ کاٹ لی جائے پس فریاد کرنے لگا اس سے کہا گیا کہ اے دشمن خدا ہم نے تیرے ہاتھ اور پیر کاٹ ڈالے اور تیری آنکھوں میں سلائی کر دی اور تو نہ چلایا مگر جب ہم تیری زبان کی طرف متوجہ ہوئے تو تو چلانے لگا اس نے جواب دیا کہ یہ چلانا صرف اس سبب سے ہے کہ میں اس بات کو برا سمجھتا ہوں کہ دنیا میں اس حال میں رہوں کہ اللہ کو یاد نہ کروں پھر لوگوں نے اس کی زبان کاٹ ڈالی اور اس کو ایک چٹائی میں رکھ کر آگ میں جلا دیا۔ عباس بن علی اس وقت چھوٹے تھے تھوڑے ہی دنوں کے بعد بالغ ہوئے۔

ابن ملجم گندمی رنگ تھا اس کی پیشانی میں سجدہ کا نشان تھا۔ ہمیں عمر بن محمد بن طبرزد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم بن قندی نے خبر دی وہ کہتے تھے کہ ہمیں ابوبکر بن طبری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالحسین بن بشران نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں علی بن صفوان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابن ابی الدنیا نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے ہارون بن ابی یحییٰ نے قریش کے ایک شیخ سے روایت کرکے بیان کیا کہ حضرت علی کو جب ابن ملجم نے مارا تو انہوں نے کہا کہ قسم رب کعبہ کی میں (اپنی) مراد کو پہنچ گیا ہمیں عبدالوہاب بن ابی منصور بن سکینہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالفتح یعنی محمد بن عبدالباقی بن سلمان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن حسین بن خیرون نے اور احمد بن حسن باقلانی نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعلی بن شاذان نے خبر دی وہ کہتے تھے ابومحمد یعنی حسن بن محمد بن یحییٰ علوی کے سامنے پڑھا گیا وہ کہتے تھے مجھ سے میرے دادا نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن محمد بن یحییٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے اسماعیل بن ابان ازدی نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے فضیل بن زبیر نے عمر ذی مر سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ حضرت علی جب اس (نامراد کی) ضرب سے زخمی ہوئے تو میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا ان کے سر میں ایک پٹی بندھی ہوئی تھی میں نے عرض کیا کہ یا امیر المومنین مجھے اپنا زخم دکھایئے چنانچہ انہوں نے زخم کو کھولا میں نے کہا خفیف زخم ہے کچھ ہے نہیں فرمایا میں تم لوگوں کو چھوڑنا چاہتا ہوں پس ام کلثوم پردہ کے اندر سے رونے لگیں حضرت علی نے ان

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

[فر]مایا کہ چپ رہو اگر تم وہ دیکھ لیتی جو میں دیکھ رہا ہوں تو ہرگز نہ روتیں میں نے عرض کیا کہ یا امیر المومنین آپ کیا دیکھ رہے ہیں فرمایا فرشتے آئے ہیں اور یہ انبیا ہیں اور یہ محمدؐ فرما رہے ہیں کہ اے علی خوش ہو کیونکہ تم جس حالت کی طرف رجوع کرنے والے ہو وہ [اس] حالت سے بہتر ہے جس میں تم ہو۔ یہ ام کلثوم حضرت علی کی صاحبزادی اور حضرت عمر بن خطاب کی زوجہ تھیں۔

البرک: باء موحدہ کے ضمہ اور راء کے فتحہ کے ساتھ ہے۔

بجرۃ: باء اور جیم کے فتحہ کے ساتھ ہے۔ یہ ابن ماکولا کے قول کے موافق ہے۔ مگر ابو عمر نے بجر کو باء کے ضمہ اور جیم کے سکون کے [سا]تھ کہا ہے۔

ہمیں خطیب عبداللہ بن احمد بن عبدالقاہر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو سعد مطرز نے اور ابو علی حداد نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے [تھے] ہمیں ابو نعیم یعنی احمد بن عبداللہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن محمد بن جعفر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن عبداللہ [بن] احمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن بشر برادر خطاب نے بیان کیا وہ کہتے تھے عمر بن زرارہ حدثی نے بیان کیا وہ کہتے تھے [ہم] سے فیاض بن محمد رقی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عمرو بن عبس انصاری نے ابو مخنف سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن حبیب بن [ع]بداللہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ حضرت علی جب اپنی وصیت ختم کر چکے تو فرمایا السلام [عل]یکم ورحمۃ اللہ بعد اس کے لا الہ الا اللہ کے سوا کچھ کلام نہ کیا یہاں تک کہ اللہ نے ان کی روح قبض کر لی۔ اللہ کی رحمت اور اس کا [رض]وان ان پر ہو۔

حضرت علی کو غسل ان کے دونوں صاحبزادوں یعنی حسنین رضی اللہ عنہما اور عبداللہ بن جعفر نے دیا اور نماز حضرت حسن نے [جن]ائی نماز میں چار تکبیریں کہیں اور کفن میں تین کپڑے دیئے جن میں قمیص نہ تھا اور سویرے صبح کے وقت دفن کئے گئے۔ بعض [لو]گوں کا بیان ہے کہ حضرت علی کے پاس کچھ مشک تھا جو رسول اللہؐ کے حنوط سے بچ رہا تھا انہوں نے وصیت کی تھی کہ وہ مشک ان [ک]ے حنوط میں دیا جائے۔

حضرت علی کی عمر میں اختلاف ہے محمد بن حنفیہ نے سنہ حجاف یعنی ۸۱ھ میں بیان کیا کہ اب میری ۶۵ برس کی ہے اور [می]ری عمر میرے والد کی عمر سے زیادہ ہو گئی ہے میرے والد کی عمر جب وہ شہید ہوئے تریسٹھ برس کی تھی واقدی نے کہا ہے کہ یہ [ر]وایت ہمارے نزدیک صحیح ہے ابو بکر برقی نے کہا ہے کہ ۵۷ھ میں حضرت علی کی وفات ہوئی تھی اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ۵۸ھ [م]یں تین دن کم پانچ سال خلافت کی اور بقول بعض چار سال اور نو ماہ اور چھ دن اور بقول بعض تین دن۔ محمد بن علی (یعنی امام [باق]ر) نے بیان کیا ہے کہ حضرت علی کا رنگ گندمی تھا آنکھیں بڑی اور کشادہ تھیں شکم پر بال نہ تھے میانہ قد تھے خضاب نہ لگاتے تھے ابو [اس]حاق سبیعی نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت علی کو دیکھا ہے ان کے سر اور داڑھی کے بال سفید تھے اور کبھی وہ اپنی داڑھی میں [خ]ضاب لگایا کرتے تھے۔ ابو رجاء عطاردی نے کہا ہے کہ میں نے حضرت علی کو دیکھا ان کا قد میانہ تھا پیٹ بڑا تھا داڑھی بڑی تھی کہ [ا]س نے ان کے سینہ مبارک کو بھر لیا تھا پیٹ پر بال نہ تھے بالکل صاف تھا۔ محمد بن سعد نے ابو نعیم یعنی فضل بن دکین سے انہوں نے [ح]زام بن سعد ضبی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے اپنے والد سے سنا وہ حضرت علی کا حلیہ اس طور پر بیان فرماتے تھے کہ قد [ا]ن کا میانہ سے کچھ زیادہ تھا دونوں شانے پر گوشت تھے داڑھی لمبی تھی جب ان کو تم (دور سے) دیکھو تو کہو کہ کھلتا ہوا گندمی رنگ تھا

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اور اگر قریب سے دیکھو تو کہو کہ گندمی رنگ سے کچھ دبا ہوا رنگ ہے اور محمد بن سعد نے بیان کیا ہے کہ ہم سے عفان بن مسلم نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ ہم سے ابوعوانہ نے مغیرہ سے انہوں نے قدامہ بن عتاب سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے حضرت علی کا شکم مبارک بڑا تھا اور شانے پر گوشت تھے اور کہنیاں پر گوشت تھیں پنڈلیاں بھی پر گوشت تھیں میں نے ان کو جاڑے کے زمانے میں خطبہ پڑھتے ہوئے دیکھا ایک قمیص اور ایک قطری پہنے ہوئے تھے اور کسی ایسے کپڑے کا جو تمہارے یہاں بنا ہے عمامہ باندھے ہوئے تھے۔ ابن ابی الدنیا نے کہا ہے کہ مجھ سے ابو ہریرہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن داؤد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے مدرک یعنی ابوالحجاج نے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے حضرت علی کو خطبہ پڑھتے ہوئے سنا وہ نہایت حسین تھے اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا ان کی صورت خوب گڑھ گڑھ کے بنائی گئی ہے سفید بالوں کا رنگ وہ نہ بدلتے تھے بہت چال چلتے تھے دانتوں پر مسکراہٹ رہتی تھی۔

الختصر ان کے مناقب بہت بڑے بڑے ہیں ہم یہاں اسی قدر قناعت کرتے ہیں جس کو زیادہ شوق ہو تو ہم نے ایک کتاب میں ان کے مناقب بیان کر دیے ہیں والحمد للہ رب العالمین۔

لوگوں نے ان کے مرثیہ بہت کہے ہیں منجملہ ان کے وہ ہے جو ابوالاسود دولی نے کہا ہے اور بعض لوگ اس کو ام ہیثم بنت عریان نخعیہ کی طرف منسوب کرتے ہیں وہ یہ ہیں۔

الایا عین ویحک اسعدینا … الاتبکی امیر المومنینا
تبکی ام کلثوم علیہ … بعبرتھا وقدرات الیقینا
الا قل للخوارج حیث کانوا … فلا قرت عیون الشامتینا
افی الشھر الحرام فجعتمونا … بخیر الناس طرا اجمعینا
قتلتم خیرمن رکب المطایا … فذللھا ومن رکب السفینا
ومن لبس النعال ومن حذاھا … ومن قرا المثانی والمبینا
وکل مناقب الخیرات فیہ … وحب رسول رب العالمین
لقد علمت قریش حیث کانوا … بانک خیرھا حسبا ودینا
اذا استقبلت وجہ ابی حسین … رایت البدر راق الناظرینا
وکنا قبل مقتلہ بخیر … نری مولی رسول اللہ فینا
یقیم الحق لا یرتاب فیہ … ویعدل فی العداوا لا قربینا
ولیس بکاتم علما لدیہ … ولم یخلق من المتجبرینا
کان الناس اذ فقدوا علیا … نعام حارفی بلد سنینا
فلا تشمت معاویۃ بن حرب … فان بقیۃ الخلفاء فینا

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اے آنکھ کچھ ہماری مدد کر۔ تو امیر المومنین کے لئے کیوں نہیں روتی۔ ام کلثوم ان کے لئے رو رہی ہیں۔ اپنی آنکھوں سے وہ یقین کو دیکھ چکی ہیں۔ آگاہ ہو جاؤ خوارج سے کہہ دو جہاں وہ ہوں۔ بدگویوں کی آنکھ میں ٹھنڈک نہ پڑے۔ کہ تم نے ماہ حرام میں ہمیں داغ دیا۔ اس شخص کی (مفارقت) کا جو سب سے بہتر تھا۔ تم نے قتل کر دیا اس شخص کو جو تمام سوار ہونے والوں سے بہتر تھا۔ اور جو کشتی میں بیٹھنے والوں سے بہتر تھا جو جوتی پہننے والوں میں یعنی تمام آدمیوں سے) افضل تھا۔ اور جس نے مثانی اور مبین (یعنی سور قرآنی) پڑھی تھیں۔ تمام نیکیاں اس میں جمع تھیں۔ اور وہ رسول رب العالمین کا محبوب تھا۔ (اے علی مرتضٰی) تمام قریش اس بات کو جانتے ہیں کہ تم ان سب میں بہتر ہو حسب میں بھی دین میں بھی۔ (اے مومن) جب تو حسین کے والد کا چہرہ مبارک دیکھتا تا تو معلوم ہوتا کہ ماہ کامل ہے جو لوگوں کی نظر کو خوش کر رہا ہے۔ ہم ان کی شہادت سے پہلے اچھی حالت میں تھے۔ رسول اللہ کے محبوب کو اپنے میں موجود دیکھتے تھے۔ جو حق کو قائم رکھتا تھا اور اس کو شک شبہ نہ ہوتا تھا۔ اور اپنے پرائے سب کے حق میں انصاف کرتا تھا اور جو علم اس کے پاس تھا اس کو چھپاتا نہ تھا۔ اور وہ مغرور لوگوں میں سے نہ تھا۔ جب لوگوں نے علی کو نہ پایا۔ تو ان کی حالت مثل ان شتر مرغوں کی تھی جو کسی مقام پر سالہا سال سرگردان رہیں۔ (اے شخص) اب معاویہ بن حرب کو برا نہ کہہ (غنیمت جان) کیونکہ وہ بھی ہم میں خلفا کی یادگار ہیں۔ ان کے بعد ان جیسا ملنا بھی دشوار ہے)

فضل بن عباس بن عتبہ بن ابی لہب نے بھی ان کا مرثیہ کہا وہ یہ ہے۔

ما كنت احسب ان الامر منصرف	عن هاشم ثم منها عن ابی حسن
الیس اول من صلی لقبلته	واعلم الناس بالقرآن والسنن
وآخر الناس عهد بالنبی ومن	جبریل عون له فی الغسل والكفن
من فیه ما فیهم لا تمترون به	ولیس فی القوم ما فیه من الحسن

میں نہیں خیال کرتا تھا کہ امر خلافت ٹل جائے گا۔ خاندان ہاشم سے اور ہاشم میں ابوالحسن (یعنی علی مرتضٰی سے) جو نیکوکار تھے اور جنہوں نے سب سے پہلے قبلہ کی طرف نماز پڑھی۔ اور جو قرآن و حدیث کا علم سب سے زیادہ رکھتے تھے۔ اور جو نبی کے سب سے آخری دیکھنے والے تھے۔ اور علی کے غسل و کفن میں جبریل جن کے مددگار تھے وہ ایسے تھے کہ جو فضائل اوروں میں تھے وہ ان میں بھی تھے تم اس میں شک نہیں کر سکتے۔ مگر جو خوبیاں ان میں تھی وہ اوروں میں نہ تھی۔

اور اسماعیل بن محمد حمیری نے کہا ہے۔

سائل قریشا به ان كنت ذاعمه	من كان اثبتها فی الدین اوتادا
من كان اقدم اسلاما واكثرها	علما واطهرها اهلا واولادا
من وحد الله اذ كانت مكذبة	تدعو من الله اوثانا وانداذا
من كان یقدم فی الهیجاء ان نكلوا	عهنا وان یخلوا فی ازمة جادا
من كان اعدلها حكما وابسطها	كفا واصدقها وعدا وایعادا

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ان یصدقوک فلن یعدوا أباحسن — ان انت لم تلق للابرار حسادا

ان انت لم تلق اقواما ذوی صلف — وذا عناد لحق اللہ حجادا

(اے شخص) اگر تجھے خود بصیرت نہ ہو تو قریش سے پوچھ۔ کہ دین میں سب سے زیادہ مضبوط کون تھا۔ اسلام میں سب سے قدیم کون تھا۔ علم میں سب سے زیادہ اور بیوی بچے سب سے زیادہ پاکیزہ کس کے تھے۔ خدا کو ایک کس نے کہا جب لوگ تکذیب کرتے تھے۔ اور خدا کے ساتھ بتوں کو شریک کہتے تھے۔ میدان رزم میں کون جاتا تھا جب اور لوگ سست ہو جاتے تھے۔ اور جب لوگ بخل کرتے تھے تو کون سخاوت کرتا تھا۔ حکومت کس کی زیادہ انصاف والی اور سخاوت کس کی بڑھی ہوئی اور وعدہ وعید کا سب سے زیادہ سچا کون تھا اگر وہ لوگ سچ بولیں گے تو سوائے ابوالحسن (علی مرتضیٰ کے) کسی کو (ان اوصاف کا) نہ بتا سکیں گے۔ بشرطیکہ تم ایسے لوگوں سے نہ ملو جو نیکوں کے حاسد ہوں۔ ایسے لوگوں سے نہ ملو جو حق خدا کے دشمن اور منکر ہوں۔

حضرت علی مرتضیٰ کے مناقب اور ان کے مراتی بہت ہیں اللہ ان سے راضی ہو ہم یہاں اسی (قدر قلیل) پر اختصار کر (اہل ایمان کے لئے) یہی کافی ہے اللہ کا شکر ہے اور سلام ہو اللہ کے ان بندوں پر جن کو اس نے برگزیدہ کیا۔

ضمیمہ از مترجم رحمۃ اللہ علیہ

حضرت علی مرتضیٰ کی فضیلت میں یہ اور اسی قسم کی بہت سے حدیثیں مروی ہیں جن سے اہل باطل احتجاج کرتے ہیں میں سے ان احادیث سے یہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ بعد رسول اللہؐ کے حضرت علی ہی مستحق خلافت تھے اور یہ کہ حضرت علی کے ہو دوسرے کی خلافت صحیح نہیں ہو سکتی اور جتنی خلافتیں ان سے پہلے ہوئی وہ ناجائز تھیں اور بعض ان میں سے یہ نتیجہ تو نہیں نکا ضرور کہتے ہیں کہ حضرت علی تمام صحابہ سے افضل تھے۔ یہ دونوں فرقے گمراہ ہیں اول شیعہ تبرائی اور دوسرے شیعہ تفضیلی سے موسوم ہیں۔ لہٰذا اس مقام پر ایک مختصر تقریر ان شبہات کے ازالہ کے لئے کرنا چاہتا ہوں اور اس تقریر کو دو نکتوں کے بیان کرنا چاہتا ہوں۔

پہلا نکتہ جس چیز کی ضرورت زیادہ ہوتی ہے اور جس کے متعلق کوئی واقعہ درپیش ہوتا ہے لوگوں کے طبائع فطرۃ اس طر متوجہ ہوتے ہیں اور جو باتیں اس کے متعلق ہوتی ہیں وہ زیادہ محفوظ رہ جاتی ہیں اور ان کا چرچہ بھی زیادہ ہوتا ہے یہ ایک ہے۔ جس کے نظائر بکثرت موجود ہیں لہٰذا چونکہ شارع علیہ السلام کو معلوم تھا کہ ایک زمانہ آنے والا ہے کہ لوگ علی مرتضیٰ کریں گے اور ان سے لڑیں گے اور ایک فتنہ عظیم مسلمانوں میں برپا ہوگا اس وجہ سے حضرت مرتضیٰ کے فضائل زیادہ بیان اور جب ان کی مخالفت شروع ہوئی اور وہ فتنہ درپیش ہو گیا تو ان فضائل کا چرچہ ہوا اور اہل حق نے ان کی شاعت میں کو تدوین حدیث کے زمانے تک چونکہ علی مرتضیٰ کی مخالفتوں کا قوی اثر قائم تھا اس وجہ سے محدثین نے بھی ان کے فضائل کئے اور ان کی ترویج میں کوشش کی اور چونکہ فضائل کی حدیثوں میں زیادہ جانچ پڑتال کی ضرورت نہیں سمجھی گئی۔ اس فضائل کے راویوں پر چنداں التفات نہ کیا گیا حالانکہ ان راویوں میں بہت سے مفتری کذاب شیعہ مذہب کے شا حضرت علی مرتضیٰ کے فضائل میں ---------- کے درج کرنے کے بڑے کوشاں تھے نتیجہ یہ نکلا کہ یہ حدیثیں

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

جمع ہوگئیں مگر تنقید کے وقت انمیں صحیح بہت کم نکلیں۔
حضرت علی مرتضٰی کا صاحب فضائل اور کثیر المناقب ہونا اہل سنت کا مسلم ہے بلکہ آنجناب کی محبت سنی ہونے کی علامات میں کی جاتی ہے اور سچ پوچھو تو ان کذابوں نے حضرت علی مرتضٰی کے فضائل کو اصل سے منہدم کرنا چاہا تھا علمائے اہل سنت کی کوششوں کا حق تعالیٰ اچھا بدلہ دے یہ محض انہیں کی کوششوں کا نتیجہ ہے کہ اب بھی حضرت علی مرتضٰی کے فضائل کا ایک معقول ذخیرہ طرح قابل اطمینان ہے نہایت محفوظ طریق سے مل جاتا ہے مگر باوجوداس کے حضرت علی مرتضٰی کے فضائل بیان کرنے کی ضرورت تھی کیونکہ بہت سے مسلمان ان کے مخالف ہو گئے تھے اور شیخین کے فضائل بیان کرنے کی اس وقت ایسی ضرورت نہ تھی کہ ان کے فضائل ہر مسلمان کے دل پر نقش تھے اور کوئی مسلمان ان کا مخالف نہ تھا پھر بھی حضرت علی مرتضٰی کے فضائل شیخین سے بڑھ نہیں ملتے فرق اس قدر ہے کہ علی مرتضٰی کے فضائل کی روایتیں باسانید متکثر مروی ہیں اور ان میں سے اکثر میں ضعف ہے اور ان کے فضائل میں جو روایتیں ہیں ان کے اسانید میں گو وہ تکثر نہیں ہے مگر صحت وقوت کا وصف غالب ہے۔
لہٰذا اہل سنت کا سلف سے لے کر آج تک اس پر اجماع ہے کہ بعد رسول اللہؐ کے اس امت میں سب سے بہتر و برتر ابو بکر صدیق ہیں ان کے بعد عمر فاروق ان کے بعد عثمان ذوالنورین ان کے بعد علی مرتضٰی (رضی اللہ عنہم وارضاہم) جو اس کے خلاف عقیدہ رکھے وہ دائرہ اہل سنت سے خارج اور گمراہ ہے۔ یہ بالکل غلط ہے کہ حضرات صوفیہ کرام رحمۃ اللہ علیہم کا مسلک اس کے خلاف ہے اور وہ حضرت علی مرتضٰی کو خلفائے ثلاثہ رضی اللہ عنہم سے افضل جانتے ہیں بڑے بڑے اکابر صوفیاء نے اپنے کلمات میں اس کی تصریح کردی ہے۔
دوسرا نکتہ جو امور مدار فضیلت ہو سکتے ہیں وہ جس اعلیٰ رتبہ کے ساتھ شیخین رضی اللہ عنہما کی ذات میں بیان فرمائے گئے ہیں اس سے زیادہ علی مرتضٰی کی ذات میں نہیں ارشاد ہوئے مثلاً ایک صفت علم ہے حضرت علی کو شہر علم کا دروازہ فرمایا گیا مگر شیخین کو اس سے زیادہ مرتبہ عنایت ہوا ابوبکر صدیق کی نسبت سید الرسل علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے میرے سینے میں ڈالا میں نے ابوبکر کے سینے میں ڈال دیا اس سے معلوم ہوا کہ ابوبکر صدیق بجائے خود شہر علم تھے یا حضرت عمر نے جب خواب میں اپنے کو ایک زرہ پہنے ہوئے دیکھا جو پیروں تک لٹکتی تھی تو سید الانبیاءؐ نے فرمایا کہ یہ علم ہے معلوم ہوا کہ وہ سرتا پا علم سے لبریز تھے اور حضرت علی کو محب و محبوب رسول اللہؐ نے فرمایا حضرت ابوبکر صدیق میں صلاحیت خلیل رسول اللہ ہونے کی بتائی اور بالفعل خلیل نہ ہونے کا یہ عذر بیان فرمایا کہ اللہ کے سوا اور کسی کو میں خلیل نہیں بنا سکتا معلوم ہوا ابوبکر صدیق کی محبت رسول اللہؐ کے دل میں اس درجہ جاگزین تھی کہ اس سے زیادہ سوا اللہ کی اور کسی سے محبت نہ تھی اور مثلاً حدیث غدیر میں علی مرتضٰی کو مسلمانوں کا مولیٰ فرمایا جس سے ان کی محبت کا وجوب ثابت ہوا ابوبکر صدیق کو بھی یہ مرتبہ عنایت ہوا فرمایا ارحم امتی بامتی ابو بکر یعنی ابوبکر میری امت پر سب سے زیادہ مہربان ہیں حضرت علی کا واجب المحبۃ ہونا ان کے مولیٰ یعنی محب المسلمین ہونے سے ظاہر کیا گیا اس طرح حضرت صدیق کا واجب المحبۃ ہونا ان کے ارحم الامۃ ہونے سے بیان فرمایا گیا۔
یا مثلاً حدیث منزلت میں حضرت علی مرتضٰی میں مرتبہ ہارونی کی صلاحیت ارشاد ہوئی تو حضرت فاروق میں نبوت مطلقہ کی استعداد بیان فرمائی گئی کہ لو کان بعدی نبی لکان عمر یعنی اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر ہوتے۔ علاوہ اس کے آیات

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

قرآنیہ سے جو فضائل شیخین کے ثابت ہوئے ہیں یا ان کے افعال واحوال سے جو رتبہ ان کا ظاہر ہوتا ہے اس میں کسی اور کو
ساتھ نسبت ہی نہیں دی جا سکتی۔ یہ بحث بہت طویل ہے اگر کسی کو زیادہ تحقیق منظور ہو تو کتاب ازالۃ الخفاء و قرۃ العینین دیکھے
تیسرا نکتہ احادیث فضائل میں کوئی بات ایسی نہیں ہے جو بالانفراد حضرت علی مرتضٰی کے مستحق خلافت ہونے پر دلالت
ہاں مطلق استحقاق ضرور ثابت ہوتا ہے تو اس قسم کا مطلق استحقاق نہ صرف خلفائے راشدین بلکہ ان کے علاوہ دور صحابہ کے لئے
احادیث سے ظاہر ہوتا ہے مثلاً حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے لئے طلحہ و زبیر رضی اللہ عنہما کے لئے حضرت ام
ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کے لئے مطلق استحاق کا مطلب یہ ہے کہ اگر یہ حضرات خلیفہ بنا لئے جائیں تو ان کی خلافت حقہ وراش
بنظر اختصار اس مقام پر اسی قدر لکھا جاتا ہے ۱۲۔

۳۷۸۴۔ حضرت علیؓ بن طلق بن منذر

حضرت علیؓ بن طلق بن منذر بن قیس بن عمرو بن عبداللہ بن عبدالعزی بن سحیم بن مرہ بن دول حنفی ان سے مسلم بن
روایت کی ہے وہ کہتے تھے ہمیں اسماعیل بن علی بن عبید وغیرہ نے خبر دی وہ اپنی سند محمد عیسیٰ ترمذی تک پہنچا کہتے تھے ہم سے
منیع اور جناد نے بیان کیا وہ دونوں کہتے تھے ہم سے ابو معاویہ نے عاصم احول سے انہوں نے عیسیٰ بن حطان سے انہوں
بن سلام سے انہوں نے طلق بن علی سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ ایک اعرابی رسول اللہؐ کے حضور میں آیا او
عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہم میں سے کوئی شخص جنگل میں ہوتا ہے اور اس کی ریح خارج ہو جاتی ہے یعنی وضو ٹوٹ جاتا ہے
اس کے پاس کم ہوتا ہے تو رسول اللہؐ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کے ریح خارج ہو جائے تو اس کو چاہیے (غالباً اس
تیمم کی آیت نازل نہ ہوئی تھی۔) کہ وضو کرے اور عورتوں کے ساتھ خلاف وضع فطرت ہم بستری نہ کیا کرو اللہ سچ بات
نہیں کرتا ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۷۸۵۔ حضرت علیؓ بن ابی العاص

حضرت علیؓ بن ابی العاص بن ربیع بن عبدالعزی بن عبد شمس بن عبد مناف۔ قریشی عبشمی۔ ان علی کی والدہ زینب بنت
تھیں یہ بھائی تھے (رسول اللہؐ کی نواسی) امامہ بنت ابی العاص کے جن کو رسول اللہؐ نے بحالت نماز گود میں اٹھا لیا تھا
قبیلہ بنی غاضرۃ میں دودھ پیا تھا بعد اس کے رسول اللہؐ نے ان کو اپنی کفالت میں لے لیا اور ان کے باپ اس زمانہ میں
اور رسول اللہؐ نے فرمایا جو شریک ہو میری اولاد میں تو مجھ کو اس پر اس سے زیادہ حق ہے (یعنی میری دختری اولاد پر ان سے
زیادہ مجھ کو اختیار ہے) اور جو کافر کسی مسلمان کا کسی چیز میں شریک ہو تو مسلمان اس سے زیادہ کا حقدار ہے اور جب رسول
میں فتح کے دن داخل ہوئے تو ان علی کو آپ نے اپنے پیچھے اپنی سواری پر بٹھا لیا تھا انہوں نے سن بلوغ کو پہنچ کر رسول
حیات میں وفات پائی اس کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۷۸۶۔ حضرت علیؓ بن عبیداللہ بن حارث

حضرت علیؓ بن عبیداللہ بن حارث بن رحضہ بن عامر بن رواحہ بن حجر بن معیص بن عامر بن لوی عامری قریشی

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ل اللہ ؐ کو دیکھا ہے اور جنگ یمامہ میں شہید ہوئے ہیں اور فتح (مکہ) کے بعد اسلام لائے تھے ابو عمر نے اس کو روایت کیا ہے زبیر بن بکار نے بھی ان کا ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ علی بن عبید اللہ بن حارث بن رحضہ بن عامر بن رواحہ بن حجر بن معیص بن مر بن لوی جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔ زبیر نے ان علی کا رسول اللہ ؐ سے ملنا ذکر نہیں کیا حالانکہ اس میں شک نہیں کہ قریش کے جو جنگ یمامہ میں شہید ہوئے ان کو رسول اللہ ؐ کی صحبت حاصل ہوئی تھی۔ واللہ اعلم۔

۳۷۸۔ حضرت علیؓ بن عدی بن ربیعہ

حضرت علیؓ بن عدی بن ربیعہ بن عبد العزیٰ بن عبد شمس بن عبد مناف حضرت عثمان بن عفان نے اپنی خلافت کے زمانہ میں ان کو مکہ کا حاکم کیا تھا۔ جنگ جمل میں یہ شہید ہوئے ان کا ذکر ابو عمر نے کیا ہے اور کہا ہے کہ میرے نزدیک ان علی کا رسول اللہ ؐ کی صحبت سے مشرف ہونا صحیح نہیں ہے اور نہ ان کی کوئی روایت مجھ کو معلوم ہے اور میں نے ان کا ذکر اس لئے کیا ہے کہ میں نے شرط کر لی ہے کہ ان لوگوں کا ذکر کروں گا جو رسول اللہ ؐ کے عہد میں مکہ یا مدینہ میں مسلمان والدین سے پیدا ہوئے۔

۳۷۸۔ حضرت علیؓ بن ابی علی سلمی

حضرت علیؓ بن ابی علی سلمی۔ ان کی کنیت ابو سدرہ ہے عبد اللہ بن کثیر نے بدیح بن سدرہ بن علی سے جو اہل قباء سے تھے روایت کی ہے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی وہ کہتے تھے ہم رسول اللہ ؐ کے ساتھ قاحہ میں جس کا نام سقیا ہے اترے وہاں پانی نہیں تھا پس رسول اللہ ؐ نے کسی کو بنی غفار کے چشموں کی طرف بھیجا جو قاحہ سے دو میل کے فاصلہ پر ہے اور نبیؐ وادی کے بیچ میں اس درہ میں جس میں مسجد ہے اترے اور (تفکر کی حالت میں) کنکریوں کو ہاتھ سے کریدنے لگے اس سے تری ظاہر ہوئی پھر آپ بیٹھ گئے اور زیادہ تجسس کیا وہاں پانی کا چشمہ نکل آیا پس نبیؐ نے خود پانی پیا اور تمام اپنے ہمراہیوں کو اسی طرح پلایا اور فرمایا کہ یہ سقیا ہے یہاں اللہ تعالیٰ نے تم کو پانی پلایا ہے اس وقت سے اس مقام کا نام سقیا رکھا گیا اس کو ابن مندہ اور ابو نعیم نے بیان کیا ہے۔

۳۷۸۔ حضرت علی نمیریؓ

حضرت علی نمیریؓ۔ ابن قانع نے ان کا ذکر کیا ہے اور اپنی اسناد کے ساتھ عائذ بن ربیعہ بن قیس نمیری سے انہوں نے علی بن نمیری سے روایت کی انہوں نے کہا میں نبی صلعم کے پاس آیا میں نے آپ کو فرماتے سنا کہ مسلمان بھائی ہے مسلمان کا جب کوئی مسلمان اپنے کسی بھائی مسلمان سے ملے اور سلام کرے تو چاہیے کہ اس سے بہتر جواب دے اور ماعون (عام استعمال کی چیزوں) کو نہ منع کرے راوی نے کہا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ماعون کیا چیز ہے آنحضرت ؐ نے فرمایا پتھر اور لوہا اور پانی اور مثل اس کے اور چیزیں۔

۳۷۔ حضرت علی ابو علی ہلالیؓ

حضرت علی ابو علی ہلالیؓ۔ سفیان بن عیینہ نے علی بن علی ہلالی سے انہوں نے اپنے باپ سے روایت کی وہ کہتے تھے کہ میں نبیؐ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کے پاس اس بیماری کی حالت میں حاضر ہوا جس میں آپ کی وفات ہوئی حضرت فاطمہؓ آنحضرتؐ کے سرہانے تھیں وہ روئیں حتی کہ ان کی آواز بلند ہوئی پس رسول اللہؐ نے ان کی طرف دیکھ کر فرمایا اے میری پیاری فاطمہ کیوں روتی ہو انہوں نے اس لئے کہ آپ کے بعد مجھ کو اپنے برباد ہو جانے کا خوف ہے آپ نے فرمایا اے میری پیاری کیا تجھ کو نہیں معلوم ہے کہ اللہ نے پہلے تمام اہل زمین کی طرف متوجہ ہوا تو ان میں سے تیرے باپ کو پسند کیا پھر دوسری باری متوجہ ہوا تو تیرے شوہر کو پسند کیا اللہ نے طرف وحی بھیجی کہ میں تیرا نکاح ان سے کردوں۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے اس کو ذکر کیا ہے۔

۳۷۹۱۔ حضرت علیؓ بن ہبار

حضرت علیؓ بن ہبار۔ ان کی اسناد میں نظر ہے۔ ہشیم نے ابی معشر سے انہوں نے یحییٰ بن عبدالملک بن علی بن ہبار سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ رسول اللہؐ ایک بار علی بن ہبار کی طرف گزرے تو وہاں دف کی آواز سنی آپ نے پوچھا یہ کیا ہے لوگوں نے کہا علی بن ہبار نے نکاح کیا ہے آپ نے فرمایا ہے نہ کہ زنا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے کیا ہے اور ابونعیم نے کہا ہے کہ یہ وہم ہے اور اس حدیث میں علی بن ہبار کی کوئی اصل نہیں ہے اور کہا ہے کہ اس حدیث کو محمد بن سلمہ حرانی اور محمد بن عبیداللہ عرزمی نے عبداللہ بن ابی عبداللہ بن ہبار سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ان کے دادا سے اسی طرح روایت کیا ہے اور ان دونوں نے علی کا ذکر نہیں کیا۔

باب العین والمیم

۳۷۹۲۔ حضرت عمارؓ بن حمید

حضرت عمارؓ بن حمید ابوزہیر ثقفی۔ ابوبکر بن ابی زہیر کے والد ہیں۔ ان کی اسناد میں اس طرح مذکور ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ ان کا نام معاذ ہے۔ حاکم یعنی ابواحمد نیشاپوری نے اسی طرح بیان کیا ہے ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

۳۷۹۳۔ حضرت عمارؓ بن سعد

ابن سعد قرظ موذن۔ انہوں نے نبیؐ کو دیکھا ہے ان سے ابوامامہ بن سہل نے اور محمد اور حفص اور سعد نے جو خود ان کے بیٹے تھے روایت کی ہے۔ عبدالرحمٰن بن سعد نے عمر بن حفص بن عمار بن سعد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا عمار بن سعد سے روایت کی ہے کہ نبیؐ عیدین کی نماز پڑھنے اس راستہ سے جاتے تھے جو ہشام کے گھر کی طرف سے ہے ابن مندہ کا قول ہے مگر ابونعیم نے کہا ہے کہ یہ عمار صحابی نہیں ہیں انہوں نے احادیث کی روایت اپنے والد سعد سے کی ہے بہت لوگوں نے ابن کا سب مجود سے نقل کر کے بیان کیا ہے اور ابونعیم نے عبداللہ بن محمد بن عمار بن سعد سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ان کے دادا سے انہوں نے سعد قرظ سے روایت کی ہے کہ نبیؐ بارش برسنے کی حالت میں مغرب اور عشاء ایک ساتھ پڑھ لیا کرتے تھے (حنفیہ کے نزدیک یہ حدیث متروک العمل ہے ان کے نزدیک سوا مزدلفہ اور عرفات کے کسی مقام اور وقت میں دو نمازوں کا ایک ساتھ پڑھنا جائز نہیں ہے دلائل ان کے کتب فقہ میں مذکور ہیں۔)

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۳۷۔حضرت عمارؓ بن عبید

حضرت عمارؓ بن عبید خثعمی اور بعض لوگ ان کو عمارہ کہتے ہیں۔شمار ان کا اہل شام میں ہے ان سے داؤد بن ابی ہند نے روایت ہے کہ انہوں نے کہا میں نے رسول اللہؐ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ اس امت میں پانچ فتنہ ہوں گے اس حدیث کو حبان ابن نے سلیمان ابن کثیر سے انہوں نے داؤد سے روایت کیا ہے (عمار کا نام چھوڑ دیا ہے) حالانکہ یہ غلط ہے صحیح وہی ہے جو حماد بن نے اور حجاج بن منہال نے داؤد سے روایت کیا ہے اور انہوں نے عمار سے روایت کی ہے جو اہل شام میں سے ایک شخص اور ...ثعم سے ایک بزرگ تھے ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۷۔حضرت عمارؓ بن غیلان

حضرت عمارؓ بن غیلان بن سلمہ ثقفی۔یہ اور ان کے بھائی عامر اپنے والد سے پہلے اسلام لے آئے تھے عامر نے طاعون ...س میں وفات پائی ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ مجھے یہ پتہ نہیں چلا کہ عمار کی وفات کب ہوئی۔

۳۷۔حضرت عمارؓ بن کعب

حضرت عمارؓ بن کعب بن ابی الیسر انصاری۔ان کا ذکر صحابہ میں کیا گیا ہے مگر صحیح نہیں ہے ان سے ان کے بیٹے عمارہ نے ...یت کی ہے ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۷۹۔حضرت عمارؓ بن معاذ

حضرت عمارؓ بن معاذ بن زرارہ بن عمر بن غنم بن عدی بن حارث بن مرہ بن ظفر انصاری اوسی ظفری کنیت ان کی ابو نملہ تھی ...وہ بدر میں شریک تھے۔ابن ابی داؤد نے ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے مگر اور لوگوں نے اس میں اختلاف کیا ہے۔یہ اپنی ...یت سے مشہور ہیں عنقریب کنیت کے باب میں ان کا ذکر کیا جائے گا۔ان کی حدیث یہ ہے کہ اہل کتاب جو کچھ تم سے بیان کریں ...ن کی تصدیق نہ کرو۔بعض لوگوں کا بیان ہے کہ ان کا نام عمارۃ تھا چنانچہ ہم عمارہ کے نام میں بھی انشاء اللہ تعالیٰ ان کا ذکر کریں ...گے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۷۹۔حضرت عمارؓ بن یاسر

حضرت عمارؓ بن یاسر بن عامر بن مالک بن کنانہ بن قیس بن حصین بن وزیم بن ثعلبہ بن عوف بن حارثہ بن عامر اکبر بن یام ...ن عنس بن مالک بن ادد بن زید بن یشجب مذحجی عنسی کنیت ان کی ابوالیقظان تھی۔یہ ان لوگوں میں ہیں جنہوں نے سب سے پہلے ...سلام کی طرف سبقت کی تھی۔قبیلہ بنی مخزوم کے حلیف تھے۔ان کی والدہ سمیہ تھیں اور وہ پہلی خاتون ہیں جو اللہ عزوجل کی راہ میں ...ہید کی گئیں اور ان کے والد اور ان کی والدہ سب سابقین میں سے تھے حضرت عمار تیس سے کچھ زائد آدمیوں کے بعد اسلام لائے ...تھے۔یہ ان لوگوں میں سے ہیں کہ جو اللہ کی راہ میں بے حد ستائے گئے۔واقدی وغیرہ علماء نسب و تاریخ نے بیان کیا ہے کہ حضرت ...مار کے والد یاسر عرنی قحطانی مذحجی تھے جو قبیلہ عنس کی ایک شاخ ہے مگر حضرت عمار بنی مخزوم کے غلام تھے وجہ اس کی یہ تھی کہ ان کے

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

والدنے قبیلہ بنی مخزوم کے کسی شخص کی لونڈی سے نکاح کیا تھا حضرت عمار اس سے پیدا ہوئے (لہٰذا اس لونڈی کے مالک
بھی اپنا غلام بنالیا) حضرت یاسر کے مکہ آنے کا سبب یہ ہوا کہ وہ اور ان کے دو بھائی جن کا نام حارث اور مالک تھا
گمشدہ بھائی کی تلاش میں نکلے (تلاش کرنے کے بعد) حارث اور مالک تو یمن لوٹ گئے مگر یاسر مکہ ہی میں رہ گئے اور ا
ابوحذیفہ بن مغیرہ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم سے حلف کی دوستی کرلی اور انہی کی لونڈی سے نکاح کرلیا جن کا نام نامی سمیہ تھا
عمار انہی سے پیدا ہوئے ان کے پیدا ہونے کے بعد ابوحذیفہ نے ان کو آزاد کردیا اسی وجہ سے عمار بنی مخزوم کے غلام ک
ہیں مگر دراصل ان کے والد قبیلہ عنسیہ سے تھے جیسا کہ ہم بیان کرچکے۔

حضرت عمار اس وقت اسلام لائے تھے جب کہ رسول اللہ ارقم کے گھر میں پوشیدہ تھے یہ اور صہیب بن سنان دونوں
وقت میں اسلام لائے۔ حضرت عمار بیان کرتے ہیں کہ میں نے صہیب بن سنان کو ارقم کے دروازہ پر دیکھا اور رسول اللہ
میں تھے میں نے صہیب سے پوچھا کہ تم یہاں کیوں کھڑے ہو صہیب نے کہا تم کیوں آئے ہو میں نے کہا میں یہ چاہتا ہ
(ﷺ) کے پاس جاؤں اور ان کی باتیں سنوں صہیب نے کہا میں بھی یہی چاہتا ہوں چنانچہ ہم دونوں سرور عالم کے حضو
آپ نے ہمیں اسلام کی ترغیب دی ہم فوراً اسلام لے آئے۔ ان دونوں بزرگوں کا اسلام تیس سے کچھ زائد آدمیوں ک
تھا۔ یحییٰ بن معین نے اسمعیل بن مجالد سے انہوں نے مجالد سے انہوں نے بیان سے انہوں نے وبرہ سے انہوں نے
روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ میں نے حضرت عمار سے سنا وہ فرماتے تھے کہ میں نے رسول اللہ کو (آپ نے اسلام
بعد) دیکھا تو آپ کے ساتھ صرف پانچ غلام اور دو عورتیں اور ابوبکر صدیق تھے۔ مجاہد نے بیان کیا ہے کہ سب سے پہلے
نے اسلام کا اظہار کیا وہ سات آدمی تھے (۱) رسول اللہ (۲) ابوبکر (۳) بلال (۴) خباب (۵) صہیب (۶) عمار (۷
(بلند اقبال) والدہ سمیہ۔ ان کی ہجرت حبشہ میں لوگوں نے اختلاف کیا ہے۔ اللہ کی راہ میں یہ بہت ستائے گئے ہیں ہمیں
عبداللہ بن علی بن سویدہ تکریتی نے اپنی سند کو ابوالحسن یعنی علی بن احمد بن متویہ تک پہنچا کر اللہ عزوجل کے اس قول من ک
من بعد ایمانه الا من اکره وقلبه مطمئن بالایمان کے متعلق خبر دی کہ یہ آیت عمار بن یاسر کے حق میں نازل
مرتبہ ان کو مشرکوں نے پکڑ کر مارنا شروع کیا اور کسی طرح نہ چھوڑا یہاں تک کہ انہوں نے نبی کی برائی (شیعہ مسئلہ تقیہ
گھبرا گئے ہیں اور اس مسئلہ کی شناخت جو بالکل کھلی ہوئی تھی مگر ان کو نظر نہ آتی تھیں جب ان کو بتائی گئی تو ہر طرف سے ا
کہنے لگے کہ تقیہ خود سنیوں کے یہاں بھی جائز ہے اور اس جواز کے ثبوت میں یہ آیہ کریمہ الا من اکرہ اور بعض صحابہ
حضرت عمار بن یاسر وغیرہ کے پیش کرتے ہیں مگر یہ دشمنان عقل و دین اتنا نہیں سمجھتے کہ مسئلہ تقیہ میں ہمارا اور ان کا اختلا
ہمارے یہاں تقیہ رخصت ہے اور ان کے یہاں عزیمت اور عزیمت بھی اس درجہ کی کہ تمام فرائض سے اس کا درجہ بڑھا
کے تارک پر خروج از ایمان کی وعید دوسرے یہ کہ یہاں رخصت کے مواضع متعین ان کے یہاں مواضع غیر متعین بلکہ
رائے پر مفوض رخصت اور عزیمت میں جو فرق ہے وہ ہر شخص سمجھ سکتا ہے۔ رخصت کے فاعل کو کسی قسم کے ثواب کا استحقا
برخلاف عزیمت کے اور رخصت پر عمل کرنا پیشوایان دین اور ہادیان شرع متین کے لئے قطعاً ناجائز چہ جائیکہ معصومین
السلام کما تصرحت بہ الزنادقہ) بیان کی اور ان کے معبودوں کی تعریف کی اس وقت کافروں نے ان کو چھوڑ دیا پھر جب

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ت میں حاضر ہوئے تو آپ نے پوچھا کہ کیا خبر لائے ہو انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ بہت ہی بری خبر ہے میں اس وقت اس
ب سے زندہ بچ کر آیا کہ میں نے آپ کی برائی بیان کی اور ان کے معبودوں کی تعریف کی حضرت نے پوچھا کہ تم اپنے دل کی کیا
یت پاتے ہو انہوں نے عرض کیا کہ دل تو ایمان پر قائم ہے حضرت نے فرمایا کہ پھر (کچھ مضائقہ نہیں، اگر اب وہ تم سے ایسا
یں تو تم پھر ایسا ہی کرنا۔

ہمیں ابوجعفر یعنی عبید اللہ بن احمد نے اپنی سند یونس بن بکیر تک پہنچا کر خبر دی وہ ابن اسحاق سے نقل کرتے تھے کہ انہوں نے
ا کہ مجھ سے عمار بن یاسر کی اولاد میں سے چند لوگوں نے بیان کیا کہ حضرت عمار کی والدہ سمیہ کو بنی مغیرہ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم
لوگوں نے اسلام پر مارنا شروع کیا اور وہ کسی طرح اسلام سے انکار نہ کرتی تھیں یہاں تک کہ ان لوگوں نے ان کو مار ڈالا۔ ایک
تبہ رسول اللہؐ کا گزر عمار اور ان کی والدہ اور والد کی طرف ہوا وہ لوگ مکہ کے مقام رمضاء میں مارے جا رہے تھے حضرت نے
مایا کہ اے آل یاسر صبر کرو تمہارے آرام کی جگہ جنت ہے نیز ابوجعفر کہتے تھے کہ ہم سے یونس نے عبداللہ بن عون سے انہوں نے
بن سیرین سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ ایک مرتبہ رسول اللہؐ کا گذر عمار بن یاسر کی طرف ہوا وہ رو رہے تھے اور
ی آنکھیں مل رہے تھے رسول اللہؐ نے پوچھا کیا حال ہے کیا کافروں نے تمہیں پکڑ کر پانی میں غوطہ دیا اور تم نے ایسا ایسا کہا اگر
ب پھر وہ ایسا کریں تو پھر ایسے کہہ دینا نیز ابوجعفر بیان کرتے تھے کہ ہم سے یونس سے ابن اسحاق سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے
تھے مجھ سے حکیم جبیر نے سعید بن جبیر سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے ابن عباس سے پوچھا کہ کیا مشرکین
سلمانوں کو ایسا ستاتے تھے کہ مسلمان اپنے دین کے چھوڑ دینے میں معذور سمجھے جاتے انہوں نے کہا اللہ کی قسم بہت مارتے تھے
و کار کھتے تھے پیاسا رکھتے تھے کہ اٹھ کر بیٹھنا بھی مشکل ہو جاتا تھا کہتے تھے کہ جو کچھ ہم چاہتے ہیں اس کو منظور کرو اور کہو کہ لات
و عزیٰ ہمارے معبود ہیں اللہ ہمارا معبود نہیں ہے جب وہ ایسا کہہ دیتے تو چھوڑے جاتے تھے یہاں تک کہ اگر کوئی مزدور اس
رف سے نکلتا تو کہتے کہ یہی تیرا معبود ہے اللہ تیرا معبود نہیں جان بچانے کے لئے اس کا بھی اقرار کرنا پڑتا تھا حضرت عمار نے
ینہ کی طرف ہجرت کی تھی اور بدر اور احد اور خندق اور بیعت الرضوان میں رسول اللہؐ کے ساتھ تھے۔

عبید اللہ بن احمد بن علی نے اپنی اسناد کے ساتھ ہم کو خبر دی انہوں نے یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحاق سے ان لوگوں
کے ناموں کی بابت روایت کی جو بنی مخزوم سے بدر میں شریک ہوئے کہ ان میں عمار بن یاسر بھی تھے ان لوگوں نے بیان کیا ہے کہ
مار بن یاسر بدر اور احد وغیرہ میں شریک تھے۔ ہمیں ابو البرکات یعنی حسن بن محمد بن حسن دمشقی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو
لعشائر یعنی محمد بن خلیل بن فارس نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں فقیہ ابو القاسم یعنی علی محمد بن علی مصیصی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو
یعنی عبدالرحمٰن بن عثمان بن قاسم بن ابی نصر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو الحسن یعنی خیثمہ بن سلیمان بن حیدرہ طرابلسی نے خبر
ی وہ کہتے تھے ہم سے ابراہیم بن ابی سفیان قیسرانی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن یوسف نے فریانی نے بیان کیا وہ کہتے
تھے ہم سے ثوری نے عبدالملک بن عمیر سے انہوں نے ربعی بن خراش کے غلام سے انہوں نے حضرت حذیفہ بن یمان سے
وایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اے لوگو میرے بعد ابوبکر و عمر کی اقتدا کرو اور عمار کی روش سیکھو اور ابن
م عبد (یعنی عبداللہ ابن مسعود) کے حکم پر عمل کرو۔

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

ہمیں ابو یاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند عبداللہ بن احمد بن حنبل تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے کہ مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یزید ابن ہارون نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عوام بن حوشب نے سلمہ بن کہیل سے انہوں نے علقمہ سے انہوں نے حضرت خالد بن ولید سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ میرے اور عمار کے درمیان میں کچھ گفتگو ہوئی میں نے ان کو کوئی سخت بات کہی پھر عمار میری شکایت کرنے کے لیے نبیؐ کے پاس گئے اور اس کے بعد میں بھی نبیؐ کے حضور میں گیا اس وقت وہ میری شکایت کر رہے تھے وہاں بھی میں نے ان کو کچھ سخت باتیں کہیں نبیؐ چپ بیٹھے ہوئے تھے کچھ نہیں بولتے تھے عمار روتے لگے اور عرض کیا یا رسول اللہ آپ خالد کی حالت نہیں دیکھتے رسول اللہؐ نے سر اٹھایا اور فرمایا جو شخص عمار سے دشمنی رکھے اللہ اس سے دشمنی رکھے جو شخص عمار سے بغض رکھتا ہو اللہ اس کو اپنا مبغوض بنا دے حضرت خالد کہتے تھے اس وقت مجھ کو دنیا میں اس بات سے زیادہ کوئی چیز محبوب نہ تھی کہ کسی طرح عمار مجھ سے راضی ہو جائیں چنانچہ میں وہاں سے نکل کر عمار سے ملا (اور ان سے معافی مانگی) پس وہ راضی ہو گئے۔

ہمیں عبداللہ ابن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے وکیع نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سفیان نے ابو اسحاق سے انہوں نے ہانی بن ہانی سے انہوں نے حضرت علیؓ سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ (ایک مرتبہ) نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اندر آنے کی اجازت مانگی حضرت نے ان کو یہ الفاظ کہہ کر اجازت دی مرحبا بالطیب المطیب (جگہ بہت کشادہ ہے اس پاک اور پاکیزہ کے لئے) ہمیں ابراہیم بن محمد وغیرہ نے اپنی سند ابو عیسیٰ ترمذی تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے قاسم بن دینار کوفی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبیداللہ بن موسیٰ نے عبدالعزیز بن سیاہ سے انہوں نے حبیب بن ابی ثابت سے انہوں نے عطا بن یسار سے انہوں نے عائشہ صدیقہؓ سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتی تھی کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ عمار کے سامنے جب کبھی دو باتیں پیش کی جاتی ہیں تو وہ اسی بات کو اختیار کرتے ہیں جن میں رشد و ہدایت ہو۔ نیز محمد بن ابراہیم کہتے تھے ہم سے ترمذی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو مصعب مدنی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالعزیز بن محمد نے علاء بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کر کے بیان کیا کہ رسول اللہؐ نے ایک مرتبہ فرمایا کہ اے عمار خوش ہو تم کو گروہ باغی قتل کرے گا اسی مضمون کی روایت حضرت ام سلمہ سے اور عبداللہ بن عمرو بن عاص سے اور حذیفہ سے مروی ہے اور شعبہ نے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے حضرت عمار سے کہا کہ اے کنکٹے حضرت عمار نے کہا میرے کان کی خبر اس قدر مشہور ہو گئی۔ شعبہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت عمار کا کان رسول اللہؐ کے ہمراہ کسی جہاد میں کٹ گیا تھا مگر یہ شعبہ کی غلطی ہے صحیح یہ ہے کہ کان ان کا جنگ یمامہ میں (بعہد حضرت صدیق) شہید ہوا تھا۔

حضرت عمار کے مناقب

یہ پہلے مسلمان ہیں جنہوں نے اسلام میں پہلی مسجد بنائی ہمیں عبیداللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند یونس بن بکیر تک پہنچا کر خبر دی وہ عبدالرحمٰن بن عبداللہ سے وہ حکم بن عتیبہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہؐ جب مدینہ تشریف لائے تو بوقت چاشت وہاں پہنچے تھے حضرت عمار نے کہا بڑی ضرورت ہے کہ ہم رسول اللہؐ کے لئے کوئی جگہ ایسی بنا دیں جہاں آپ کو سایہ میں بیٹھیں اور وہیں آپ نماز پڑھیں چنانچہ چند پتھر جمع کئے اور مسجد قباء کی بنیاد ڈالی پس یہ سب سے پہلی مسجد ہے جو

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

حضرت عمار نے اس کو بنایا۔ ہمیں اسمٰعیل بن علی وغیرہ نے اپنی سند محمد بن عیسیٰ (ترمذی) تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عمر بن علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے یزید بن زریع نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سعید نے قتادہ سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے سعید بن عبدالرحمٰن بن ابزی سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عمار بن یاسر سے روایت کر کے بیان کیا نبیؐ نے حضرت عمار کو حکم دیا تھا کہ تیمم میں صرف چہرہ اور ہتھیلیوں پر مسح کرنا چاہیے۔

حضرت عمار مسیلمہ کذاب کی لڑائی میں شریک تھے نافع نے حضرت ابن عمر سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ میں نے عمار بن یاسر کو جنگ یمامہ میں ایک بلند پتھر پر کھڑے ہوئے دیکھا وہ چیخ چیخ کر کہہ رہے تھے کہ اے مسلمانوں کیا جنت سے بھاگتے ہو ادھر آؤ یہاں آؤ میں عمار بن یاسر ہوں میرے پاس آؤ حضرت ابن عمر کہتے تھے میں ان کے کان کو دیکھ رہا تھا کہ وہ اسی وقت تازہ کٹا ہوا لٹک رہا تھا اور وہ اسی طرح سرگرم قتال تھے۔

حضرت عمار کے مناقب بہت مروی ہیں مگر ہم یہاں اسی مقدار پر قناعت کرتے ہیں۔

حضرت عمار عامل کوفہ

ان کو حضرت عمر بن خطاب نے کوفہ کا عامل بنا کر بھیجا تھا اور اہل کوفہ کو یہ خط لکھا تھا۔ اما بعد فانی قد بعثت الیکم عمارا امیرا و عبداللہ بن مسعود وزیر و معلما و هما من نجباء اصحاب محمد فاقتدوا بهما (بعد حمد و نعت کے معلوم ہو کہ میں نے عمار کو تم پر حاکم بنا کر اور عبداللہ بن مسعود کو ان کا وزیر اور تمہارا معلم مقرر کر کے بھیجا ہے یہ دونوں محمدؐ کے برگزیدہ اصحاب میں سے ہیں پس تم سب ان دونوں کی پیروی کرو) جب حضرت عمر نے حضرت عمار کو اس عہدے سے معزول کیا تو ان سے پوچھا کہ کیا اس معزول کرنے سے تم کچھ ناخوش ہو گئے ہو انہوں نے جواب دیا کہ واللہ ہم حکومت ملنے سے نہ خوش ہوئے تھے نہ معزول ہونے سے ناخوش نہیں ہوئے بعد اس کے یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں رہنے لگے اور ان کے ساتھ جنگ جمل اور صفین میں شریک ہوئے جس میں انہوں نے بڑے کارنمایاں کیے ابوعبدالرحمٰن سلمی نے بیان کیا ہے کہ ہم جنگ صفین میں حضرت علی کے ساتھ تھے ہم نے دیکھا کہ جس طرف عمار جھکتے تھے تمام اصحاب نبیؐ اسی طرف جھک پڑتے تھے یہ معلوم ہوتا تھا کہ گویا عمار ان سب کے رہنما ہیں ہم نے اس دن عمار سے یہ بھی سنا وہ ہاشم بن عتبہ بن ابی وقاص سے کہہ رہے تھے کہ اے ہاشم تم جنت سے بھاگتے ہو دیکھو جنت تلوار کی باڑھ کے نیچے ہے آج میں جا کر اپنے دوستوں سے ملوں گا حضرت محمد (ﷺ) سے ملوں گا اور ان کے دوستوں (یعنی ابوبکر و عمر و عثمان وغیرہ رضی اللہ عنہم سے) ملوں گا واللہ اگر یہ لوگ ہم کو ماریں اور مقام ہجر تک مارتے ہوئے چلے جائیں تب بھی میں یہی سمجھوں گا کہ میں حق پر ہوں اور یہ لوگ باطل پر ہیں۔ ابوالبختری نے بیان کیا ہے کہ عمار بن یاسر نے جنگ صفین میں کہا کہ کوئی چیز پینے کی میرے واسطے لے آؤ چنانچہ لوگ دودھ لے گئے حضرت عمار کہنے لگے بیشک رسول اللہ مجھ سے فرما گئے ہیں کہ تمہارا آخری شربت دنیا میں دودھ ہوگا بعد اس کے انہوں لڑنا شروع کیا اور شہید ہو گئے اس وقت ان کی عمر ۹۴ سال کی تھی اور بعض لوگوں نے کہا ہے ۹۳ سال کی اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ ۹۱ سال کی۔

عمارہ بن خزیمہ بن ثابت نے روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ خزیمہ بن ثابت جنگ جمل میں شریک تھے مگر انہوں نے تلوار میان سے نہیں نکالی اور صفین میں بھی شریک تھے مگر وہ لڑے نہیں اور یہی کہتے رہے کہ جب تک عمار شہید نہ ہو جائیں گے میں نہ لڑوں گا

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

میں دیکھ لوں کہ ان کو کون قتل کرتا ہے کیونکہ میں نے رسول اللہؐ سے سنا ہے کہ عمارؓ کو گروہ باغی قتل کرے گا چنانچہ جب حضرت عمارؓ شہید ہو گئے تو خزیمہ نے کہا کہ اب مجھ کو گمراہی (مخالفین کی) ظاہر ہو گئی اس کے بعد وہ آگے بڑھے اور (لڑنا شروع) کیا یہاں تک کہ وہ بھی شہید ہو گئے۔ جب حضرت عمار زخمی ہوئے تو انہوں نے یہ وصیت کی کہ مجھ کو انہی کپڑوں کے ساتھ دفن کر دینا میں انہی کپڑوں کے ساتھ خدا کے سامنے جاؤں گا ان کے قاتل کے نام میں اختلاف ہے بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ان کو ابو لغادیہ مزنی جھنی نے قتل کیا تھا ایک نیزہ مارا تھا جس سے یہ گر گئے جب یہ گر گئے تو ایک دوسرے شخص نے آکر سر کاٹ لیا وہ دونوں آدمی باہم لڑنے لگے ہر ایک کہتا تھا کہ میں نے قتل کیا حضرت عمرو بن عاص نے کہا کہ خدا کی قسم یہ دونوں دوزخ کے لئے لڑ رہے ہیں (یعنی جو کہتا ہے میں دوزخی ہوں وہ کہتا ہے میں دوزخی ہوں) واللہ میں اس وقت آرزو کرتا ہوں کہ کاش آج سے بیس برس پہلے میں مر گیا ہوتا۔ بعض لوگوں کا بیان ہے کہ عقبہ بن عامر جہنی اور عمر بن حارث خولانی اور شریک بن سلمہ مرادی نے مل کر ان کو قتل کیا ربیع الاول یا ربیع الآخر ۳۷ھ میں یہ واقعہ پیش آیا۔ حضرت علی نے ان کو انہی کپڑوں میں دفن کیا اور غسل بھی نہیں دیا اور اہل کوفہ نے روایت کی ہے کہ حضرت علی نے ان کی نماز جنازہ بھی پڑھی شہید کے متعلق اہل کوفہ کا مذہب یہی ہے کہ اس کی نماز جنازہ پڑھی جائے اور اس کو غسل نہ دیا جائے۔

حضرت عمار کا رنگ گندم گوں تھا قد کچھ لمبا تھا آنکھیں بڑی بڑی تھیں سینہ کشادہ تھا بال سفید ہو گئے تھے اور یہ ان کا رنگ بدلتے تھے بعض لوگوں کا بیان ہے کہ ان کے سر میں بال نہ تھے صرف چند بال ان کے آگے والے حصہ میں تھے۔

ان سے بہت حدیثیں مروی ہیں ان سے حضرت علی بن ابی طالب نے اور حضرت ابن عباس نے اور ابو موسیٰ نے اور جابر نے اور ابو امامہ نے اور ابو الطفیل نے اور نیز اور صحابہ نے اور منجملہ تابعین نے ان کے بیٹے محمد بن عمار نے اور ابن مسیب نے اور ابو بکر بن عبد الرحمن نے اور محمد بن حنفیہ نے اور ابو وائل نے اور علقمہ نے اور زر بن حبیش نے اور نیز اور لوگوں نے احادیث کی روایت کی ہے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۷۹۹۔ حضرت عمارہؓ بن احمر مازنی

حضرت عمارہؓ بن احمر مازنی۔ یہ عمارہ بن احمر مازنی ہیں محمد بن اسماعیل بخاری نے صحابہ میں ان کا ذکر کیا ہے۔ قتیلہ بنت ... نے یزید بن حنفیہ سے انہوں نے اپنے باپ سے روایت کی ہے انہوں نے کہا میں نے عمارہ بن احمر مازنی کو کہتے ہوئے سنا رسول اللہؐ کے لوگوں نے مجھ پر حملہ کیا اور اونٹ ہانک کر لے گئے تقسیم کرنے سے پہلے نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے واپس کر دیا ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۸۰۰۔ حضرت عمارہؓ بن اوس بن خالد

حضرت عمارہؓ بن اوس بن خالد بن عبید بن امیہ بن عامر بن خطمہ انصاری۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کا ذکر کیا ہے اور قبیلہ کی حدیث ان سے روایت کی ہے اور ابو عمر نے ان کا نسب اس طرح بیان کیا ہے عمارہ بن اوس بن زید بن ثعلبہ بن غنم بن مالک بن نجار انصاری۔ مگر اول زیادہ صحیح ہے اور یہ کوفی ہیں زیاد بن علاقہ نے ان سے روایت کی ہے۔ ابو الفضل مخزومی فقیہ

www.KitaboSunnat.com

اسناد ابی یعلی موصلی تک پہنچا کر ہم کو خبر دی وہ کہتے تھے کہ ہم سے یحییٰ بن عبدالحمید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے قیس بن ربیع نے بیان کیا انہوں نے زیاد بن علاقہ سے انہوں نے عمارہ بن اوس سے روایت کی اور انہوں نے دونوں قبلوں کی طرف نماز پڑھی ہے انہوں نے کہا میں اپنے مقام میں تھا کہ میں نے سنا ایک منادی دروازہ پر ندا کر رہا ہے کہ نبیؐ نے قبلہ تبدیل کر دیا پس میرے سامنے آیا اور مردوں اور عورتوں اور لڑکوں نے بیت المقدس کی طرف بھی نماز پڑھی اور کعبہ کی طرف بھی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۸۰۰۔ حضرت عمارہؓ بن ثابت انصاری

حضرت عمارہؓ بن ثابت انصاری۔ بھائی ہیں خزیمہ بن ثابت کے ان کا نسب ان کے بھائی کے ذکر میں پہلے مذکور ہو چکا ان سے ان کے بھائی کے بیٹے عمارہ بن خزیمہ بن ثابت نے روایت کی ہے یونس نے زہری سے انہوں نے ابن خزیمہ سے انہوں نے اپنے چچا عمارہ سے جو صحابی تھے روایت کی ہے کہ خزیمہ بن ثابت نے خواب میں دیکھا کہ نبیؐ کی پیشانی پر سجدہ کر رہے ہیں خزیمہ نے نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ خواب بیان کیا رسول اللہؐ لیٹ گئے اور فرمایا کہ اپنا خواب سچا کر لو پس انہوں نے آپ کی پیشانی پر سجدہ کیا اور ابوالیمان نے شعبہ سے اس کو روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ ان کے چچا نے جو اصحاب نبیؐ میں سے تھے اس کو اسی طرح ان سے بیان کیا ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۸۰۱۔ حضرت عمارہؓ بن حزم انصاری

حضرت عمارہؓ بن حزم انصاری بن زید بن لوذان بن عمرو بن عبد بن عوف بن غنم بن مالک بن نجار انصاری خزرجی بنی نجار سے ہیں بھائی ہیں عمرو بن حزم کے اور ان کی ماں خالدہ بنت انس بن سنان بن وہب بن لوذان ہیں۔ یہ سب لوگوں کے نزدیک ان ستر لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے لیلۃ العقبہ میں رسول اللہؐ سے بیعت کی تھی اور رسول اللہؐ نے ان کے اور محرز بن نضلہ کے درمیان اخوت کرادی تھی۔ یہ جنگ بدر میں شریک ہوئے ہیں مگر ان کے بھائی عمرو نہیں شریک ہوئے اور نیز عمارہ احد اور خندق اور تمام جہادوں میں رسول اللہؐ کے ساتھ رہے اور فتح مکہ میں بنی مالک بن نجار کا علم ان کے ساتھ تھا اور خالد بن ولید کے ساتھ مرتدین کے قتال میں شریک تھے جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔ ابن لہیعہ نے یزید بن محمد سے روایت کی انہوں نے زیادہ بن نعیم سے انہوں نے عمارہ بن حزم سے روایت کی وہ کہتے تھے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا چار باتیں ہیں جو شخص ان پر عمل کرے گا مسلمانوں میں سے ہو گا اور جو شخص ایک بات بھی ان میں سے چھوڑ دے گا تو تین باتیں اس کو نفع نہ دیں گی۔ میں نے عمارہ سے پوچھا وہ کون سی چار باتیں ہیں انہوں نے کہا نماز زکوۃ رمضان کے روزے اور حج ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۸۰۲۔ حضرت عمارہؓ بن حزن بن شیطان

حضرت عمارہؓ بن حزن بن شیطان جاہلی۔ انہوں نے اسلام کا زمانہ پایا اور اسلام لائے۔ ان سے ان کے بیٹے ابی بن عمارہ نے روایت کی ہے ابوبکر اسماعیلی نے ان کا ذکر صحابہ میں کیا ہے۔ خالد بن سنان کی حدیث دنار الحدثان روایت کرتے تھے ان کی روایت سے اس حدیث کو ابوسعید نقاش نے عجائب میں ذکر کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۳۸۰۴۔ حضرت عمارہؓ بن ابی حسن انصاری

حضرت عمارہؓ بن ابی حسن انصاری مازنی۔ صحابی تھے ان کا شمار اہل مدینہ میں ہے اور ابواحمد نے اپنی تاریخ میں کہا ہے کہ صحابی اور عقبی بدری ہیں۔ ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے اور ابونعیم کہتے ہیں کہ بعض متاخرین یعنی ابن مندہ نے اس کو ذکر کیا ہے اس میں اعتراض ہے اور ابوعمر نے کہا عمارہ بن ابی حسن مازنی انصاری دادا ہیں عمرو بن یحییٰ مازنی کے جو امام مالک کے شیخ تھے صحابی ہیں اور ان کی روایت ہے اور ان کے باپ ابوحسن عقبی بدری تھے۔

۳۸۰۵۔ حضرت عمارہؓ بن حمزہ

حضرت عمارہؓ بن حمزہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف۔ یہ نبیؐ کے چچا کے بیٹے اور ابن سید الشہداء ہیں ان کی ماں بنت قیس بن فہد بن مالک بن نجار ہیں حضرت حمزہ کی کنیت انہی کے ساتھ مشہور تھی اور بعضوں نے کہا ہے کہ حمزہ کی کنیت ان کے بیٹے یعلی کے ساتھ حضرت حمزہ کی کوئی یادگار نہیں ہے اور رسول اللہؐ کی وفات ہوگئی حمزہ کے دونوں بیٹوں عمارہ اور یعلی کے بھی تھے ابوعمر نے ان کا تذکرہ اسی طرح کیا ہے اور کہا ہے کہ ان دونوں سے کوئی روایت مجھ کو معلوم نہیں ہے۔

۳۸۰۶۔ حضرت عمارہؓ بن راشد

حضرت عمارہؓ بن راشد بن مسلم۔ جعفر نے ان کا ذکر کیا ہے اور کہا ہے ان کا تذکرہ یحییٰ بن یونس نے کیا ہے اور ان کی حدیث لکھی ہے اور کہا ہے کہ یہ ابوہریرہ سے روایت کرتے ہیں۔ ان سے اہل شام اور اہل مصر نے روایت کی ہے۔ یہ تابعین سے ہیں ان کا صحابی ہونا ثابت نہیں ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۸۰۷۔ حضرت عمارہؓ بن رویبہ

حضرت عمارہؓ بن رویبہ ثقفی۔ قبیلہ بنی جشم بن ثقیف سے ہیں کوفی ہیں ان سے ان کے بیٹے ابوبکر اور ابواسحاق سبیعی نے روایت کی ہے۔ ابراہیم بن محمد وغیرہ نے اپنی اسناد ابوعیسیٰ سلمی تک پہنچا کر ہم کو خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن منیع نے وہ کہتے تھے ہم سے ہشیم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حصین نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ میں نے عمارہ بن رویبہ سے سنا کہ بشر بن مروان نے خطبہ پڑھتے وقت دعا میں ہاتھ اٹھائے تو عمارہ کوفی کہتے ہیں کہ میں نے کہا اللہ تعالیٰ ان دونوں کو تباہ برا کرے بلاشبہ میں نے رسول اللہؐ کو دیکھا کہ آپ خطبہ پڑھتے تھے اور یہ زیادتی نہ کرتے تھے کہ اس طرح کہتے اور سبابہ سے اشارہ کیا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۸۰۸۔ حضرت عمارہؓ بن زعکرہ

حضرت عمارہؓ بن زعکرہ کندی۔ ان کا شمار شامیوں میں ہے ان کی کنیت ابوعدی ہے ان سے عبدالرحمٰن بن عائذ نے روایت کی ہے۔ ابواسحاق بن محمد نے اپنی اسناد محمد بن عیسیٰ تک پہنچا کر ہم کو خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوالولید دمشقی نے کہتے تھے ہم سے ولید بن مسلم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عفیر بن معدان نے بیان کیا انہوں نے ابودوس یحصبی کو عاید

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سنا انہوں نے ابن عائذ تمصی سے انہوں نے عمارہ بن زعکرہ سے روایت کی وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہؐ کو سنا آپ فرماتے تھے۔کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میرا اعلام وہ ہے جو مجھ کو یاد کرے اور وہ اپنے مالک کے پاس ہو۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۸۰۹۔حضرت عمارہؓ بن زیاد

حضرت عمارہؓ بن زیاد بن سکن بن رافع انصاری اشہلی۔ان کا نسب ان کے باپ کے ذکر میں پہلے بیان ہو چکا ہے۔یہ جنگ احد میں شہید ہوئے ابو جعفر بن سمین نے اپنی اسناد کے ساتھ یونس بن بکیر سے روایت کر کے ہمیں کو خبر دی انہوں نے ابن اسحاق سے روایت کی وہ کہتے تھے مجھ سے حصین بن عبدالرحمٰن نے بیان کیا انہوں نے محمود بن عمرو بن یزید بن سکن سے روایت کی وہ کہتے تھے کہ جنگ احد میں جب قوم کفار نے رسول اللہؐ کو گھیر لیا تو آپ نے فرمایا کہ کون ہے جو اپنے کو میرے لئے فدا کرے پس زیاد بن سکن اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ عمارہ بن زیاد بن سکن پانچ انصاریوں میں سے کھڑے ہو گئے اور رسول اللہؐ کے قریب ایک سے ایک لڑنے لگے جو آنحضرتؐ کے قریب لڑ رہے تھے سب سے آخر میں زیاد یا عمارہ بن زیاد نے مقاتلہ کیا حتی کہ زخمی ہو کر گر پڑے پھر مسلمانوں کے ایک گروہ نے آکر ان کو کفار سے چھڑایا رسول اللہؐ نے فرمایا کہ ان کو میرے پاس لاؤ ان کو آپ کے پاس لے گئے آپ اپنے قدم سے ان کے تکیہ لگا دیا پس ان کی وفات ہو گئی اور ان کا منہ رسول اللہؐ کے قدم مبارک پر تھا۔ان کا ذکر شہیدان بدر میں نہیں کیا گیا ہے اور ہشام بن کلبی نے کہا ہے کہ عمارہ بن زیاد بن سکن جنگ بدر میں شہید ہوئے اور ان کے باپ زیاد بن سکن جنگ احد میں واللہ اعلم ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۸۱۰۔حضرت عمارہؓ بن سعد

حضرت عمارہؓ بن سعد یا سعد بن عمارہ ابو سعید زرقی۔ان کا ذکر تینوں نے سعد بن عمارہ کے بیان میں اسی طرح بطور شک کے کیا ہے اور یہاں ان کا ذکر نہیں کیا اور نہ ابو موسیٰ نے ان کو ابن مندہ سے معلوم کیا اور ہم ان کا ذکر حرف سین میں کر چکے ہیں۔

۳۸۱۱۔حضرت عمارہؓ بن شبیب

حضرت عمارہؓ بن شبیب۔ان کا ذکر صحابہ میں کیا گیا ہے اور عمار بھی کہا گیا ہے ان سے ابو عبدالرحمٰن حبلی نے روایت کی ہے اور وہ اہل مصر سے ہیں ہم سے بہت لوگوں نے اپنی اسناد ابو عیسیٰ سلمی تک پہنچا کر روایت کی وہ کہتے تھے ہم سے قتیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے لیث نے بیان کیا انہوں نے جلاح ابی کثیر سے انہوں نے ابو عبدالرحمٰن حبلی سے انہوں نے عمارہ بن شبیب سے روایت کی وہ کہتے تھے رسول اللہؐ نے فرمایا ہے کہ جو شخص لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد یحیی ویمیت وھو علی کل شی قدیر مغرب کے بعد دس مرتبہ پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے نگہبان بھیج دیتا ہے جو صبح تک شیطان سے اس کی حفاظت کرتے ہیں اور اس کے لئے دس نیکیاں لکھتا ہے جو جنت میں لے جانے والی ہوں اور اس کے دس گناہ مہلک معاف کر دیتا ہے اور اس کو دس مومن غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ملتا ہے۔ترمذی نے کہا ہے کہ عمارہ بن شبیب کا نبیؐ سے سننا مجھ کو معلوم نہیں ہے۔سبائی سین مہملہ اور باء موحدہ کے ساتھ منسوب ہے سبا کی طرف۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۳۸۱۲۔ حضرت عمارہؓ بن عامر

حضرت عمارہؓ بن عامر بن مشنج بن اعور بن قشیر قشیری غلابی نے اہل شام میں سے قبیلہ بنی عامر کے ایک شخص سے روا[یت] کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ بنی قشیر میں سے بہز بن حکیم کے دادا اور عمارہ بن عامر بن مشنج نے رسول اللہؐ کی صحبت حاص[ل کی] ہے۔ مشنج میم کے ضمہ اور شین معجمہ کے فتحہ اور نون کی تشدید کے ساتھ یہ ابونصر بن ماکولا نے کہا ہے۔

۳۸۱۳۔ حضرت عمارہؓ بن عبید

حضرت عمارہؓ بن عبید اور بعضوں نے کہا ابن عبید اللہ خثعمی اور بعضوں نے کہا ہے عمار بن عبید جنکا ذکر عمار کے بیان میں [ہو چکا] ہے لیکن عمارہ کے ساتھ صحیح تر ہے داؤد بن ابی ہند نے ان سے روایت کی وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہؐ کو سنا آپ پانچ فتن[وں کا] ذکر کر کے فرمانے لگے جان لو چار فتنے گزر چکے ہیں اور پانچواں فتنہ تم میں ہے اے اہل شام۔ اور وہ عبدالرحمن بن محمد بن اشعث [کی] ہزیمت کے وقت ہوا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور ابوعمر نے کہا ہے بعض لوگ کہتے ہیں کہ ان کے اور داؤد کے درمیان [اہل] شام کا ایک شخص اور ہے۔

۳۸۱۴۔ حضرت عمارہؓ بن عقبہ

حضرت عمارہؓ بن عقبہ بن حارثہ از قبیلہ بنی غفار بن ملیل الکنانی پھر غفاری۔ جنگ خیبر میں رسول اللہؐ کے ساتھ شہید [ہوئے] عبیداللہ بن احمد نے اپنی اسناد کے ساتھ یونس بن بکیر سے روایت کر کے مجھ کو خبر دی انہوں نے ابن اسحق سے روایت کی انہو[ں نے] شہداء خیبر کے ناموں کے ذکر میں بیان کیا ہے کہ بنی غفار میں سے عمارہ بن عقبہ بن حارثہ کو ایک تیر لگا جس سے ان کی وفا[ت ہو] گئی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۸۱۵۔ حضرت عمارہؓ بن عقبہ بن ابی معیط

حضرت عمارہؓ بن عقبہ بن ابی معیط ابان بن ابی عمرو ذکوان بن امیہ بن عبدشمس بن عبد مناف قرشی اموی بھائی ہیں [ولید بن] عقبہ کے ان سے ان کے بیٹے مدرک نے روایت کی انہوں نے کہا میں نبیؐ کے پاس بیعت کرنے کے لئے حاضر ہوا [آپ] نے ان کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا کہ بعض لوگوں کو یہ خوشبو جو تیرے ہاتھ میں ہے مانع ہوتی ہے پس وہ چلے گئے اور اس کو دھو کر پھر آ[ئے اور] بیعت کی عمارہ اور ان کے دونوں بھائی ولید اور خالد فتح مکہ کے وقت اسلام لانے والوں سے ہیں انکا تذکرہ تینوں نے لک[ھا ہے] ابوعمر نے ان کی کوئی حدیث نہیں بیان کی۔

۳۸۱۶۔ حضرت عمارہؓ بن عمیر انصاری

حضرت عمارہؓ بن عمیر انصاری۔ ان سے ابویزید مدنی نے روایت کی ہے۔ ان میں اختلاف ہے اور ان کا ذکر عمرو بن [...] بیان میں کیا جاتا ہے۔ اسی میں یہ اختلاف انشاء اللہ تعالیٰ ذکر کیا جائے گا۔ ابوعمر نے ان کا تذکرہ کیا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۳۸۱۷۔ حضرت عمارہؓ بن غراب

حضرت عمارہؓ بن غراب۔ ان کا ذکر جعفر نے کیا ہے اور کہا ان کا ذکر یحییٰ بن یونس نے کیا ہے اور ان کی ایک حدیث لکھی ہے اور کہا ہے کہ وہ حمیر میں سے ایک شخص ہیں اور کہا کہ وہ تابعین میں سے ہیں۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۸۱۸۔ حضرت عمارہؓ بن مخلد بن حارث

حضرت عمارہؓ بن مخلد بن حارث اور بعضوں نے کہا عامر بن خالد جنگ احد میں شہید ہوئے۔ اس کو ابوموسیٰ بن عقبی نے ابن شہاب سے روایت کر کے بیان کیا اور یہ انصار میں سے ہیں۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۸۱۹۔ حضرت عمارہؓ بن معاذ بن ذرارہ انصاری

حضرت عمارہؓ بن معاذ بن ذرارہ انصاری ابونملہ۔ بعضوں نے کہا یہ ان کا نام ہے صحابی تھے۔ یہ ذکر ابوحاتم بستی نے کیا ہے اور ابن ابی خیثمہ نے کہا ہے کہ ان کا نام عمار ہے اور ان کا ذکر ہم کر چکے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۸۲۰۔ حضرت عمارہؓ ابومدرک بن عمارہ

حضرت عمارہؓ ابومدرک بن عمارہ۔ ان سے انکے بیٹے مدرک کے سوا کسی نے خلوق والی حدیث نہیں روایت کی جس میں یہ ذکر ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے بیعت نہیں لی یہاں تک کہ انہوں نے اس سے اپنے ہاتھ دھوڈالے ان کا شمار اہل بصرہ میں ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے میں کہتا ہوں ابوعمر کو اس میں وہم ہو گیا ہے اس لئے کہ مدرک بیٹے ہیں عمارہ بن عقبہ بن ابی معیط کے اور نیز ان کا تذکرہ ابوعمر نے عمارہ بن عقبہ کے ذکر میں لکھا ہے مگر انہوں نے یہاں کوئی حدیث ان سے نہیں روایت کی اور نہ ان کے بیٹے مدرک کا ذکر کیا تا کہ یہ معلوم ہوتا کہ یہ وہی ہیں یا کوئی اور حالانکہ یہ دونوں ایک ہی ہیں اور ابن مندہ اور ابونعیم نے عمارہ بن عقبہ کے ذکر میں جو حدیث ان کی لکھی ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ یہی ہیں واللہ اعلم۔

۳۸۲۱۔ حضرت عمر اسلمیؓ

حضرت عمر اسلمیؓ۔ بعضوں نے کہا جہنی بدون نسبت کے ان کا ذکر حضرمی نے وحدان میں کیا ہے۔ محمد بن عثمان بن ابی شیبہ نے اپنے چچا قاسم سے روایت کی انہوں نے وکیع سے انہوں نے اپنے چچا مبارک سے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے یزید بن نعیم سے انہوں نے جہینہ کے ایک شخص سے جس کو عمر کہا جاتا تھا روایت کی کہ وہ اسلام لانے کے بعد نبیؐ کے پاس حاضر ہوئے نبیؐ کو سنا آپ فرماتے تھے جس نے ایام جاہلیت کے اپنے بیٹے کو پہچانا تو اس کے معاوضہ میں ایک غلام ہے ایک غلام دے کر اس کو چھڑا لے۔ اس کو سفیان بن وکیع نے اپنے باپ سے اپنی اسناد کے ساتھ روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ عمر اسلمی نے اسلم کے ایک شخص کی جس کا نام عبید بن عمیر تھا ملازمت کی اور اس کی لونڈی سے زنا کیا وہ حاملہ ہوگئی اور لڑکا جنی جس کو حمام کہا جاتا تھا۔ یہ واقعہ جاہلیت میں ہوا۔ پھر نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام لائے اور آپ سے اپنے بیٹے کی بابت ذکر کیا نبیؐ نے فرمایا جہاں تک تجھ سے ہو سکے اپنے بیٹے کو چھڑا لے پھر وہ اپنے بیٹے کو نبیؐ کے پاس لے کر آئے اور اس کے مولا کو ایک غلام دے دیا پھر نبیؐ نے

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

فرمایا جس نے اپنے بیٹے کو پایا تو اس کا معاوضہ ایک غلام ہے ایک غلام دے کر اس کو چھڑا لے۔ یہ تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۸۲۲۔ حضرت عمرؓ جمعی

حضرت عمرؓ جمعی۔ ان کا نام ابن مندہ اور ابونعیم نے اسی طرح لکھا ہے اور دونوں نے کہا ہے کہ یہ غلط ہے صحیح نام ان کا عمرو بن حمق ہے۔ بقیہ بن ولید نے بجیر بن سعد سے انہوں نے خالد بن معدان سے انہوں نے جبیر بن نفیر سے انہوں نے عمر جمعی سے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ کسی بندہ کے ساتھ بھلائی کرنا چاہتا ہے تو اس سے کچھ کام لیتا ہے تم لوگ جانتے ہو کہ کیونکر کام لیتا ہے سنو اس کو کسی نیک عمل کی توفیق دیتا ہے قبل اس کے کہ وہ مرے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور نعیم نے لکھا ہے ابوعلی عسانی نے ابوعمر پر استدراک کرنے کے لئے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ نام ان کا عمر جمعی ہے اور ابوعلی نے مالک بن سلیمان الہانی سے انہوں نے بقیہ سے انہوں نے ابن ثوبان سے انہوں نے مکحول سے انہوں نے جبیر بن نفیر سے انہوں نے عمر جمعی سے یہ روایت نقل کی ہے کہ نبیؐ نے فرمایا جب اللہ کسی بندہ کے ساتھ بھلائی کرنا چاہتا ہے تو اس کو مرنے سے پہلے پاک کر دیتا ہے اس حدیث کو ابن ابی عاصم نے بھی اسی طرح روایت کیا ہے اور امام احمد بن حنبل کی مسند میں یہ حدیث اس طرح ہے ہم سے یاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند عبداللہ بن احمد تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابن شریح نے اور یزید بن عبدربہ نے بیان کیا۔ یہ دونوں کہتے تھے ہم سے بقیہ بن ولید نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے بجیر نے خالد بن معدان سے انہوں نے جبیر بن نفیر سے روایت کر کے بیان کیا کہ عمر جمعی کہتے تھے مجھ سے رسول اللہؐ نے بیان کیا کہ جب اللہ کسی بندہ کے ساتھ بھلائی کرنا چاہتا ہے تو مرنے سے پہلے اس سے کچھ کام لیتا ہے کسی شخص نے عرض کیا کہ کس طرح کام لیتا ہے آپ نے فرمایا اس کو عمل صالح کی طرف ہدایت کرتا ہے اور جب وہ اس عمل صالح میں مشغول ہو جاتا ہے تو اسی میں اس کی روح قبض کر لیتا ہے اس حدیث کی روایت میں جو کچھ اختلاف پڑا ہے وہ بقیہ (نامی) راوی کی وجہ سے ہے۔

۳۸۲۳۔ حضرت عمرؓ بن حکم سلمی

حضرت عمرؓ بن حکم سلمی۔ امام مالک بن انس نے ہلال بن اسامہ سے انہوں نے عطاء بن یسار سے انہوں نے عمر بن حکم سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں (ایک مرتبہ) رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ میری ایک لونڈی میری بکریاں چرایا کرتی تھی میں ایک روز چراگاہ گیا تو ایک بکری میں نے کم پائی اس سے پوچھا تو اس نے کہا اسے بھیڑیا لے گیا مجھے بہت رنج ہوا اور آخر میں بھی آدمی تھا میں نے اس لونڈی کو ایک طمانچہ مار دیا اور میں نے ایک (مسلمان) غلام آزاد کرنے کی نذر کی تھی۔ کیا اس لونڈی کو آزاد کر دوں (تو وہ نذر پوری ہو جائے گی) نبیؐ نے اس لونڈی کو بلا کر پوچھا کہ اللہ کہاں ہے لونڈی نے کہا آسمان میں پھر آپ نے پوچھا میں کون ہوں اس نے کہا آپ اللہ کے رسول ہیں پس آپ نے (عمر) سے فرمایا کہ یہ مومن ہے اس کو آزاد کر دو۔ اس کے بعد پھر راوی نے کاہنوں کا اور فال بد کا تذکرہ کیا ہے۔ بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ان عمر کی وفات ۵۷ھ میں ہوئی ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے اور ابن مندہ نے کہا ہے کہ اس روایت

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سے غلطی ہوگئی صحیح نام انکا معاویہ بن حکم ہے۔ابن مدینی اور بخاری وغیرہما کا بھی یہی قول ہے۔

۳۷۔حضرت عمرؓ بن خطاب (امیر المومنین فاروق اعظمؓ)

حضرت عمرؓ بن خطاب بن نفیل بن عبدالعزیٰ بن ریاح بن عبداللہ بن قرط بن رزاح بن عدی بن کعب بن لوی۔قریشی کنیت ان کی ابوحفص تھی والدہ ان کی حنتمہ بنت ہاشم بن مغیرہ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم تھیں اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے حنتمہ بنت ہشام بن مغیرہ تھیں اس دوسری روایت کی بنا پر یہ ابوجہل کی حقیقی بہن ہو جائے گی اور پہلے روایت کی بنا پر وہ ابو جہل کی چچازاد بہن ہوں گی۔ابوعمر نے بیان کیا ہے کہ جس شخص نے حنتمہ کو بنت ہشام لکھا ہے اس نے غلطی کی ہے کیونکہ اس صورت میں ابوجہل اور حارث فرزندان ہشام کی حقیقی بہن ہو جائیں گی۔حالانکہ ایسا نہیں ہے بلکہ ابوجہل اور حارث کی چچازاد بہن ہشام اور ہاشم فرزندان مغیرہ دو بھائی تھے ہاشم حنتمہ کے والد تھے اور ہشام ابوجہل اور حارث کے والد تھے۔ہشام کو جد عمر حسین (ذوالرمحین کے معنی دو نیزہ والا شاید وہ لڑائی میں دو نیزہ اپنے پاس رکھتے ہوں۔) کہتے ہیں اور ابن مندہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت عمر کی والدہ ابوجہل کی حقیقی بہن تھیں اور ابونعیم نے بیان کیا ہے کہ وہ ہشام کی بیٹی تھیں جو ابوجہل کی بہن کا بیٹا تھا ابوجہل ہشام کا ماموں تھا) ابونعیم نے اس کو اسحاق سے روایت کیا ہے زبیر نے بیان کیا ہے کہ حنتمہ ہاشم کی بیٹی تھیں لہٰذا وہ ابوجہل کی چچازاد بہن ہوئیں جیسا کہ ابوعمر نے بیان کیا ہے۔ہاشم کے کئی لڑکے تھے مگر سب سے نسلیں نہیں چلی۔

حضرت عمر اور سعید بن زید رضی اللہ عنہ کا نسب نفیل میں جا کر مل جاتا ہے حضرت عمر کی ولادت واقعہ فیل کے ۱۳ برس بعد ہوئی حضرت عمر سے روایت ہے وہ کہتے تھے واقعہ فجار اعظم کے چار برس بعد میں پیدا ہوا تھا۔حضرت عمر اشراف قریش میں سے تھے جاہلیت میں سفارت کا عہدہ انہی کو ملتا تھا قریش کا دستور تھا کہ جب ان میں باہم کوئی لڑائی ہوتی یا کسی غیر قوم سے جنگ در پیش ہوتی تو حضرت عمر ہی کو سفیر بنا کر بھیجتے تھے اور جب کسی غیر قوم کا کوئی شخص مفاخرت یا مفاجرت کے مضامین بیان کرتا تھا تو حضرت عمر ہی کو اس کے مقابلہ میں بھیج دیا کرتے تھے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا اسلام قبول کرنا

جب اللہ تعالیٰ نے محمدؐ کو مبعوث فرمایا تو حضرت عمر آنحضرتؐ اور مسلمانوں پر نہایت سخت تھے پھر کچھ لوگوں کے اسلام کے بعد اسلام کو قبول کیا۔ہلال بن یساف نے کہا کہ عمر رضی اللہ عنہ چالیس مرد اور گیارہ عورتوں کے بعد اسلام لائے اور لوگوں نے کہا ہے کہ ۳۹ مرد اور ۲۰ عورتوں کے بعد اسلام لائے پس ان سے مردوں کی تعداد چالیس پوری ہوگئی۔ہم کو ابو محمد عبداللہ بن علی بن سویدہ تکریتی نے اپنی اسناد ابوالحسن علی بن احمد بن متویہ تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو احمد بن محمد بن احمد ثانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو عبداللہ بن محمد بن جعفر حافظ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوبکر بن ابی عاصم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے صفوان بن مغلس نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسحاق بن بشر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے خلف بن خلیفہ نے ابو ہاشم رمانی سے روایت کر کے بیان کیا انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباس سے روایت کی وہ کہتے تھے رسول اللہؐ کے ساتھ ۳۹ مردوں اور عورتوں نے اسلام قبول کیا تھا اس کے بعد عمر اسلام لائے تو وہ چالیس آدمی ہو گئے پس جبرئیل علیہ السلام

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ کا یہ قول لے کر نازل ہوئے یا ایھا النبی حسبک اللہ ومن اتبعک من المومنین (اے نبی تجھ کو اللہ تعالیٰ وہ مومنین کافی ہیں جنہوں نے تیری پیروی کی) اور عبداللہ بن ثعلبہ بن صعیر نے کہا کہ حضرت عمرؓ ۴۵ مرد اور ۱۱ عورتوں کے بعد لائے۔ اور سعید بن مسیب نے کہا کہ حضرت عمر نے چالیس مرد اور دس عورتوں کے بعد اسلام قبول کیا پھر حضرت عمر کے لانے کے بعد مکہ میں اسلام ظاہر ہوا۔ اور زبیر نے کہا کہ ارقم کے گھر میں رسولؐ کے تشریف لانے کے بعد اور چالیس یا چالیس کچھ زائد مردوں اور عورتوں کے مسلمان ہونے کے بعد حضرت عمرؓ نے اسلام قبول کیا۔ آپ سے پہلے نبیؐ دعا کیا کرتے اے خدا! دو شخصوں عمر بن خطاب یا عمرو بن ہشام یعنی ابوجہل میں سے جو تجھ کو پسندیدہ ہو اس سے اسلام کو غلبہ دے۔

ہم کو ابو یاسر بن ابی حبہ نے اپنی اسناد عبداللہ بن احمد تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ہمارے باپ نے بیان کیا تھے ہم سے ابو مغیرہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے صفوان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے شریح بن عبید نے بیان کیا وہ کہتے بن خطاب نے کہا کہ اسلام لانے سے قبل میں رسول اللہؐ سے تعرض کرنے کے لئے نکلا تو میں نے آپ کو مسجد میں پایا کے پیچھے کھڑا ہو گیا آپ نے سورۃ الحاقہ کو پڑھنا شروع کیا مجھ کو قرآن کی تالیف سے تعجب ہوا اور میں نے کہا واللہ یہ شاعر کہ قریش کہتے ہیں آپ نے پڑھا: انہ لقول رسول کریم وما ھو بقول شاعر قلیلا ما تؤمنون (یہ بزرگ رسول ہے اور شاعر کا کلام نہیں تم لوگ بہت کم ایمان لاتے ہو) میں نے کہا یہ کاہن ہیں آپ نے پڑھا وما بقول کاھن قلیلا ما تذکرون تنزیل من رب العالمین ولو تقول علینا بعض الاقاویل لا خذ نا منہ بالیمین ثم لقطعنا منہ الوتین فما منکم من احد عنہ حاجزین اخیر سورۃ تک (اور نہ کاہن کا کلام ہے تم لوگ بہت کم نصیحت پکڑتے ہو رب کی طرف سے اس کا نزول ہے اور اگر ہم پہ کوئی بات افترا کرتا تو ہم اس کو داہنے ہاتھ سے پکڑ لیتے پھر اس کی رگ قلب کاٹ اور تم میں سے کوئی اس کا بچانے والا نہ ہو سکتا) پس اسلام میرے دل میں بخوبی اتر گیا۔

ہم کو عدل ابوالقاسم حسین بن ہبۃ اللہ بن محفوظ بن صصری دمشقی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو شریف نقیب ابوطالب حیدرہ بن جعفر علوی حسینی اور ابوالقاسم حسین بن حسن بن محمد نے خبر دی اس طرح کہ ان کے سامنے حدیث پڑھی جاتی تھی رہا تھا وہ دونوں کہتے تھے ہم کو فقیہ ابوالقاسم علی بن محمد بن علی بن ابوالعلاء مصیصی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابومحمد عبدالرحمن بن قاسم بن ابی نصر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابوالحسین بن سلیمان بن حیدرہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو محمد بن عوف کہتے تھے ہم کو سفیان طائی نے خبر دی وہ کہتے تھے کہ میں نے اسحاق بن ابراہیم حنفی کے سامنے یہ حدیث پڑھی انہوں نے بن زید نے اپنے باپ سے روایت کر کے اس کو بیان کیا انہوں نے ان کے دادا اسلم سے روایت کی وہ کہتے تھے خطاب نے کہا کیا تم چاہتے ہو کہ میں تم کو بتاؤں کہ میرے اسلام کی ابتدا کیونکر ہوئی؟ ہم نے کہا ہاں۔ حضرت عمر رسول اللہؐ پر سب لوگوں سے زیادہ شدت کرنے والا تھا ایک روز سخت گرمی کے دنوں میں دوپہر کے وقت مکہ کی ایک تھا کہ قریش کا ایک شخص مجھ سے ملا اور پوچھنے لگا اے ابن خطاب کہاں جاتے ہو؟ تم اپنے کو ایسا (یعنی مخالف اسلام) ہو حالانکہ یہ امر (اسلام) خود تمہارے گھر میں آ چکا ہے میں نے کہا یہ کیا؟ اس نے کہا کہ تمہاری بہن نے تبدیل مذہب اپنا مذہب چھوڑ کر اسلام قبول کر لیا) میں غضبناک ہو کر لوٹا۔ اور اس وقت رسول اللہؐ کا یہ دستور تھا کہ ایک ایک دو

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

...میوں کو جو مسلمان ہو جاتے تھے کسی ایسے شخص کی کفالت میں کر دیتے جس کو قوت ہو وہ اس کی کفالت میں رہتے اور اس کے کھانے میں سے کھاتے تھے چنانچہ میری بہن کے شوہر کی کفالت میں بھی دو آدمی کر دیئے تھے میں نے وہاں آ کر دروازہ کھٹکھٹایا (اندر سے) کسی نے پوچھا کون ہے؟ میں نے کہا ابن الخطاب اور (مکان کے اندر) کچھ لوگ بیٹھے ہوئے ایک صحیفہ میں قرآن پڑھ رہے تھے میری آواز سن کر جلدی سے منتشر ہو گئے اور (گھبراہٹ میں) وہ صحیفہ بھی چھوڑ دیا یا بھول گئے پھر میری بہن نے دروازہ کھول دیا میں نے جو کچھ میرے ہاتھ میں آیا اٹھا کر اس سے اس کو مارنا شروع کیا یہاں تک کہ اس کے خون بہنے لگا جب اس نے خون دیکھا تو رونے لگی اور کہا اے ابن خطاب تم جو کچھ کر سکتے ہو کرو میں تو مسلمان ہو چکی ہوں۔ میں اسی غصہ کی حالت میں ایک تخت پر جا کر بیٹھ گیا اور مکان کے ایک طرف ایک کتاب دیکھی میں نے پوچھا یہ کون سی کتاب ہے؟ مجھ کو دے۔ اس نے کہا میں تم کو یہ کتاب نہ دوں گی کیونکہ تم اس کے لائق نہیں ہو تم نہ تو غسل جنابت کرتے ہو اور نہ پاک ہوتے ہو اور اس کتاب کو پاک لوگوں کے سوائے کوئی نہیں چھو سکتا میں ان سے جھگڑتا رہا حتی کہ انہوں نے مجھ کو وہ کتاب دے دی۔ اس میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم میں نے پڑھی تو بے خود ہو گیا اور کتاب ہاتھ سے پھینک دی۔

جب میرا دل قابو میں آیا تو اس میں یہ آیہ **سبح للہ ما فی السموات والارض وھوا العزیز الحکیم** دیکھی اور جب میں اللہ عزوجل کے ناموں میں سے کسی نام پر پہنچتا تو بے خود ہو جاتا پھر آپے میں آتا یہاں تک کہ آیت **آمنوا باللہ ورسولہ وانفقوا مما جعلکم مستخلفین فیہ** یہاں تک میں **ان کنتم مومنین** پس میں نے کہا **اشھد ان لا الہ الا اللہ واشھد ان محمدا رسول اللہ** پھر لوگ نکل آئے اور میری بات سن کر بوجہ خوشی کے تکبیر کہنے لگے اور اللہ عزوجل کی حمد کی پھر کہا اے ابن خطاب تم کو بشارت ہو اس لئے کہ رسول اللہؐ نے دوشنبہ کے دن یہ دعا کی تھی کہ اے اللہ دو شخصوں میں سے ایک یعنی عمرو بن ہشام سے یا عمر بن خطاب سے اسلام کو غلبہ دے اور ہم امید کرتے ہیں کہ رسول اللہؐ کی دعا تمہارے ہی لئے تھی پس تم کو بشارت دیتے ہیں جب ان لوگوں نے میرا صدق جان لیا تو میں نے ان سے کہا کہ مجھ کو رسول اللہؐ کا مقام بتاؤ ان لوگوں نے کہا کہ آنحضرتؐ صفا اور صفوۃ کے نیچے ایک مکان میں ہیں۔ میں وہاں آیا اور دروازہ کھٹکھٹایا کسی نے پوچھا کون ہے میں نے کہا ابن الخطاب چونکہ وہ لوگ میری سختی رسول اللہؐ کی نسبت جانتے تھے اور میرے اسلام لانے کی ان کو خبر نہ تھی اس وجہ سے کسی نے دروازہ کھولنے کی جرأت نہیں کی۔ رسول اللہؐ نے فرمایا دروازہ کھول دو اگر اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ بھلائی چاہتا ہے تو ان کو ہدایت کر دے گا لوگوں نے دروازہ کھول دیا اور دو آدمیوں نے میرے بازو پکڑ لئے میں نبیؐ کے قریب آیا آنحضرتؐ نے فرمایا ان کو چھوڑ دو انہوں نے مجھ کو چھوڑ دیا میں آنحضرتؐ کے سامنے بیٹھ گیا آنحضرتؐ نے میرا کرتہ پکڑ کر مجھ کو اپنی طرف کھینچا اور فرمایا اے ابن خطاب اسلام لے آؤ اے اللہ ان کو ہدایت دے میں نے کہا **اشھد ان لا الہ الا اللہ وانک رسول اللہ** پھر مسلمانوں نے تکبیر کہی جو مکہ کی گلیوں میں سنی گئی (یعنی مسلمانوں نے تکبیر ایسی بلند آواز سے کہی کہ مکہ کی تمام گلیاں گونج اٹھیں) حالانکہ اس کے پہلے مخفی طور پر کہتے تھے اس کے بعد میں چلا آیا اور میرا یہ حال ہوا کہ میں کسی مسلمان کو (کفاروں کے ہاتھوں) مار کھاتے نہیں دیکھنا چاہتا تھا لیکن جب میں نے یہ دیکھا تو پھر یہی پسند کیا کہ جو مصیبت مسلمانوں کو پہنچتی ہے وہ مجھ کو بھی پہنچے پس میں اپنے ماموں کے پاس جو کفاروں میں شریف تھے گیا اور دروازہ کھٹکھٹایا انہوں نے پوچھا کون ہے میں نے کہا ابن الخطاب وہ میرے پاس آئے میں

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

نے ان سے کہا تم کو معلوم ہے کہ میں اسلام میں داخل ہو گیا انہوں نے کہا کیا تم نے ایسا کیا ہے میں نے کہاں ہاں انہوں کہا ایسا نہ کرو میں نے کہا میں تو کر چکا ہوں انہوں نے کہا نہیں ایسا نہ کرو اور مجھ کو باہر نکال کر دروازہ بند کر لیا میں نے کہا کچھ نہیں اور روسائے قریش میں سے ایک شخص کے یہاں آیا اور دروازہ کھٹکھٹایا اس نے پوچھا کون ہے میں نے کہا عمر بن الخطاب وہ میرے پاس آیا میں نے کہا تم کو خبر ہے کہ میں اسلام لے آیا۔ اس نے کہا کیا تم نے ایسا کیا ہے میں نے کہاں ہاں اس نے کہا ایسا نہ کرو میں نے کہا میں تو کر چکا اس نے کہا نہیں ایسا نہ کرو پھر وہ اٹھ کر چلا گیا اور دروازہ بند کر لیا جب میں نے یہ دیکھا تو میں لوٹ آیا مجھ سے ایک شخص نے کہا کیا تم اپنے مسلمان ہو جانے کا اعلان کرنا چاہتے ہو میں نے کہا ہاں اس نے کہا جب لوگ حرم کعبہ میں جمع ہوں تو فلاں شخص کے پاس جو راز کو نہیں چھپاتا ہے جاؤ اور اس سے چپکے سے اپنا مسلمان ہو جانا کہہ دو وہ غل مچا دے گا اور تمہارے مسلمان ہو جانے کا اعلان کر دے گا پس جب وہ لوگ کعبہ میں جمع ہوئے تو میں اس شخص کے پاس گیا اور اس سے چپکے سے کہا کہ کیا تم کو معلوم ہے کہ میں مسلمان ہو گیا اس نے بآواز بلند پکار کر کہنا شروع کیا کہ اے لوگو آگاہ ہو جاؤ کہ عمر بن خطاب اسلام میں داخل ہو گئے پس لوگ مجھ کو مارنے لگے اور میں بھی ان کو مارنے لگا میرے ماموں نے پوچھا یہ کون ہے لوگوں نے کہا ابن الخطاب وہ آکر پتھر پر کھڑے ہو گئے اور آستین سے اشارہ کر کے کہا اے لوگو! میں اپنے بھانجے کو پناہ دیتا ہوں لوگ مجھ سے الگ ہو گئے اور میں نہیں چاہتا تھا کہ (کفاروں کے ہاتھ سے) کسی مسلمان کو مار کھاتے دیکھوں مگر مجھے دیکھنا پڑتا تھا اور میں نہ مارا جاتا تھا میں نے کہا یہ کچھ نہیں حتیٰ کہ مجھ کو بھی وہی تکلیف پہنچے جو مسلمان پر ہے میں خاموش رہا جب کہ لوگ حرم کعبہ میں جمع ہوئے میں اپنے ماموں کے پاس آیا اور کہا سنئے انہوں نے کہا کیا سنوں میں نے کہا آپ کی پناہ کو میں واپس کرتا ہوں انہوں نے کہا اے میرے بھانجے ایسا نہ کرو میں نے کہا نہیں ایسا ہی ہو گا انہوں نے کہا تم کو اختیار ہے جو چاہو کرو اس کے بعد میں مارتا اور مار کھاتا رہا یہاں تک کہ اسلام کو خدا نے غالب کر دیا۔

ہم کو ابو جعفر بن احمد بن علی نے اپنی اسناد کے ساتھ یونس بن بکیر سے روایت کر کے خبر دی انہوں نے ابن اسحاق سے روایت کی وہ کہتے تھے کہ قریش نے عمر بن خطاب کو جب کہ وہ مشرک تھے رسول اللہ ﷺ کے گرفتار کرنے کے لئے بھیجا اور رسول اللہ ﷺ صفا کے نیچے ایک گھر میں تھے۔ عمر کو (راستہ میں) نحام جو پہلے اسلام لا چکے تھے ملے یہ نحام نعیم بن عبداللہ بن اسید ہیں اور اسید بھائی ہیں بنی عدی بن کعب کے عمر تلوار لٹکائے ہوئے تھے نحام نے پوچھا اے عمر کہاں کا ارادہ ہے عمر نے کہا محمد (ﷺ) کو قتل کرنے جاتا ہوں جس نے قریش کے دانش مندوں کو بے عقل بتایا اور ان کے معبودوں کو گالیاں دیں اور ان کی جماعت کی مخالفت کی نحام نے کہا اے عمر قسم ہے خدا کی تم بہت برے راستہ چل رہے ہو اور سخت نادانی کر رہے ہو۔ آخر عمر نے کہا میں خیال کرتا ہوں کہ تم بھی اسلام میں داخل ہو گیا اور اگر مجھے یقیناً تیرا مسلمان ہونا معلوم ہو جائے تو میں تجھی سے ابتدا کروں (یعنی پہلے تجھی کو قتل کروں) نحام نے جب دیکھا کہ عمر باز آنے والے نہیں تو کہا میں تم کو خبر دیتا ہوں کہ تمہارے اعزا مسلمان ہو گئے اور تم کو اور تمہارے طریق ضلالت کو چھوڑ دیا جب عمر نے یہ سنا تو پوچھا کہ وہ کون کون لوگ ہیں نحام نے کہا کہ تمہاری بہن اور ان کے شوہر اور تمہارے چچا کے بیٹے وہاں سے چلے اور اپنی بہن کے یہاں آئے رسول اللہ ﷺ اپنے اصحاب میں سے وسعت والوں کو حاجت مندوں کا متکفل کر دیتے تھے اور خباب بن ارت کو عمر کی بہن کے شوہر سعید بن زید بن عمرو بن نفیل کی کفالت میں کر دیا تھا اور اللہ تعالیٰ نے طٰہٰ ما

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ک القرآن لتشقی نازل کی تھی اس کے بعد (راوی نے) اسی واقعہ کے مثل ذکر کیا جو پہلے بیان ہو چکا اور اس میں کچھ اور کی ہے ابن اسحاق کہتے ہیں کہ عمر نے اسلام لا کر کہا خدا کی قسم جیسا ہم کفر کی حالت میں کفر کا اظہار کرتے تھے اس سے اب اسلام کی حالت میں ہم کو اسلام کے اظہار کا حق ہے پھر اگر ہماری قوم ہم ظلم و تعدی کرنا چاہے گی تو ہم اس سے لڑیں گے ر ہماری قوم انصاف کرے گی تو ہم قبول کریں گے پھر حضرت عمرؓ اور ان کے ساتھی مسجد میں آ کر بیٹھے اور جب قریش نے ت عمر رضی اللہ عنہ کا اسلام دیکھا تو بہت پریشان ہوئے ابن اسحٰق نے کہا مجھ سے نافع نے ابن عمر سے روایت کر کے بیان کیا وہ تھے جب عمر بن الخطاب اسلام لائے تو (لوگوں سے) پوچھا کہ اہل مکہ میں سے کون شخص سب سے زیادہ بات کو شائع کر دینے ہے لوگوں نے کہا جمیل بن معمر۔ حضرت عمر چلے اور میں بھی ان کے پیچھے پیچھے چلا اور میں (اس وقت) لڑکا تھا (مگر) جو کچھ اس کو سمجھتا تھا۔ حضرت عمر جمیل بن معمر کے پاس گئے اور کہا اے جمیل تم کو معلوم ہے کہ میں اسلام لے آیا خدا کی قسم آپ اور نہ کہنے پائے تھے کہ جمیل کھڑا ہو گیا اور چادر گھسیٹتے ہوئے چلا حضرت عمر بھی اس کے پیچھے پیچھے چلے اور میں بھی اپنے باپ (یعنی) کے ساتھ تھا۔ جمیل مسجد کعبہ کے دروازہ پر کھڑا ہو گیا اور بلند آواز سے چلا کر کہنے لگا اے گروہ قریش عمر بے دین ہو گیا حضرت نے اس سے کہا تو جھوٹ کہتا ہے میں نے تو اسلام قبول کیا پھر لوگوں نے حضرت عمر پر شورش کی اور ان کو مارنے لگے اور حضرت ی لوگوں کو مارنے لگے حتی کہ آفتاب سروں پر آ گیا (یعنی دوپہر ہو گئی حضرت عمر تھک گئے اور لوگوں نے ان پر حملہ کیا حضرت کہنے لگے جو کچھ تم سے ہو سکے کرو قسم ہے خدا کی اگر ہم تین سو ہوتے تو کعبہ کو یا تم ہمارے لئے چھوڑ دیتے یا ہم تمہارے لئے۔

ابن اسحاق نے ذکر کیا ہے کہ جس نے حضرت عمر کو پناہ دی وہ عاص بن وائل ابو عمرو بن عاص سہمی ہیں اور حضرت عمر نے ان کو ماموں اس وجہ سے کہا کہ عمر کی ماں حنتمہ بنت ہاشم بن مغیرہ کی بیٹی ہیں اور حنتمہ کی ماں شفا بنت عبد قیس بن عدی بن سعد بن سہم ہیں اور ماں کی طرف کے لوگ سب ماموں ہوتے ہیں اسی لئے نبیؐ نے سعد بن ابی وقاص کی نسبت فرمایا کہ یہ میرے وں ہیں کیونکہ وہ زہری تھے اور رسول اللہؐ کی والدہ بھی زہریہ تھیں۔ اسی طرح حضرت عمر کے دوسرے ماموں کی نسبت جس نے حضرت عمر کو باہر نکال کر دروازہ بند کر لیا تھا جو یہ قول ہے کہ وہ ابو جہل تھا پس ان لوگوں کے قول کی بنا پر جو یہ کہتے ہیں حضرت عمر ی والدہ ابو جہل کی بہن ہیں ابو جہل حضرت عمر کا حقیقی ماموں ہوگا اور ان لوگوں کے قول کی بنا پر جو یہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر کی والدہ جہل کی چچا کی بیٹی ہیں ابو جہل حضرت عمر کا ویسا ہی ماموں ہوگا جیسا اوپر بیان ہوا (یعنی ماں کی طرف کے سب لوگ ماموں تے ہیں) محمد بن سعد کا قول ہے کہ عمر کا اسلام لانا ۶ ھ میں ہوا۔

ہم کو کئی آدمیوں نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابو بکر محمد بن عبد الباقی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو حسن بن علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابو عمر بن حیویہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو احمد بن معروف نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابو علی بن فہم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو محمد بن سعد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو محمد بن عمر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابو حزرہ یعقوب بن مجاہد نے بیان کیا انہوں نے محمد بن ابراہیم سے انہوں نے ابی عمرو ذکوان سے روایت کی وہ کہتے تھے میں نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا کہ حضرت عمر کا نام روق کس نے رکھا عائشہ نے کہا نبیؐ نے حرزہ۔ حاء مہملہ کو زبر اور زاء معجمہ ساکن اس کے بعد راء مہملہ پھر ۃ ہے۔

ہم کو محمد بن سعد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو احمد بن محمد ازرقی مکی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبد الرحمٰن بن حسن نے ایوب

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بن موسیٰ سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بیشک اللہ تعالیٰ نے عمر کی زبان و دل پر حق کو قائم کر
فاروق ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان کی وجہ سے حق و باطل میں تفریق کر دی ابن شہاب نے کہا ہم کو خبر پہنچی ہے کہ سب سے
کتاب نے حضرت عمر کو فاروق کہا۔

ہم کو ابوالقاسم حسین بن ہبۃ اللہ بن محفوظ بن صصری دمشقی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو شریف ابو طالب علی بن حیدرہ
علوی حسینی اور ابوالقاسم حسین بن حسن بن محمد اسدی نے خبر دی وہ دونوں کہتے تھے ہم کو فقیہ ابوالقاسم علی بن محمد بن علی بن ابی
مصیصی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابو محمد عبدالرحمٰن بن عثمان بن قاسم بن ابی نصر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابوالحسن خثیمہ بن
بن حیدرہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابو عبیدہ سری بن یحییٰ بن اخی ہناد بن سری نے کوفہ میں بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے
بن ابراہیم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سیف بن عمر نے وائل بن داؤد سے روایت کر کے بیان کیا انہوں نے یزید ال
روایت کی وہ کہتے تھے زبیر بن عوام نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے دعا کی تھی کہ اے اللہ اسلام کو عمر بن خطاب سے عزت دے۔
بن عثمان بن ابی علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابو رشید عبدالکریم بن احمد بن منصور بن محمد بن سعید نے خبر دی وہ کہتے تھے
مسعود سلیمان بن ابراہیم بن محمد بن سلیمان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابو بکر احمد بن موسیٰ بن مردویہ نے بیان کیا وہ کہتے
سے عبداللہ بن جعفر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے جعفر بن عون اور یعلی بن
فضل بن وکین نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے مسعر نے قاسم بن عبدالرحمٰن سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے عبد
مسعود نے کہا کہ عمر کا اسلام لانا ایک فتح تھا اور ان کی ہجرت ایک نصرت تھی اور ان کا امیر ہونا رحمت تھا اور ہم لوگ کعبہ میں
پڑھ سکتے تھے یہاں تک کہ جب حضرت عمر اسلام لائے اور کافروں سے لڑے تب کافروں نے ہم کو چھوڑا اور ہم کعبہ
پڑھنے لگے۔ کہا ہم سے ابن مردویہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن کامل نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حسن بن
نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن حمید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے جریر نے عمر بن سعید سے روایت کر کے بیان کیا
نے مسروق سے انہوں نے منصور سے انہوں ربعی سے انہوں نے حذیفہ سے روایت کی وہ کہتے تھے جب حضرت عمر اسلام
اسلام مثل ایک آنے والے شخص کے تھا کہ اس کی قربت زیادہ ہوتی گئی اور جب عمر کو شہید کیا گیا تو اسلام ایک جانے وال
کے ہو گیا کہ اس سے دوری زیادہ ہوتی گئی

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ہجرت

ہم کو عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ دقاق نے بطور اذن کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابو بکر محمد بن عبدالباقی نے خبر دی وہ کہتے
سے ابو محمد جوہری نے بطور املاء کے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم کو ابوالحسن علی بن احمد حافظ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابو
محمد بن ابن بکر ہزانی نے بصرہ میں بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے زبیر بن محمد بن خالد عثمانی نے مصر میں ۲۶۵ھ میں بیان کیا
تھے ہم سے عبداللہ بن قاسم آملی نے اپنے باپ سے روایت کر کے بیان کیا انہوں نے عقیل بن خالد سے انہوں نے محمد
عبداللہ بن عباس سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عبداللہ بن عباس سے روایت کی وہ کہتے تھے ہم سے علی بن ا
نے کہا کہ میں نہیں جانتا کہ مہاجرین میں سے کسی نے چھپ کر ہجرت نہ کی مگر عمر بن خطاب نے جب ہجرت کا ارادہ کیا

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ئی اور کمان دوش پر لگائی اور تیر ہاتھ میں لئے اور نیزہ بلند کئے ہوئے کعبہ کے پاس گئے حالانکہ قریش کا گروہ کعبہ کے گردا
جود تھا مگر حضرت عمر نے تمکین کے ساتھ سات مرتبہ کعبہ کا طواف کیا پھر مقام ابراہیم میں آ کر اطمینان سے نماز پڑھی پھر ہر
کے دروازہ پر گئے کھڑے ہو کر لوگوں سے کہا کہ جو شخص یہ چاہتا ہو کہ اس کی ماں اس کو روئے اور اس کا بیٹا ماتم کرے اور اس
بیوہ ہو جائے تو اس کو چاہیے کہ اس وادی کے اس پار ہم سے ملے۔ حضرت علی کہتے ہیں کہ حضرت عمر کے ساتھ صرف وہی
ئے جو ضعیف اور کمزور تھے ان کو آپ نے تعلیم اور ہدایت کی اور ہجرت کر گئے۔ ہم کو عبید اللہ بن احمد بن علی نے اپنی اسناد
تھ یونس بن بکیر سے روایت کر کے خبر دی انہوں نے ابن اسحاق سے روایت کی وہ کہتے تھے ہم سے نافع نے عبداللہ بن عمر
وایت کر کے بیان کیا انہوں نے اپنے باپ عمر بن خطاب سے روایت کی انہوں نے کہا جب ہم لوگ ہجرت کے لئے جمع
تو ہم نے اور عیاش بن ابی ربیعہ اور ہشام بن عاص بن وائل نے باہم یہ معاہدہ کیا کہ بنی غفار کے چشمہ کے پاس ہم سب
ور جو شخص وہاں نہ آئے تو اس کے ساتھی اس کو چھوڑ دیں پس ہم اور عیاش بن ربیعہ وہاں آئے اور ہشام رک رہے جو فتنہ میں
ور ہم لوگ مدینے چلے آئے۔ ابن اسحاق نے کہا عمر بن الخطاب اور زید بن خطاب اور عمرو بن سراقہ اور عبداللہ بن سراقہ اور
بن حذافہ اور سعید بن زید بن عمرو بن نفیل اور واقد بن عبداللہ اور خولی بن ابی خولی اور ہلال بن ابی خولی اور عیاش بن ابی ربیعہ
د بن بکیر اور ایاس بن بکیر اور عاقل بن بکیر یہ سب لوگ قبیلہ بنی عمرو بن عوف بن رفاعہ بن منذر کے یہاں اترے۔ ہم کو ابو
عبداللہ بن احمد بن عبدالقاہر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابو بکر احمد بن علی بن بدران نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابو محمد حسن بن علی
نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابو بکر قطیعی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو عبداللہ بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ہمارے باپ نے
یا وہ کہتے تھے ہم سے عمرو بن محمد ابو سعید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسرائیل نے ابی اسحاق سے روایت کر کے بیان کیا
نے براء بن عازب سے روایت کی انہوں نے کہا کہ مہاجرین میں سب سے پہلے ہمارے پاس مصعب بن عمیر بنی عبدالدار
ئی آئے پھر ابن مکتوم آئے جو بنی فہر کے بھائی تھے پھر عمر بن الخطاب ۲۰ افراد کے ساتھ سواری پر آئے ہم نے پوچھا رسول
نے کیا کیا انہوں نے کہا ہمارے پیچھے آ رہے ہیں پھر رسول اللہؐ تشریف لائے اور ابو بکر صدیق آپ کے ساتھ تھے۔

رت عمر رضی اللہ عنہ کا بدر وغیرہ جہادوں میں شریک ہونا

حضرت عمر بن خطاب رسول اللہؐ کے ساتھ بدر، احد خندق، بیعۃ الرضوان، خیبر، فتح حنین وغیرہ میں شریک ہوئے حضرت عمر
اللہ عنہ کفار پر سب سے زیادہ سخت تھے۔ رسول اللہؐ نے حدیبیہ میں حضرت عمر کو اہل مکہ کے پاس بھیجنا چاہا حضرت عمر نے عرض
رسول اللہؐ قریش کے ساتھ جو سخت عداوت مجھ کو ہے وہ قریش کو معلوم ہے اس لئے اگر وہ موقع پائیں گے تو مجھ کو قتل کر ڈالیں
س رسول اللہؐ نے حضرت عمر کو نہیں بھیجا بلکہ حضرت عثمان کو (اہل مکہ کے پاس) روانہ فرمایا۔

ہم کو ابو جعفر بن سمین نے اپنی اسناد یونس بن بکیر تک پہنچا کر خبر دی انہوں نے ابن اسحاق سے رسول اللہؐ کے بدر تشریف لے
کی بابت روایت کی وہ کہتے تھے کہ ایک مرتبہ رسول اللہؐ وادی ذفار کی طرف چلے تھوڑی دور جا کر اتر پڑے اور آپ کو خبر پہنچی
یش اپنے قافلہ کو بچانے کے لئے آ رہے ہیں۔ رسول اللہؐ نے لوگوں سے مشورہ لیا ابو بکر نے ایک عمدہ تقریر کی پھر حضرت عمر
ے ہوئے اور ایک عمدہ تقریر کی اور پوری خبر کا ذکر کیا اور حضرت عمر ہی نے بدر کے قیدیوں کو قتل کر دینے کا مشورہ دیا تھا جس کا

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

قصہ مشہور ہے۔ ابن اسحاق اور دیگر ارباب سیر نے کہا ہے کہ بنی عدی بن کعب میں سے جو لوگ جنگ بدر میں شریک ہوئے منجملہ ان کے عمر بن خطاب بن نفیل بھی ہیں اس میں کچھ اختلاف نہیں کیا گیا اور حضرت عمرؓ جنگ احد میں بھی شریک ہوئے اور رسول اللہ کے ساتھ ثابت قدم رہے۔

ہم کو عبید اللہ بن احمد نے اپنی اسناد کے ساتھ یونس بن بکیر سے روایت کر کے خبر دی انہوں نے محمد بن اسحاق سے روایت کی وہ کہتے تھے ہم سے زہری اور عاصم بن عمر بن قتادہ نے بیان کیا وہ دونوں کہتے تھے جب ابوسفیان نے لوٹ جانے کا ارادہ کیا تو پہاڑ پر چڑھ کر بلند آواز سے پکارنے لگا کہ لڑائی بدر کے دن ہوگی اے ہبل (بت کا نام ہے) بلند ہو جا یعنی اپنے دین کو غالب کر۔ رسول اللہؐ نے عمر بن خطاب سے فرمایا اے عمر اٹھو اور اس کا جواب دو حضرت عمر نے (ابوسفیان کے جواب میں) کہا کہ اللہ سب سے بزرگ و برتر ہے اس کے سوا کوئی نہیں ہماری طرف کے مقتول جنت میں ہیں اور تمہاری طرف کے مقتول دوزخ میں حضرت عمر نے ابوسفیان کو یہ جواب دیا تو ابوسفیان نے کہا اے عمر ہمارے پاس آؤ رسول اللہؐ نے عمر سے فرمایا جاؤ دیکھو کیا کہتا ہے حضرت عمر اس کے پاس گئے ابوسفیان نے حضرت عمر سے کہا اے عمر میں تم کو خدا کی قسم دیتا ہوں کہ محمد (ﷺ) کو مقتل میں لاؤ حضرت عمر نے کہا نہیں وہ تیری بات اس وقت سن رہے ہیں ابوسفیان نے کہا تم میرے نزدیک ابن قمئہ سے زیادہ سچے ہو کیونکہ ابن قمئہ نے لوگوں سے کہا تھا کہ میں نے محمد (ﷺ) کو قتل کر دیا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا علم

ہم کو احمد بن عثمان بن ابی یعلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابورشید عبدالکریم بن احمد بن منصور بن محمد بن سعید نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابومسعود سلیمان بن ابراہیم بن محمد بن سلیمان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوبکر بن مردویہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن جعفر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالعزیز بن لبان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوالاحوص سلام بن سلیم نے اعمش سے روایت کر کے بیان کیا انہوں نے ابی وائل سے روایت کی وہ کہتے تھے ابن مسعود نے کہا کہ اگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا علم ترازو کے ایک پلہ میں رکھا جائے اور تمام آدمیوں کا علم دوسرے پلہ میں تو حضرت عمر کا علم بھاری ہوگا میں نے اس کا ذکر ابراہیم سے کیا تو انہوں نے کہا خدا کی قسم عبداللہ نے اس سے بڑھ کر کہا ہے میں نے پوچھا کیا کہا ہے انہوں نے کہا جب حضرت عمر کی وفات ہوگئی تو علم کے دس حصوں میں سے نو حصے جاتے رہے۔ ہم کو اسمعیل بن عبید وغیرہ نے اپنی اسناد محمد بن عیسیٰ تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے قتیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے لیث نے روایت کر کے بیان کیا انہوں نے زہری سے انہوں نے حمزہ بن عبداللہ بن عمر سے انہوں نے ابن عمر سے روایت کی وہ کہتے تھے رسول اللہؐ نے ایک مرتبہ فرمایا کہ میں نے رویا میں دیکھا کہ ایک پیالہ دودھ کا مجھ کو دیا گیا میں نے اس میں سے پیا اور باقی عمر بن خطاب کو دیا۔ صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہؐ اس کی کیا تاویل ہے آپ نے فرمایا علم۔ ہم کو ابومحمد بن ابی القاسم حافظ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابواغر قراتکین بن اسعد خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابومحمد جوہری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوبکر بن فضل بن جراح نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوجعفر احمد بن عبداللہ نیری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوسامہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم نے قریش کے ایک شیخ کو سنا وہ عبدالملک بن عمیر سے روایت کر کے بیان کرتے تھے انہوں نے قبیصہ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

روایت کی وہ کہتے تھے خدا کی قسم میں نے ابوبکر صدیق سے زیادہ کسی کو رعیت پر رحیم وزم دل نہیں دیکھا اور نہ عمر بن خطاب سے کسی کو کتاب اللہ کا قاری اور دین الٰہی میں فقیہ اور حدود الٰہیہ کا قائم کرنے والا اور لوگوں کے دلوں میں رعب ڈالنے والا دیکھا عثمان بن عفان سے زیادہ کسی کو باحیا دیکھا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا زہد و تواضع

ہم کو ابو محمد بن ابوالقاسم دمشقی نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ہمارے باپ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابوبکر بن عزرقی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوالحسین بن مہتدی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم کو علی بن عمر بن محمد حربی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابو حاتم بن حسن شاشی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن عبداللہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سفیان نے اسماعیل بن ابی خالد سے روایت کر کے بیان کیا انہوں نے قیس بن ابی حازم سے روایت کی انہوں نے کہا طلحہ بن عبید اللہ کہتے تھے کہ عمر بن خطاب اسلام لانے میں ہم سے مقدم تھے نہ ہجرت کرنے میں لیکن ہم سب سے زیادہ زاہد تھے دنیا میں اور ہم سب سے زیادہ راغب آخرت کے۔ کہا اور ہم کو خبر دی ہمارے باپ نے وہ کہتے تھے ہم سے ابوعلی مقری نے کتابۃً بیان کیا اور ابومسعود اصبہانی نے ان سے روایت کر کے ہم سے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم کو ابونعیم حافظ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ہمارے باپ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوعبداللہ محمد بن ابی یحیٰی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن سعید بن جریر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالرحمٰن بن مغراء دوسی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن عمرو نے ابی سلمہ سے روایت کر کے بیان کیا انہوں نے کہا سعد بن ابی وقاص کہتے تھے قسم ہے خدا کی حضرت عمر ہم پر ہجرت میں مقدم نہ تھے مگر ہم کو معلوم ہو گیا جس چیز سے ان کو ہم پر فضیلت تھی اور وہ دنیا میں ہم سے زیادہ زاہد تھے ہم کو ابن ابی حبہ وغیرہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابوغالب بن بنا نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابومحمد بن جوہری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابوعمر بن حیویہ اور ابوبکر محمد بن اسماعیل بن عباس نے خبر دی وہ دونوں کہتے تھے ہم سے یحیٰی بن محمد بن صاعد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم کو حسین بن حسن نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن المبارک نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم کو سلیمان بن مغیرہ نے ثابت سے روایت کر کے خبر دی کہ عمر نے ایک مرتبہ پانی مانگا پس ایک پیالہ شہد کا لایا گیا آپ اس کو اپنے ہاتھ پر رکھ کر کہنے لگے کہ اگر میں اس کو پی لوں گا تو اس کی حلاوت تو جاتی رہے گی مگر اس کی پاداش باقی رہے گی اس کو تین مرتبہ فرمایا پھر وہ ایک شخص کو دے دیا اور اس نے اس کو پی لیا۔

ہم کو ابومحمد قاسم بن علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ہمارے باپ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو اسمٰعیل بن احمد ابوالقاسم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابوالحسین بن نقور نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابوالقاسم عیسیٰ بن علی بن عیسیٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو عبداللہ بن محمد بغوی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے داؤد بن عمرو نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم کو ابن ابی غنیہ (ابوغنیہ کا نام یحیٰی بن عبدالملک ہے) نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے سلامہ بن صبیح تمیمی نے بیان کیا انہوں نے کہا احنف کہتے تھے کہ میں عمر بن الخطاب کے ساتھ تھا آپ سے ایک شخص ملا اس نے کہا اے امیرالمومنین میرے ساتھ چلئے اور فلاں شخص پر میرا انصاف کیجئے کیونکہ اس نے مجھ پر ظلم کیا ہے حضرت عمر نے درہ اٹھایا اور اس کے سر پر مار دیا اور کہا تم لوگ امیرالمومنین کو بلاتے ہو حالانکہ وہ خود تمہارے کاموں کے لئے مستعد رہتے ہیں حتیٰ کہ جب وہ مسلمانوں کے کسی کام میں مشغول ہوتے ہیں تب بھی ان کے پاس آ کر فریاد کرتے ہو۔ وہ شخص ملامت

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کرتا ہوا لوٹ کر چلا حضرت عمر نے اس کو بلا کر درہ اس کے سامنے ڈال دیا اور فرمایا تو اپنا قصاص لے لے اس نے کہا نہیں
کے واسطے اور تیرے واسطے درگزر کرتا ہوں حضرت عمر نے کہا ایسا نہیں ہے بلکہ خدا کے پاس اجر پانے کے لئے خدا کے واسطے
کر اس نے کہا میں خدا کے واسطے چھوڑے دیتا ہوں یہ کہہ کر وہ شخص چلا گیا کچھ دیر بعد آپ آئے اور دو رکعت نماز پڑھ کر
اور کہنے لگے اے ابن خطاب تو پست تھا خدا نے تجھ کو بلند کیا اور تو گمراہ تھا خدا نے تجھ کو ہدایت کی اور ذلیل تھا خدا نے تجھ کو عز
تجھ کو لوگوں پر حاکم بنایا لیکن ایک شخص تیرے پاس دادخواہی کے لئے آیا اور تو نے اس کو مارا کل کو جب تو خدا کے پاس جا
خدا کو کیا جواب دے گا۔ احنف کہتے ہیں کہ اس معاملہ میں حضرت عمر اپنے کو اس قدر ملامت کرتے تھے کہ ہم کو یقین ہو گیا
زمین والوں سے آپ بہتر ہیں۔

کہا اور ہمارے باپ نے ہم سے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوبکر محمد بن حسن نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم کو ابوالحسین
مہتدی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو عیسیٰ بن علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو عبداللہ بن محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے داؤد
نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالجبار بن ورد نے ابن ابی ملیکہ سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے ایک مرتبہ حضرت عمر
اپنے سامنے کھانا (کھانے کے لئے) رکھا تھا کہ غلام نے آکر کہا عتبہ بن ابی فرقد دروازے پر کھڑے ہیں حضرت عمر نے
آنے کی اجازت دی جب وہ آئے تو حضرت عمر نے اس کھانے میں سے کچھ ان کو دیا عتبہ اس کو کھانے لگے تو وہ ایسا بدمزہ
عتبہ اس کو نگل نہ سکے اور کہنے لگے اے امیر المومنین کیا آپ کے لئے فائدہ نہیں ہے آپ نے کہا کیا تمام مسلمانوں کے لئے
ہے عتبہ نے کہا نہیں خدا کی قسم آپ نے فرمایا افسوس ہو تم پر اے عتبہ کیا تم یہ چاہتے ہو کہ میں دنیاوی زندگی میں مزہ دار کھانا کھا
محمد بن سعد نے کہا ہم کو ولید بن اغر مکی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبدالحمید بن سلیمان نے ابی حازم سے روایت کر کے بیا
وہ کہتے تھے عمر بن خطاب ایک مرتبہ اپنی بیٹی حفصہ کے پاس آئے حفصہ نے آپ کے سامنے شوربا پیش کیا اور اس میں زیتون
دیا حضرت عمر نے فرمایا ایک پیالے میں دو سالن؟ میں اس کو ہرگز نہ کھاؤں گا یہاں تک کہ خدا کے پاس چلا جاؤں (یعنی م
وقت تک) ہم کو عمر بن محمد بن طبرزد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابو غالب بن بنا نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابو محمد جوہری نے
وہ کہتے تھے ہم کو ابو عمر بن حیویہ نے اور ابوبکر بن اسمٰعیل نے خبر دی وہ دونوں کہتے تھے ہم سے یحییٰ بن محمد بن صاعد نے بیان
کہتے تھے ہم سے حسین بن حسن نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو سلیمان بن مغیرہ
ثابت سے روایت کر کے خبر دی انہوں نے انس سے روایت کی وہ کہتے تھے میں نے حضرت عمر کے دونوں مونڈھے کے در
کرتے میں چار پیوند دیکھے۔ اور ہم کو کئی آدمیوں نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابو غالب بن بنا نے خبر دی وہ کہتے تھے
ابو محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابوالفضل عبیداللہ بن عبدالرحمٰن بن محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن ابی داؤد نے
وہ کہتے تھے ہم سے منذر ابن ولید بن عبدالرحمٰن جارودی نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے میرے باپ نے بیان کیا وہ کہتے
شعبہ نے سعید جریری سے روایت کر کے بیان کیا انہوں نے ابی عثمان سے روایت کی وہ کہتے تھے میں نے عمر بن خطاب کو ر
جمرہ کرتے اور ایک ازار پہنے تھے جس میں چمڑے کا پیوند لگا ہوا تھا۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

...رت عمر رضی اللہ عنہ کے فضائل

ہم کو ابوعبداللہ محمد بن محمد بن سرایا بن علی فقیہ اور ابوالفرج محمد بن عبدالرحمن بن ابی العز اور ابوعبداللہ حسین بن ابی صالح بن ...رو بکریتی وغیرہ نے اپنی اسناد محمد بن اسمٰعیل جعفی تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا وہ کہتے ...ے عقیل نے ابن شہاب سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم کو سعید بن مسیب نے خبر دی وہ کہتے تھے ابو ہریرہؓ نے کہا کہ ...ول اللہؐ کے پاس حاضر تھے آنحضرتؐ نے فرمایا کہ میں سو رہا تھا خواب میں میں نے اپنے کو جنت میں دیکھا ناگاہ کیا دیکھا ...کہ ایک عورت ایک قصر کی طرف وضو کر رہی ہے میں نے پوچھا یہ قصر کس کے واسطے ہے اس نے کہا عمر کے واسطے میں نے عمر کی ...ت یاد کی اور پیچھے لوٹا اس واقعہ کے سننے سے حضرت عمر رونے لگے اور عرض کیا یا رسول اللہ کیا آپ پر میں غیرت کروں گا۔

...کہا ہم سے محمد بن اسمٰعیل نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن عبیداللہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابراہیم بن سعد نے ...ح بن کیسان سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے ابی امامہ ابن سہل سے روایت کی انہوں نے ابوسعید خدری کو سنا وہ کہتے ...ہ رسول اللہؐ نے فرمایا میں سو رہا تھا خواب میں میں نے دیکھا کہ لوگ میرے سامنے پیش کیے جاتے ہیں وہ لوگ پیراہن پہنے ...ئے ہیں کسی کا پیراہن سینہ تک ہے اور کسی کا اس سے کم اور عمر بن خطاب میرے سامنے پیش کیے گئے ان کا پیراہن اس قدر لمبا تھا ...زمین پر لوٹتا تھا صحابہ نے پوچھا یا رسول اللہ اس کی کیا تعبیر ہے آپ نے فرمایا پیراہن سے مراد دین ہے۔

ہم کو احمد بن عثمان بن ابی علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابورشید عبدالکریم بن احمد بن ابن منصور نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ...سعود سلیمان بن ابراہیم بن محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوبکر احمد بن موسیٰ بن مردویہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے احمد ...محمد بن عبداللہ بن زیاد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن عبدالجبار عطاردی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابومعاویہ ضریر ...اعمش سے روایت کر کے بیان کیا انہوں نے عطیہ سے انہوں نے ابوسعید خدری سے روایت کی وہ کہتے تھے رسول اللہؐ نے ...یا کہ اعلیٰ درجات کے لوگ نیچے درجے والوں کو ایسے دکھائی دیں گے جیسے روشن ستارہ آسمان کے افق میں دکھائی دیتا ہے اور ...ابوبکر اور عمر انہی عالی درجہ لوگوں میں سے ہیں اور ان پر انعام کیا گیا ہے۔

ہم کو ابوالبرکات حسن بن محمد بن حسن دمشقی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابوالعشائر عمر بن خلیل ابن فارس قیسی نے خبر دی وہ کہتے ...ہم کو فقیہ ابوالقاسم علی بن محمد بن علی مصیصی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابومحمد عبدالرحمن بن عثمان بن قاسم بن ابی نصر نے خبر دی وہ ...تے تھے ہم کو ابوالحسن خیثمہ بن سلیمان بن حیدرہ طرابلسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوقلابہ رقاشی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم ...ے محمد بن صباح نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسمٰعیل بن زکریا نے نضر ابی عمر خزاز سے روایت کر کے بیان کیا انہوں نے عکرمہ ...ے انہوں نے ابن عباس سے روایت کی وہ کہتے تھے کہ رسول اللہؐ نے حرا سے جب وہ ہلنے لگا فرمایا ٹھہر جا کیونکہ تجھ پر نبی اور ...صدیق اور شہید کے سوا کوئی اور نہیں ہے اور اس پر نبیؐ اور ابوبکر اور عمر اور عثمان اور علی اور طلحہ اور زبیر اور عبدالرحمن اور سعد اور سعید ...رضوان اللہ علیہم اجمعین تھے۔

کہا اور ہم کو ابوالحسن خیثمہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن عوف طائی اور ابویحییٰ بن ابی سبرہ نے بیان کیا وہ دونوں کہتے ...تھے ہم سے ابوجابر محمد بن عبدالملک نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے معلی بن ہلال نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے لیث بن ابی سلیم

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

نے مجاہد سے روایت کر کے بیان کیا انہوں نے ابن عباس سے روایت کی وہ کہتے تھے رسول اللہؐ نے فرمایا کہ آسمان والوں سے میرے دو وزیر ہیں جبریل اور میکائیل اور اہل زمین میں سے میرے دو وزیر ہیں ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما۔

کہا اور ہم کو خیثمہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابراہیم بن ابی عبس قاضی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبید اللہ بن موسیٰ بیان کیا وہ کہتے تھے ہم کو یونس بن ابی اسحاق نے شعبی سے روایت کر کے خبر دی انہوں نے علی بن ابی طالب سے روایت کی وہ کہتے تھے میں نبیؐ کے ساتھ تھا کہ ابوبکر اور عمر آتے ہوئے دکھائی دیئے نبیؐ نے فرمایا اے علی یہ دونوں انبیاء اور مرسلین کے سوا اولین اور آخرین میں سے پیران اہل جنت کے سردار ہیں پھر آنحضرتؐ نے فرمایا اے علی ان دونوں کو اس کی خبر نہ کرنا۔

ہم کو ابو اسحاق ابراہیم بن محمد وغیرہ نے اپنی اسناد کے ساتھ ابو عیسیٰ ترمذی سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے بشار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو عامر عقدی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے خارجہ بن عبداللہ نے نافع سے روایت بیان کیا انہوں نے ابن عمر سے روایت کی وہ کہتے تھے رسول اللہؐ نے فرمایا کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے حق کو عمر کی زبان اور دل پر کر دیا اور ابن عمر کہتے تھے کہ لوگوں کو کوئی ایسا امر ہرگز نہیں پیش آیا کہ اس میں لوگوں نے مشورہ دیا ہو اور عمر نے بھی مشورہ دیا ہو کہ اس میں حضرت عمرؓ کی رائے کے موافق قرآن نازل ہوا جیسا کہ قیدیان بدر کی نسبت جب عمرؓ نے قتل کر دینے کا مشورہ دیا اوروں نے فدیہ لینے کی رائے دی (اور قیدیوں کو فدیہ لے کر چھوڑ دیا گیا) تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی لولا کتاب من الله سبق لمسكم فيما اخذتم عذاب عظيم (اگر خدا کی طرف سے کتاب (لکھا ہوا) نہ ہوتی تو جو کچھ تم نے لیا اس میں تمہارے لئے عذاب عظیم آ چکا ہوتا) اسی طرح حجاب اور شراب کی بابت حضرت عمرؓ کی رائے کے موافق اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں حکم نازل کیا۔

کہا اور ہم کو ابو عیسیٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن داؤد واسطی ابو محمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالرحمٰن بن اخی محمد بن منکدر سے روایت کر کے بیان کیا انہوں نے محمد بن منکدر سے انہوں نے جابر بن عبداللہ سے روایت کی وہ کہتے تھے کہ حضرت عمر نے ابوبکر سے کہا یا خير الناس بعد رسول الله (یعنی اے بہترین لوگوں کے رسول اللہؐ کے بعد) ابوبکر نے فرمایا تم یہ کہتے ہو میں نے رسول اللہؐ کو فرماتے سنا ہے کہ عمر سے بہتر کسی شخص پر آفتاب طلوع نہیں ہوا (یعنی عمر سے بہتر کوئی شخص نہیں ہے)

کہا اور ہم کو ابو عیسیٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے سلمہ بن شبیب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے مقری نے حیوۃ بن شریح سے روایت کر کے بیان کیا انہوں نے بکر بن عمرو سے انہوں نے مسرح بن ہاعان سے انہوں نے عقبہ بن عامر سے روایت کی وہ کہتے تھے رسول اللہؐ نے فرمایا ہے کہ اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر بن خطاب ہوتے۔

کہا اور ہم کو ابو عیسیٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے علی بن حجر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسمٰعیل بن جعفر نے حمید سے روایت کر کے بیان کیا انہوں نے انس سے روایت کی وہ کہتے تھے رسول اللہؐ نے فرمایا کہ میں جنت میں داخل ہوا ناگاہ ایک محل سونے کا دیکھا میں نے پوچھا یہ کس کا قصر ہے فرشتوں نے کہا قریش کے ایک جوان کا میں نے خیال کیا غالباً وہ جوان میں ہی ہوں پس میں نے پوچھا وہ جوان کون ہے فرشتوں نے کہا عمر بن خطاب۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کہا اور ہم کو ابو عیسیٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے حسین بن حریث نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم کو علی بن حسین بن واقد نے خبر کہتے تھے ہم سے ہمارے باپ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن بریدہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم نے بریدہ کو سنا وہ تے تھے کہ رسول اللہؐ کسی غزوہ میں گئے تھے جب واپس تشریف لائے تو ایک حبشیہ لونڈی آنحضرتؐ کی خدمت میں ہوئی اور عرض کیا یا رسول اللہ میں نے نذر کی تھی کہ اگر اللہ تعالیٰ آپ کو سلامت واپس لائے گا تو میں آپ کے سامنے دف ں گی آنحضرتؐ نے فرمایا اگر تو نے نذر کی تھی تو بجالے ورنہ نہیں اس لونڈی نے دف بجانا شروع کیا اتنے میں ابوبکرؓ آئے اور تی رہی پھر علی آئے اور وہ بجاتی رہی پھر عثمان آئے اور وہ بجاتی رہی پھر عمرؓ آئے تو اس لونڈی نے دف نیچے رکھ لیا اور اس پر رسول اللہؐ نے فرمایا اے عمرؓ تم سے شیطان ڈرتا ہے میں بیٹھا تھا اور وہ بجاتی رہی پھر ابوبکرؓ آئے وہ بجاتی رہی پھر علی آئے اور تی رہی پھر عثمان اور وہ بجاتی رہی پھر اے عمرؓ تم آئے تو اس نے دف کو چھپا لیا۔

کہا اور ہم سے ابو عیسیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے قتیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے لیث نے ابن عجلان سے روایت کے بیان کیا اور انہوں نے سعد بن ابراہیم سے انہوں نے ابی سلمہ سے انہوں نے عائشہؓ سے روایت کی وہ کہتی تھیں رسول اللہؐ رمایا ہے کہ اگلی امتوں میں محدث ہوا کرتے تھے اور میری امت میں اگر محدث ہوگا تو عمر بن خطاب ہیں۔ ہم کو احمد بن عثمان علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابورشید عبدالکریم بن احمد بن منصور نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابومسعود سلیمان بن ابراہیم نے ی وہ کہتے تھے ہم کو ابوبکر احمد بن موسیٰ بن مردویہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن سفیان بن ابراہیم نے بیان کیا وہ کہتے ہم سے مسلم بن سعید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے مجاشع بن عمرو نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے معتمر بن سلیمان نے اپنے سے روایت کرکے بیان کیا انہوں نے حسن سے روایت کی وہ کہتے تھے کہ عمر بن خطاب نے قریش مدینہ کی ایک قوم میں نکاح م بھیجا ان لوگوں نے نامنظور کیا اور مغیرہ بن شعبہ نے جو اس قوم میں نکاح کا پیغام دیا تو ان کے ساتھ نکاح کر دیا پس رسول نے فرمایا کہ ان لوگوں نے ایسے شخص کو نامنظور کیا ہے جس سے بہتر زمین پر کوئی نہیں۔

کہا اور ہم کو ابوبکر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو عبدالرحمٰن بن حسن اسدی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عیسیٰ بن ہارون بن فرج یان کیا وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن منصور نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسحاق بن بشر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ب نے جعفر بن مغیرہ سے روایت کرکے بیان کیا انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباس سے روایت کی وہ کہتے تھے کا ذکر بہت کیا کرو کیونکہ جب ان کا ذکر کرو گے تو عدل کا ذکر کرو گے اور جب عدل کا ذکر کرو گے تو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو گے۔

کہا اور ہم کو ابوبکر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن اسحاق نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے جعفر صائغ نے بیان کیا وہ تھے ہم سے حسین بن محمد مروذی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے فرات بن سائب نے میمون بن مہران سے روایت کرکے کیا انہوں نے ابن عمر سے انہوں نے اپنے باپ سے روایت کی کہ حضرت عمرؓ جمعہ کے دن رسول اللہؐ کے منبر پر خطبہ پڑھ رہے ہ یکایک آپ نے خطبہ میں چلا کر کہا یاساریۃ بن حصن الجبل الجبل من استرعی الذئب ظلم (یعنی پہاڑ کی آ جاؤ جس نے بھیڑیے سے نگہبانی چاہی اس نے ظلم کیا) یہ سن کر سب لوگ ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگے حضرت علی عمر کا کلام سچا ہوتا ہے خدا کی قسم جو کچھ عمر نے کہا اس سے کچھ نہ کچھ ضرور نتیجہ نکلے گا۔ جب نماز سے فارغ ہو چکے تو حضرت علی

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

نے حضرت عمر سے پوچھا کہ خطبہ پڑھتے وقت آپ کو کیا ظاہر ہوا تھا حضرت عمر نے کہا یہ کیا حضرت علی نے کہا یہ جو آپ
ساریة الجبل الجبل من استرعی الذئب ظلم۔ حضرت عمر نے تعجب سے پوچھا کیا میں نے یہ کہا تھا حضرت علی
کہا تھا اور مسجد کے تمام لوگوں نے سنا ہے حضرت عمر نے فرمایا کہ میرے دل میں یہ خیال گزرا کہ مشرکین نے ہمارے
بھائیوں کو ہزیمت دے دی ہے پس مجھ سے وہ کلام نکل پڑا جو تم نے سنا اس واقعہ کے ایک ماہ بعد فتح کی بشارت لے کر قا
اس نے بیان کیا کہ اسی جمعہ کو اسی وقت ایک آواز سی جیسے حضرت عمر کہہ رہے ہیں یا ساریة بن حصن الجبل الجبل
قاصد نے کہا یہ آواز سن کر ہم لوگ پہاڑ کی طرف پھر گئے پس اللہ تعالیٰ نے فتح دی۔

کہا اور ہم سے ابوبکر بن درعلج بن احمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن یحییٰ بن منذر نے بیان کیا وہ کہتے تھے
عتاب سہل بن حماد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے مختار بن نافع نے ابی حبان تیمی سے روایت کر کے بیان کیا انہوں نے ا
سے روایت کی انہوں نے علی سے روایت کی وہ کہتے تھے رسول اللہؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ ابوبکر پر رحم کرے انہوں نے اپنی
ہم سے کر دیا اور ہم کو دار الہجرۃ میں لائے اور اپنے مال سے بلال کو آزاد کرایا اور اللہ تعالیٰ عمر بن خطاب پر رحم کرے ک
ہیں اگرچہ کسی کو تلخ معلوم ہو۔

کہا اور ہم سے ابوبکر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن کامل نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابواسمٰعیل ترمذی
کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسحاق بن سعید دمشقی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سعید بن بشیر نے حرب بن خطاب سے روا
بیان کیا انہوں نے روح سے انہوں نے ابی سلمہ سے انہوں نے ابوہریرہ سے روایت کی وہ کہتے تھے کہ ایک مرتبہ ایک
سوار ہو گیا بیل (بحکم الٰہی) بولا کہ خدا کی قسم میں سواری کے لئے نہیں پیدا کیا گیا بلکہ کھیتی کے لئے پیدا کیا گیا ہوں لوگوں
کے بولنے پر تعجب کر کے) کہا سبحان اللہ پس نبیؐ نے فرمایا کہ میں (خدا کی اس قدرت پر) شہادت دیتا ہوں اور ا
گواہی دیتے ہیں حالانکہ جس وقت آنحضرتؐ نے یہ فرمایا حضرت ابوبکر اور عمر اس جگہ موجود نہ تھے۔

کہا اور ہم سے ابوبکر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن احمد بن ابراہیم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے بکر
بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالغنی بن سعید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے موسیٰ بن عبدالرحمٰن صنعانی نے ابن جریج
کر کے بیان کیا انہوں نے عطا سے انہوں نے ابن عباس سے روایت کی وہ کہتے تھے رسول اللہؐ نے فرمایا کہ بلاشبہ
کے دن تمام لوگوں پر عموماً فخر کرتا ہے اور عمر بن خطاب پر خصوصاً فخر کرتا ہے۔

ہم کو ابوالفضل عبداللہ بن احمد خطیب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابومحمد جعفر بن حسین سراج نے خبر دی وہ کہتے تھے
احمد بن شاذان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو عثمان بن احمد بن سماک نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن خلیل برجلانی
کہتے تھے ہم سے ابونضر مسعودی نے ابونہشل سے روایت کر کے بیان کیا انہوں نے ابی وائل سے روایت کی ہے وہ
بن مسعود نے کہا کہ عمر بن خطاب کو لوگوں پر چار فضیلت ہیں اول یہ کہ بدر کے قیدیوں کی بابت کہ حضرت عمر نے ان
دیا اور اسی کے موافق خدا نے یہ آیت نازل کی لولا کتاب من اللہ سبق لمسکم فیما اخذتم عذاب عظ
حجاب کے متعلق حضرت عمر نے مشورہ دیا کہ نبیؐ کی ازواج مطہرات پردہ میں رہیں اس پر زینب نے کہا اے ابن خطا

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کرتے ہو حالانکہ وحی ہمارے گھر میں آتی ہے پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی و اذا سالتموھن متاعا فاسالوھن من وراء حجاب (جب ازواج مطہرات سے کچھ مانگو تو پردے کے پیچھے سے مانگو) اور حضرت عمر کے لئے نبیؐ کی دعا تھی اللھم اید الاسلام بعمر (اے اللہ عمر سے اسلام کی تائید کر) اور حضرت عمر کی رائے حضرت ابوبکر کی خلافت کی بابت ہوئی۔ ہم کو ابو محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ہمارے باپ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابو طالب علی بن عبدالرحمٰن نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابوالحسن علی بن حسن بن حسین نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابو محمد بن نحاس نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابوسعید بن اعرابی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے غلابی یعنی محمد بن زکریا نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے بشر بن حجر شامی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حفص بن عمر دارمی نے حسن بن عمارہ سے روایت کر کے بیان کیا انہوں نے منہال بن عمرو سے انہوں نے سوید بن غفلہ سے روایت کی وہ کہتے تھے میں شیعوں کی ایک قوم پر گزرا وہ لوگ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کو برا کہہ رہے تھے اور ان کی منقصت بیان کرتے تھے میں علی بن ابی طالب کے پاس آیا اور کہا اے امیر المومنین میں شیعوں کے ایک گروہ پر گزرا جو حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کو گالیاں دیتے اور برا کہتے ہیں اور اگر وہ لوگ یہ نہ جانتے کہ آپ کے دل میں حضرت ابوبکر اور عمر کی برائی ہے تو ہرگز ان کو یہ جرأت نہ ہو سکتی تھی حضرت علی نے فرمایا معاذ اللہ میرے دل میں ابوبکر اور عمر کی سوا اچھائی کے ذرا بھی برائی نہیں ہے اور اس شخص پر خدا کی لعنت ہو جو حضرت عمر اور ابوبکر کی ذرا بھی برائی دل میں رکھے اس کے بعد حضرت روتے ہوئے اٹھے اور نماز کے لئے منادی کی لوگ جمع ہوئے اور حضرت علی منبر پر بیٹھے اور آپ کے اس قدر آنسو جاری تھے کہ داڑھی تر تھی آپ کھڑے ہو گئے اور نہایت بلیغ خطبہ پڑھا پھر کہا کہ وہ لوگ کیسے ہیں جو میری نسبت ایسی بات کہتے ہیں جس سے میں بری اور بیزار ہوں بلکہ جو کچھ وہ کہتے ہیں اس پر سزا دینے کو تیار ہوں قسم ہے خدا کی ابوبکر اور عمر کو ہر ایک مومن متقی دوست رکھتا ہے اور ان سے وہی بغض رکھے گا جو فاجر اور بدکار ہو گا ابوبکر اور عمر رسول اللہ کے بھائی اور آنحضرتؐ کے یار اور وزیر تھے۔

کہا اور ہم کو ہمارے باپ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابوالحسن علی بن احمد بن منصور فقیہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوبکر خطیب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن احمد بن رزق نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن علی بن عبدالجبار بن خیرویہ ابو سہل کلوذانی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن یونس قرشی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے روح بن عبادہ نے عوف سے روایت کر کے بیان کیا انہوں نے قسامہ بن زہیر سے روایت کی وہ کہتے تھے ایک اعرابی حضرت عمر بن خطاب کے سامنے کھڑا ہو کر کہنے لگا اے عمر خیرات کرو اس کی جزا جنت ملے گی میرے کھانے اور کپڑے کا سامان کر دو میں خدا کی قسم کھاتا ہوں کہ آپ ضرور ایسا کر دیں گے۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ اگر ہم ایسا نہ کریں تو کیا ہو گا اعرابی نے کہا خدا کی قسم میں اسی طرح گزار دوں گا حضرت عمر نے فرمایا پھر کیا ہو گا اعرابی نے کہا خدا کی قسم تم سے میری بابت سوال ہو گا اور جس سے سوال کیا جائے گا وہ جنت میں جائے گا یا دوزخ میں پس حضرت عمر رونے لگے یہاں تک آپ کی داڑھی آنسوؤں سے تر ہو گئی پھر آپ نے اپنے غلام سے کہا کہ اس کو میرا کرتا دے دے اور فرمایا قسم ہے خدا کی اس کرتے کے سوا میں کسی چیز کا مالک نہیں ہوں۔ زید بن اسلم نے اپنے باپ سے روایت کی وہ کہتے تھے کہ عمر بن خطاب ایک رات گشت کے لئے نکلے ناگاہ ایک مکان کی طرف گزرے دیکھا کہ اس مکان میں ایک عورت ہے اور اس کے گرد چند لڑکے رو رہے ہیں اور ہانڈی جس میں پانی بھرا ہوا ہے آگ پر رکھی ہوئی ہے حضرت عمر بن خطاب دروازہ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کے قریب گئے اور اس عورت سے کہا اے اللہ کی بندی یہ لڑکے کیوں رو رہے ہیں اس عورت نے جواب دیا کہ بھوک سے رو رہے ہیں پھر آپ نے پوچھا کہ یہ ہانڈی آگ پر کیوں رکھی ہے اس عورت نے کہا اس ہانڈی میں پانی بھر کر جوش دیتی ہوں لڑکوں سے حیلہ کرتی ہوں کہ اس میں آٹا اور روغن ہے (یعنی کھانا پک رہا ہے) یہاں تک کہ لڑکے سو جاتے ہیں۔ حضرت گئے اور رونے لگے پھر دار الصدقہ میں آئے اور ایک بوری لے کر اس میں کچھ آٹا اور روغن اور چربی اور کھجور اور کپڑے اور بھر کر کہا اے اسلم مجھ پر اٹھا دے میں نے عرض کیا یا امیر المومنین میں اس کو اٹھا کر لے جاؤں گا آپ نے فرمایا ہرگز نہیں اس کو میں ہی لے چلوں گا کیونکہ آخرۃ میں مجھی سے باز پرس ہوگی پھر آپ اس کو اپنے کندھے پر اٹھا کر اس عورت کے گھر میں اور اس میں سے کچھ آٹا اور کچھ چربی اور کھجور ہانڈی میں ڈال کر پکانے لگے اور اس کو ہاتھ سے ہلاتے جاتے تھے اور ہانڈی کی آگ پھونکتے جاتے تھے اسلم کا بیان ہے کہ حضرت عمر کی داڑھی بڑی تھی میں نے دیکھا کہ آگ پھونکنے میں دھواں آپ کی کے درمیان سے نکلتا تھا الغرض جب کھانا تیار ہو گیا تو حضرت عمر نے اپنے ہاتھ سے ان لڑکوں کو کھلایا یہاں تک کہ آسودہ ہو آپ ان لڑکوں کے سامنے لیٹ گئے اور میں خوف سے کچھ کہہ نہ سکتا تھا جب وہ لڑکے کھیلنے اور ہنسنے لگے تو آپ وہاں سے مجھ سے پوچھا اے اسلم تم جانتے ہو میں کیوں ان لڑکوں کے سامنے لیٹا میں نے کہا نہیں آپ نے فرمایا ان لڑکوں کو روتا ہوا پس میں نے پسند نہیں کیا کہ ان لڑکوں کو ہنستا ہوا دیکھے بغیر چھوڑ کر چلا جاؤں اس وجہ سے میں نے ایسا کیا اور جب وہ ہنسنے لگے دل خوش ہو گیا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت

ہم کو محمد بن محمد بن سرایا وغیرہ نے اپنی اسناد کے ساتھ محمد بن اسمٰعیل سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن بن نمیر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن بشر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوبکر بن سالم نے سالم سے روایت کر کیا انہوں نے عبداللہ بن عمر سے روایت کی وہ کہتے تھے نبیؐ نے فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں ایک چاہ پر ایک ڈ لکڑی پر لٹکایا ہوا ہے کھینچ رہا ہوں پھر ابوبکر آئے اور انہوں نے ایک یا دو ڈول آہستگی سے کھینچا اور خدا ان کی مغفرت کرے بن خطاب آئے اور وہ ڈول بہت بڑا ہو گیا (اور عمر نے اس قدر ڈول کھینچے کہ) میں نے کسی قوی آدمی کو ایسا کرتے نہیں دیکھا تک کہ سب لوگ سیراب ہو کر پانی کے کنارہ بیٹھ گئے یہ اس طرف اشارہ ہے جو کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عمرؓ کی خلافت میں فتح دی اور مسلمانوں کو کفار سے اس قدر بکثرت مال غنیمت ملا کہ تمام مسلمان آسودہ حال ہو گئے۔

اور دوسری حدیث میں آیا ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ اگر تم لوگ عمر بن خطاب کو خلیفہ بناؤ گے تو ان کو امر الٰہی اور دنیا میں نہایت قوی پاؤ گے۔ یہ حدیث پہلے بیان ہو چکی۔ احمد بن عثمان نے کہا ہم کو ابو رشید نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو سلیمان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابوبکر بن مردویہ حافظ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے سلیمان بن احمد نے بیان کیا وہ کہتے سے ہاشم بن مرثد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو صالح فراء نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو اسحاق فزاری نے بیان کہتے تھے ہم سے شعبہ نے سلمہ بن کہیل سے روایت کر کے بیان کیا انہوں نے ابی زعرا یا زید بن وہب سے روایت کی وہ کہ سوید بن غفلہ جعفی حضرت علی کی خلافت کے زمانہ میں ان کے پاس آئے اور کہا اے امیر المومنین میں کچھ لوگوں کے پاس

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کی نسبت ان کی شان کے خلاف باتیں ذکر کرتے تھے اور یہ حدیث بیان کی کہ جب رسول اللہؐ کا زمانہ وفات قریب آیا تو آپ نے فرمایا کہ ابوبکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں حضرت ابوبکر نے رسول اللہؐ کی حیات میں سات روز تک نماز پڑھائی پھر جب رسول اللہ ﷺ کو خدا نے وفات دی تو کچھ لوگ اسلام سے مرتد ہو گئے اور کہا ہم نماز پڑھیں گے مگر زکوٰۃ نہ دیں گے تمام صحابہ اس پر راضی ہو گئے لیکن ابوبکر صدیق نے انکار کیا اور تنہا اپنی رائے کو سب صحابہ کی رائے پر ترجیح دی اور کہا خدا کی قسم اگر وہ لوگ خدا اور رسول کی مقرر کردہ زکوٰۃ سے ایک رسی بھی نہ دیں گے تو میں ان سے اسی طرح لڑوں گا جس طرح نماز کے چھوڑنے پر پھر سب مسلمانوں نے بخوشی بیعت کی اور عبدالمطلب کی اولاد میں سے سب سے پہلے میں نے سبقت کی۔ حضرت ابوبکر صدیق دنیا سے بالکل بے تعلق تھے اور رسول اللہؐ کی تمام سیرتیں آپ میں موجود تھیں ہم لوگ آپ کے کسی حکم سے انکار نہیں کرتے تھے جب آپ کی وفات قریب ہوئی تو آپ نے دیکھا کہ حضرت عمرؓ خلافت کے زیادہ لائق ہیں اور اگر خلافت کے بارہ میں یگانگت کا خیال ہوتا تو حضرت ابوبکر اپنے بیٹے کو خلیفہ بناتے پھر آپ نے حضرت عمر کو خلیفہ بنانے کے بارہ میں مسلمانوں سے مشورہ لیا بعض مسلمان راضی ہوئے اور بعض مسلمانوں نے کہا کہ آپ ہم لوگوں پر ایسے کو امیر بناتے ہیں جو آپ کی زندگی میں ہم پر نہایت سختی کرتے ہیں آپ خدا کو کیا جواب دیں گے حضرت ابوبکر نے کہا کہ جب میں خدا کے پاس جاؤں گا تو کہوں گا کہ اے میرے پروردگار میں نے مسلمانوں پر ایسے شخص کو امیر بنایا جو سب سے بہتر تھا الغرض حضرت ابوبکر نے حضرت عمرؓ کو ہم پر خلیفہ بنایا پھر حضرت عمر نے رسول اللہؐ اور ابوبکر کے تمام احکام ہم پر قائم رکھے اور ہم لوگوں نے ان میں کوئی خرابی نہیں دیکھی آپ سے ہر روز دین و دنیا کی ترقی ہوتی رہی خدا نے آپ کو زمین پر فتوحات دیں اور آپ کی وجہ سے شہر آباد ہوئے آپ خدا کی باتوں میں کسی کی ملامت کا خیال نہ کرتے تھے حق اور عدل میں آپ کے نزدیک دور اور نزدیک والے سب برابر تھے خدا نے آپ کے دل اور زبان پر حق جاری کر دیا تھا حتیٰ کہ ہم خیال کرتے ہیں کہ آپ کی زبان پر روح القدس کی آواز تھی اور ملائکہ آپ کی اعانت کرتے تھے۔

کہا اور ہم کو ابن مردویہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن اسحاق بن ابراہیم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن قاسم بزار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یحییٰ بن مسعود نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن محمد بن ایوب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسمٰعیل بن عبدالرحمٰن ہاشمی نے عبد خیر سے روایت کر کے بیان کیا انہوں نے علی بن ابی طالب سے روایت کی حضرت علی نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ابوبکر اور عمر کو قیامت تک کے بادشاہوں کے لئے حجت بنایا ہے خدا کی قسم وہ دونوں سبقت لے گئے اور اپنے بعد والوں کو سخت مشقت میں ڈال گئے ان کی یاد امت کو غمگین کرتی ہے اور سرداروں کے لئے موجب طعن۔

ہم کو عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے بطور اذن کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابوبکر محمد بن عبدالباقی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو حسن بن علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابو عمر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابوالحسن نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو حسین بن فہم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن سعد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن عمر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوبکر عبداللہ بن ابی سبرہ نے عبدالمجید بن سہیل سے روایت کر کے بیان کیا انہوں نے ابی سلمہ بن عبدالرحمٰن سے روایت کی دوسری سند محمد نے کہا اور ہم کو عمرو بن عبداللہ بن عنبسہ ابی نضر سے روایت کر کے خبر دی انہوں نے عبداللہ بہی سے روایت کی کہ جب ابوبکر صدیقؓ بیمار ہوئے تو

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

عبدالرحمٰن ابن عوف کو بلایا اوران سے عمر بن خطاب کا حال پوچھا عبدالرحمٰن نے کہا آپ ہم سے وہ بات پوچھتے ہیں جو آپ کو ہم سے زیادہ معلوم ہے پھر ابوبکر صدیق نے عثمانؓ بن عفان کو بلایا اوران سے حضرت عمر کا حال پوچھا حضرت عثمان نے کہا آپ کو ہم سے زیادہ معلوم ہے لیکن اس قدر مجھے معلوم ہے کہ حضرت عمر کا باطن ان کے ظاہر سے بہتر ہے اور ہم میں ان کے مثل کوئی نہیں ہے پھر ابوبکر نے سعید بن زید اور ابوالاعور اور اسید بن حضیر وغیرہ کو بلا کر مشورہ لیا اسید نے کہا کہ میں حضرت عمر کو آپ کے بعد سب سے بہتر جانتا ہوں اوران کا باطن ان کے ظاہر سے بہت اچھا ہے پھر جب دیگر صحابہ نے عبدالرحمٰن اور عثمان کا ابوبکر کے پاس خلوت میں جانا سنا تو وہ لوگ بھی ابوبکر کے پاس آئے اوران میں سے کسی نے کہا اے ابوبکر جب خدائے تعالیٰ تم سے عمر کو خلیفہ بنانے کی بابت سوال کرے گا تو کیا جواب دو گے کیونکہ عمر کی سختی تم دیکھ رہے ہو ابوبکر نے کہا مجھ کو اٹھا کر بٹھاؤ (لوگوں نے آپ کو بٹھایا تو) آپ نے فرمایا تم لوگ مجھ کو خدا کا خوف دلاتے ہو میں خدا سے کہوں گا کہ اے پروردگار میں نے ایسے شخص کو خلیفہ بنایا جو سب سے بہتر تھا یہ کہہ کر حضرت ابوبکر لیٹ گئے اور عثمان بن عفان کو بلا کر کہا لکھو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم یہ وہ عہد ہے جو ابوبکر بن ابوقحافہ نے دنیا سے دارآخرت کی طرف جاتے وقت لکھا بیشک میں نے اپنے بعد عمر بن خطاب کو تم لوگوں پر خلیفہ بنایا پس تم لوگ ان کا حکم سنو اور اطاعت کرو اگر وہ عدل کریں تو ان کے ساتھ میرا یہی خیال ہے اور اگر بدل جائیں تو ہر شخص کے لئے وہی ہے جو وہ کرے اور میں نے تو بہتری ہی کا ارادہ کیا ہے اور میں غیب کی خبر نہیں رکھتا اور تم لوگوں پر سلام اور خدا کی رحمت ہو پھر حضرت ابوبکر نے اس پر مہر کردی حضرت عثمان وہ مہری تحریر لے کر باہر آئے اوران کے ساتھ عمر بن خطاب اور اسید بن سعید بھی تھے حضرت عثمان نے لوگوں سے کہا کہ کیا تم لوگ اس شخص کی بیعت کرو گے جس کا نام اس تحریر میں ہے سب لوگوں نے کہا ہاں اور بعض لوگوں نے یہ بھی کہا کہ ہم نے اس شخص کو جان لیا ابن سعد نے اس کہنے والے سے کہا کہ وہ عمر ہیں الغرض سب نے اقرار کیا اور راضی ہوگئے اور سبھوں نے بیعت کرلی اس کے بعد حضرت ابوبکر نے حضرت عمر کو خلوت میں بلایا اور جو کچھ وصیت کرنی تھا وصیت کی پھر حضرت عمر باہر نکلے اور حضرت ابوبکر ہاتھ اٹھا کر یہ دعا کرنے لگے اے پروردگار میں نے یہ کام محض لوگوں کی بہتری کے لئے کیا ہے مجھ کو لوگوں پر فتنہ کا خوف ہوا اس لئے میں نے ان میں وہ کام کیا جس کو تو خوب جانتا ہے اور میں نے تیرے لوگوں پر ایسے شخص کو خلیفہ بنایا جو سب سے بہتر اور تمام لوگوں کی اصلاح چاہنے والا ہے۔

صالح بن کیسان نے حمید بن عبدالرحمٰن بن عوف سے انہوں نے اپنے باپ سے روایت کی وہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس مرض موت میں آئے اس وقت آپ کو کچھ افاقہ تھا عبدالرحمٰن نے کہا بحمد اللہ آپ کو صحت ہے ابوبکر نے فرمایا تم ایسا خیال کرتے ہو انہوں نے کہا ہاں ابوبکر نے فرمایا اس حالت میں بھی مجھ کو نہایت شدید درد ہے اور اے گروہ مہاجرین جو صدمہ تم سے مجھ کو پہنچا ہے وہ اس میرے درد سے بھی زیادہ سخت ہے کیونکہ میں نے تم پر ایک شخص کو خلیفہ بنایا جو تم سب سے بہتر ہے پس تم میں سے ہر شخص میرے اس کام سے سخت ناراض اور خشمناک ہے اور یہ چاہتا ہے کہ خلافت اسی کو ملے تم لوگ یہ دیکھ رہے ہو کہ دنیا آرہی ہے لیکن وہ آتی رہے گی یہاں تک کہ تم لوگ حریر کا فرش اور دیبا کی مسند بنانا شروع کرو گے اور تم لوگوں کو صوف پر لیٹنے سے ایسی تکلیف ہوگی جیسے ببول کے کانٹوں پر لیٹنے سے ہوتی ہے۔

ہم کو ابومحمد بن ابی القاسم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ہمارے باپ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابوالقاسم بن سمرقندی

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تے تھے ہم کو ابوالحسن بن نقور نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو عیسیٰ بن علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابوالقاسم بغوی نے خبر دی وہ تے تھے ہم سے داؤد بن عمرو نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یحییٰ بن عبدالملک بن حمید بن ابی غنیۃ نے بیان کیا انہوں نے صلت بہرام سے انہوں نے یسار سے روایت کی وہ کہتے تھے جب حضرت ابوبکر صدیق سخت بیمار ہوئے تو ایک روز مکان کے روزن جھانک کر فرمایا اے لوگوں میں نے ایک عہد لکھا ہے پس کیا تم سب اس پر راضی ہو جاؤ گے سب لوگوں نے کہا یا خلیفہ رسول اللہؐ شک ہم لوگ راضی ہیں حضرت علی نے فرمایا ہم تو اسی وقت راضی ہوں گے جب عمر بن خطاب (خلیفہ) ہوں۔

ہم کو ابوالقاسم حسین بن ہبۃ اللہ بن محفوظ بن صصری تغلبی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو شریف ابوطالب علی بن حیدرہ بن جعفر ی حسینی اور ابوالقاسم حسن بن محمد اسدی نے خبر دی وہ دونوں کہتے تھے ہم کو ابوالقاسم علی بن ابی العلاء نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو بن عبدالرحمٰن بن عثمان بن قاسم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابوالحسن خیثمہ بن سلیمان بن حیدرہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے مان بن عبدالحمید مہرانی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم کو عبدالغفار بن داؤد حرانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے یعقوب بن الرحمٰن بن عبدالقاری نے موسیٰ بن عقبہ سے روایت کر کے بیان کیا انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے سلیمان بن ابی خثیمہ انہوں نے اپنی دادی شفا سے روایت کی یہ شفا اول ہجرت کرنے والوں میں سے ہیں اور حضرت عمرؓ جب سوق میں آتے تو کے پاس ضرور جاتے تھے۔ ابن ابی خثیمہ نے کہا میں نے اپنی دادی شفا سے پوچھا کہ حضرت عمرؓ کو امیرالمومنین کب سے لکھا انہوں نے کہا کہ حضرت عمر نے عراق کے عامل کو لکھا کہ دو دانش مند اور ہوشیار آدمی ہمارے پاس بھیج دو تا کہ میں ان لوگوں حالات دریافت کروں عامل عراق نے عدی بن حاتم اور لبید بن ربیعہ کو حضرت عمرؓ کے پاس بھیج دیا یہ دونوں آئے اور اپنے نٹوں کو مسجد کے پاس بٹھلا کر مسجد میں داخل ہوئے اور عمرو بن عاص سے ملاقات کی اور ان سے کہا کہ ہمارے واسطے رالمومنین کے حضور میں حاضر ہونے کی اجازت طلب کرو عمرو بن عاص کہتے ہیں کہ میں نے عدی بن حاتم اور لبید بن ربیعہ کہا خدا کی قسم تم نے حضرت عمر کا بہت اچھا نام رکھا کیونکہ وہ امیر ہیں اور ہم لوگ مومنین ہیں پھر میں حضرت عمرؓ کے پاس حاضر اور کہا یا امیرالمومنین جب حضرت عمرؓ نے اس کی بابت دریافت کیا تو میں نے کہا یا امیرالمومنین عراق کے عامل نے عدی بن م اور لبید بن ربیعہ کو یہاں بھیجا وہ دونوں جب یہاں پہنچے تو اپنے اونٹوں کو مسجد کے پاس بٹھلا کر میرے پاس آئے اور مجھ سے ا کہ ہمارے واسطے امیرالمومنین کے پاس حاضر ہونے کی اجازت طلب کرو میں نے کہا کہ تم نے بہت اچھا نام رکھا کیونکہ رت عمرؓ امیر ہیں اور ہم سب لوگ مومنین ہیں۔ اس کے پہلے (فرمان و نامہ وغیرہ میں) یہ لکھا جاتا تھا من عمر خلیفة لیفة رسول الله صلی الله علیه وسلم مگر اسی دن سے یہ لکھا جانے لگا من عمر امیرالمومنین بعضوں نے کہا ہے کہ رت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضرت ابوبکرؓ کو یا خلیفہ رسول اللہؐ کہا جاتا تھا اور مجھ کو یا خلیفہ خلیفہ رسول اللہ کہا جاتا ہے مگر ں میں طوالت ہے تم سب لوگ مومنین ہو اور میں تمہارا امیر ہوں (لہٰذا امیرالمومنین کہنا نہایت مناسب ہے) اور بعض لوگ تے ہیں کہ مغیرہ بن شعبہ نے حضرت عمرؓ کو امیرالمومنین کہا تھا۔ واللہ اعلم۔

ضرت عمر رضی اللہ عنہ کی سیرت

حضرت عمرؓ کو فتوحات بہت ہوئیں اور آپ نے بہت شہر آباد کئے عراق شام، مصر جزیرہ، دیار بکر، آذربیجان، آرمینیہ بلاد

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

جبال، آرانیہ بلاد فارس اور خوزستان وغیرہ سب آپ ہی نے فتح کئے۔ خراسان کی بابت اختلاف ہے بعض کا قول ہے کہ حضرت عمر ہی نے فتح کیا تھا مگر آپ کے بعد نکل گیا پھر حضرت عثمانؓ نے فتح کیا اور بعضوں کا قول ہے کہ اس کو بھی حضرت عمر نے انہیں فتح کیا تھا بلکہ حضرت عثمانؓ کے عہد خلافت میں فتح ہوا اور یہی صحیح ہے حضرت عمر تمام لوگوں پر عطا و بخشش کرتے اور اپنے بیت المال میں مثل اجیر کے سمجھتے تھے اور اپنے کو کسی مسلمان پر ذرا بھی فوقیت نہ دیتے۔ ہر قسم کے دفتر مرتب کئے اور ہر شخص کو اس کے درجہ کے موافق رتبہ دیا پس اہل مدینہ کو آپ کے پاس جانے میں سب لوگوں پر اولیت تھی اور اہل بدر میں سے حضرت علی کو اولیت تھی اور یہی ترتیب عطایا میں بھی تھی اور جو لوگ رسول اللہ ﷺ سے زیادہ قریب تھے جیسے بنی ہاشم ان کے نام سب سے پہلے درج کئے تھے پھر ان کے بعد ان لوگوں کے نام تھے جو بہ نسبت بنی ہاشم کے کچھ کم قربت رکھتے تھے وعلی ہذا القیاس۔

ہم کو قاسم بن علی بن حسن نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ہمارے باپ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو فاطمہ بنت حسین بن حسن بن فضلویہ نے خبر دی وہ کہتی تھیں ہم کو ابوبکر احمد بن خطیب نے خبر دی وہ کہتے تھے کہ ہم کو ابوبکر حیری نے خبر دی وہ کہتے تھے ابو العباس اصم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ربیع نے خبر دی وہ کہتے تھے شافعی نے کہا کہ ہم کو ہمارے عم محمد بن علی بن شافع نے کسی یعنی محمد بن علی بن حسن یا کسی دوسرے سے روایت کر کے خبر دی انہوں نے عثمان بن عفان کے غلام سے روایت کی وہ کہتے تھے ایک مرتبہ سخت گرمی کے دنوں میں حضرت عثمانؓ کے پاس ان کے مکان میں تھے ناگاہ دیکھا کہ ایک شخص اونٹ کے دو بچے لئے جا رہا ہے اور تپش کی وجہ سے زمین پر اس کے پیر جلے جاتے ہیں حضرت عثمان نے فرمایا دیکھو یہ کون شخص ہے میں نے عرض کیا کہ شخص چادر سر میں لپیٹے ہوئے اونٹ کے دو بچے لئے جا رہا ہے پھر جب وہ شخص اور قریب گیا تو حضرت عثمان نے اب دیکھو کون شخص ہے میں نے دیکھا تو حضرت عمر بن خطاب تھے میں نے حضرت عثمان سے عرض کیا یہ تو امیر المومنین ہیں حضرت عثمان کھڑے ہو گئے اور (دیکھنے کے لئے) دروازہ سے سر نکالا مگر گرم ہوا کی تکلیف سے پھر سر اندر کر لیا جب حضرت عمرؓ سامنے آئے تو حضرت عثمان نے ان سے پوچھا کہ آپ اس وقت کیوں نکلے حضرت عمر نے فرمایا کہ صدقہ کے اونٹ چرانے کے لئے یہ چلے گئے اور ان کے یہ دو بچے پیچھے چھوٹ گئے میں نے چاہا کہ ان کو چراگاہ میں اونٹوں کے پاس پہنچا دوں کیونکہ مجھ کو خوف ہے اگر یہ دونوں بچے ضائع ہو گئے تو مجھ سے اللہ تعالیٰ باز پرس کرے گا۔ حضرت عثمان نے کہا یا امیر المومنین آپ پانی کے قریب میں آ کر ٹھہریں ہم آپ کا کام کر دیں گے حضرت عمر نے فرمایا تم سایہ میں بیٹھے رہو اور اس کے بعد چلے گئے حضرت عثمان نے کہا جو شخص قوی امین کو دیکھنا چاہتا ہو وہ ان کو دیکھے۔

سری بن یحییٰ نے روایت کی کہ ہم سے یحییٰ بن مصعب کلبی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عمر بن نافع ثقفی نے ابوبکر عیسیٰ سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے میں عمر بن خطاب اور عثمان بن عفان اور علی بن ابی طالب کے ساتھ صدقہ کے وقت آیا حضرت عثمان سایہ میں بیٹھ گئے اور حضرت علی ان کے پاس کھڑے ہو کر وہ باتیں ان سے کہتے جاتے جو حضرت عمر کہتے تھے اور حضرت عمر باوجود سخت گرمی کے دن ہونے کے دھوپ میں کھڑے تھے اور آپ کے پاس دو سیاہ چادریں تھیں ایک کی تہ بند باندھ لی تھی ایک سر پر ڈال لی تھی اور صدقہ کے اونٹوں کا معائنہ کر رہے تھے اور اونٹ کے رنگ اور ان کی عمریں لکھتے تھے حضرت علی نے حضرت عثمان سے کہا کہ کتاب اللہ میں تم نے حضرت شعیب علیہ السلام کی بیٹی کا یہ قول سنا ہے ان خیر من استاجرت القوی

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

نی بے شک بہتر مزدور قوی امین ہے) پھر حضرت علی نے حضرت عمر کی طرف اشارہ کر کے کہا یہ وہی قوی امین ہیں۔

مجھ کو کئی آدمیوں نے اجازۃً ابو غالب بن بناء سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابو علی حسن بن محمد بن فہد علاف نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوالحسن محمد بن احمد بن ابی العوام نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے موسیٰ بن داؤد ضبی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن عبداللہ بن محمد بن احمد بن حماد موصلی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوالحسین محمد بن عثمان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم کو ابن صبیح نے اسماعیل بن زیاد سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے حضرت علی ابن ابی طالب رمضان کے مہینہ میں مسجدوں پر گزرے اوران مسجدوں میں قندیلیں روشن تھیں حضرت علی نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ حضرت عمر کی قبر کو روشن کرے جیسا کہ انہوں نے ہماری مسجدیں روشن کر دیں۔ حماد بن سلمہ نے یحییٰ بن سعید سے روایت کی انہوں نے عبداللہ بن عامر بن ربیعہ سے روایت کی وہ کہتے تھے ہم حضرت عمر بن خطاب کے ساتھ مکہ معظمہ چلے آپ نے قیام کے لئے کہیں کوئی خیمہ نہیں نصب کرایا بلکہ جب اترتے تھے تو کسی درخت پر چادر یا جرسہ (چمڑے کی چٹائی) تان دیا جاتا اسی کے سایہ میں ٹھہرتے تھے۔

موسیٰ بن ابراہیم مروزی نے فضیل بن عیاض سے انہوں نے لیث سے انہوں نے مجاہد سے روایت کی وہ کہتے تھے حضرت عمر بن خطاب نے ایک مرتبہ حج کیا اوراس میں مدینہ سے مکہ تک اور مکہ سے مدینہ تک اسی ۸۰ درہم خرچ کئے اس پر بھی افسوس کرتے تھے اور ہاتھ ملتے تھے اور کہتے تھے کہ ہم اس لیے خلیفہ نہیں بنائے گئے کہ اللہ تعالیٰ کے مال میں اسراف کریں۔

ہم کو محمد بن ابی القاسم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ہمارے باپ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابو غالب بن بناء نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابو محمد جوہری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابو عمر بن حیویہ اور ابو بکر بن اسمٰعیل نے خبر دی وہ دونوں کہتے تھے ہم کو یحییٰ بن محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو حسین بن حسن نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابن المبارک نے مالک بن مغول سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو خبر ملی کہ عمر بن خطاب نے فرمایا ہے کہ اپنے نفسوں کا محاسبہ کرو قبل اس کے کہ تم سے محاسبہ کیا جائے کیونکہ یہ بہت آسان ہے اوراپنے نفسوں کو وزن کرو قبل اس کے وزن کئے جاؤ اور قیامت کے لئے سامان مہیا کرلو اس دن خدا کے سامنے پیش کئے جاؤ گے اور تمہارا کوئی راز مخفی نہ رہے گا۔ حضرت عمر کی سیرت میں نہایت ہی عجیب باتیں ہیں جن کی استطاعت اسی شخص کو ہو سکتی ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے توفیق دے اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو اور اپنے احسان و کرم سے ان کو راضی کرے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی شہادت

ہم کو ابوالبرکات حسن بن محمد بن حسن شافعی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابوالعشائر محمد بن خلیل نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابوالقاسم علی بن محمد بن علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابو محمد عبدالرحمٰن بن عثمان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابوالحسن خثیمہ بن سلیمان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن حسن ہاشمی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالاعلیٰ بن حماد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یزید بن زریع نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سعید بن ابی عروبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے قتادہ نے انسؓ سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ احد پر چڑھے اور آپ کے ہمراہ ابوبکر اور عمر اور عثمان بھی تھے احد ہلنے لگا رسول اللہ ﷺ نے اپنا پائے مبارک اس پر مارا اور فرمایا اے احد ٹھہر جا کیوں کہ تجھ پر نبی اور صدیق اور دو شہیدوں کے سوا کوئی اور نہیں۔ ہم کو ہم بن علی بن حسن نے بطور کتابت کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ہمارے باپ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم ابو محمد بن طاؤس نے خبر دی

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وہ کہتے تھے ہم کو طراد بن محمد نے خبر دی اور نیز ہم کو بسند عالی ابوالفضل عبداللہ بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو طراد بن محمد بطور اجازۃ اگرچہ سماع نہ ہوا ہو خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابوالحسین بن بشران نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابو علی بن صفوان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابوبکر بن ابی الدنیا نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوخیثمہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یزید بن ہارون نے بن سعید بن میتب سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ عمر بن خطاب جب (مقام) منٰی سے لوٹے تو بطحا میں ٹھہرے وہاں کنکریوں کا ایک تودہ بنا کر اپنی چادر کا ایک گوشہ بچھا دیا اور اس پر سر رکھ کر دونوں ہاتھ آسمان کی طرف اٹھائے اور یہ دعا کرنے لگے کہ اے اللہ میں بوڑھا ہوا اور میری قوت ضعیف اور میری عقل سست ہو گئی پس اے اللہ تو مجھ کو اپنے پاس اٹھا لے اس کے ذی الحجہ کا مہینہ بھی نہیں گزرا کہ آپ زخمی کیے گئے اور آپ کی وفات ہو گئی۔

ہم کو ابو محمد بن ابی قاسم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ہمارے باپ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابو محمد بن اکفانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو عبدالعزیز کنانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو تمام بن محمد اور عبدالرحمٰن بن عثمان اور عقیل بن عبداللہ نے خبر دی کہا اور محمد بن اکفانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابو عبداللہ محمد بن عقیل بن کریزی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابو محمد بن ابی نصر تمیمی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو احمد بن قاسم بن معروف نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوزرعہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم کو شعیب نے زہری سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ کو محمد بن جبیر بن مطعم نے خبر دی وہ کہتے تھے حضرت عمر کے ہمراہ اس حج میں تھا جو آپ نے آخر میں کیا ہم لوگ جبل عرفہ پر ٹھہرے تھے ایک شخص نے دور سے چلا کر یا خلیفہ پس ایک شخص قبیلہ لہب کا جو قبیلہ ازدشنوہ کی ایک شاخ ہے کہنے لگا تجھ کو کیا ہو گیا ہے خدا تیری آواز قطع کرے خدا کی قسم حضرت اس سال کے بعد اس پہاڑ پر کبھی نہ ٹھہریں گے جبیر کہتے ہیں کہ میں اس لہبی سے لڑنے لگا اور میں نے اس کو گالیاں دیں دو دن جب لوگ رمی کر رہے تھے اور حضرت عمر بھی رمی جمار کر رہے تھے کہ ناگاہ ایک کنکری آپ کے سر میں آ کر لگی اور خون ایک شخص نے کہا قسم ہے رب کعبہ کی کہ اس سال کے بعد حضرت عمرؓ بھی اس جگہ نہ ٹھہریں گے جبیر کہتے ہیں کہ میں نے جا کر کہنے والے شخص کو دیکھا تو وہ وہی لہبی شخص تھا جس نے جبل عرفہ پر حضرت عمر کی نسبت کہا تھا کہ خدا کی قسم حضرت عمرؓ اس سال کے بعد بھی اس پہاڑ پر نہ ٹھہریں گے۔

لہب: لام کے کسرہ اور ہاء کے سکون کے ساتھ ہے۔

ہم کو ابوالفضل بن ابی الحسن فقیہ نے اپنی اسناد کے ساتھ ابی یعلیٰ سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن ابی بکری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے شبابہ بن سوار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سعید نے قتادہ سے روایت کر کے انہوں نے سالم بن ابی جعد سے انہوں نے معدان بن ابی طلحہ یعمری سے روایت کی وہ کہتے تھے حضرت عمرؓ نے خطبہ پڑھا فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ ایک مرغ نے مجھے ایک دو چونچ ماری اور میں اس کی تعبیر یہی سمجھتا ہوں کہ میری موت قریب ہے پس اگر میری موت جلد آ جائے تو خلافت ان چھ آدمیوں میں بطور شوریٰ کے ہونا چاہئے جن سے رسول اللہؐ کے وقت تک راضی گئے۔

ہم کو احمد بن عثمان نے خبر دی وہ کہتے ہم کو ابورشید عبدالکریم بن احمد بن منصور نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابومسعود سلیمان

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابو بکر بن مردویہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن اسحاق نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے
بن جہم سمری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے جعفر بن عون نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم کو محمد بن بشر نے مسعر بن کدام سے روایت
کے خبر دی انہوں نے عبدالملک بن عمیر سے انہوں نے صقر بن عبداللہ سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے عائشہ سے روایت
حضرت عائشہ کہتی تھیں کہ حضرت عمرؓ کی وفات کے تین دن قبل عمر پر جن روتے تھے پھر حضرت عائشہؓ نے یہ اشعار پڑھے۔

ابعد قتیل بالمدینة اصبحت — لہ الارض تھتز العضاہ باسوق

جزی اللہ خیرا من امیر وبارکت — یداللہ فی ذاک الا دیم الممزق

فمن یسع اویرکب جناحی نعامة — لیدرک ماقدمت بالامس یسبق

قضیت امورًا ثم غادرت بعدھا — بوائق فی اکما مھالم تفتق

فما کنت اخشی ان یکون مماته — بکفی سبنتی اخضر العین مطرق

کیا مدینہ میں ایک مقتول کے بعد کوئی بہتری ہے جس کے غم میں زمین کا یہ حال ہوا کہ تمام گلی کوچوں میں شاخیں ہلتی ہیں خدا تعالیٰ امیر المومنین کو جزائے خیر دے اور خدا کا ہاتھ اس شق شدہ زمین پر بہت بابرکت ہے (اے امیر المومنین) جو کچھ آپ کل کر چکے ہیں اس کے حاصل کرنے کے لئے اگر کوئی شخص سواری پر بھی دوڑے تو پیچھے رہ جائے گا (یعنی آپ کے مرتبہ پر کوئی شخص کسی طرح نہیں پہنچ سکتا) (اے امیر المومنین) آپ نے بہت کام انجام دیئے پھر اس کے بعد آپ چلے گئے اور بہت سے فتنے (آپ کے سامنے) ظاہر نہ ہو سکے پس مجھ کو یہ خوف نہ تھا کہ ان کی وفات ایسے شخص کے ہاتھ سے ہوگی جو دراز سر سبز آنکھ والا سست نظر ہوگا۔

کہا گیا ہے کہ یہ اشعار شماخ کے یا اس کے بھائی مزرد کے ہیں۔

ہم کو مسار بن عمر بن عویس نیار نے اور ابو عبداللہ حسین بن ابی صالح بن فنا خسرو وغیرہ نے اپنی استاد محمد بن اسماعیل تک پہنچا کر
ن وہ کہتے تھے ہم سے موسیٰ بن اسمعیل نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم کو ابو عوانہ نے حصین سے روایت کر کے خبر دی اور انہوں نے
بن میمون سے روایت کی وہ کہتے تھے کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب کو ان کے مجروح ہونے کے چند روز پہلے مدینہ میں دیکھا
ہوں نے حذیفہ بن الیمان اور عثمان بن حنیف سے فرمایا کہ تم نے کیا کیا تم کو کیا اس بات کا خوف ہے کہ تم نے زمین پر ایسا بار
جس کی اس کو طاقت نہیں ہے ان دونوں نے کہا نہیں ہم نے زمین پر ایسا بار ڈالا جس کی اس کو طاقت ہے پھر حضرت عمر نے فرمایا
دا نے مجھ کو سلامت رکھا تو میں عراق کے محتاجوں کو ایسا کر دوں گا کہ میرے بعد کسی کی طرف حاجت نہ لے جائیں اس کے بعد
ان نہیں گزرا تھا کہ آپ زخمی کئے گئے۔ کہا جس صبح کو آپ زخمی ہوئے میں جماعت میں کھڑا تھا اور میرے اور آپ کے
ن میں عبداللہ بن عباس تھے۔ جب آپ صف میں آتے تھے تو لوگوں سے کہتے تھے کہ صف برابر کر لو جب صف برابر ہو جاتی
آگے جاتے اور تکبیر کہتے اور اکثر پہلی رکعت میں سورۃ یوسف یا نحل یا اس کے مثل پڑھا کرتے تھے تاکہ لوگ جمع ہو جائیں۔
نے فقط تکبیر کہی تھی کہ میں نے آپ کو یہ کہتے سنا کہ مجھ کو ایک بدخصلت نے یا مجھ کو کسی وحشت خو نے زخمی کر دیا پھر غلام جو دو
ن والا خنجر لئے ہوئے تھا لگا تار لوگوں کو زخمی کرنے لگا یہاں تک کہ تیرہ اور آدمیوں زخمی کر دیا پھر جب ایک مسلمان نے اس پر

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

لبادہ ڈال دیا اور اس نے دیکھا کہ اب وہ پکڑ لیا جائے گا تو اس نے خودکشی کر لی حضرت عمر نے عبدالرحمٰن بن عوف کا ہاتھ پکڑ
کر نماز پڑھانے کے لئے آگے کر دیا۔ جو لوگ حضرت عمر کے قریب تھے انہوں نے یہ واقعہ دیکھا لیکن اور لوگوں کو کچھ نہیں معلوم ہوا
سوا اس کے کہ جب ان لوگوں نے حضرت عمر کی آواز نہ سنی تو سبحان اللہ سبحان اللہ کہنے لگے پس عبدالرحمٰن نے ان کو جلدی
نماز پڑھائی جب نماز ختم ہو گئی تو حضرت عمر نے فرمایا اے ابن عباس دیکھو کس نے مجھ کو مجروح کیا ابن عباس ہر طرف تلاش کر
کے ایک ساعت کے بعد مسجد میں آئے اور کہا کہ مغیرہ بن شعبہ کے غلام نے حضرت عمر نے پوچھا کہ وہی کاریگر غلام ابن عباس نے
کہا ہاں۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ اللہ اس کو ہلاک کر دے میں نے تو اس کو ایک اچھی بات کا حکم دیا تھا خیر اللہ کا شکر ہے کہ
میری موت کسی ایسے شخص کے ہاتھ پر مقدر کی نہیں جو اسلام کا دعویٰ کرتا ہو اے ابن عباس تم اور تمہارے والد دونوں کو اس
کی خواہش تھی کہ مدینہ میں غلاموں کی کثرت ہو جائے چنانچہ (ایک مرتبہ جب انہوں نے پیشین گوئی سنی کہ ایک غلام مجھے قتل
کرے گا) تو انہوں نے کہا کہ اگر آپ چاہیں تو ہم غلاموں کو قتل کر دیں میں نے کہا یہ رائے اچھی نہیں ہے جب وہ لوگ تمہاری زبان
بولنے لگے اور تمہارے قبلہ کی طرف نماز پڑھنے لگے اور تمہاری طرح حج کرنے لگے (تو قتل کرنا چہ معنی) اس کے بعد حضرت عمر
گھر میں اٹھا کر لائے گئے ابن عباس کہتے ہیں کہ ہم سب لوگ ان کے ساتھ چلے لوگوں کی یہ کیفیت تھی کہ گویا اس سے پہلے
کبھی کوئی مصیبت نہ پڑی تھی کوئی کہتا تھا کہ کچھ حرج نہیں (امیر المومنین اچھے ہو جائیں گے) کوئی کہتا تھا کہ مجھے اندیشہ ہے
کسی کی عقل بجا نہ تھی) پھر نبیذ (وہ پانی جس میں کھجور تر کی گئی ہو) لائی گئی اور حضرت عمر نے اس کو پیا پیتے ہی پیٹ کے زخم
سے نکل گیا اس وقت لوگوں کو یقین ہو گیا کہ اب اخیر حالت ہے ہم سب لوگ ان کے قریب گئے اور لوگوں نے ان کی تعریف
کی ایک نوجوان آیا اور اس نے کہا کہ اے امیر المومنین آپ کو خدا کی طرف سے بشارت ہو کہ آپ رسول اللہ ؐ کے صحابی
ہیں آپ قدیم الاسلام ہیں جیسا کہ آپ خود جانتے ہیں پھر آپ خلیفہ بنائے گئے تو آپ نے بہت انصاف کیا ان سب پر
آپ کو شہادت کا رتبہ ملا حضرت عمر نے کہا کہ میں تو یہ آرزو کرتا ہوں کہ (قیامت کے دن) برابر سرابر اتر جاؤں نہ مجھ پر
عذاب کیا جائے نہ مجھ کو ثواب دیا جائے جب وہ نوجوان اٹھ کر جانے لگا تو دیکھا گیا کہ اس کی ازار زمین سے مس کر رہی
ہے حضرت عمر نے فرمایا اس نوجوان کو میرے پاس لاؤ اور فرمایا اے میرے بھتیجے ازار اونچی پہنا کر و اس میں صفائی بھی ہے اور
تقویٰ بھی ہے بعد اس کے اپنے صاحبزادے سے فرمایا کہ اے عبداللہ حساب کرو میرے اوپر کس قدر قرض ہے چنانچہ حساب کیا
گیا تو معلوم ہوا کہ چھیاسی ہزار قرض ہے حضرت عمر نے فرمایا کہ اگر میرا مال اس کے لئے کافی ہو جائے تو یہ قرض میرے ہی مال
سے ادا کر دیا جائے ورنہ بنی عدی سے سوال کرنا اگر ان کا مال بھی کافی نہ ہو تو تمام قریش سے سوال کرنا اور کسی سے سوال نہ کرنا یہ قرض
ادا کر دو اور ام المومنین عائشہ کے پاس جاؤ اور ان سے کہو کہ عمر آپ کو سلام عرض کرتا ہے میرے نام کے ساتھ امیر المومنین
نہ کہنا اب میں مومنوں کا امیر نہیں ہوں اور کہنا کہ عمر بن خطاب اس بات کی اجازت مانگتا ہے کہ اپنے صاحبین کے ساتھ دفن
کیا جائے چنانچہ حضرت عبداللہ بن عمر گئے اور سلام کر کے اندر آنے کی اجازت مانگی جب اندر گئے تو دیکھا کہ ام المومنین بیٹھی ہوئی
رو رہی ہیں حضرت ابن عمر نے عرض کیا کہ عمر بن خطاب آپ کو سلام عرض کرتا ہے اور اس بات کی اجازت چاہتا ہے کہ اپنے
صاحبین کے ساتھ دفن کیا جائے ام المومنین نے فرمایا کہ وہ جگہ میں نے اپنے واسطے رکھی تھی مگر میں ان کو اپنے اوپر ترجیح دیتی ہوں یہ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کہ حضرت ابن عمر جب اپنے والد کے پاس پہنچے تو لوگوں نے کہا دیکھئے عبداللہ بن عمر آگئے حضرت عمر نے فرمایا مجھ کو اٹھاؤ چنانچہ ایک شخص نے ان کو اپنا سہارا دے کر اٹھایا حضرت عمر نے پوچھا کہ کیا لائے ہو ابن عمر نے کہا وہی جو آپ چاہتے تھے ام المومنین نے اجازت دے دی حضرت عمر نے کہا الحمدللہ اس وقت مجھے کوئی آرزو اس سے زیادہ نہ تھی دیکھو جب میری روح مفارقت کر جائے تو مجھے لے جانا اور ام المومنین سے سلام عرض کرنا اور کہنا کہ عمر بن خطاب اجازت مانگتا ہے اگر اس وقت بھی وہ میرے لئے اجازت دے دیں تو مجھے (اس روضہ مقدسہ میں) داخل کر دینا ورنہ جہاں اور مسلمانوں کی قبریں ہیں وہاں مجھے بھی دفن کر دینا اسی اثنا میں ام المومنین حفصہؓ مع چند عورتوں کے آگئیں ہم لوگ ان کو آتا ہوا دیکھ کر اٹھ آئے وہ گئیں اور تھوڑی دیر تک روتی رہیں اتنے میں اور مرد آگئے اور انہوں نے اجازت مانگی وہ پردہ میں چلی گئیں ہم لوگ ان کے رونے کی آواز پردہ سے سن رہے تھے لوگوں نے کہا کہ اے امیرالمومنین کچھ وصیت کیجئے کسی کو خلیفہ بنا جایئے حضرت عمر نے فرمایا کہ میں خلافت کا مستحق ان لوگوں سے زیادہ کسی کو نہیں سمجھتا کہ جن سے رسول اللہ راضی گئے اس کے بعد انہوں نے علی کا اور عثمان کا اور زبیر کا اور طلحہ کا اور سعد کا اور عبدالرحمٰن بن عوف کا نام لیا اور فرمایا کہ عبداللہ بن عمر بھی تمہاری خدمت میں حاضر رہا کرے گا مگر خلافت میں اس کا کچھ حق نہیں ہے اگر سعد خلیفہ بنائے جائیں تو فہوالمراد ورنہ جو شخص خلیفہ بنایا جائے اس کو چاہیے کہ سعد سے مدد کرے کیونکہ میں نے سعد کو نا قابلیت یا خیانت کی وجہ سے معزول نہیں کیا یہ حدیث پوری حضرت عثمان کے تذکرہ میں ہو چکی ہے۔

سماک بن حرب نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر نے اپنے صاحبزادے عبداللہ سے کہا کہ میرا سر تکیہ سے اتار کر زمین پر رکھ دو شاید اللہ میرے اوپر رحم کرے عمر کی خرابی اور عمر کی ماں کی خرابی اگر اللہ عزوجل اس پر رحم نہ کرے جب میں مر جاؤں تو میری آنکھیں بند کر دینا اور مجھے متوسط درجہ کا کفن دینا اگر اللہ کے یہاں میرے لئے کچھ بھلائی ہے تو مجھے اس سے بہتر لباس عنایت کرے گا اور اگر کوئی دوسری حالت ہوئی تو یہ بھی چھن جائے گا اس کے بعد یہ شعر پڑھنے لگے۔

ظلوم لنفسی غیر انی مسلم اصلی الصلوۃ کلھا واصوم

میں سخت گنہگار ہوں صرف یہ ہے کہ مسلمان ہوں نماز پڑھتا ہوں اور روزہ رکھتا ہوں۔

ہمیں ابومحمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں میرے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ام المجتبیٰ علویہ نے خبر دی وہ کہتی تھیں کہ میرے سامنے ابراہیم بن منصور نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابومحمد بن مقری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابویعلیٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعباد قطن بن نسیر غبری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں جعفر بن سلیمان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ثابت نے ابورافع سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ ابولولو مغیرہ بن شعبہ کا غلام تھا اور چکیاں بنایا کرتا تھا مغیرہ ہر روز اس سے چار درہم لیا کرتے تھے ایک مرتبہ ابولولو حضرت عمر کے پاس آیا اور کہا کہ یا امیرالمومنین مغیرہ نے مجھ پر بہت بھاری روزینہ باندھ دیا ہے آپ ان سے کہئے کہ کچھ تخفیف کر دیں حضرت عمر نے اس سے کہا خدا سے ڈر اور اپنے آقا کے ساتھ نیک سلوک کر مگر حضرت عمر کا ارادہ یہ تھا کہ مغیرہ سے مل کر اس کے بارہ میں سفارش کریں لیکن اس بدبخت کو غصہ آگیا اور کہنے لگا کہ عمر کا عدل سب لوگوں پر پھیلا ہوا ہے سوا میرے اسی وقت سے اس کے دل میں امیرالمومنین کے قتل کا ارادہ پیدا ہو گیا اس نے آپ کے لئے ایک خنجر بنایا جس میں دو نوکیں تھیں اور اس کو خوب تیز کیا اور زہر میں بجھایا بعد اس کے ہرمزان کے پاس گیا اور اس سے کہا کہ دیکھو یہ خنجر کیسا ہے ہرمزان نے کہا ہے کہ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

میرے نزدیک یہ خنجر ایسا ہے کہ جس کو مارو گے مرجائے گا پس ابولولو حضرت عمر کی گھات میں رہنے لگا چنانچہ ایک روز صبح کی نماز حضرت عمر کے پاس پہنچا اور حضرت عمر کے پیچھے ہی کھڑا ہو گیا حضرت عمر کی عادت تھی کہ نماز شروع کرنے سے پہلے کہا کرتے کہ صفیں برابر کرلو عادت کے موافق انہوں نے اس روز بھی کہا بعد اس کے تکبیر تحریمہ کہی کہتے ہی ابولولو نے وہ خنجر ان کے پہلو مار دیا بعض لوگوں کا بیان ہے کہ چھ زخم اس نے لگائے حضرت عمر گر گئے اس بد بخت نے اپنے خنجر سے تیرہ آدمیوں کو اور زخمی کیا میں سے سات مر گئے اور چھ اچھے ہو گئے بعد اس کے حضرت عمر اٹھا کر گھر میں لائے گئے۔

بہت لوگوں نے بیان کیا کہ حضرت عمر نے ابولولو سے کہا تھا کہ میرے لئے ایک چکی بنا دے اور اس نے جواب دیا کہ خوب میں آپ کے لئے ایسی چکی بنا دوں گا کہ تمام شہروں میں اس کا چرچا ہو گا حضرت عمر اس کی اس بات سے چونک اٹھے حضرت علی بھی ان کے ساتھ تھے حضرت علی نے کہا اے امیر المومنین وہ آپ کو قتل کی دھمکی دیتا ہے۔

کہا اور ہم کو ہمارے باپ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابوبکر محمد بن عبدالباقی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابو محمد جوہری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابو عمر بن حیویہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو احمد بن معروف نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو حسین بن محمد نے خبر دی کہتے تھے ہم سے محمد بن سعد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم کو عبیداللہ بن موسیٰ نے اسرائیل بن یونس سے روایت کر کے خبر دی ان نے کثیر النواء سے انہوں نے ابوعبید مولی ابن عباس سے انہوں نے ابن عباس سے روایت کی وہ کہتے تھے میں حضرت علی کے تھا کہ یکا یک ''ہائے عمر'' کی آواز سنی پس حضرت علی کھڑے ہو گئے اور میں بھی ان کے ساتھ کھڑا ہو گیا اور ہم دونوں اس گھر آئے جس میں حضرت عمر تھے حضرت علی نے پوچھا یہ کیسی آواز تھی ایک عورت نے کہا کہ طبیب نے حضرت عمر کو نبیذ پلائی وہ نکل پھر دودھ پلایا وہ بھی نکل گیا اور طبیب نے یہ کہا کہ مجھے آپ کے لئے شام کی بھی امید نہیں ہے لہٰذا جو کچھ کرنا ہو کر لیجئے یہ سن کلثوم واعمراہ (ہائے عمر) کہہ کر رونے لگیں (شرعاً ہائے وائے کر کے رونا ممنوع ہے لیکن بسا اوقات آدمی شدت غم میں مسلوب العقل ہو جاتا ہے اور تکلیف شرع اس سے مرتفع ہو جاتی ہے حضرت ام کلثوم کی اس وقت یہی کیفیت تھی کہ بوجہ فرط غم کے مسلوب العقل ہو گئی تھیں ورنہ ایسا نہ کرتیں۔) ان کے ساتھ کچھ عورتیں اور بھی تھیں وہ بھی رونے لگیں اور تمام مکان رونے کی آواز سے اٹھا حضرت عمر فرمانے لگے کہ اللہ کی قسم! اس وقت اگر مجھے تمام روئے زمین کی چیزیں مل جائیں تو میں اس ہولناک منظر پر جو آنے والا ہے فدیہ کر دوں ابن عباس نے کہا خدا کی قسم میں امید رکھتا ہوں کہ آپ کو کوئی ہولناک منظر نہ دیکھنا پڑے گا۔

سوائے اس مقدار کے جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وان منکم الا وارد ھا (تم میں سے کوئی بھی نہیں ہے جس کو جہنم عبور نہ کرنا پڑے مراد اس سے پل صراط کا عبور ہے۔) جہاں تک ہمارا علم ہے آپ امیر المومنین اور امین المومنین اور سید المومنین ہیں کتاب اللہ کے موافق آپ فیصلہ کرتے تھے اور برابری کی تقسیم کرتے تھے (ابن عباس کہتے ہیں کہ) میری یہ بات حضرت عمر کو اچھی ہوئی سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور فرمایا کہ اے ابن عباس کیا تم میرے لئے اس کی گواہی دیتے ہو ابن عباس کہتے ہیں کہ میں نے پورے وثوق کے ساتھ بیان کیا حضرت عمر نے میرے شانہ پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا کہ گواہ رہنا میں نے کہا ہاں ضرور گواہ رہوں گا جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روح مقدس مفارقت کر گئی تو حضرت صہیب نے ان کے جنازہ کی نماز پڑھائی اور نماز جنازہ میں چار تکبیریں کہیں۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہم کو عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ بن ابی حبہ نے اپنی سند کے ساتھ عبداللہ بن احمد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میری والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم کو علی بن اسحاق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو عبداللہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو عمر بن سعید بن ابی حسین نے ابن ابی ملیکہ سے روایت کر کے خبر دی انہوں نے حضرت ابن عباس کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب حضرت عمرؓ کا جنازہ تیار ہوا تو لوگوں نے ان کو گھیر لیا اور دعائے رحمت کرنے لگے میں بھی ان لوگوں میں تھا یکایک ایک شخص نے آ کر پیچھے سے میرا شانہ پکڑ لیا میں نے دیکھا تو وہ علی بن ابی طالب تھے انہوں نے حضرت عمر کے لئے دعائے رحمت کرنے کے بعد کہا کہ اے عمر تم نے اپنے بعد کسی کو ایسا نہیں چھوڑا کہ اس کے جیسے نامہ اعمال کی میں خواہش کروں بیشک میں نے اکثر رسول اللہؐ سے سنا ہے کہ۔ گیا میں اور ابوبکر اور عمر اور نکلا میں اور ابوبکر اور عمر اور آیا میں اور ابوبکر اور عمر (غرض ہر کام میں تم دونوں کو اپنے ساتھ ضرور شریک کرتے تھے) میرا پہلے سے یقین تھا کہ اللہ تم کو بھی ان دونوں کے پاس ہی جائے استراحت عنایت فرمائے گا جب حضرت عمر کی نماز جنازہ مسجد نبوی میں پڑھی گئی اور جس چارپائی پر حضرت رسول اللہؐ کا جنازہ گیا تھا اسی پر ان کا جنازہ بھی گیا اور غسل ان کو ان کے بیٹے عبداللہ نے دیا تھا اور ان کی قبر میں ان کے بیٹے عبداللہ اور عثمان بن عفان اور سعید بن زید اور عبدالرحمٰن بن عوف اترے تھے۔ ابوبکر بن اسمٰعیل بن محمد بن سعد نے روایت کی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ذی الحجہ کی چھبیسویں تاریخ ۲۳ھ کو چہار شنبہ کے دن (صبح کی نماز میں) زخمی کیے گئے اور محرم کی پہلی تاریخ ۲۴ھ کو یک شنبہ کے دن دفن کیے گئے اور آپ کی مدت خلافت دس سال پانچ ماہ اور اکیس دن ہے اور عثمان بن محمد اخنسی نے کہا ہے یہ غلط ہے بلکہ حضرت عمر کی وفات چھبیس ذوالحجہ کو ہوئی اور انتیس ذولحجہ دوشنبہ کے دن حضرت عثمان کی بیعت کی گئی۔ اور ابن قتیبہ کا بیان ہے کہ حضرت عمر کو ابولولو نے چھبیسویں ذی الحجہ کو دوشنبہ کے دن زخمی کیا تھا اس کے بعد وہ تین روز زندہ رہے پھر وفات ہوگئی اور حضرت صہیب نے ان کے جنازہ کی نماز پڑھائی اور رسول اللہؐ اور ابوبکر صدیق کے پاس دفن کیے گئے ان کی خلافت کی مدت دس سال چھ مہینہ پانچ دن تھی بوقت وفات ان کی عمر ۶۳ سال تھی بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ ان کی عمر پچپن سال تھی مگر پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔

ہم کو احمد بن عثمان بن ابی علی اور حسین بن یوحن بن اتویہ بن نعمان باوردی نے خبر دی وہ دونوں کہتے تھے ہم سے فضل بن محمد بن عبدالواحد بن عبدالرحمٰن بیلی اصبہانی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم کو ابوالقاسم احمد بن منصور خلیلی بلخی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابوالقاسم علی بن احمد بن محمد خزاعی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابوسعید ہیثم بن کلیب بن شریح بن معقل شاشی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابوعیسیٰ ترمذی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن جعفر نے شعبہ سے روایت کر کے بیان کیا انہوں نے ابی اسحاق سے انہوں نے عامر بن سعد سے انہوں نے جریر سے انہوں نے معاویہ سے روایت کی کہ میں نے امیر معاویہ کو خطبہ پڑھتے وقت یہ کہتے سنا کہ رسول اللہؐ کی وفات ۶۳ برس کی عمر میں ہوئی اور ابوبکر اور عمرؓ کی بھی۔ اور ہماری عمر بھی ۶۳ برس کی ہے۔ قتادہ کا بیان ہے کہ حضرت عمرؓ چہار شنبہ کو زخمی ہوئے اور پنج شنبہ کو ان کی وفات ہوگئی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے دونوں ہاتھوں سے یکساں کام کرتے تھے اسی طرح بائیں ہاتھ سے بھی کام کرتے تھے ان کی پیشانی پر بال نہ تھے آپ کا قد اس قدر لمبا تھا کہ آپ سب لوگوں سے ایسا بلند معلوم ہوتے گویا آپ سواری پر ہیں۔ واقدی کا بیان ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا رنگ چمکتا ہوا سفید تھا جس پر سرخی غالب تھی اور وہ اپنی داڑھی میں زرد رنگ کا خضاب لگایا کرتے تھے ان کا رنگ عام

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

الرمادہ (نام قحط سالی کا) میں سیاہ ہو گیا تھا وجہ اس کی یہ تھی کہ انہوں نے تمام زمانہ قحط سالی کے لئے گھی اور دودھ کو اپنے اوپر حرام کر لیا تھا اور صرف روغن زیتون پر قناعت کر لی تھی اور سماک نے بیان کیا ہے کہ حضرت عمر کی رفتار ایسی تیز تھی کہ یہ معلوم ہوتا تھا کہ وہ کسی چیز پر سوار ہیں شباہت ان کی قبیلہ بنی سدوس کے لوگوں سے ملتی تھی۔ زر بن حبیش نے بیان کیا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ دونوں ہاتھوں سے یکساں کام کرتے تھے رنگ گندمی تھا مگر واقدی نے بیان کیا ہے کہ حضرت عمر کے رنگ کا گندمی ہونا ہمارے نزدیک غیر معروف ہے شاید ان کو کسی نے زمانہ قحط میں دیکھا ہوگا (اس نے ان کو گندمی رنگ بیان کیا ہے) ابو عمر نے لکھا ہے کہ زر بن حبیش وغیرہ نے حضرت عمر کا رنگ شدت کے ساتھ گندمی بیان کیا ہے اور یہی اہل علم کے نزدیک مشہور ہے حضرت انس نے بیان کیا ہے کہ حضرت عمر خالص مہندی کا خضاب لگایا کرتے تھے حضرت عمر سب سے پہلے شخص ہیں جنہوں نے درہ ہاتھ میں رکھنا شروع کیا اور وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے نماز تراویح کی اور وہ پہلے شخص ہیں جو امیر المومنین کے لقب سے ملقب ہوئے شعرا نے ان کے مرثیے بہت موزوں کئے منجملہ ان کے حضرت حسان بن ثابت انصاری کا مرثیہ یہ ہے۔

ثلثة برزوا بفضلهم — نضرهم ربهم اذا نشروا
فليس من مومن له بصر — ينكر تفضيلهم اذا ذكروا
عاشوا بلا فرقة ثلثهم — واجتمعوا فى الممات اذ قبروا

تین آدمی تھے جو اپنے فضائل کے ساتھ ظاہر ہوئے (یعنی رسول اللہ ﷺ اور ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما) تروتازہ رکھا ان کو ان کے پروردگار نے جب کہ وہ ظاہر ہوئے کوئی مومن صاحب بصیرت ایسا نہیں ہے جو ان تینوں کے فضائل کا منکر ہو۔ یہ تینوں زندگی میں بھی ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوئے اور موت کے بعد قبر میں پھر مل گئے۔

اور عاتکہ بنت زید بن عمرو بن نفیل نے جو حضرت عمر بن خطاب کی زوجہ ہیں یہ مرثیہ کہا ہے۔

عين جودى بعبرة و نحيب — لاتملي على الامام النجيب
فجعتنى الممنون بالفارس — المعلم يوم الهياج والتلبيب
عصمة الناس والمعين على — الدهر وغيث المنتاب و لمحروب

اے آنکھ عبرت اور سختی کے ساتھ آنسو بہا امام برگزیدہ کے لئے رونے میں تاخیر نہ کر اے شخص تو نے مجھ کو اس کی خبر غم سنائی جس کی تلوار ملک فارس میں چمکتی تھی اور میدان کارزار کا وہ معلم تھا لوگوں کے لئے جائے پناہ اور مصائب پر لوگوں کی اعانت کرنے والا اور آفت رسیدوں کا فریاد رس تھا۔

۳۸۲۵۔ حضرت عمرؓ بن سالم خزاعی

حضرت عمرؓ بن سالم خزاعی اور بعض لوگ ان کا نام عمرو بتاتے ہیں یہ قبیلہ خزاعہ کی طرف سے نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔ حکم بن عتبہ نے مقسم سے انہوں نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ عمر بن سالم خزاعی جب نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو یہ شعر آپ کے سامنے پڑھا۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

لاھم انی ناشد محمدا حلف ابینا و ابیہ الا تلدا

اس کے ساتھ اور شعر بھی تھے ہم ان کو عمرو بن سالم کے نام میں انشاء اللہ تعالیٰ ذکر کریں گے ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے اور ابونعیم نے کہا ہے کہ بعض متاخرین نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ بعض لوگوں نے ان کا نام عمرو بتایا ہے میں کہتا ہوں کہ ابونعیم کا قول صحیح ہے اور ابن مندہ کے قول میں غلطی ہوگئی ہے۔

۳۸۲۶۔ حضرت عمرؓ بن سراقہ قرشی

حضرت عمرؓ بن سراقہ بن معتمر بن انس قریشی عدوی۔ غزوۂ بدر میں یہ اور ان کے بھائی عبداللہ بن سراقہ دونوں شریک تھے اور مصعب نے بیان کیا ہے کہ ان کا نام عمرو بن سراقہ ہے ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے میں کہتا ہوں کہ ابن اسحاق وغیرہ نے بہت سندوں کے ساتھ ان کا نام عمر بیان کیا ہے اور یہی صحیح ہے اور ابن مندہ اور ابونعیم نے عمر ہی کے نام میں ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

۳۸۲۷۔ حضرت عمرؓ بن سعد انماری ابوکبشہ

حضرت عمرؓ بن سعد انماری۔ کنیت ان کی ابوکبشہ تھی۔ ان کا شمار اہل شام میں ہے ان کے نام میں اختلاف ہے بعض لوگوں نے عمر بن سعد بیان کیا ہے اور بعض نے سعد بن عمر اور بعض نے عمرو بن سعد۔ ہم انشاء اللہ تعالیٰ ان کا تذکرہ آئندہ اس سے زیادہ لکھیں گے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۸۲۸۔ حضرت عمرؓ بن سعد سلمی

حضرت عمرؓ بن سعد سلمی۔ مطین نے ان کا تذکرہ وحدان میں لکھا ہے مگر اس میں اعتراض ہے یہ ابونعیم نے کہا ہے ہم کو ابوموسیٰ حافظ نے اپنی سند کے ساتھ اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابوعلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابونعیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن محمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حضرمی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سعید بن یحییٰ اموی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ہمارے باپ نے محمد بن اسحاق سے روایت کر کے بیان کیا انہوں نے جعفر بن زبیر سے روایت کی وہ کہتے تھے ہم نے زیاد بن عمر بن سعد سلمی کو عروہ بن زبیر سے روایت کر کے بیان کرتے سنا وہ کہتے تھے مجھ سے میرے باپ اور دادا نے جو جنگ خیبر میں رسول اللہؐ کے ساتھ شریک تھے بیان کیا دونوں کہتے تھے کہ رسول اللہؐ نے ایک مرتبہ ظہر کی نماز پڑھائی پھر ایک درخت کے سایہ میں بیٹھ گئے اور دیت کا قصہ بیان کیا ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۸۲۹۔ حضرت عمرؓ بن سفیان قرشی

حضرت عمرؓ بن سفیان بن عبدالاسد بن ہلال بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم قرشی مخزومی۔ اسود بن سفیان کے بھائی اور ابی سلمہ بن عبدالاسد کے بھتیجے ہیں ان مہاجرین میں سے ہیں جنہوں نے حبشہ کو ہجرت کی تھی ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصراً لکھا ہے۔

۳۸۳۰۔ حضرت عمرؓ بن ابی سلمہ قرشی

حضرت عمرؓ بن ابی سلمہ بن عبدالاسد قرشی مخزومی رسول اللہؐ کے ربیب تھے کیونکہ ان کی والدہ حضرت ام سلمہ ہیں جو نبیؐ کی

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

زوجہ تھیں۔ان کا تذکرہ اس کے قبل ان کے باپ عبداللہ بن عبدالاسد کے ذکر میں ہو چکا۔ان کنیت ابوحفص ہے ۲ ہجری میں مدینہ میں پیدا ہوئے اور بعضوں نے کہا ہے کہ رسول اللہؐ کی وفات کے دن یہ نو برس کے تھے اور غزوۂ خندق میں یہ اور ابن زبیر حسان بن ثابت انصاری کے گھر میں تھے۔ جنگ جمل میں حضرت علی کے ساتھ شریک ہوئے۔حضرت علی نے ان کو بحرین اور فارس کا عامل مقرر کیا تھا۔عبدالملک بن مروان کے زمانہ میں ۸۳ ہجری میں مدینہ میں وفات پائی۔رسول اللہؐ سے بہت حدیثیں انہوں نے روایت کیں ان سے سعید بن مسیب اور ابو امامہ سہل بن حنیف اور عروہ بن زبیر نے روایت کی ہے۔

ہم کو اسمٰعیل بن علی وغیرہ نے اپنی اسناد کے ساتھ ابو عیسیٰ ترمذی سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو عبداللہ بن صباح ہاشمی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبدالاعلیٰ نے معمر سے روایت کر کے بیان کیا انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عمر بن ابی سلمہ سے روایت کی کہ عمر بن ابی سلمہ رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اس وقت نبیؐ کے سامنے کچھ کھانا رکھا ہوا تھا آپ نے فرمایا اے بیٹے آؤ اور بسم اللہ پڑھو اور اپنے داہنے ہاتھ سے کھاؤ اور اپنے قریب سے کھاؤ۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۸۳۱۔حضرت عمرؓ بن عامر سلمی

حضرت عمرؓ بن عامر سلمی۔انہوں نے ایک مسئلہ نبیؐ سے پوچھا تھا ان سے سلمہ یعنی ابو عبدالحمید نے روایت کی ہے۔محمد بن احمد بن سلام نے یحییٰ بن ورد سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے ہم سے ہمارے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عدی بن فضل نے عثمان بتی سے انہوں نے عبدالحمید بن سلمہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عمر بن عامر سلمی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے نبیؐ سے نماز کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ صبح کی نماز پڑھ چکنے کے بعد طلوع آفتاب تک کوئی نماز نہ پڑھو کیونکہ آفتاب شیطان کے دو سینگوں کے ساتھ طلوع کرتا ہے پھر جب آفتاب بلند ہو جائے تو نماز پڑھو نماز مقبول ہو گی پھر دو پہر تک نماز پڑھنے کی اجازت ہے یہاں تک کہ آفتاب سمت الراس پر آجائے تو نماز موقوف کر دو پھر جب زوال ہو جائے تو نماز پڑھو نماز مقبول ہو گی عصر کی نماز کے بعد کوئی نماز نہ پڑھو یہاں تک کہ آفتاب غروب ہو جائے کیونکہ آفتاب شیطان کے دو سینگوں کے درمیان غروب ہوتا ہے بعد غروب کے پھر نماز پڑھو نماز مقبول ہو گی۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے اور ابو نعیم نے کہا ہے بعض لوگوں نے ان کو ذکر کیا ہے اور اسی حدیث کو بعینہ بروایت یحییٰ بن ورد نقل کیا ہے حالانکہ اس میں غلطی ہے۔نماز کا مسئلہ پوچھنے کا واقعہ (عمر بن عامر کا نہیں ہے بلکہ) عمرو بن عنبسہ سلمی کا ہے یہ حدیث انہیں کی روایت سے مشہور ہے۔اس کو ابو امامہ باہلی اور ابو ادریس خولانی وغیرہ نے روایت کیا ہے اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ ہمیں احمد بن محمد بن اسحاق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابو بکر رویونری نے بذریعہ اپنے خط کے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن احمد بن مہاجر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یحییٰ بن عبداللہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے عدی بن فضل سے انہوں نے عثمان بتی سے انہوں نے عبدالحمید بن سلمہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عمرو بن عنبسہ سلمی سے روایت کر کے بیان کیا ہے کہ انہوں نے نبیؐ سے نماز کا مسئلہ پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ نماز صبح کی پڑھ چکنے کے بعد الیٰ آخر الحدیث۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۳۸۳۲۔ حضرت عمرؓ بن عبیداللہ بن ابی زکریا

حضرت عمرؓ بن عبیداللہ بن ابی زکریا۔ ان کا ذکر صحابہ میں کیا گیا ہے مگر صحیح نہیں ہے۔ ان کی حدیث ابوضمرہ یعنی انس بن عیاض نے حارث بن ابی ذباب سے انہوں نے عمر بن عبیداللہ سے روایت کی ہے کہ نبیؐ سے ایک مرتبہ نماز مغرب میں سہو ہو گیا ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۸۳۳۔ حضرت عمرؓ بن عکرمہ بن ابی جہل

حضرت عمرؓ بن عکرمہ بن ابی جہل بن ہشام مخزومی۔ جنگ یرموک میں شہید ہوئے اور بعض لوگ کہتے ہیں جنگ اجنادین میں۔

۳۸۳۴۔ حضرت عمرؓ بن عمرو لیثی

حضرت عمرؓ بن عمرو لیثی۔ بعض لوگ ان کا نام عبید بن عمرو بیان کرتے ہیں۔ ابونعیم نے کہا ہے کہ ان کی حدیث قرۃ بن خالد سے مروی ہے انہوں نے سہل بن علی نمیری سے روایت کیا ہے کہ وہ کہتے تھے فتح مکہ کے وقت عمر بن عمرو لیثی کے عقد میں پانچ عورتیں تھیں نبیؐ نے انہیں حکم دیا کہ ان میں سے ایک عورت کو طلاق دے دیں۔ اس حدیث کو عبدالوہاب بن عطاء نے قرہ بن خالد سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا یہ حدیث میں نے عبید بن عمر سے سنی ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۸۳۵۔ حضرت عمرؓ بن عمیر انصاری

حضرت عمرؓ بن عمیر بن عدی بن نابی۔ انصاری سلمی ثعلبہ بن غنمہ بن عدی بن نابی اور عبس بن عامر بن عدی کے چچازاد بھائی ہیں چند غزوات میں رسول اللہؐ کے ہمراہ شریک ہوئے تھے ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصراً لکھا ہے۔

۳۸۳۶۔ حضرت عمرؓ بن عوف نخعی

حضرت عمرؓ بن عوف نخعی۔ بعض لوگوں نے ان کا نام عمرو بیان کیا ہے ان کا تذکرہ محمد بن اسمٰعیل نے صحابہ میں لکھا ہے یہ ابن مندہ کا قول تھا مالک بن عامر نے ابن سعدی سے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے فرمایا ہجرت کا حکم اس وقت تک عام رہے گا جب تک کہ کفار لڑتے رہیں گے۔ معاویہ بن ابی سفیان اور عمرو بن عوف نخعی اور عبداللہ بن عمرو بن عاص نے بیان کیا ہے کہ نبیؐ نے فرمایا ہجرت دو قسم کی ہوتی ہے ایک ہجرت یہ ہے کہ گناہوں کو ترک کر کے عبادت کی طرف رجوع کرے دوسری ہجرت یہ ہے کہ اپنا وطن چھوڑ کر اللہ اور رسول کی خدمت میں آئے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ ابونعیم نے کہا ہے کہ بعض متاخرین نے ان کا تذکرہ صحابہ میں کیا ہے اور کہا ہے کہ محمد بن اسماعیل نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے اور ان کا نام عمر بیان کیا ہے مگر اس میں کلام ہے ابونعیم نے وہ حدیث بھی ذکر کی ہے جو ابن مندہ نے بیان کی ہے اور ابوعمر نے بھی ہجرت والی حدیث لکھی ہے اور بجائے عمرو بن عوف کے عبدالرحمٰن بن عوف کا نام روایت کیا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ اس بارہ میں راویوں کا اختلاف ہے واللہ اعلم۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۳۸۳۷۔ حضرت عمرؓ بن غزیہ

حضرت عمرؓ بن غزیہ۔ نبیؐ کے پاس حاضر ہوئے تھے اور آپ سے بیعت کی تھی۔ محمد بن سائب کلبی نے ابوصالح سے انہو
نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے عمر بن غزیہ نبیؐ کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یارسول اللہؐ م
نے ایک عورت سے کھجوروں کی خریداری کا معاملہ کیا اور اس کو اپنے گھر بلایا جب وہ آئی اور تنہائی میں مجھ سے ملی تو میں نے سوا جما
کے اس کے ساتھ سب کچھ کیا رسول اللہؐ نے فرمایا پھر کیا کیا انہوں نے کہا پھر میں نے غسل کیا اور نماز پڑھی اس پر یہ آیت نا
ہوئی اقم الصلوٰۃ طرفی النہار (حاصل مطلب پوری آیت کا یہ ہے کہ نماز سے گناہ معاف ہو جاتے ہیں) عمر نے پوچھا
یارسول اللہؐ یہ میرے لئے خاص ہے یا تمام لوگوں کے لئے آپ نے فرمایا تمام لوگوں کے لئے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ا
نے لکھا ہے اور ابونعیم نے یہ بھی لکھا ہے کہ یہ عمر بن غزیہ انصاری بیعت عقبہ کے شرکا میں سے ہیں اور انہوں نے حدیث
روایت میں ان کا نام بجائے عمر کے عمرو روایت کیا ہے اور حق بھی یہی ہے ابن مندہ نے بھی ان کا تذکرہ عمر کے نام میں کیا
یہاں ان سے غلطی ہوگئی ہے۔ مگر حق ابونعیم کے ساتھ ہے۔ عمر اور عمرو میں اکثر اشتباہ ہو جاتا ہے۔

۳۸۳۸۔ حضرت عمرؓ بن لاحق

حضرت عمرؓ بن لاحق۔ یہ نبیؐ کے صحابی تھے ان سے حسن بن ابی الحسن نے روایت کی ہے کہ عورت کی شرمگاہ مس کرنے
وضو کی ضرورت نہیں۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۸۳۹۔ حضرت عمرؓ بن مالک بن عتبہ بن نوفل زہری

حضرت عمرؓ بن مالک بن عتبہ بن نوفل زہری۔ فتح دمشق میں شریک تھے اور فتح جزیرہ انہیں کے ہاتھوں پر ہوئی۔ اس سے
ان کا حال معلوم نہیں۔

۳۸۴۰۔ حضرت عمرؓ بن مالک بن عقبہ

حضرت عمرؓ بن مالک بن عقبہ بن نوفل بن عبد مناف بن زہرہ بن کلاب۔ انہوں نے نبیؐ کا زمانہ پایا تھا اور فتح دمشق
شریک تھے اور فتوحات جزیرہ میں بھی شریک تھے۔ سیف بن عمر نے ابوعثمان سے انہوں نے خالد اور عبادہ سے روایت کی
کہتے تھے فتح دمشق کے بعد حضرت ابوعبیدہ کے پاس حضرت عمر کا خط آیا کہ عراق کا لشکر عراق بھیج دو۔ اور سیف نے محمد
اور مہلب اور عمرو اور سعید سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے جب ہاشم بن عتبہ جلولاء سے مدائن واپس آئے اور اس وقت اہل
ہرقل کی مدد بمقابلہ اہل حمص کرنے کے لئے لشکر جمع کر رہے تھے تو حضرت سعد نے اس حال کی اطلاع امیرالمومنین حضرت
انہوں نے لکھا کہ عمر بن مالک بن عقبہ بن نوفل بن عبد مناف کو کچھ لشکر دے کر ان پر بھیج دو چنانچہ وہ لشکر لے کر گئے اور جو لوگ
جمع تھے ان کا محاصرہ کر لیا یہاں تک کہ وہ لوگ جزیہ دینے پر راضی ہو گئے پھر وہ مقام قرقیسا میں گئے وہاں کے لوگوں نے بھی
پر مصالحت کر لی۔ یہ سب حال حافظ ابوالقاسم دمشقی نے تاریخ دمشق میں لکھا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۳۸۴۱۔ حضرت عمرؓ بن مالک انصاری

حضرت عمرؓ بن مالک انصاری۔ مصر میں رہتے تھے۔ ان کا ذکر طبرانی وغیرہ نے کیا ہے ہمیں ابوموسیٰ نے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوزید غانم بن علی اور عبدالکریم بن علی اور ابوبکر محمد بن احمد صغیر اور ابوبکر محمد بن ابی القاسم قرافی اور ابوغالب احمد بن عباس نے خبر دی یہ سب لوگ کہتے تھے ہمیں ابوبکر بن ریذہ نے خبر دی۔ ابوموسیٰ نے لکھا ہے کہ ہمیں ابوعلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو نے خبر دی وہ دونوں کہتے تھے ہم سے سلیمان بن احمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے بکر بن سہل نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے شعیب بن یحییٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابن لہیعہ نے یزید ابن ابی حبیب سے انہوں نے لہیعہ بن عقبہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے عمر بن مالک انصاری کو یہ کہتے سنا کہ رسول اللہ ؐ نے فرمایا اے لوگو میں تمہیں تین باتوں کا حکم دیتا ہوں اور تین باتوں سے منع کرتا ہوں میں حکم دیتا ہوں کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو اور سب مل کر خدا کی اطاعت کرو یہاں تک کہ تمہیں موت آ جائے اور جو لوگ تم پر حاکم ہوں خدا کے حکم سے ان کی خیرخواہی کرو اور منع کرتا ہوں بے فائدہ گفتگو سے اور سوال کرنے سے اور مال کے ضائع کرنے سے۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔ اور عمر بن محمد بن حسن اسدی نے اپنے والد سے انہوں نے نصر سے انہوں نے علی بن زید سے انہوں نے زرارہ بن اوفی سے انہوں نے عمر بن مالک سے روایت کی ہے وہ رسول اللہؐ کے صحابی تھے کہتے تھے کہ حضرت نے فرمایا جو شخص اللہ کے لئے مسجد بناتا ہے اللہ اس کے لئے ایک گھر جنت میں بناتا ہے۔ اس حدیث کو سفیان نے علی بن زید سے روایت کیا ہے انہوں نے کہا ہے کہ ان کا نام عمرو بن مالک یا مالک بن عمرو ہے اور ہشیم نے علی سے اس روایت کو نقل کیا ہے انہوں نے ان کا نام عمرو بن مالک بیان کیا ہے۔

۳۸۴۲۔ حضرت عمرؓ بن معاویہ غاضری

حضرت عمرؓ بن معاویہ غاضری۔ ان کی حدیث میں اختلاف ہے ان سے ابن عائذ نے روایت کیا ہے کہ یہ کہتے تھے میں رسول اللہؐ کے پاس گھٹنے سے گھٹنا ملائے ہوئے بیٹھا تھا کہ ایک شخص آیا اور اس نے کہا یا نبی اللہ آپ اس شخص کے بارے میں کیا فرماتے ہیں جس کے پاس خیرات کرنے کو کچھ مال نہ ہو نہ اسے فی سبیل اللہ جہاد کرنے کی قوت ہو وہ لوگوں کو نماز پڑھتے ہوئے جہاد کرتے ہوئے صدقہ دیتے ہوئے دیکھتا ہے مگر خود کچھ نہیں کرسکتا آپ نے فرمایا وہ اچھی بات کیا کرے اور بدگوئی چھوڑ دے اللہ اس کو اسی سے ان لوگوں کے ساتھ جنت میں داخل کرے گا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہے۔

۳۸۴۳۔ حضرت عمرؓ بن یزید خزاعی

حضرت عمرؓ بن یزید خزاعی کعبی۔ نبیؐ کی صحبت میں رہے تھے اور آپ کی یہ حدیث ان کو یاد تھی کہ قبیلہ اسلم کو خدا ہر آفت سے سوا موت کے بچائے اور قبیلہ غفار کو اللہ بخش دے اور کوئی قبیلہ انصار کے قبیلہ سے افضل نہیں۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۸۴۴۔ (الف) حضرت عمرؓ یمانی

حضرت عمرؓ یمانی۔ یہ ابن قانع کا قول ہے اور انہوں نے اپنی سند کے ساتھ شہر بن حوشب سے انہوں نے عمر سے روایت کی

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہے کہ وہ کہتے تھے میں یمن کا رہنے والا ایک شخص تھا قریش سے میری حلف کی دوستی تھی مجھے ابوسفیان نے قاصد بنا کر نبیؐ کے
بھیجا تھا مجھے اسلام بہت پسند آیا چنانچہ میں مسلمان ہو گیا۔ ان کا تذکرہ ابوعالی غسانی نے ابوعمر پر استدراک کرنے کے لئے
ہے۔

۳۸۴۴۔ (ب) حضرت عمرؓ یمانی

حضرت عمرؓ یمانی۔ یہ یمانی ہیں۔ یہ ابن قانع کا قول ہے۔ انہوں نے اپنی سند کے ساتھ شہر بن حوشب سے انہوں نے عم
روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا ہے کہ ابوسفیان نے مجھے بطور براول رسول اللہؐ کے پاس بھیجا آپؐ نے مجھ پر اسلام پیش کیا
اسلام قبول کرلیا۔ ان کا تذکرہ ابوعلی غسانی نے ابوعمر پر استدراک کرنے کے لیے لکھا ہے۔

۳۸۴۵۔ حضرت عمروؓ بن ابی اثاثہ

حضرت عمروؓ بن ابی اثاثہ۔ عمرو: عین کے فتحہ اور میم کے سکون کے ساتھ اور اس کے آخر پر واو ہے یہ عمرو بن ابی اثا
عبدالعزیٰ بن حرثان بن عوف بن عبید بن عویج بن عدی بن کعب ہیں۔ یہ مہاجرین حبشہ میں سے ہیں۔ ان کی والدہ
بنت حرملہ ہیں۔ یہ عمرو بن عاص کے اخیافی بھائی ہیں۔ عمروہ بن اثاثہ کے نام ان کا ذکر ہو چکا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر
لکھا ہے۔

۳۸۴۶۔ حضرت عمروؓ بن احوص

حضرت عمروؓ بن احوص بن جعفر بن کلاب۔ جشمی' کلابی ہیں۔ ابوعمر کا قول ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا نسب نہیں
کیا۔ ان دونوں نے صرف اتنا کہا ہے کہ عمرو بن احوص جشمی ہیں۔ ان سے ان بیٹے سلیمان نے حدیث روایت کی ہے
اسماعیل اور ابراہیم وغیرہما نے اپنی اسناد کے ساتھ محمد بن عیسیٰ سے روایت کر کے خبر دی وہ انہوں نے کہا کہ ہم سے ہناد نے
انہوں نے کہا کہ ہم سے ابواحوص نے شبیب بن غرقدہ سے انہوں نے سلیمان بن عمرو بن احوص سے انہوں نے اپنے والد
روایت کر کے بیان کیا کہ انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہؐ کو سنا آپؐ حجۃ الوداع میں فرمارہے تھے کہ کون سا دن حرمت
ہے یہ آپؐ نے تین بار فرمایا۔ لوگوں نے کہا کہ حج اکبر کا دن۔ تو آپؐ نے فرمایا کہ تمہارے خون' تمہارے مال اور تمہاری عز
میں ایسی محترم ہیں جیسے تمہارا یہ دن محترم ہے تمہارے اس مہینے میں' تمہارے اس شہر میں' آگاہ رہو کہ کوئی شخص اپنی ذات
کسی اور کا ضامن نہیں ہو سکتا۔ آگاہ رہو کہ باپ بیٹے کا اور نہ بیٹا باپ کا ضامن ہو سکتا ہے۔ آگاہ رہو کہ شیطان تمہارے اس
میں اس بات سے مایوس ہو گیا ہے کہ اس کی عبادت کی جائے۔ لیکن عنقریب اسکی اطاعت کی جائیگی ایسے اعمال میں جنکو
خیال کرتے ہو۔ اور وہ اس پر راضی ہوگا۔

ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ ابوعمر کا یہ کہنا کہ یہ جشمی کلابی ہیں۔ میں اس کو نہیں جانتا کیونکہ ان کے
میں کلاب تک جشم نہیں ہیں اور نہ ہی کلاب کے بعد یہ تو احوص بن جعفر بن کلاب ہیں اور یہ نسب مشہور ہے۔ شاید کہ یہ جشم
حلیف ہوں تو ان کی طرف منسوب کر دیئے گئے ہوں۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۳۸۴۷۔ حضرت عمروؓ بن احیحہ

حضرت عمروؓ بن احیحہ بن جلاح، انصاری۔ اس نسب کو ہم بیان کر چکے ہیں۔ ان کا تذکرہ ابن ابی حاتم نے ان لوگوں میں لکھا ہے جنہوں نے نبیؐ سے روایت کی ہے انہوں نے خزیمہ بن ثابت سے بھی روایت کی ہے ان سے عبداللہ بن علی بن سائب نے روایت کی ہے ابوعمر نے کہا ہے کہ یہ بات میری سمجھ میں نہیں آتی اس لئے کہ عمرو بن احیحہ اخیافی بھائی ہیں عبدالمطلب بن ہاشم کے کیونکہ ہاشم بن عبدمناف کے نکاح میں سلمٰی بنت زید تھیں جو قبیلہ بنی عدی بن نجار سے تھیں جب ہاشم کا انتقال ہوا تو سلمٰی سے احیحہ بن جلاح نے نکاح کیا ان سے عمرو بن احیحہ پیدا ہوئے لہٰذا یہ عمرو بن احیحہ عبدالمطلب کے اخیافی بھائی ہوئے پس یہ امر قرین قیاس نہیں ہے کہ جو شخص حضرت کے دادا کا معاصر ہو وہ آپ سے یا حضرت خزیمہ سے روایت کرے۔ ممکن ہے کہ یہ شخص عمرو بن احیحہ کے بیٹے ہوں اور ان کا نام بھی عمرو ہو اور اپنے دادا کی طرف منسوب کر دیئے گئے ہوں ورنہ ابن ابی حاتم نے جو کچھ لکھا ہے وہ یقیناً غلط ہے اس میں کچھ شک نہیں۔

۳۸۴۸۔ حضرت عمروؓ بن اخطب انصاری

حضرت عمروؓ بن اخطب۔ کنیت ان کی ابوزید تھی انصاری ہیں۔ اپنی کنیت ہی سے زیادہ مشہور ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ یہ بنی حارث بن خزرج سے ہیں اور بعض لوگوں کا قول ہے کہ یہ نہ اوس سے نہ خزرج سے ہیں ہم انشاء اللہ تعالیٰ کنیت کے باب میں ان کا تذکرہ پورا لکھیں گے۔ انہوں نے نبیؐ کے ساتھ کئی غزوہ کئے اور رسول اللہؐ نے ان کے سر پر ہاتھ پھیرا تھا اور ان کو خوبصورتی کی دعا دی تھی ہمیں خطیب عبداللہ بن ابی نصر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو نقیب طراد بن محمد نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے اگرچہ سماع نہیں ہے ہمیں حسن بن بشران نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعلی بن صفوان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبداللہ بن محمد بن عبید نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوخیثمہ یعنی زہیر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے علی بن حسن بن شقیق نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں حسین بن واقد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابونہیک ازدی نے عمرو بن اخطب سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے ایک مرتبہ رسول اللہؐ نے پینے کے لئے پانی مانگا تو میں پانی لایا اس میں بال پڑا ہوا تھا میں نے وہ بال نکال لیا اور پانی آپ کو دے دیا آپ نے فرمایا یا اللہ اس کو جمال عنایت کر۔ ابونہیک کہتے ہیں (اس دعا کا اثر یہ تھا کہ) میں نے ان کو ترانوے برس سے زیادہ کی عمر میں دیکھا ان کے سر میں اور ڈاڑھی میں کوئی بال سفید نہ تھا بعض لوگوں کا بیان ہے کہ ان کی عمر سو سے متجاوز ہو گئی تھی اور ان کے سر اور ڈاڑھی میں صرف چند بال سفید تھے۔ یہ عمرو دادا ہیں عزرہ بن ثابت کے ان سے انس بن سیرین نے اور ابوالخلیل نے اور علباء بن احمر نے اور تمیم بن حویص وغیرہم نے روایت کی ہے انہوں نے خاتم نبوت کی زیارت کی تھی کہتے وہ ایسی تھی جیسے سیاہ گھنڈی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۸۴۹۔ حضرت عمروؓ بن اراکہ

حضرت عمروؓ بن اراکہ۔ بعض لوگ ان کو ابن ابی اراکہ کہتے ہیں۔ بصرہ میں رہتے تھے انہوں نے نبیؐ سے روایت کی ہے۔ حسن بصری نے روایت کی ہے کہ عمرو بن اراکہ زیاد کے ساتھ تخت پر بیٹھے ہوئے تھے ایک شخص اس کے سامنے آیا جس نے جھوٹی

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

گواہی دی تھی زیاد نے کہا اللہ کی قسم میں تیری زبان کاٹ ڈالوں گا عمرو نے کہا میں نے رسول اللہؐ کو مثلہ کی ممانعت کرتے ہوئے اور صدقہ کا حکم دیتے ہوئے سنا ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۸۵۰۔ حضرت عمروؓ بن ابی الاسد

حضرت عمروؓ بن ابی الاسد۔ حسن بن سفیان اور بغوی وغیرہما نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔ ہمیں ابوموسیٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعلی نے خبر دی وہ کہتے تھے احمد بن عبداللہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوعمرو بن حمدان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حسن بن سفیان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن حرب مروزی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن بشر عبدی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبیداللہ بن عمر نے ابن شہاب سے انہوں نے عمرو بن ابی الاسد سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے نبیؐ کو دیکھا کہ صرف ایک چادر اوڑھے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے اور اس چادر کے دونوں سرے آپ نے اپنے شانوں پر ڈال لئے تھے اس حدیث کو عیاش دوری نے اور علی بن حرب نے اور ابوکریب نے محمد بن بشر سے اسی طرح روایت کیا ہے اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ اس میں محمد بن بشر سے غلطی ہوگئی ہے صحیح وہی ہے جو ابواسامہ وغیرہ نے عبیداللہ سے انہوں نے زہری سے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے عمر بن ابی سلمہ بن عبدالاسد سے روایت کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور ابونعیم نے بھی ان کا تذکرہ لکھا ہے مگر انہوں نے ان کا نام عمرو بن اسود بیان کیا ہے اور محمد بن بشر کی حدیث ان کے متعلق روایت کی گئی ہے۔

۳۸۵۱۔ حضرت عمروؓ بن اسود بن عامر

حضرت عمروؓ بن اسود بن عامر۔ جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔ ابن دباغ نے ان کا تذکرہ ابوعمر پر استدراک کرنے کے لئے مختصر لکھا ہے۔

۳۸۵۲۔ حضرت عمروؓ بن اسود عنسی

حضرت عمروؓ بن اسود عنسی۔ ابن ابی عاصم نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ہمیں عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے اپنی سند کے ساتھ عبداللہ بن احمد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوالیمان نے ابوبکر بن ابی مریم سے انہوں نے حکیم بن عمیر اور ضمرہ بن حبیب سے روایت کر کے بیان کیا وہ دونوں حضرت عمر بن خطاب سے روایت کرتے تھے کہ انہوں نے فرمایا جس شخص کو اس بات کی خواہش ہو کہ رسول اللہؐ کی روش اپنی آنکھوں سے دیکھے اس کو چاہیے کہ عمرو بن اسود کی روش کو دیکھ لے ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ عمرو صحابی نہیں ہیں بلکہ وہ صحابہ اور تابعین سے حدیث کی روایت کرتے ہیں۔ ان کا تذکرہ ابوالقاسم دمشقی نے لکھا ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ ان کا نام عمرو ہے مگر بعض لوگ عمیر بن اسود کہتے ہیں۔ کنیت ان کی ابوعیاض ہے اور بعض لوگ یعنی ابوعبدالرحمن بیان کرتے ہیں قبیلہ عنس کے اور شہر حمص کے رہنے والے تھے اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ انہوں نے مقام داریا میں سکونت اختیار کی تھی۔ یہ ان لوگوں میں سے تھے جنہوں نے جاہلیت کا زمانہ پایا تھا۔ انہوں نے حضرت عمر بن خطاب اور عبادہ اور ابن مسعود وغیرہم سے روایت کی ہے اس کے بعد انہوں نے حضرت عمر کا قول

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ان کی بابت بیان کیا ہے جو ہم لکھ چکے ہیں ان کا تذکرہ ابن ابی عاصم نے صحابہ میں لکھا ہے۔

۳۸۵۳۔ حضرت عمروؓ بن اسود

حضرت عمروؓ بن اسود۔ سعید قریشی نے ان کا تذکرہ صحابہ میں لکھا ہے۔ شریح بن عبید حضرمی نے حارث بن حارث سے انہوں نے عمرو بن اسود ابوامامہ سے انہوں نے رسول اللہؐ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا قریش کے پیشواؤں میں سے جو لوگ اچھے ہوں گے وہ تمام دنیا کے پیشواؤں سے بہتر ہوں گے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ یہ تینوں تذکرہ میں لکھ چکا ہوں مگر میں نہیں کہہ سکتا کہ یہ تینوں ایک ہی ہیں یا جدا جدا ہیں تینوں تذکروں کو ابونعیم نے ذکر کیا ہے لیکن انہوں نے کوئی نسب ذکر کیا نہ اور کوئی چیز ایسی بیان کی جس سے کوئی فیصلہ ان کے ایک یا جدا جدا ہونے کا ہو سکے باقی رہیں ہر تذکرہ کی حدیثیں تو ممکن ہے ایک ہی شخص سے کئی کئی حدیثیں مروی ہوں واللہ اعلم۔

۳۸۵۴۔ حضرت عمروؓ بن اقیش

حضرت عمروؓ بن اقیش۔ نبیؐ کے پاس حاضر ہوئے تھے ان سے حضرت ابوہریرہ نے روایت کی ہے یہ نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے اور آپ سے کچھ پوچھا تھا ہمیں ابواحمد یعنی عبدالوہاب بن علی نے اپنی سند کے ساتھ ابوداؤد سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حماد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن عمرو نے ابوسلمہ سے انہوں نے حضرت ابوہریرہ سے روایت کر کے خبر دی کہ عمرو بن اقیش رسول اللہؐ کے حضور میں حاضر ہوئے زمانہ جاہلیت میں ان کے گھرانے میں سے کوئی شخص قتل ہو گیا تھا لہٰذا یہ قاتل سے انتقام لئے بغیر اسلام لانا پسند نہ کرتے تھے پس یہ احد کے دن (مدینہ) آئے اور پوچھا کہ میرے چچا کے بیٹے کہاں ہیں لوگوں نے کہا احد میں ہیں انہوں نے (نام لے کر) پوچھا فلاں فلاں لوگ کہاں ہیں لوگوں نے کہا احد میں ہیں پس انہوں نے اپنا لباس پہنا اور گھوڑے پر سوار ہو کر احد کی طرف روانہ ہوئے جب (وہاں پہنچے تو اور) مسلمانوں نے ان کو دیکھا تو (ان کو کافر سمجھ کر) کہا کہ اے عمرو ہم سے الگ رہو اور انہوں نے کہا میں ایمان لے آیا ہوں پس انہوں نے قتال شروع کیا یہاں تک کہ زخمی ہو گئے اور گھر میں اٹھا کے لائے گئے۔ حضرت سعد بن معاذ ان کو دیکھنے گئے تو انہوں نے ان کی بہن سے پوچھا کہ ان سے پوچھو کہ محض حمیت جاہلیت کی وجہ سے انہوں نے قتال کیا یا ان لوگوں کی کسی بات پر ان کو غصہ آ گیا تھا کہ اس سبب سے لڑے یا محض اللہ و رسول کے لئے انہوں نے جہاد کیا (چنانچہ ان کی بہن نے ان سے پوچھا انہوں نے کہا میں محض اللہ اور رسول کے لئے لڑا اس کے بعد ان کی وفات ہو گئی یہ ایسے جنتی ہیں کہ انہوں نے ایک وقت کی بھی نماز نہیں پڑھی) ان کا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہے۔

۳۸۵۵۔ حضرت عمروؓ بن امیہ قرشی

حضرت عمروؓ بن امیہ بن حارث بن اسد بن عبدالعزیٰ بن قصی بن کلاب قریشی اسدی۔ والدہ ان کی زینب بنت خالد بن عبد مناف بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ تھیں۔ یہ زبیر کا قول ہے انہوں نے سرزمین حبش کی طرف ہجرت کی تھی اور وہیں وفات پائی۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۳۸۵۶۔حضرت عمروؓ بن امیہ بن خویلد ضمری

حضرت عمروؓ بن امیہ بن خویلد بن عبداللہ بن ایاس بن عبید بن ناشرہ بن کعب بن جدی بن ضمرہ بن بکر عبد مناۃ بن کنانی ،ضمری۔کنیت ان کی ابوامیہ ہے۔ان کو نبیؐ نے (ایک مرتبہ) تنہا کفار قریش کے پاس جاسوس بنا کر بھیجا تھا چنانچہ وہاں سے حضرت خبیب کی نعش مبارک بھی اس لکڑی سے اتار کر لے آئے تھے جس پر انہیں صلیب دی گئی تھی اور (ایک بار) آپ نے انہیں نجاشی کے ہاں وکیل بنا کر بھیجا تھا چنانچہ انہوں نے وہاں آپ کا نکاح ام حبیبہ بنت ابی سفیان کے ساتھ کر دیا۔ اسلام ان کا قدیم تھا پہلے انہوں نے حبش کی طرف ہجرت کی تھی بعدازاں مدینہ کی طرف ہجرت کی سب سے پہلا غزوہ ان کا بیر معونہ تھا۔یہ ابونعیم کا قول ہے اور ابوعمر نے کہا کہ یہ غزوہ بدر اور احد میں مشرکوں کی طرف سے شریک تھے اور احد میں جب لوٹ کر جانے لگے تو یہ اسلام لے آئے رسول اللہؐ ان کو اکثر کاموں پر متعین فرمایا کرتے تھے یہ عرب کے شریف اور بہادر لوگوں میں سے تھے۔سب سے پہلا غزوہ ان کا بیر معونہ تھا اسی غزوہ میں اولاد عامر نے ان کو گرفتار کر لیا تھا پس عامر نے (ان سے) کہا کہ میری والدہ کے ذمہ ایک غلام کا آزاد کرنا ضروری تھا لہٰذا تم کو میں ان کی طرف سے آزاد کرتا ہوں اور اس کی پیشانی کے بال کتر لئے۔ان کو رسول اللہؐ نے نجاشی کے پاس دعوت اسلام کے لئے ۶ ہجری میں بھیجا تھا اور ایک خط نجاشی کے نام ان کے ہاتھ بھیجا تھا پس نجاشی اسلام لائے نجاشی سے انہوں نے یہ بھی کہا کہ ام حبیبہ کا نکاح رسول اللہؐ کے ساتھ کر دیجئے اور ان کو اور نیز تمام مسلمانوں کو جو آپ کے ملک میں ہیں حضرت کی خدمت میں بھیج دیجئے۔ان سے ان کے بیٹوں یعنی جعفر اور فضل اور عبداللہ نے اور ان کے بھتیجے زبرقان بن عبداللہ بن امیہ نے احادیث کی روایت کی ہے۔ان کا شمار اہل حجاز میں ہے۔ہمیں احمد بن عثمان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم یعنی اسماعیل بن ابی بکر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابومسلم یعنی محمد بن علی بن مہریز نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر بن زاذان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو مامون بن ہارون بن طوسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حسین بن عیسیٰ بن حمدان طائی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبدالصمد بن عبدالوارث نے بیان کیا ہے وہ کہتے تھے ہم سے ابراہیم بن سعد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابن شہاب نے جعفر بن عمرو بن امیہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ میں نے نبیؐ کو دیکھا آپ نے بکری کا گوشت کھانے کے بعد بغیر وضو کئے ہوئے نماز پڑھی۔ان کی وفات حضرت معاویہ کی خلافت کے آخر زمانہ میں قبل ۶۰ ہجری کے ہوئی ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

جدی: جیم کے ضمہ اور دال مہملہ کے فتحہ کے ساتھ اور آخر پر یاء جس کے نیچے دو نقطے ہیں۔

۳۸۵۷۔حضرت عمروؓ بن امیہ دوسی

حضرت عمروؓ بن امیہ دوسی ،جعفر مستغفری نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔زیاد بکائی نے محمد بن اسحاق سے انہوں نے زہری سے روایت کی ہے کہ عمرو بن امیہ دوسی نے کہا میں کعبہ مکرمہ میں داخل ہوا تو مجھے قریش کے کچھ لوگ ملے اور انہوں نے کہا کہ محمد (ﷺ) سے نہ ملنا اور ان کی بات نہ سننا ورنہ تم ان کے فریب میں آ جاؤ گے اس کے بعد انہوں نے پوری حدیث ذکر کی۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ قصہ عمرو بن طفیل کے نام سے مشہور ہے۔

۳۸۵۸۔ حضرت عمروؓ جد ابی امیہ

حضرت عمروؓ۔ ابوامیہ بن عبداللہ کے دادا تھے۔ یعقوب بن محمد مدنی نے ابوامیہ بن عبداللہ بن عمرو سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہؐ نے فرمایا جبریل نے مجھے ہریسہ نامی ایک مرکب غذا بنا کر کھلائی جس سے میری کمر میں قوت زیادہ ہوگئی۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۸۵۹۔ حضرت عمروؓ بن اوس ثقفی

حضرت عمروؓ بن اوس ثقفی۔ طائف میں فروکش تھے۔ رسول اللہؐ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے ان سے ان کے بیٹے عثمان نے روایت کی ہے بعض لوگوں نے ان کا نام عبداللہ بیان کیا ہے مگر صحیح عمرو ہے۔ ولید بن مسلم نے عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن یعلیٰ طائفی سے انہوں نے عثمان بن عمرو بن اوس سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ میں قبیلہ ثقیف کے وفد کے ساتھ رسول اللہؐ کے حضور میں حاضر ہوا تھا حضرت روزانہ بوقت شب ہماری فرودگاہ میں تشریف لایا کرتے تھے اور ہم سے باتیں کیا کرتے تھے کہ ایک روز وقت معمول سے کچھ دیر کر کے تشریف لائے اور فرمایا کہ آج میرا وظیفہ دیر میں ختم ہوا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۸۶۰۔ حضرت عمروؓ بن اوس بن عتیک

حضرت عمروؓ بن اوس بن عتیک بن عمرو بن عبدالاعلم بن عامر بن زعوراء بن جشم بن حارث بن خزرج بن عمرو بن مالک بن اوس انصاری اوسی زعورا عبدالاشہل کے بھائی تھے اور عمرو مالک اور حارث فرزندان اوس کے بھائی تھے۔ احد و خندق اور اس کے بعد کے غزوات میں رسول اللہؐ کے ساتھ شریک تھے۔ جسر ابی عبید کے واقعہ میں شہید ہوئے ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۳۸۶۱۔ حضرت عمروؓ بن ابی اویس قریشی

حضرت عمروؓ بن ابی اویس بن سعد بن ابی سرح بن حارث بن حارث بن نصر بن مالک بن حسل بن عامر بن لوی قریشی عامری ہیں۔ جنگ یمامہ میں شہید کئے گئے تھے۔ یہ ابن اسحاق کا قول ہے۔ ہمیں اس بات کی خبر ابوجعفر نے اپنی اسناد کے ساتھ یونس سے انہوں نے ابن اسحاق سے روایت کر کے خبر دی اور کہا ہے کہ یہ عمرو بن ابی اوس ہیں۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے مگر ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ یہ عمر بن ابی اوس بن سعد ہیں۔ واللہ اعلم

۳۸۶۲۔ حضرت عمروؓ بن اہتم

حضرت عمروؓ بن اہتم۔ اہتم کا نام سنان بن سمی بن سنان بن خالد بن منقر بن عبید بن مقاعس۔ مقاعس کا نام حارث بن عمرو بن کعب بن سعد بن زید مناۃ بن تمیم تمیمی منقری۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ شخص اہتم کے بیٹے نہیں بلکہ خود اہتم ہیں نام اہتم کا سنان بن خالد بن سمی تھا بعض لوگوں کا بیان ہے کہ قیس بن عاصم نے سنان کو کمان ماری تھی جس سے ان کا منہ پھٹ گیا تھا اس سبب سے

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

لوگ ان کو اہتم کہتے تھے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ منہ نہیں بلکہ ان کے دانت ٹوٹ گئے تھے قیس بن عاصم نے جوان کو مارا
واقعہ یوں ہے کہ قیس قبیلہ بنی سعد بن زید مناۃ بن تمیم کے سردار تھے ان کے اور اہتم کے درمیان میں عبد یغوث بن و
صلاۃ حارثی کی بابت جب کہ عصمہ تیمی ان کو قید کر کے لائے کچھ اختلاف ہوا پس قیس نے اہتم کو مارا۔ جسے ان کا منہ ٹو
ان کی والدہ فدلی بن اعبد کی بیٹی تھیں۔ کنیت ان کی ابوربعی تھیں نبیؐ کے پاس اپنی قوم بنی تیمم کے سرداروں کے ساتھ ۹ھ
وفد بن کر آئے تھے اس وفد میں زبرقان بن بدر اور قیس بن عاصم وغیرہ بھی تھے یہ سب لوگ اسلام لائے زبرقان نے
فخریہ کہے کہ یا رسول اللہ میں قبیلہ بنی تمیم کا سردار ہوں اور ان میں میرا اثر ہے میں ان میں بہت ذی وجاہت ہوں اخ
اختیار مجھے حاصل ہے اور یہ عمرو بن اہتم اس بات سے واقف ہیں عمرو نے کہا یا رسول اللہ یہ شخص بڑا جھگڑالو ہے اپنی باب
بہت کرتا ہے زبرقان نے کہا یا رسول اللہ اللہ کی قسم یہ جھوٹا ہے یہ حاسدانہ گفتگو کر رہا ہے عمرو نے کہا (اے زبرقان) میں
اور پر حسد کروں گا خدا کی قسم تیرا ننہال بڑا لئیم ہے تو نو دولت ہے تیرے لڑکے سب احمق ہیں تیرے خاندان کے لوگ
سمجھتے ہیں خدا کی قسم میں نے پہلی بات بھی جھوٹ نہ کہی تھی اور دوسری بات بھی سچ کہی نبیؐ نے فرمایا بعض بیان سحر (کے
ہوتا ہے۔ بعض لوگوں کا بیان ہے کہ اس وفد میں ۷۰ ستر یا ۸۰ اسی آدمی تھے اقرع بن حابس بھی اسی وفد میں تھے انہیں لو
رسول اللہؐ کو گھر (اشارہ ہے اس آیت کی طرف ان الذین ینادونک من وراء الحجرات چونکہ یہ فعل خلاف
لہٰذا اس آیت میں اس کی ممانعت ہے۔) کے پیچھے سے آواز دی تھی ان کا قصہ بہت طویل ہے۔

یہ لوگ مدینہ میں ایک مدت تک قرآن اور دین کا علم حاصل کرتے رہے بعد اس کے اپنی قوم کے پاس گئے ان کو نبیؐ
نقد بھی دیا اور کپڑے بھی دیئے۔ بعض لوگوں کا قول ہے کہ عمرو اس وقت بہت کم سن تھے جب نبیؐ نے اس وفد کے لوگوں کو
تو پوچھا کہ اب تو کوئی شخص تم میں باقی نہیں رہ گیا یہ عمرو اس وقت وہاں موجود تھے بلکہ فرودگاہ میں تھے قیس بن عاصم نے جوان
قبیلہ تھے اور ان سے کچھ رنج رکھتے تھے کہا یا رسول اللہ اب کوئی شخص باقی نہیں ہے سوا ایک نو عمر لڑکے کے تو میں اس کو دینا
نہیں جانتا مگر رسول اللہؐ نے ان کو بھی اسی قدر دیا جس قدر اور لوگوں کو دیا تھا۔ عمرو کو جب قیس کی یہ گفتگو معلوم ہوئی تو ا
(ان کی ہجو میں) یہ اشعار موزوں کئے۔

ظللت مفترش العلیاء تشتمنی عند النبی فلم تصدق ولم تصب

ان تبغضونا فان الروم اصلکم والروم لا تملک البغضاء للعرب

فان سوددنا عود و سوددکم موخر عند اصل العجب والذنب

(اے قیس) تو ہمیشہ بخل کے ساتھ مجھ کو نبی کے سامنے برا کہتا رہا اور تو بڑا دروغ گو ہے۔ اگر تم لوگ ہم سے بغض ر
ہو تو کیا پروا روم تمہاری اصل ہے اور روم والے اہل عرب کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ ہمارے سردار کی مثال اس لکڑی کی
ہے جو کجاوے میں سب سے آگے رہتی ہے اور تمہارے سردار کی مثال اس لکڑی کی سی ہے جو کجاوے کے آخر میں
ہے۔

یہ عمرو ان لوگوں میں تھے جنہوں نے سجاح (نامی عورت) کی جب اس نے دعویٰ نبوت کیا پیروی کی تھی پھر بعد ا

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ب ہوئے اوران کا اسلام بہت اچھا ہو گیا۔ بہت عمدہ خطبہ پڑھنے والے اور ادیب تھے بوجہ حسن و جمال کے لوگ ان کو مکحل کہا کرتے تھے شاعر تھے اور عمدہ شعر کہتے تھے ان کے اشعار کی لوگ یہ مثال دیتے تھے کہ گویا حلے پھیلا دیئے گئے۔ اپنی قوم میں شریف تھے یہ کلام انہی کا ہے۔

ذرینی فان البخل یا ام ھیثم	لصالح اخلاق الرجال سروق
لعمرک ما ضاقت بلاد باھلھا	ولکن اخلاق الرجال تضیق

اے ام ہاشم مجھے معاف کر کیونکہ بخل آدمی کی اچھی باتوں کو چھپا دیتا ہے قسم تیری جان کی کوئی شہر تنگ نہیں ہوتا بلکہ لوگوں کی بری عادتیں تنگی پیدا کر دیتی ہیں۔

ان کی اولاد میں سے خالد بن صفوان بن عبداللہ بن عمر بن اہتم تھے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۸۶۳۔ حضرت عمروؓ بن ایاس

ابن ایاس۔ یہ انصاری ہیں۔ بنی سالم بن عوف سے ہیں۔ احد کے دن شہید کیے گئے۔ ابن اسحاق نے ان کا ذکر نہیں کیا۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۳۸۶۴۔ حضرت عمروؓ بن ایاس بن زید

حضرت عمروؓ بن ایاس بن زید بن جشم۔ ابن اسحاق نے کہا ہے کہ یہ یمن کے ایک شخص تھے انصار کے حلیف تھے بدر اور احد میں شریک تھے۔ ابن ہشام نے کہا ہے کہ یہ عمرو بن ایاس ربیع بن ایاس کے بھائی تھے یہ ابوعمر کا قول ہے اور ابن مندہ اور ابونعیم نے کہا ہے کہ عمرو بن ایاس قبیلہ بنی لوذان سے ہیں ان کے حلیف ہیں۔ موسیٰ بن عقبہ نے ابن شہاب سے ان لوگوں کے نام میں جو خاندان انصار سے شریک بدر ہوئے عمرو بن ایاس کا نام بھی روایت کیا ہے۔ ہمیں عبیداللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند کے ساتھ یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحاق سے شرکائے بدر کے ناموں میں روایت کی ہے کہ قبیلہ بنی لوذان بن غنم سے عمرو بن ایاس بھی تھے جو اس قبیلہ کے حلیف تھے یمن کے رہنے والے تھے (ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۸۶۵۔ حضرت عمروؓ بن الفع

حضرت عمروؓ بن الفع بن کرب ناعطی۔ نبیؐ کے پاس حاضر ہوئے۔ یہ مالک بن الفع کے بھائی تھے یہی طبری کا قول ہے۔ یہ دونوں بھائی رسول اللہؐ کی خدمت میں وفد بن کے حاضر ہوئے تھے اور ان کے ساتھ ان کے بھتیجے مالک بن حمرہ بن الفع بھی تھے یہ ابن ماکولا کا قول ہے۔

۳۸۶۶۔ حضرت عمروؓ بن بجاد اشعری

حضرت عمروؓ بن بجاد۔ کنیت ان کی ابوانس تھی، اشعری ہیں۔ عمرو بن عبدالسلام بن عمران بن ابی انس نے خدیجہ بنت عمران بن ابی انس سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا ابوانس سے جن کا نام عمرو بن بجاد اشعری ہے روایت کی ہے کہ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہؐ نے فرمایا اللہ کے یہاں ابر (یعنی بادل) کا نام عنان ہے اور رعد (یعنی گرج) ایک فرشتہ کی آواز ہے جو سحاب کو... ہے اور برق (یعنی بجلی) ایک فرشتہ کی چمک ہے ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۸۶۷۔حضرت عمروؓ بن بداح قیسی

حضرت عمروؓ بن بداح قیسی۔ان کا ذکر مشرج بن خالد کی حدیث میں ہے۔علی بن حجر سعدی نے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں مجھ سے میرے والد نے بیان کیا کہ میرے دادا مشرج بن خالد کہتے تھے ہم قبیلہ عبدالقیس کے وفد میں نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوئے تو مجھے نبیؐ نے ایک چادر عنایت فرمائی اور ایک کنواں جو جنگل میں تھا دیا علی بن حجر کہتے ہیں کہ میں نے قبیلہ بنی عوف کی ایک بوڑھیا سے سنا وہ کہتی تھی کہ مشرج وہاں سے ہجرت کر گئے اور وہ کنواں اپنے ایک چچا کے بیٹے عمرو بن بداح کے لئے چھوڑ گئے جن کے بارے میں شاعر کا یہ شعر ہے۔

وانی لمختار الجهاد وتارک لعمرو بن بداح کثیب الفوارس

میں جہاد کو اختیار کرنا چاہتا ہوں اور سب مال ومتاع عمرو بن بداح سردار شہسواروں کے لئے چھوڑنا پسند کرتا ہوں۔

ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے کہ بعض متاخرین نے ان کو ذکر کیا ہے مگر نہ ان کا اسلام معلوم ہے نہ صحابی صرف ایک شعر میں ان کا ذکر آیا ہے اور وہی شعر ذکر کیا ہے جو ہم لکھ چکے۔

۳۸۶۸۔حضرت عمروؓ بن بعکک

حضرت عمروؓ بن بعکک۔ان کی کنیت ابوالسنابل ہے۔ان کا تذکرہ کنیت کے باب میں انشاء اللہ تعالیٰ پورا آئے گا۔ان کا تذکرہ ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۸۶۹۔حضرت عمروؓ بکالی

حضرت عمروؓ بکالی صحابی ہیں شمار ان کا اہل شام میں ہے۔بنی بکال بن دمی بن سعد بن عوف بن عدی بن مالک بن زید کہلان سے ہیں۔خلیفہ نے صحابہ میں ان کا تذکرہ اسی نسب کے ساتھ کیا ہے۔کنیت ان کی ابوعثمان تھی۔ان سے ابوتمیمہ ہجیمی روایت کی ہے۔ابوتمیمہ کہتے تھے کہ میں شام کی طرف گیا تو دیکھا کہ جوق در جوق لوگ ایک شخص کی زیارت کے لئے جا رہے ہیں میں نے پوچھا کہ یہ کون شخص ہیں لوگوں نے کہا جو صحابہ اب باقی رہ گئے ہیں یہ ان سب سے زیادہ علم رکھتے ہیں ان کا نام عمرو ہے (چنانچہ میں بھی ان کی زیارت کو گیا) میں نے دیکھا کہ ان کی انگلیاں کٹی ہوئی تھیں میں نے پوچھا انگلیاں کیسے کٹیں معلوم ہوا کہ واقعہ یرموک میں ملک شام میں بعہد حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ یہ انگلیاں کٹ گئی تھیں۔وہ نبیؐ سے یہ حدیث روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا کہ جب تم پر ایسے لوگ حکمران ہوں کہ جو تمہیں نماز اور زکوۃ کا حکم دیں تو تم لوگوں کو ان کے ساتھ نماز پڑھنا جائز ہے اور ان کا برا کہنا تم پر حرام ہے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے مگر ابونعیم نے ان کا نام عمرو بن سفیان بکالی کیا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۳۸۷۰۔ حضرت عمروؓ بن بکر

حضرت عمروؓ بن بکر۔ جعفر نے بیان کیا ہے کہ یہ نام ابوالجعد ضمری کا ہے۔ قبیلہ بنی ضمرہ بن بکر بن عبد مناۃ بن کنانہ قبیلہ بنی ضمرہ میں ان کا ایک گھر تھا خلیفہ نے بھی ان کا نام اور نسب اسی طرح لکھا ہے ابو حاتم بن حبان نے ان کا نام اورع بیان کیا ہے۔ اور ابو عیسیٰ ترمذی نے کہا ہے کہ بخاری نے ابوالجعد ضمری کا ذکر نہیں کیا۔ ابو احمد عسکری نے ان کا تذکرہ صحابہ میں کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ ابوالجعد بیٹے ہیں جنادہ بن مراد بن عبد کعب بن ضمرہ بن بکر بن عبد مناۃ کے ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۸۷۱۔ حضرت عمروؓ بن بلال بن بلیل

حضرت عمروؓ بن بلال بن بلیل۔ اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ ان کا نام عمرو بن عمیر ہے۔ کنیت ان کی ابولیلیٰ تھی انصاری ہیں ان کے نام میں اختلاف ہے بعض لوگ داؤد کہتے ہیں اور بعض لوگ سفیان اور بعض لوگ اوس اور بعض لوگ بلال ان کا تذکرہ کنیت کے باب میں اور عمرو بن عمیر کے نام میں انشاء اللہ اس سے زیادہ آئے گا۔ احد میں اور اس کے بعد کے غزوات میں شریک تھے پھر صفین میں حضرت علی کے ساتھ شریک ہوئے۔ ابن کلبی نے بیان کیا ہے کہ یہ مہاجرین سے تھے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۸۷۲۔ حضرت عمروؓ بن بینا

حضرت عمروؓ بن بینا۔ جعفر نے کہا ہے کہ ان سے ان کے بیٹے صالح نے روایت کی ہے وہ کہتے تھے میں تبوک میں رسول اللہؐ سے ملا تھا۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

۳۸۷۳۔ حضرت عمروؓ بن تغلب

حضرت عمروؓ بن تغلب عبدی۔ قبیلہ عبدالقیس سے ہیں اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ بکر بن وائل سے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ نمر بن قاسط بن ہنب بن افصی بن دعمی بن جدیلہ بن اسد بن ربیعہ بن نزار سے ان کے نسب میں جو کچھ بیان کیا گیا ہے سب کا منتہی اسد بن ربیعہ پر ہوتا ہے پس یہ بہر حال ربعی ہیں بصرہ میں رہتے تھے ان سے حسن بصری نے روایت کی ہے ہمیں خطیب ابوالفضل بن ابی النصر نے اپنی سند کے ساتھ ابوداؤد طیالسی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں مبارک بن فضالہ نے حسن بن عمرو بن تغلب سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے رسول اللہؐ نے (ایک روز) ایک بات ایسی فرمائی جو مجھے سرخ اونٹوں سے بھی زیادہ پسند آئی ایک روز رسول اللہؐ کے پاس کچھ مال آیا تو آپ نے بعض لوگوں کو دیا اور بعض کو نہ دیا اور فرمایا کہ ہم بعض لوگوں کو محض اس خیال سے دے دیتے ہیں کہ ان کو نہ دیا جائے گا تو وہ رنجیدہ ہوں گے اور صبر نہ کرسکیں گے اور بعض لوگوں کو محض اس بھروسہ پر نہیں دیتے کہ اللہ نے ان کے دلوں میں ایمان قائم کر دیا ہے منجملہ ایسے لوگوں کے عمرو بن تغلب ہیں اور آپ نے فرمایا کہ علامات قیامت سے یہ ہے کہ تجار کی کثرت ہو جائے گی اور قلم ظاہر ہوگا مطلب یہ ہے کہ مال بہت بڑھ جائے گا جس کے باعث سے تاجروں کی کثرت ہو جائے گی اور لکھنے والے زیادہ ہو جائیں گے کتابت کا رواج اس وقت

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

عرب میں بہت کم تھا۔ قتادہ نے بیان کیا ہے کہ قبیلہ بکر بن وائل سے چار آدمیوں نے ہجرت کی تھی دو آدمی بنی سدوس سے اسود بن عبداللہ اہل یمن سے اور بشیر بن خصاصیہ اور عمرو بن تغلب قبیلہ نمر بن قاسط سے اور فرات بن حیان بنو عجل سے اس میں اعتراض ہے کیونکہ اگر یہ نمر سے ہیں تو بکر سے نہیں ہو سکتے مگر یہ کہ ان کے حلیف ہوں لیکن حلیف ہونے کا ذکر گیا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۸۷۴۔ حضرت عمروؓ بن تیم بیاضی

حضرت عمروؓ بن تیم بیاضی۔ ابن قداح نے بیان کیا ہے کہ یہ عمرو احد میں اور اس کے بعد کے تمام مشاہد میں شریک عدوی نے کہا ہے کہ میں نہیں جانتا کہ ان عمرو سے کوئی واقف ہو۔ ابن دباغ نے ان کا تذکرہ ابوعمر پر استدراک کرنے لکھا ہے۔

۳۸۷۵۔ حضرت عمروؓ بن ثابت اوسی

حضرت عمروؓ بن ثابت بن وقش بن زغبہ بن زعوراء بن عبدالاشہل انصاری اوسی اشہلی۔ سلمہ بن ثابت کے بھائی اور بشر کے چچا کے بیٹے تھے۔ یہ عمرو اصیرم بنی عبدالاشہل زیادہ مشہور ہے۔ یہ حذیفہ بن یمان کے بہن کے بیٹے تھے۔ احد شہید ہوئے انہیں کی بابت کہا گیا ہے کہ یہ ایسے جنتی ہیں جنہوں نے ایک وقت کی بھی نماز نہیں پڑھی یہ طبری کا قول ہے۔ جعفر یعنی عبداللہ بن احمد نے اپنی سند کے ساتھ یونس بن بکیر تک انہوں نے محمد بن اسحاق سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے سے حصین بن عبدالرحمن بن عمرو بن سعد بن معاذ نے ابوشقیق مولیٰ ابن ابی احمد سے انہوں نے حضرت ابوہریرہ سے روایت خبر دی کہ وہ اکثر لوگوں سے پوچھا کرتے تھے کہ بتاؤ وہ کون جنتی ہے جس نے اللہ کے لئے ایک وقت کی بھی نماز نہ پڑھی لوگ نہ بتا سکتے تو خود ہی جواب دیتے کہ وہ اصیرم بنی عبدالاشہل یعنی عمرو بن ثابت بن وقش تھے ان کا واقعہ یوں ہے کہ یہ طرف کسی طرح راغب نہ ہوتے تھے مگر جب غزوۂ احد پیش آیا تو خود بخود ان کو اسلام کی طرف رغبت پیدا ہوئی اور اسلام لا اس کے انہوں نے اپنی تلوار اٹھالی اور جہاد شروع کر دیا زخمی ہو کر گر گئے جب بنی عبدالاشہل نے اپنی قوم کے لوگوں کو تلاش کرنا شروع کیا تو ان کو دیکھا کہ مقتولوں کے ساتھ پڑے ہوئے ہیں اور کچھ جان باقی ہے لوگوں نے ان کو دیکھتے دیکھو یہ عمرو پڑے ہوئے ہیں یہ یہاں کیوں آئے (یہ تو کافر تھے) پس لوگوں نے ان سے پوچھا کہ اے عمرو تم کیوں یہاں تم اپنی قوم کی حفاظت کے لئے آئے تھے یا اسلام کی طرف راغب ہو کر آئے تھے انہوں نے کہا میں اسلام کی طرف راغب ہوں میں مسلمان ہو کر قتل کرنے لگا یہاں تک کہ یہ حالت ہوگئی جو تم دیکھ رہے ہو اس کے بعد ان کی وفات ہوگئی لوگوں اللہؐ سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا کہ وہ یقیناً اہل جنت میں سے ہے۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ میرے نزدیک اس اعتراض ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے میں کہتا ہوں کہ ابن مندہ نے ان کا نسب اس طرح بیان کیا ہے عمرو بن وقش بن اصیرم بن عبدالاشہل مگر یہ نسب صحیح نہیں کیونکہ اصیرم عمرو کا لقب ہے ان کے دادا کا نام نہیں ہے علاوہ اس کے عمرو نام اس نسب میں نہیں ہے کیونکہ اصرم اور عبدالاشہل کے درمیان سے زغبہ اور زعوراء رہ گیا ہے صحیح وہی ہے جو ہم نے بیان

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مندہ نے ایک تذکرہ اور لکھا ہے اور اس میں عمرو بن اقیش کا نام قائم کیا ہے اور لکھا ہے کہ وہ نبیؐ کے حضور میں آئے تھے اور سے مسئلہ پوچھا تھا ابن مندہ نے اس تذکرہ کو مختصر کر دیا ہے مگر ہم نے وہ حدیث بھی لکھی ہے جو ابوداؤد سجستانی نے روایت کی اور وہ حدیث یہی تھی جو اوپر گزر چکی یہ دونوں قصے ایک ہی ہیں۔

۳۸۷۔ حضرت عمروؓ بن حمّی

حضرت عمروؓ بن حمی۔ سیف بن عمر نے اپنے راویوں سے نقل کیا ہے کہ یہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے نعمان بن مقرن کو جب انہوں نے اہل رائے سے مشورہ لیا تھا اہل نہاوند پر لشکر کشی کی رائے دی تھی۔ عمرو بن حمی اس وقت عمر میں سب سے زیادہ تھے ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے۔

۳۸۷۔ حضرت عمروؓ بن ثعلبہ جہنی

حضرت عمروؓ بن ثعلبہ جہنی ان کا شمار اہل حجاز میں ہے۔ یعقوب بن محمد زہری نے وہب بن عطاء بن یزید جہنی سے انہوں نے وضاح بن سلمہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عمرو بن ثعلبہ جہنی سے روایت کی ہے کہ وہ رسول اللہؐ کے حضور میں حاضر ہوئے حضرت نے انہیں اسلام کی ترغیب دی وہ اسلام لائے پس حضرت نے ان کے سر پر ہاتھ پھیرا ان کی عمر سو برس سے زیادہ ہوئی مگر جس مقام پر حضرت نے ہاتھ پھیرا تھا اس مقام کے بال سفید نہ ہوئے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

مگر ابن مندہ نے ان کو جہنی انصاری کہا ہے اور سند کو یوں بیان کیا ہے وہب بن عطاء بن یزید بن شعیب بن عمرو بن ثعلبہ

ہیں۔

۳۸۷۔ حضرت عمروؓ بن ثعلبہ خشنی

حضرت عمروؓ بن ثعلبہ خشنی۔ ابو ثعلبہ کے بھائی ہیں رسول اللہؐ کے عہد میں اسلام لائے تھے اس کو ابن دباغ نے ابوعمر پر استدراک کرنے کے لیے لکھا ہے۔ اور ابن کلبی نے ذکر کیا ہے کہ یہ رسول اللہؐ کے عہد میں اسلام لائے تھے۔

۳۸۷۔ حضرت عمروؓ بن ثعلبہ انصاری

حضرت عمروؓ بن ثعلبہ بن وہب بن عدی بن مالک بن عدی بن عامر بن غنم بن عدی بن نجار۔ کنیت ان کی ابو حکیم یا ابو حکیمہ ہے انصاری خزرجی ہیں پھر بنی عدی بن نجار سے ہوئے۔ ابن شہاب نے ذکر کیا ہے کہ یہ بدر میں شریک تھے۔ ہمیں عبید اللہ بن احمد نے اپنی سند کے ساتھ یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحاق سے شرکائے بدر کے ناموں میں لکھا ہے کہ عمرو بن ثعلبہ بھی تھے۔ ان کے کوئی اولاد نہ تھی۔ غزوۂ احد میں بھی یہ شریک تھے۔ یہ ابونعیم اور ابوعمر کا قول ہے اور ابن مندہ نے کہا ہے کہ عمرو بن ثعلبہ انصاری بدر میں رسول اللہؐ کے ہمراہ شریک تھے۔ ان کی حدیث یعقوب بن محمد زہری نے وہب بن عطاء سے انہوں نے وضاح بن سلمہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عمرو بن ثعلبہ انصاری سے روایت کی ہے عمرو بن ثعلبہ کی عمر سو برس کی ہوگئی تھی مگر ان کے سر میں جس مقام پر رسول اللہؐ نے ہاتھ پھیرا تھا بال سفید نہ ہوئے تھے۔ ان

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔
میں کہتا ہوں کہ ابن مندہ نے عمرو بن ثعلبہ جہنی کے تذکرہ میں لکھا ہے جو اس سے پہلے ہو چکا کہ وہ بدر میں شریک تھے
شمار اہل حجاز میں ہے اور انہوں نے اپنی سند کے ساتھ یعقوب بن محمد زہری سے انہوں نے وہب بن عطاء سے انہوں نے
سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عمرو بن ثعلبہ جہنی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں رسول اللہؐ سے مقام
اور اسلام لایا حضرت نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا۔ پھر ابن مندہ نے اس دوسرے تذکرہ میں بھی اس واقعہ کو ذکر کیا ہے تعجب
انہوں نے اس ایک واقعہ کو دو کیوں بنایا جبکہ حالت بھی ایک ہے سند بھی ایک حدیث بھی ایک پھر آخر کونسا فرق ہے کہ دو
دیئے۔ پھر مزید یہ کہ پہلے کو جہنی انصاری کہا ہے انصاری ہیں تو مدینہ کے رہنے والے ہوئے پھر سیالہ میں ملاقات کیسی
ہے جو ابو نعیم اور ابو عمر نے بیان کیا ہے۔ جو ہم ذکر کر چکے۔ واللہ اعلم

حکیمہ: حاء کے ضمہ اور کاف کے فتحہ کے ساتھ اور آخر پر حاء ہے۔

۳۸۸۰۔ حضرت عمروؓ ثمالی

حضرت عمروؓ ثمالی۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں یمانی۔ ان کی حدیث شہر بن حوشب نے ان سے روایت کی ہے کہ
نے میرے ہمراہ کچھ ہدی قربانی کے لئے بھیجی تھیں اور فرمایا تھا کہ اگر ان میں سے کوئی جانور ہلاک ہونے لگے تو اس کو
اور اس کے پیروں کو اس خون سے رنگ (مصلحت اس میں یہ تھی کہ ایسا کرنے سے لوگ سمجھ لیں گے کہ یہ ہدی کا جانور
گوشت غیر مستحقین کو نہ کھانا چاہیے۔) دینا اور اس کے منہ پر بھی ایک چھاپ خون کا مار دینا اور اس قربانی کو وہیں چھوڑ
تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۸۸۱۔ حضرت عمروؓ بن جابر جنی

حضرت عمروؓ بن جابر۔ قوم جن سے تھے۔ ہم نے ان کا تذکرہ محض حافظ ابو موسیٰ کی پیروی کرنے کے لئے لکھ
لکھتے اور انہوں نے طبرانی کی اقتداء میں لکھا ہے۔ اور ہم نے اس لئے لکھا ہے کہ ہم یہ طے کر چکے ہیں کہ کوئی تذکرہ
بہر حال اس کو چھوڑ دینا ہی بہتر تھا۔ ہمیں ابو موسیٰ نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو الخیر یعنی محمد بن رجاء نے خبر دی
ہم سے احمد بن ابی القاسم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن عمرو نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عمرو بن علی
کہتے تھے ہم سے سلم بن قتیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عمرو بن نبہان عنبری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو
بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے صفوان بن معطل سلمی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم لوگ حج کے لئے جا رہے تھے جب ہم
پہنچے تو ہم لوگوں نے ایک سانپ کو دیکھا جو تڑپ رہا تھا تھوڑی ہی دیر کے بعد وہ مر گیا ہم میں سے ایک شخص نے ایک
اس سانپ کو اس میں لپیٹ کر زمین میں دفن کر دیا پھر جب ہم مکہ پہنچے تو ایک روز ہم کعبہ میں تھے کہ ایک شخص آیا
لوگوں سے کہا کہ عمرو بن جابر کو تم میں سے کس نے دفن کیا تھا ہم لوگوں نے کہا ہم عمرو بن جابر کو نہیں جانتے اس نے کہا
کس نے دفن کیا تھا ہم لوگوں نے کہا اس شخص نے اس نے کہا اللہ تمہیں جزائے خیر دے وہ قوم جن کے ان نو آدمیوں

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

شخص تھا جو رسول اللہؐ کے حضور میں قرآن سننے کے لئے حاضر ہوئے تھے اس وقت قوم جن کے مسلمانوں اور کافروں میں لڑائی ہو رہی تھی اسی لڑائی میں وہ شخص مارا گیا تھا پس اگر تم لوگ چاہو تو اس کپڑے کے عوض میں دوسرا کپڑا ہم تمہیں دیں ہم لوگوں نے کہا نہیں ہم معاوضہ نہ لیں گے۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۸۸۲۔حضرت عمروؓ بن جبلہ

حضرت عمروؓ بن جبلہ بن وائل بن قیس۔ابن کلبی نے اور ابوعبید نے ان کا تذکرہ ان صحابہ میں لکھا ہے جو نبیؐ کے حضور میں وفد لے کر حاضر ہوئے تھے۔ابوعبید نے بیان کیا ہے کہ سعید ابرش کلبی جو ہشام بن عبدالملک کے مصاحب سے تھے انہیں کی اولاد سے تھے۔ان کا تذکرہ غسانی نے لکھا ہے۔

۳۸۸۳۔حضرت عمروؓ بن جدعان

حضرت عمروؓ بن جدعان۔سعید مقبری نے ابوہریرہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ نے عمرو بن جدعان سے فرمایا کہ اے عمرو بن جدعان جب تم کپڑا مول لو تو اس کو جانچ لیا کرو اور جب جوتی مول لو تو اس کو بھی جانچ لیا کرو اور جب تم کسی عورت سے نکاح کرو تو اس کے ساتھ بھلائی کرو۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۸۸۴۔حضرت عمروؓ بن جراد

حضرت عمروؓ بن جراد۔ربیع بن بدر نے اپنے والد سے انہوں نے عمرو بن جراد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول اللہؐ نے فرمایا سعد کو بلاؤ یہی مناسب ہوگا۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۸۸۵۔حضرت عمروؓ بن جموح

حضرت عمروؓ بن جموح بن زید بن حرام بن کعب بن سلمہ،انصاری سلمی۔بنی جشم بن خزرج سے ہیں۔بیعت عقبہ اور بدر میں شریک تھے مگر ابن اسحاق نے ان کو شرکائے بدر میں ذکر نہیں کیا۔احد کے دن شہید ہوئے تھے اور یہ عبداللہ بن عمرو بن حرام حضرت جابر کے والد ایک ہی قبر میں مدفون ہوئے تھے یہ دونوں سالے بہنوئی تھے۔شعبی نے روایت کیا ہے کہ انصار کی کے خاندان بنی سلمہ سے کچھ لوگ رسول اللہؐ کے حضور میں آئے تو آپ نے پوچھا کہ اے بنی سلمہ تمہارا سردار کون ہے لوگوں نے جواب دیا کہ جد بن قیس مگر اس میں کچھ بخل ہے رسول اللہؐ نے فرمایا کہ بخل سے زیادہ اور کون سا مرض ہوگا لہٰذا (تمہارا سردار یہ گھونگھر والا سفید آدمی یعنی عمرو بن جموح ہے اسی واقعہ کی طرف شاعر نے ان اشعار میں اشارہ کیا ہے۔

وقال رسول اللہ والحق قولہ ... لمن قال منا من تسمون سیدا

فقالوا لہ جدبن قیس علی التی ... نبخلہ فیہا وان کان اسودا

فتے ما تخطی خطوۃ لدنیۃ ... ولا مد فی یوم الی سوأۃ یدا

فسود عمرو بن الجموح بجودہ ... وحق لعمر وبالندی ان یسودا

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اذا جاءہ السوال اذهب ماله قال خذوه انه عائد غدا

رسول اللہ نے فرمایا اوران کا قول سچا ہے جب کہ آپ نے پوچھا کہ تم لوگ کس کو اپنا سردار کہتے ہو لوگوں نے کہا جد بن قیس کو باوجود کہ ان کے مزاج میں بخل ہے جد بن قیس ایسے شخص ہیں کہ کبھی کسی برائی پر ان کا قدم نہیں اٹھا نہ کبھی انہوں نے کسی برائی کی طرف ہاتھ بڑھایا پس حضرت نے عمرو بن جموح کو سردار بنایا بوجہ ان کی سخاوت کے زیادہ مستحق تھے جب کوئی سوال کرتا تو اپنا کل مال دے دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ مال پھر کل آ جائے گا۔

معمر نے اور ابن اسحاق نے زہری سے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے (بنی سلمہ سے) فرمایا تم لوگوں کا سردار بشر بن براء معرور ہے ہم ان کا حال بشر کے نام میں لکھ چکے ہیں۔ ہمیں عبید اللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند کے ساتھ یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحاق سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے عمرو بن جموح بنی سلمہ کے سرداروں اور اشراف سے تھے انہوں نے اپنے گھر میں لکڑی کا ایک بت بنا لیا تھا جس کا نام مناف تھا اس کی بہت تعظیم کیا کرتے تھے جب قبیلہ بنی سلمہ کے نوجوان اسلام لائے جن میں ان کے بیٹے معاذ بن عمرو اور معاذ بن جبل بھی تھے یہ سب لوگ بیعت عقبہ میں شریک تھے یہ لوگ رات کے وقت ان کے بت کو لے کر بنو سلمہ کے گڑھے میں ڈال آیا کرتے تھے جس میں غلیظ (گندگی) وغیرہ پڑتا تھا صبح کو عمرو جب اس بت کو نہ پاتے تو کہتے خرابی ہو اس کی معلوم نہیں کون ہمارے معبود کے ساتھ یہ گستاخی کرتا ہے پھر اس کو جا کر ڈھونڈتے تو گڑھے میں پاتے اس کو دھوتے اور خوشبو لگاتے اور کہتے کہ خدا کی قسم اگر مجھ معلوم ہو جائے کہ یہ حرکت کس کی ہے تو میں اسے بہت ذلیل کروں یہی کیفیت ہوا کرتی ایک روز عمرو نے ایک تلوار لے کر اس بت کی گردن میں لٹکا دی اور کہا کہ خدا کی قسم میں نہیں جانتا کہ تیرے ساتھ یہ کون کرتا ہے لہٰذا اگر تجھ میں کچھ بھی بھلائی ہو تو خود اپنی حفاظت کر لے یہ تلوار تیرے پاس ہے جب شام ہوئی تو مسلمان آئے اور انہوں نے وہ تلوار اس کی گردن سے نکال لی اور ایک مرے ہوئے کتے کے ساتھ اس بت کو باندھ کر ایک کنویں میں جس میں نجاست ڈالی جاتی تھی اس کو ڈال دیا صبح کو عمرو نے پھر دیکھا کہ بت غائب ہے اس کی تلاش میں نکلے اور دیکھا کہ وہ ایک کتے کے ساتھ بندھا ہوا پڑا ہے یہ حال دیکھتے ہی ہدایت الٰہی نے ان کی دستگیری کی اور اسلام لائے اور ان کا اسلام بہت اچھا ہوا جب اسلام لے آئے اور اللہ کی معرفت ان کو حاصل ہوئی تو انہوں نے یہ اشعار نظم کیے جن میں اس بت کا بھی ذکر ہے اور خدا کا شکر اس کی رشد و ہدایت پر ادا کیا ہے۔

تا اللہ لو کنت الهالم تکن | انت وکلب وسط بئر فی قرن
اف لمصرعک الها مستدن | الآن فتشناک عن سوء الغبن
فالحمد للہ العلی ذی المنن | الواهب الرزق ودیان الدین
هو الذی انقذنی من قبل ان | اکون فی ظلمة قبر مرتهن

اللہ کی قسم اگر تو معبود ہوتا تو کبھی کتے کے ساتھ ایک کنوئیں کے اندر نہ ہوتا۔ کیا بری جگہ تو پڑا ہے اب ہم تجھے ترک کرتے ہیں اللہ کا شکر ہے جو احسان کرتا ہے اور رزق دیتا ہے۔ اسی نے مجھے مرنے سے پہلے اس گمراہی سے نجات دی۔

ابن کلبی نے کہا ہے کہ عمرو بن جموح سب انصار کے بعد اسلام لائے جب رسول اللہؐ نے لوگوں کو غزوہ بدر کی

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

وں نے بھی ساتھ چلنے کا ارادہ کیا مگر ان کے بیٹوں نے رسول اللہؐ کی اجازت لے کر ان کو روکا وجہ یہ تھی کہ ان کے پیر لنگ تھا مگر جب غزوۂ احد درپیش ہوا تو انہوں نے اپنے بیٹوں سے کہا کہ تم لوگوں نے مجھے غزوۂ بدر میں شریک نہ ہونے دیا اب غزوۂ احد کی شرکت سے مجھے نہ روکو ان کے بیٹوں نے کہا کہ اللہ نے آپ کو معذور کیا ہے (آپ ارادہ شرکت نہ ئے) پس یہ رسول اللہؐ کے حضور میں حاضر ہوئے اور کہا کہ یا رسول اللہؐ میرے بیٹے آپ کے ہمراہ غزوۂ احد میں جانے روکتے ہیں حالانکہ خدا کی قسم میں امید رکھتا ہوں کہ میں اپنے اسی لنگڑے پن کے ساتھ جنت میں چلوں گا۔ رسول اللہؐ نے مایا کہ اللہ نے تمہیں معذور کیا ہے جہاد تم پر فرض نہیں ہے اور ان کے بیٹوں سے کہا کہ تم لوگ اگر ان کو منع نہ کرو تو کچھ حرج ں شاید اللہ ان کو شہادت نصیب کرے پس انہوں نے اپنے ہتھیار اٹھا لئے اور یہ کہتے ہوئے چلے کہ یا اللہ مجھے شہادت ب کر اور نامراد بنا کر پھر مجھے اپنے گھر کی طرف واپس نہ کر چنانچہ جب احد کے دن یہ شہید ہوئے تو ان کی بی بی ہند جو رت جابر کی پھوپھی تھیں آئیں اور انہوں نے ان کی اور اپنے بھائی عبداللہ بن عمرو بن حرام کی نعش اٹھائی اور دونوں ایک ہی میں مدفون ہوئے رسول اللہؐ فرماتے تھے کہ اللہ کی قسم میں نے ان کو جنت میں اسی طرح لنگڑے پن کے ساتھ چلتے ہوئے ا بعض لوگوں کا بیان ہے کہ عمرو بن جموح کے چار بیٹے تھے اور وہ چاروں رسول اللہؐ کے ساتھ جہاد میں جاتے تھے۔ احد دن جب مسلمانوں کا شبہ زائل ہوا تو انہوں نے اور ان کے بیٹے خلاد نے کافروں پر ایک سخت حملہ کیا تھا اور دونوں ساتھ ہی ید ہوئے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۸۸۔ حضرت عمروؓ بن جندب ودائی

حضرت عمروؓ بن جندب ودائی کنیت ان کی ابوعطیہ ہے۔ علی عسکری نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور انہوں نے اپنی سند کے ساتھ یان سے انہوں نے علی بن اقمر سے انہوں نے ابوعطیہ ودائی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا نبیؐ نے ایک جنازہ کے ساتھ عورتوں کو دیکھا تو فرمایا کہ تم لوگ لوٹ جاؤ تم گنہگار ہوگی تم کو ثواب نہ ملے گا ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے انہوں نے کہا ہے ہ یہ تابعی ہیں۔ حضرت علی اور ابن مسعود سے روایت کرتے ہیں۔

۳۸۸۷۔ حضرت عمروؓ جنی

حضرت عمروؓ۔ قوم جن سے تھے۔ ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ یہ ایک دوسرے شخص ہیں اور کہا ہے کہ طبرانی نے ان کا تذکرہ لکھا ہے ض لوگوں کا بیان ہے کہ یہ طارق کے بیٹے ہیں ابن مندہ نے ان کا تذکرہ اپنے دادا پر استدراک کرنے کے لئے لکھا ہے۔ احمد بن سعید بن ابی مریم نے عثمان بن صالح سے انہوں نے عمرو جنی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نبیؐ کے پاس تھا آپ نے سورۂ جم پڑھی اور سجدہ کیا میں نے بھی آپ کے ساتھ سجدہ کیا۔ عثمان بن صالح مصری کہتے تھے میں نے عمرو بن طارق جنی کو دیکھا تو میں نے پوچھا کہ کیا آپ نے نبیؐ کو دیکھا ہے انہوں نے کہا ہاں بلکہ میں نے آپ سے بیعت کی تھی اور اسلام لایا تھا اور آپ کے پیچھے نماز صبح پڑھی تھی جس میں آپ نے سورۂ حج پڑھی تھی اور اس میں دو سجدہ کئے تھے۔ ان کا تذکرہ چونکہ ابوموسیٰ نے لکھا تھا لہٰذا ہم نے بھی لکھ دیا لیکن ذکر نہ کرنا بہتر تھا تعجب ہے کہ یہ لوگ قوم جن کے لوگوں کو صحابہ میں ذکر کرتے ہیں۔ حالانکہ ان لوگوں کا نام کسی

www.KitaboSunnat.com

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سند صحیح سے منقول نہیں ایسا ہی ہے تو جبریل و میکائیل کو صحابہ میں کیوں نہیں ذکر کرتے تھے جن کے نام ایسی سند کے ساتھ منقول جس میں کچھ شبہ نہیں ہوسکتا۔

۳۸۸۸۔ حضرت عمروؓ بن جہم

حضرت عمروؓ بن جہم بن عبد شرحبیل بن ہاشم بن عبد مناف بن عبدالدار بن قصی۔ جعفر نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے اوران کے بھائی خزیمہ اوران کے والد جہم سرزمین حبش کی طرف ہجرت کر کے گئے تھے اور (مع اور مہاجرین کے) دو کشتیوں سوار ہو کر مدینہ واپس آئے تھے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔ جعفر نے اس حدیث کو یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحاق سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا جو لوگ حبش کی طرف ہجرت کر گئے تھے ان میں قبیلہ عبدالدار بن قصی سے جہم بن قیس بن شرحبیل بن ہاشم بن عبد مناف بن عبدالدار اوران کے بیٹے عمرو بن جہم بھی تھے۔

۳۸۸۹۔ حضرت عمروؓ بن حارث بن زہیر قرشی

حضرت عمروؓ بن حارث بن زہیر بن شداد بن ربیعہ بن ہلال بن مالک بن ضبہ بن حارث بن فہر قریشی فہری مکہ میں پہلے اسلام لائے تھے۔ بعض لوگوں کا بیان ہے کہ ان کا نام عامر تھا اور کنیت ابو نافع تھی حبش کی طرف انہوں نے ہجرت کی تھی ابن اسحاق اور واقدی کا قول تھا مگر ابن عقبہ نے اور ابومعشر نے ان کو مہاجرین حبش میں ذکر نہیں کیا ہاں موسیٰ بن عقبہ نے ان کو اہل بدر میں ذکر کیا ہے ابن اسحاق نے بھی ان کو اصحاب بدر میں ذکر کیا ہے مگر انہوں نے ان کے نسب کی بعض باتوں میں اختلاف کیا ہے اور زہیر کے بعد ان کا نسب یوں بیان کیا ہے ابن ابی شداد بن ربیعہ بن اہیب بن ضبہ۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۸۹۰۔ حضرت عمروؓ بن حارث مصطلق

حضرت عمروؓ بن حارث بن ابی ضرار بن عائذ بن مالک بن خزیمہ۔ ان خزیمہ کا دوسرا نام مصطلق ہے بیٹے تھے سعد بن عمرو کے خزاعی مصطلقی ہیں۔ جویریہ بنت حارث بن ابی ضرار زوجہ نبیؐ کے بھائی تھے ان سے ابووائل اور ابواسحاق نے روایت کی ہے۔ ابوحذیفہ نے زہیر سے انہوں نے ابواسحاق سبیعی سے انہوں نے عمرو بن حارث سے جو رسول اللہؐ کی زوجہ کے بھائی تھے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے کہ رسول اللہؐ نے اپنی وفات کے وقت نہ کوئی دینار چھوڑا نہ درہم نہ کوئی لونڈی چھوڑی نہ کوئی غلام اور نہ کوئی اور چیز آپ نے صرف ایک سفید خچر چھوڑا تھا اور کچھ ہتھیار اور ایک زمین جو بطور صدقہ کے تھی۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے اسی طرح لکھا ہے اوران کا نسب بھی ویسا ہی بیان کیا ہے جیسا ہم نے بیان کیا۔ مگر ابوموسیٰ نے ان کا نسب اس طرح بیان کیا ہے عمرو بن حارث بن ابی ضرار بس اس سے زیادہ نسب انہوں نے نہیں بیان کیا۔

میں کہتا ہوں کہ ابوموسیٰ کا خیال ہے کہ یہ عمرو بن حارث بن مصطلق کے علاوہ کوئی اور شخص ہیں جن کا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہے اور ہم انشاء اللہ اس کے بعد ان کا تذکرہ لکھیں گے ابوموسیٰ نے ان سے یہ حدیث بھی روایت کی ہے کہ نبیؐ نے فرمایا چاہیے کہ قرآن کو اس طرح پڑھے جیسا کہ وہ نازل ہوا ہے تو اس کو چاہئے کہ ابن مسعود کے لہجہ میں پڑھے اور ابن مندہ نے

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہے کہ علی عسکری نے ان عمرو اور عمر بن حارث بن مصطلق کے درمیان میں فرق نکالا ہے مگر یہ دونوں ایک ہیں ابن مندہ اور ابونعیم دونوں نے صرف عمرو بن حارث بن مصطلق خزاعی کو ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ ام المومنین جویریہ کے بھائی ہیں اور وہ دونوں حدیثیں بھی لکھی ہیں جو ابو موسیٰ نے روایت کی ہے اس میں شک نہیں کہ ان کی دوگنا غلطی ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کے نسب سے حارث اور مصطلق کے درمیان کے نام نکال ڈالے ہیں ممکن ہے کہ ابن مندہ کو کوئی غلط نسخہ ملا ہو جس میں یہ نام نہ ہو اور ابو نعیم نے ان کی متابعت کی ہو اور خود غور نہ کیا ہو مگر تعجب یہ ہے کہ ابونعیم نے حضرت جویریہ کا نسب بالکل ویسا ہی بیان کیا ہے جیسا ہم نے ذکر کیا ہے اور عمرو بن حارث بن مصطلق کی بہن بھی ان کو بیان کیا ہے۔ ابن مندہ نے حضرت جویریہ کے متعلق ایک عجیب بات یہ لکھی ہے کہ رسول اللہؐ نے ان کو غزوۂ اوطاس میں کافر قیدیوں کے ساتھ پایا تھا پھر ان کو آزاد کر کے آپ نے ان سے شعبان ۵ ہجری میں نکاح کیا حالانکہ غزوہ اوطاس فتح مکہ کے بعد ۸ ہجری میں ہوا ہے پس ضرور ہے کہ نبیؐ نے ان سے قبل قید ہونے کے نکاح کیا تھا۔ واللہ اعلم۔

۳۸۹۱۔ حضرت عمروؓ بن حارث انصاری

حضرت عمروؓ بن حارث بن کندہ بن عمرو بن ثعلبہ، انصاری۔ بیعت عقبہ ثانیہ میں شریک تھے۔ یہ ابن اسحاق کا قول ہے۔

۳۸۹۲۔ حضرت عمروؓ بن حارث بن مصطلق

حضرت عمروؓ بن حارث بن مصطلق۔ ام المومنین جویریہ کے بھائی تھے۔ ان کا شمار اہل کوفہ میں ہے۔ یہ ابن مندہ اور ابونعیم کا قول ہے اور ان دونوں نے روایت کی ہے کہ عمرو بن حارث مذکور نے کہا رسول اللہؐ کی وفات ہوگئی اور آپ نے کوئی درہم و دینار نہیں چھوڑا نیز ابن مسعود کی قرأت والی حدیث بھی روایت کی ہے۔ ہمیں ابوبکر یعنی محمد بن عبدالوہاب بن عبداللہ بن علی انصاری اور ابومحمد یعنی عبدالعزیز بن ابی طاہر برکات بن ابراہیم خشوعی وغیرہما سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں علی بن حسن بن ہبۃ اللہ حافظ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابوالقاسم بن سمرقندی اور ابوعبداللہ بن محمد بن طلحہ بن علی بن یوسف رازی نے خبر دی وہ دونوں کہتے تھے ہمیں ابومحمد یعنی عبداللہ بن محمد بن ہزار مرد صریفینی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم یعنی عبیداللہ بن محمد بن اسحاق بن حبابہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم بغوی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے علی بن جعد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں زہیر نے ابو اسحاق سے انہوں نے عمرو بن حارث خزاعی سے جو حضرت جویریہ بنت حارث کے بھائی تھے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے خدا کی قسم رسول اللہؐ اپنی وفات کے وقت نہ کوئی دینار چھوڑ گئے نہ کوئی درہم نہ کوئی غلام نہ کوئی لونڈی نہ کوئی اور چیز سوا اپنے ایک سفید مادہ خچر کے اور اپنے ہتھیار کے اور ایک زمین جو صدقہ تھی ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے اور اس کی بحث عمرو بن حارث بن ابی ضرار کے نام میں ہو چکی ہے وہیں اس کو دیکھنا چاہیے۔

۳۸۹۳۔ حضرت عمروؓ بن حارث بن ہیشہ

حضرت عمروؓ بن حارث بن ہیشہ بن حارث بن امیہ بن معاویہ بن مالک۔ غزوۂ احد میں یہ اور ان کے بھائی عبداللہ بن حارث شریک تھے ان دونوں بھائیوں کے اولاد نہ تھی۔ ان کا تذکرہ عدوی نے واقدی سے نقل کیا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۳۸۹۴۔ حضرت عمروؓ بن حبیب

حضرت عمروؓ بن حبیب بن عبد شمس۔ بعض لوگ ان کو عمرو بن سمرہ اقطع کہتے ہیں۔ یہ ابن مندہ کا قول ہے اور انہوں نے عمرو بن ثعلبہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ عمرو بن سمرہ نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یارسول اللہؐ میں نے یہ چوری کی ہے اور حدیث پوری ذکر کی یہ حدیث ہم ثعلبہ کے نام میں ذکر کر چکے ہیں۔ بعض لوگ ان کا نام بن ابی حبیب اور بعض عمرو بن جندب بیان کرتے ہیں۔ ان کا شمار اہل شام میں ہے۔ ان کو حسن بن سفیان نے ذکر کیا ہے صفوان بن عمرو نے ابو رواحہ سے انہوں نے عمرو بن حبیب سے روایت کی ہے کہ انہوں نے سعید بن عمرو سے کہا کہ کیا تم جانتے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا ہے کہ وہ بندہ نامراد ہے جس کے دل میں اللہ نے بشر پر رحمت نہ رکھی ہو۔ ان کا تذکرہ مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۳۸۹۵۔ حضرت عمروؓ بن حجاج زبیدی

حضرت عمروؓ بن حجاج زبیدی۔ ابن اسحاق نے کہا کہ یہ رسول اللہؐ کے عہد مبارک میں اسلام لا چکے تھے۔ جب قبیلہ کے لوگوں نے اسلام سے مرتد ہو جانے کا ارادہ کیا تو انہوں نے بہت اچھا کام کیا ان لوگوں کو ارتداد سے منع کیا اور اسلام پر رہنے کی ترغیب دی عمرو بن قحیل انہیں کا نام ہے یہ ابن دباغ کا قول ہے۔

۳۸۹۶۔ حضرت عمروؓ بن حریث قرشی

حضرت عمروؓ بن حریث بن عمرو بن عثمان بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم قریشی مخزومی۔ کنیت ان کی ابو سعید ہے انہوں نے نبیؐ دیکھا تھا یہ سعید بن حریث کے بھائی تھے۔ یہ اور حضرت خالد بن ولید اور ابو جہل بن ہشام عبداللہ میں جا کر مل جاتے ہیں۔ یہ کوفہ میں رہتے تھے وہیں انہوں نے ایک گھر بنا لیا تھا۔ یہ پہلے قریشی ہیں جنہوں نے کوفہ میں گھر بنایا تھا۔ انہوں نے نبیؐ احادیث کی روایت کی ہے جب آپ کی وفات ہوئی تو ان کی عمر بارہ برس کی تھی اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ غزوۂ بدر کے سال یہ اپنی والدہ کی شکم میں آئے۔ نبیؐ نے ان کے سر پر ہاتھ پھیرا تھا اور ان کو خرید و فروخت میں دعا دی تھی چنانچہ انہوں نے بہت کمایا اور کوفہ میں یہ سب سے زیادہ مالدار تھے سب لوگ ان کے پاس آیا کرتے تھے اور ان پر اعتبار رکھتے تھے اور ان سے رکھتے تھے جنگ قادسیہ میں شریک تھے اور وہاں ان سے بڑے کارنامے نمایاں ہوئے۔ ہمیں ابو الفرج بن ابی الرجاء نے اپنی سند ابو بکر بن ابی عاصم تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حسن بن علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حمانی نے نضر یعنی ابو عمر سے انہوں نے اپنے بعض اصحاب سے انہوں نے عمرو بن حریث سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے بھائی سعید حریث رسول اللہؐ کے پاس لے گئے اس وقت آپ سونا تقسیم کر رہے تھے چنانچہ ایک ٹکڑا آپ نے مجھے بھی دیا میں نے (اپنے میں) کہا کہ یہ سونا میں جس چیز میں رکھوں گا اس میں برکت ہو جائے گی چنانچہ آخر میں نے وہ سونا اسی گھر میں رکھ دیا ہمیں الفضل مخزومی نے اپنی سند ابو یعلیٰ تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن نمیر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں یحییٰ بن یمان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں اسماعیل نے خبر دی وہ کہتے تھے میں نے عمرو بن حریث کو کہتے ہوئے سنا کہ مجھے میرے والد رسول اللہؐ کے

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ے گئے تو آپ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور مجھے رزق کی دعا دی ان کی وفات ۸۵ میں ہوئی، ان کی اولاد کوفہ میں تھی۔ان کا
کرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۸۹۔حضرت عمروؓ بن حریث

حضرت عمروؓ بن حریث۔ابویعلی موصلی نے ان کا تذکرہ عمرو بن حریث مخزومی کے بعد لکھا ہے اور کہا ہے کہ ابوخیثمہ نے ان کو
کیا ہے اور ان سے دو حدیثیں بھی روایت کی ہیں کہا ہے کہ ہم سے ابوخیثمہ نے بیان کیا ہے وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن یزید
ے بیان کیا ابویعلی کہتے تھے کہ ہم سے ابن دورقی یعنی احمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوعبدالرحمٰن نے بیان کیا وہ کہتے تھے
ے سعید بن ایوب نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے ابوہانی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عمرو بن حریث نے بیان کیا ہے کہ
ول اللہؐ نے فرمایا کہ اپنے خادم سے خدمت لینے میں جس قدر تخفیف کرو گے اس کا ثواب تمہاری ترازوئے اعمال میں ہوگا۔
یعلی کہتے تھے کہ ہم سے زہیر نے بیان کیا ہے وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن یزید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حیوہ نے
ن کیا وہ کہتے تھے مجھے ابوہانی یعنی حمید بن ہانی خولانی نے خبر دی کہ انہوں نے ابوعبدالرحمٰن حبلی اور عمرو بن حریث وغیرہما کو
ہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہؐ (ایک روز) فرماتے تھے کہ عنقریب تم ایسی قوم کے پاس جاؤ گے جن کے بال گھونگھر والے ہوں
ے تم ان کے ساتھ عمدہ سلوک کرنا کیونکہ وہ تمہارے لئے قوت بازو ہوں گے اور بحکم خدا دشمن کے سامنے تمہاری کامیابی کا
ریعہ بنیں گے۔مراد آپ کی اس قوم سے مصر کے قبطی تھے۔ابوخیثمہ اور ابویعلی نے جو دیکھا کہ عمرو ان سے اہل مصر فضائل میں
یثیں روایت کرتے ہیں تو انہوں نے ان کو عمرو مخزومی کے علاوہ دوسرا شخص سمجھا ہے کیونکہ عمرو بن حریث مخزومی کوفہ میں رہتے
تے واللہ اعلم۔

۳۸۹۸۔حضرت عمروؓ بن حزابہ بن نعیم

حضرت عمروؓ بن حزابہ۔رسول اللہؐ کے زمانہ میں پیدا ہو چکے تھے۔نعیم بن مطرف بن معروف نے اپنے والد سے انہوں نے
ن کے دادا معروف بن عمرو سے انہوں نے اپنے والد عمرو بن حزابہ سے روایت کی ہے کہ وہ نبیؐ کے زمانہ میں پیدا ہو چکے تھے
ب نبیؐ غزوۂ تبوک سے لوٹے تو وہ دودھ پیتے تھے۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۸۹۹۔حضرت عمروؓ بن حزم انصاری

حضرت عمروؓ بن حزم بن زید بن لوذان بن عمرو بن عبد عوف بن غنم بن مالک بن نجار۔انصاری خزرجی ثم النجاری۔بعض لوگ
ن کا نسب مالک بن جشم بن خزرج کے خاندان میں اور بعض ثعلبہ بن زید مناۃ بن حبیب بن عبد حارثہ بن مالک کے خاندان سے
یان کرتے ہیں۔ان کی والدہ قبیلہ بنی ساعدہ کی تھیں۔کنیت ان کی ابوضحاک تھی سب سے پہلا غزوہ ان کا خندق تھا۔رسول اللہ
نے ان کو اہل نجران پر عامل بھی بنایا تھا اہل نجران کا تعلق بنو حارث بن کعب سے ہے۔اس وقت ان کی عمر سترہ سال کی تھی ان سے
پہلے آپ خالد بن ولید کو اہل نجران کے پاس بھیج چکے تھے اور وہ لوگ مسلمان ہو چکے تھے آپ نے ان لوگوں کو ایک تحریر بھی بھیجی تھی
س میں فرائض اور سنن اور صدقات و دیات کا بیان آپ نے کیا تھا۔ہمیں یحیٰی بن محمود نے اجازۃً اپنی سند ابوبکر یعنی احمد بن عمرو

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں یعقوب بن حمید نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن وہب نے بیان کیا ہے وہ مجھ سے عمرو بن حارث نے بکر بن سوادہ سے روایت کر کے بیان کیا ہے کہ زیاد بن نعیم نے عمرو بن حزم سے روایت کی ہے تھے کہ مجھے رسول اللہؐ نے ایک قبر پر بیٹھے ہوئے دیکھا تو فرمایا کہ اترو اور اس قبر کو تکلیف نہ دو ان کی وفات مدینہ منورہ میں بقول ۵۳ بقول بعض ۵۴ میں ہوئی اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ انہوں نے بعہد خلافت حضرت عمر بن خطاب مدینہ میں وفات صحیح یہ ہے کہ ۵۰ کے بعد ان کی وفات ہوئی کیونکہ محمد بن سیرین نے ان سے روایت کی ہے کہ انہوں نے حضرت معاویہ سے سخت گفتگو کی تھی جب انہوں نے یزید کے لئے بیعت لینے کا ارادہ کیا تھا اور ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم نے اپنے والد سے نے ان کے دادا عمرو بن حزم سے روایت کی کہ جب حضرت عمار بن یاسر (جنگ صفین میں) شہید ہوئے تو انہوں نے حضرت بن عاص کے سامنے یہ حدیث بیان کی تھی کہ رسول اللہؐ نے فرمایا عمار کو گروہ باغی قتل کرے گا۔ ان سے ان کے بیٹے محمد اور عبداللہ سلمی اور زیاد بن نعیم حضرمی نے روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۹۰۰۔ حضرت عمروؓ بن حسان

حضرت عمروؓ بن حسان۔ ان کا تذکرہ سبر کے نام میں گزر چکا ہے۔ ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ مختصراً لکھا ہے۔

۳۹۰۱۔ حضرت عمروؓ بن ابی حسن انصاری

حضرت عمروؓ بن ابی حسن انصاری۔ سعید نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور انہوں نے اپنی سند کے ساتھ عمرو بن یحییٰ بن عما انہوں نے اپنے چچا عمرو بن ابی حسن سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہؐ کو دیکھا آپ نے وضو کیا اور ایک مرتبہ کلی کی اور ایک مرتبہ ناک میں پانی لیا۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۹۰۲۔ حضرت عمروؓ بن حکم قضاعی

حضرت عمروؓ بن حکم قضاعی ثم اللیثی۔ انہیں رسول اللہؐ نے بنی قیس پر عامل بنایا تھا جب قضاعہ کے عمال مرتد ہوئے تو حکم اور امرؤ القیس بن اصبغ ان لوگوں میں تھے جو اپنے دین پر قائم رہے ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ میں اس سے زیادہ نہیں جانتا۔

۳۹۰۳۔ حضرت عمروؓ بن حماس لیثی

حضرت عمروؓ بن حماس لیثی۔ ان کا تذکرہ غیر محفوظ ہے سفیان نے ابن ابی ذیب سے انہوں نے حارث بن حکم نے عمرو بن حماس سے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا عورتوں کو بیچ سڑک پر نہ چلنا چاہیے ورنہ مردوں کے ساتھ بلکہ ان کو یکسو ہو کر چلنا چاہیے اس حدیث کو وکیع نے ابن ابی ذیب سے روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ اس حدیث کو حارث انہوں نے عمرو سے روایت کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے اور ابونعیم نے کہا ہے کہ ان کا صحابی ہونا ہے اور کہا ہے کہ بقول بعض ان کی کنیت ابوعمرو بن حماس ہے اور یہی مشہور ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۳۹۰۰۔حضرت عمروؓ بن حمام انصاری

حضرت عمروؓ بن حمام بن جموح، انصاری۔قبیلہ بنی سلمہ سے ہیں ان کا نسب اوپر بیان ہو چکا ہے یہ ان رونے والوں میں تھے جن کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی تھی۔ولا علی الذین اذا ما اتوک لتحملهم قلت لا اجد ما احملکم علیه تولو واعینهم تفیض من الدمع حزنا الا یجدو ما ینفقون (ان لوگوں پر بھی کچھ گناہ نہیں جو اے نبی تمہارے پاس آتے ہیں کہ تم ان کو جہاد میں جانے کے لئے سواری دو اور تم کہہ دیتے ہو کہ سواری میرے پاس نہیں ہے پس وہ روتے ہوئے لوٹ جاتے ہیں) یہ واقعہ غزوۂ تبوک کا ہے یہ لوگ بہت سے تھے۔اس حدیث کو جعفر نے اپنی سند کے ساتھ ابن اسحاق سے نقل کیا ہے اور جعفر مستغفری نے کہا ہے کہ یہ احد کے دن شہید ہوئے اور یہ اور عبداللہ بن عمرو حضرت جابر کے والد ایک قبر میں مدفون ہوئے تھے اس قبر کا نام قبر الاخوین ہے یہ دونوں باہم سالے بہنوئی تھے ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔میں کہتا ہوں کہ ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ اسی طرح کیا ہے حالانکہ جو شخص عبداللہ کے ساتھ مدفون ہوئے تھے وہ عمرو بن جموح ہیں جن کا ذکر اوپر ہو چکا۔

۳۹۰۵۔حضرت عمروؓ بن حمزہ بن سنان اسلمی

حضرت عمروؓ بن حمزہ بن سنان، اسلمی۔حدیبیہ میں رسول اللہؐ کے ہمراہ تھے۔مدینہ میں آئے تھے بعد اس کے انہوں نے نبیؐ سے اجازت مانگی کہ اپنے جنگل کی طرف واپس جائیں چنانچہ آپ نے اجازت دی اور یہ چلے جب مقام صوعہ میں جو مدینہ سے ایک منزل کے فاصلہ پر ہے تو ایک لونڈی عرب کی ان کو ملی جو نہایت حسین تھی شیطان نے ان کو بہکایا اور یہ اس سے ملوث ہو گئے اور یہ محصن نہ تھے بعد اس کے ان پر ندامت طاری ہوئی اور پھر نبیؐ کے حضور میں واپس آئے اور آپ سے سب حال بیان کیا آپ نے ان پر حد جاری کر دی ایک شخص کو حکم دیا کہ ان کو سو درہ مارے نہ بہت سخت ہوں نہ بہت نرم۔ابن شاہین نے ان کا تذکرہ اسی طرح لکھا ہے ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۹۰۶۔حضرت عمروؓ بن حمق خزاعی

حضرت عمروؓ بن حمق بن کاہن بن حبیب بن عمرو بن قین بن زراح بن عمرو بن سعد بن کعب بن عمرو بن ربیعہ خزاعی۔انہوں نے نبیؐ کی طرف بعد حدیبیہ کے ہجرت کی تھی اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ حجۃ الوداع کے سال اسلام لائے تھے مگر پہلا قول زیادہ صحیح ہے نبیؐ کی صحبت میں رہے تھے اور آپ سے احادیث حفظ کی تھیں۔کوفہ میں رہتے تھے اور پھر مصر میں چلے گئے تھے یہ ابونعیم کا قول ہے اور ابوعمر نے کہا ہے کہ یہ شام میں رہتے تھے بعد اس کے کوفہ میں چلے گئے تھے اور وہیں رہتے تھے مگر صحیح یہ ہے کہ یہ مصر سے کوفہ گئے تھے۔ان سے جبیر بن نفیر اور رفاعہ بن شداد قتبانی وغیرہما نے روایت کی ہے۔ہمیں ابومنصور بن مکارم بن احمد مودب نے اپنی سند ابوزکریا یعنی یزید بن ایاس تک پہنچا کر خبر دی کہ وہ کہتے تھے ہم سے ابن ابی حفص نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے علی بن حرب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حکم بن موسیٰ نے یحییٰ بن حمزہ سے انہوں نے اسحاق بن ابی فروہ سے انہوں نے یوسف بن سلیمان سے انہوں نے اپنی دادی ناشرہ سے انہوں نے عمرو بن حمق سے روایت کر کے بیان کیا کہ انہوں نے (ایک مرتبہ) نبیؐ کو پانی پلایا تھا تو آپ نے یہ دعا دی کہ یا اللہ ان کے شباب سے برسرفراز کر چنانچہ ان کی عمر اسی ۸۰ برس کی تھی اور ان کی داڑھی میں

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ایک بال بھی سفید نہ تھا۔ یہ ان چار آدمیوں میں سے تھے جو حضرت عثمان کے گھر میں کود ے تھے اور بعد شہادت حضرت شیعہ علی میں شامل ہو گئے تھے اور حضرت علی کے ساتھ ان کے تمام غزوات جمل اور صفین اور نہروان میں شریک تھے انہوں بن عدی کی اعانت کی تھی اور ان کے اصحاب میں سے تھے ان کو زیاد کی طرف سے ایسا خوف ہوا کہ وہ عراق چلے گئے تھے ایک قریب کے غار میں مخفی ہو گئے تھے پس حضرت معاویہ نے اپنے عامل کو جو موصل میں تھا لکھ بھیجا کہ عمرو کو میرے پاس بھیج نے ایک شخص کو بھیجا کہ غار سے ان کو پکڑ لائے وہ آدمی جو گیا تو اس نے دیکھا کہ وہ مردہ پڑے ہیں ان کو سانپ نے کاٹ موصل کے عامل اس وقت عبدالرحمٰن بن حکم تھے جو حضرت معاویہ کی بہن کے بیٹے تھے۔

ہمیں ابو منصور بن مکارم نے اپنی سند ابو زکریا تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں اسماعیل بن اسحاق نے خبر دی تھے مجھ سے علی بن مدینی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سفیان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم نے عمار ذہنی سے سنا وہ کہتے سب سے پہلا سر مسلمان کا جو کاٹ کے بھیجا گیا وہ عمرو بن حمق کا سر تھا جو حضرت معاویہ کے پاس بھیجا گیا۔ سفیان کہتے حضرت معاویہ کا حکم صرف اسی قدر تھا کہ عمرو بن حمق کو گرفتار کرلاؤ مگر جب لوگوں نے دیکھا کہ ان کو سانپ نے کاٹ لیا یہ خیال ہوا کہ حضرت معاویہ کو اس بات کا یقین نہ آئے گا تو ان کا سر کاٹ کے بھیج دیا ابو زکریا کہتے تھے کہ مجھ سے عبد مغیرہ قریشی نے حکم بن موسیٰ سے انہوں نے یحییٰ بن حمزہ سے انہوں نے اسحاق بن ابی فروہ سے انہوں نے یوسف بن سے انہوں نے اپنی دادی سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتی تھیں عمرو بن حمق کے نکاح میں آمنہ بنت شرید تھیں معاویہ نے ان کو دمشق کے قید خانہ میں قید کر دیا تھا جب عمرو بن حمق کا سر آیا تو ان کے پاس بھیجا گیا اور ان کی گود میں گیا یہ حال دیکھ کر ان کی حالت بہت خراب ہوگئی انہوں نے وہ سر اپنی گود میں رکھا اور ان کی پیشانی پر ہاتھ پھیرا اور ان پر بوسہ دیا اور کہا کہ تم لوگوں نے اس (ہمدم رفیق) کو مجھ سے بہت دنوں تک جدا رکھا پھر اب تم نے ان کا سر میرے میں بھیجا کیا عمدہ تحفہ ہے جو کسی طرح واپس نہیں کیا جا سکتا اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ (ان کا انتقال نہیں ہوا تھا) بلکہ تھے نقل و حرکت کی ان میں طاقت نہ تھی رفاعہ بن شداد بھی ان کے ساتھ تھے انہوں نے رفاعہ سے کہہ دیا کہ تم چلے جاؤ کہ تم بھی میرے ساتھ گرفتار ہو جاؤ اس کے بعد عمرو کا سر کاٹ کر حضرت معاویہ کے پاس شام بھیج دیا گیا ان کا قتل ۵۰ ہوا تھا ہمیں عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے اپنی سند کے ساتھ عبداللہ بن احمد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد نمیر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عیسیٰ قاری یعنی ابو عمر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سدی نے رفاعہ بن شداد قتبانی کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ میں مختار کے پاس گیا تو اس نے ایک تکیہ میرے قریب ڈال دیا اور (دوسرے تکیہ کی اشارہ کر کے) کہا کہ اگر (یہ بدنصیب آخر میں دعویٰ نبوت بھی کرنے لگا تھا کہتا تھا کہ جبریل میرے پاس وحی لے ہیں۔) میرے بھائی جبریل اس تکیہ کے پاس نہ بیٹھے تو میں یہ تکیہ تمہارے پاس رکھ دیتا (یہ کلمہ سن کر مجھے ایسا غصہ آیا نے ارادہ کیا کہ اس کی گردن مار دوں پھر میں نے اس سے ایک حدیث بیان کی جو مجھ سے عمرو بن حمق نے بیان کی تھی اللہ نے فرمایا جو مومن کسی مومن کو اپنی جان کا امین بنائے اور وہ اس کو قتل کر دے تو میں اس قاتل سے بری ہوں بن حمق کی قبر موصل میں مشہور ہے اس کی زیارت کی جاتی ہے اور ان کی قبر پر ایک بڑا قبہ بھی بنا ہوا ہے جس کی تعمیر ابو عبد

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

…حمدان جو سیف الدولہ اور ناصر الدولہ کے چچا کا بیٹا تھا شعبان ۳۳۶ ہجری میں شروع کی تھی اور اس قبہ کی تعمیر کے باعث سنی …میں ایک فتنہ بھی برپا ہوا تھا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۹…۔ حضرت عمروؓ بن حبہ انصاری

حضرت عمروؓ بن حبہ انصاری۔ ان کے نام میں اختلاف ہے۔ طبرانی نے اپنی مسند میں ان کو اسی طرح ذکر کیا ہے۔ ہمیں ابو …ٰ نے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں حبال اور کوشیدی نے خبر دی وہ دونوں کہتے تھے ہمیں ابن بریدہ نے خبر دی نیز ابو موسیٰ کہتے …کہ ہمیں ابو علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو نعیم نے خبر دی وہ دونوں کہتے تھے ہم سے سلیمان بن احمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے …سے عمرو بن حفص سدوسی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عاصم بن علی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے قیس بن ربیع نے اعمش …انہوں نے ابو سفیان سے انہوں نے جابر سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے انصار میں سے ایک شخص جن کو لوگ عمرو بن حبہ …تھے اور ان کو سانپ کا ایک منتر معلوم تھا آئے اور انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ آپ نے منتر وغیرہ سے ممانعت …کی ہے اور مجھے سانپ کا منتر معلوم ہے چنانچہ وہ منتر انہوں نے آپ کو سنایا آپ نے فرمایا اس قسم کے منتر میں کچھ مضائقہ نہیں …ایک اور شخص انصار میں سے آئے اور وہ بچھو کا منتر جانتے تھے ان سے آپ نے فرمایا کہ جو شخص تم میں سے اپنے بھائی کو نفع …سکے وہ پہنچائے اس حدیث کو ابو معاویہ وغیرہ نے اعمش سے روایت کیا ہے انہوں نے ان کا نام عمرو بن حزم بیان کیا ہے اور …زبیر نے جابر سے روایت کیا ہے انہوں نے بھی ان کا نام عمرو بن حزم بیان کیا ہے یہی صحیح ہے۔ ان کا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ …لکھا ہے۔

۳۹…۔ حضرت عمروؓ بن خارجہ انصاری

حضرت عمروؓ بن خارجہ بن قیس بن مالک بن عدی بن عامر بن عدی بن نجار۔ انصاری خزرجی نجاری۔ بدر میں شریک تھے یہ …اسحاق وغیرہ کا قول ہے۔ ہمیں عبید اللہ بن احمد نے اپنی سند کے ساتھ یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحاق سے ان لوگوں …نام میں جو انصار سے شریک بدر تھے یہ روایت نقل کر کے سنائی کہ بنی عدی بن نجار سے عمرو بن خارجہ بن قیس تھے۔ ان کا تذکرہ …مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۳۹…۔ حضرت عمروؓ بن خارجہ اسدی

حضرت عمروؓ بن خارجہ بن منتفق اسدی۔ اور بعض لوگ ان کو اشعری کہتے ہیں حضرت ابو سفیان بن حرب کے حلیف تھے اور …بعض ان کا نام خارجہ بن عمرو ہے مگر پہلا قول صحیح ہے۔ ان کا شمار اہل شام میں ہے۔ ان سے عبد الرحمٰن بن غنم اشعری نے …یت کی ہے۔ ہمیں بہت لوگوں نے اپنی سند ابو عیسیٰ (ترمذی) تک پہنچا کر خبر دی کہ انہوں نے کہا ہم سے قتیبہ نے بیان کیا وہ …تھے ہم سے ابو عوانہ نے قتادہ سے انہوں نے شہر بن حوشب سے انہوں نے عبد الرحمٰن بن غنم سے انہوں نے عمرو بن خارجہ سے …ت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے رسول اللہؐ نے (مقام) منیٰ میں خطبہ پڑھا اس وقت آپ اپنی اونٹنی پر سوار تھے اور میں اس …گردن کے نیچے کھڑا تھا اس کا لعاب میرے شانوں پر ٹپک رہا تھا وہ پاگر کرتی جاتی تھی آپ نے اس خطبہ میں بیان کیا کہ اللہ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تعالیٰ نے میراث میں ہر حق دار کا حق قائم کر دیا ہے لہٰذا اب کسی وارث کے لئے وصیت جائز نہیں اور لڑکا صاحب فراش جائے گا اور زانی کو پتھر ملیں گے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے میں کہتا ہوں کہ ابو احمد عسکری نے اس حدیث کو اپنی سند کے عبداللہ بن نافع سے انہوں نے عبدالملک بن قدامہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے خارجہ بن عمرو جمحی سے روایت ہے۔ ابو بکر بن ابی عاصم نے بھی ان کو جمحی بیان کیا ہے ہمیں یحییٰ بن محمود نے اپنی سند ابو بکر تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے یعقوب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالرزاق نے معمر سے انہوں نے مطرح سے روایت کر کے بیان کیا نیز یعقوب کہ ہم سے حاتم نے محمد بن عبیداللہ سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے شہر بن حوشب سے انہوں نے عمرو بن خارجہ جمحی سے کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے میں رسول اللہ کی اونٹنی کے گردن کے نیچے کھڑا ہوا تھا اس کے بعد پوری حدیث بیان کی عسکری نے ان کا تذکرہ لکھا ہے مگر انہوں نے ان کو انصاری بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ بعض لوگ ان کو اسدی کہتے ہیں نے ان سے ایک حدیث نماز کی فضیلت میں روایت کی ہے۔

۳۹۱۰۔ حضرت عمروؓ (مولیٰ خباب)

حضرت عمروؓ۔ حضرت خباب کے غلام تھے ان سے صرف ایک حدیث مروی ہے مگر اس کی سند صحیح نہیں ہے۔ ان کا تذ نے مختصر لکھا ہے۔

۳۹۱۱۔ حضرت عمروؓ بن ابی خزاعہ

حضرت عمروؓ بن ابی خزاعہ۔ مکحول نے عمرو بن ابی خزاعہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول اللہ کے زمانہ میں ایک ہمارا قتل ہو گیا تھا اور ہم نے حضرت کے سامنے استغاثہ کیا تھا آپ نے اس کا فیصلہ کیا تھا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۹۱۲۔ حضرت عمروؓ بن خلاس

حضرت عمروؓ بن خلاس قبیلہ بنی عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس سے ہیں۔ انصاری اوسی ہیں بعض لوگ ان کہتے ہیں ان کا تذکرہ جعفر نے شرکائے بدر میں لکھا ہے۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

۳۹۱۳۔ حضرت عمروؓ بن خلف قریشی

حضرت عمروؓ بن خلف بن عمیر بن جدعان قریشی تیمی۔ عمرو کا نام مہاجر بن قنفذ بھی ہے۔ مہاجر کا تذکرہ انشاء اللہ تعا ردیف میں آئے کیونکہ یہ مہاجر ہی کے نام سے مشہور ہیں۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

۳۹۱۴۔ حضرت عمروؓ بن رافع مزنی

حضرت عمروؓ بن رافع مزنی۔ ان سے ہلال بن ابی ہلال نے روایت کی ہے کہ یہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ کو کے بعد قربانی کے دن خطبہ پڑھتے ہوئے دیکھا اس وقت آپ کے ساتھ اونٹنی پر علی بن ابی طالب بھی بیٹھے ہوئے تھے بواسطہ عمرو بن رافع کے ان کے والد سے بھی مروی ہے۔ ان کا تذکرہ ابو نعیم اور عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۳۹۔ حضرت عمروؓ بن ربعی انصاری

حضرت عمروؓ بن ربعی۔ کنیت ان کی ابوقتادہ تھی۔ انصاری ہیں محمد بن سعد نے واقدی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے ہیثم عدی نے بیان کیا ہے کہ ان کا نام عمرو بن ربعی ہے اور محمد بن عمر نے بیان کیا ہے کہ ان کا نام نعمان بن ربعی ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ ان کا نام حارث بن ربعی ہے اور یہی زیادہ مشہور ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۹۔ حضرت عمروؓ بن ربیعہ

حضرت عمروؓ بن ربیعہ۔ سعید نے ان کا تذکرہ صحابہ میں لکھا ہے۔ قیس بن ہمام نے عمرو بن ربیعہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں وفد بن کر نبیؐ کے حضور میں گیا اس وقت آپ فرما رہے تھے کہ اے لوگو میں تم کو اللہ عزوجل وحدہ لاشریک لہ کی طرف بلاتا ہوں وہ ایسا ہے کہ جب تم پر کوئی مصیبت آتی ہے تو اس کو دفع کرتا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۹۔ حضرت عمروؓ بن رباب قریشی

بن مہشم بن سعید بن سہم قریشی سہمی۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ ان کا نام عمیر تھا۔ مہاجرین حبش سے ہیں واقعہ عین التمر میں خالد بن ولید کے ساتھ شہید ہوئے تھے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۳۹۔ حضرت عمروؓ بن زائدہ

حضرت عمروؓ بن زائدہ بن اصم۔ انہیں کی کنیت ابن ام مکتوم ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ ان کا نام عبداللہ بن عمرو ہے اور بعض کہتے ہیں کہ ان کا نام عمرو بن قیس بن شریح بن مالک تھا۔ ان کی والدہ ام مکتوم کا نام عاتکہ تھا۔ ابواسحاق نے براء بن عازب سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے سب سے پہلے جو شخص ہجرت کر کے ہمارے پاس آئے وہ مصعب بن عمیر تھے ان کے بعد ابن ام مکتوم آئے اور ابوالبختری طائی نے ابن ام مکتوم سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اے اہل حجرات آگ بھڑک رہی ہے اور فتنے (امنڈتے ہوئے) مثل تاریک شب کے چلے آرہے ہیں اگر تم لوگ جان لیتے جو میں جان رہا ہوں تو تم بہت کم ہنستے اور بہت روتے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۹۔ حضرت عمروؓ بن زرارہ انصاری

حضرت عمروؓ بن زرارہ انصاری۔ ابراہیم بن علاء حمصی نے ولید بن مسلم سے انہوں نے ولید بن سلیمان بن ابی سائب سے انہوں نے قاسم سے انہوں نے ابوامامہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے ہم رسول اللہؐ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ یکایک عمرو بن زرارہ آئے ایک تہ بند باندھے ہوئے اور ایک چادر اوڑھے ہوئے تھے مگر تہ بند ان کا ٹخنوں سے نیچا تھا نبیؐ نے اپنے کپڑے کا کنارہ اٹھا لیا اور نہایت عاجزی کے ساتھ کہنے لگے کہ یا اللہ یہ تیرا بندہ اور تیرے بندے کا بیٹا اور تیری لونڈی کا بیٹا ہے۔ یہاں تک کہ عمرو بن زرارہ نے آپ کا کلام سنا تو وہ نبیؐ کی طرف ملتفت ہوئے اور عرض کیا رسول اللہؐ میری پنڈلیاں باریک ہیں (اس سبب سے میں نے تہ بند نیچی کر لی ہے) رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اللہ نے ہر چیز اچھی پیدا کی ہے اے عمرو بن زرارہ اللہ نیچی تہ بند

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔ اس حدیث کو ابن نافع نے اسماعیل بن فضل سے انہوں نے یعقوب بن کعب سے انہوں نے ولید بن مسلم سے اپنی سند کے ساتھ روایت کیا ہے اور انہوں نے ان کا نام عمرو بن سعید بیان کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۹۲۰۔ حضرت عمروؓ بن زرارہ نخعی

حضرت عمروؓ بن زرارہ نخعی۔ ان کا حال ان کے والد کے نام میں ردیف زے میں گزر چکا ہے۔ یہ ان لوگوں میں سے جن کو حضرت عثمان بن عفان نے کوفہ سے دمشق بھیجا تھا۔ انہوں نے نبیؐ کا زمانہ پایا تھا۔ ان سے ان کے بیٹے سعید اور ... نے روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۹۲۱۔ حضرت عمروؓ ابوزرعہ

حضرت عمروؓ۔ کنیت ان کی ابوزرعہ تھی۔ ان کا نسب نہیں بیان کیا گیا۔ منصور بن ابی مزاحم نے اور سوید بن سعید نے خالد سے انہوں نے زرعہ سے انہوں نے عمرو سے انہوں نے اپنے والد سے جو ان چار آدمیوں میں سے ایک شخص تھے جنہوں نے بوقت شب حضرت عثمان بن عفان کو دفن کیا تھا روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے کہ رسول اللہؐ جب مدینہ تشریف لائے تو آپ نے فرمایا کہ اہل قبا کے پاس چلو ہم ان کو جا کر سلام کریں گے چنانچہ آپ تشریف لے گئے اور ان لوگوں کو سلام کیا اور فرمایا کہ اے اہل قبا کچھ پتھر میرے پاس لے آؤ چنانچہ وہ لوگ لائے آپ نے ان پتھروں سے قبلہ بنا دیا اس حدیث کو اسود بن عامر نے خالد سے روایت کیا اور انہوں نے زرعہ بن عمرو سے جو حضرت حباب کے غلام تھے اس کو روایت کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۹۲۲۔ حضرت عمروؓ بن ابی زہیر

حضرت عمروؓ بن ابی زہیر بن مالک بن امراالقیس انصاری۔ ابن عقبہ نے ان کو اصحاب بدر میں ذکر کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۳۹۲۳۔ حضرت عمروؓ بن سالم خزاعی

حضرت عمروؓ بن سالم بن کلثوم خزاعی۔ یہ ابوعمر کا قول ہے ہشام بن کلبی نے ان کا نسب اس طرح بیان کیا ہے کہ عمرو بن خضیرہ شاعر تھے یہ شعر انہی کا ہے۔

لاھم انی ناشد محمدا　　　حلف ابینا وابیہ الاتلدا

کچھ غم نہیں میں محمد (ﷺ) کو قسم دلاؤں گا اپنے اور ان کے باپ دادا کی

مگر ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا نسب نہیں بیان کیا صرف یہ کہا ہے کہ عمرو بن سالم خزاعی کعبی۔ ہمیں ابوجعفر بن احمد نے اپنی سند یونس بن بکیر تک پہنچا کر خبر دی وہ محمد بن اسحاق سے روایت کرتے تھے کہ انہوں نے کہا مجھ سے زہری نے عروہ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

انہوں نے مروان بن حکم اور مسور بن مخرمہ سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ دونوں کہتے تھے عمرو بن سالم خزاعی سوار ہو کر رسول کے پاس گئے جب کہ خزاعہ اور بنی بکر کا واقعہ پیش آیا تو انہوں نے مدینہ پہنچ کر حضرت سے سب واقعہ بیان کیا اور کچھ اشعار بھی موزوں کئے ہوئے آپ کے سامنے پڑھے وہ اشعار یہ ہیں۔

لا هــم انــي نــاشـد مـحـمـدا	حــلـف ابـيـنـا وابـيــه الا تـلـدا
كـنـت لـنـا ابـا و كـنـا ولـدا	ثـمـت اسـلـمـنـا فـلـم تـنـزع يـدا
فـانـصـر رسـول الـلـه نصر اعتدا	وادع عـبـاد الـلـه يـاتـوا مـددا
فـيـهـم رسـول الـلـه قـد تـجـردا	ان سـيـم خـسـفـا وجـهـه تـربـدا
فـي فـيـلـق كـالـبـحـر يجري مزبدا	ان قـريـشـا اخـلـفـوك الـمـوعـدا
ونـقـضـوا مـيـثـاقـك الـمـوكـدا	وزعـمـوا ان لـسـت تـدعـو احـدا
وهـم اذل و اقـل عـددا	قـد جـعـلـوا لـي بـكـداء رصـدا
هـم بـيـتـونـا بـالـوتـيـر هـجـدا	فـقـتـلـونـا ركـعـا و سـجـدا

کچھ غم نہیں میں محمد (ﷺ) کو قسم دلاؤں گا اپنے اور ان کے باپ دادا کی۔ اے محمدؐ آپ ہمارے باپ ہیں اور ہم آپ کی اولاد ہیں ہم اسلام لائے اور دست کشی نہیں کی۔ پس میں رسول اللہ کی پوری مدد کروں گا اور بندگان خدا کو مدد کے لئے بلاؤں گا۔ ان میں رسول اللہ ہیں ایسے رحیم کہ خوف خدا سے ان کا چہرہ متغیرہ ہو جاتا ہے۔ گویا کہ دریا پر کف بہہ رہا ہے یا اللہ قریش نے تجھ سے وعدہ خلافی کی اور تیرا وعدہ توڑ دیا اور کہتے ہیں کہ تو کسی کو اپنی طرف نہیں بلاتا اور وہ لوگ بہت ذلیل وقلیل ہیں انہوں نے مقام کدا میں ہمارے لئے کمین گاہ قائم کی ہے۔ انہوں نے مقام وتیر میں ہم پر شب خون مارا اور بحالت نماز ہمیں قتل کیا۔

رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اے عمرو بن سالم تم نے بیشک (دین خدا کی) مدد کی پھر تھوڑی ہی دیر کے بعد ایک ٹکڑا ابر کا آسمان پر ...دار ہوا تو عمرو بن سالم نے کہا کہ یا رسول اللہ یہ ابر بنی کعب کی فتح کی خوشخبری سنا رہا ہے اسی وقت سے رسول اللہؐ نے جہاد ...ہ) کی تیاری شروع کر دی اور یہ کسی پر ظاہر نہیں کیا کہ کس طرف جانے کا ارادہ ہے اور آپ نے اللہ سے دعا مانگی کہ اہل قریش ...بے خبر رہے تا کہ یکایک آپ وہاں پہنچ جائیں اس کے بعد آپ تشریف لے چلے اور مکہ فتح ہو گیا اس واقعہ کو ہم تاریخ کامل میں بیان کر چکے ہیں۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۹...۔ حضرت عمروؓ بن سالم بن حضیرہ

حضرت عمروؓ بن سالم بن حضیرہ بن سالم۔ قبیلہ بنی ملیح بن عمرو بن ربیعہ سے ہیں شاعر تھے۔ جو جھنڈے رسول اللہؐ نے بنی کعب ...لئے باندھ دیئے تھے ان کو یہی اٹھاتے تھے اور اس وقت کہتے تھے لاهم انی نا شد محمدا معه تما اشعار کہے۔

ابن شاہین نے کہا ہے کہ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے اسی طرح لکھا ہے میں کہتا ہوں کہ ابو موسیٰ نے یہ تذکرہ ابن مندہ پر ...راک کرنے کے لئے لکھا ہے مگر کوئی وجہ استدراک کی معلوم نہیں ہوتی کیونکہ یہ وہی نام ہے جو اس سے پہلے گزر چکا ہے صرف

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

فرق اس قدر ہے کہ ابن اسحاق وغیرہ نے نسب کو مختصر بیان کیا ہے جیسا کہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے شاید ابوموسیٰ نے
پہلے تذکرہ میں دیکھا کہ نسب صرف سالم تک بیان کیا گیا ہے اور اس تذکرہ میں دیکھا کہ نسب اس سے زیادہ مذکور ہے تو انہوں نے
خیال کیا کہ یہ کوئی اور شخص ہیں۔ ہم نے جو نسب ان کا ابن کلبی سے پہلے تذکرہ میں نقل کیا ہے اس سے صاف ظاہر ہے کہ دونوں
ایک ہیں شاید ان کو دو سمجھنے کی یہ وجہ بھی ہو کہ ابوعمر نے جو نسب بیان کیا ہے اس میں سالم بن کلثوم ہے اور اس تذکرہ میں
حضیرہ بیان کیا گیا ہے مگر در حقیقت یہ ایک قسم کا اختلاف ہے جیسا کہ اور نسبوں میں اختلاف واقع ہوا ہے۔ جو شعر ان
ابوموسیٰ نے منسوب کیا ہے اس سے بھی صاف واضح ہے کہ یہ دونوں ایک ہیں۔ ہم یہاں پر ابن کلبی کا وہ کلام نقل کیے دیتے ہیں
جس سے ان دونوں کا ایک ہونا ظاہر ہوتا ہے وہ کہتے ہیں کہ ملیح بن عمرو بن ربیعہ سے سعد اور غنم پیدا ہوئے پھر لکھتے ہیں کہ
ملیح کی اولاد سے عبداللہ بن خلف بھی تھے اور ان کے بیٹے طلحہ بن عبداللہ کا نسب بیان کیا ہے جو طلحۃ الطلحات
سے ملقب تھے نیز انہوں نے اسود بن خلف اور عثمان بن خلف کو بھی ذکر کیا ہے پھر لکھا ہے کہ عمرو بن سالم بن حضیرہ بن سالم
کا یہ شعر ہے۔

لاھم انی ناشد محمدا　　　حلف ابینا و ابیہ الا تلدا

اس عبارت سے ظاہر ہے کہ یہ دونوں تذکرہ ایک ہیں واللہ اعلم۔

۳۹۲۵۔ حضرت عمروؓ بن سالم

حضرت عمروؓ بن سالم۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ دوسرے شخص ہیں سعید نے ان کا تذکرہ
حزام بن ہشام سے انہوں نے اپنے والد عمرو بن سالم سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ
زنیم نے آپ کی ہجو کی ہے پس نبیؐ نے ان کی جان بخشی فرمائی۔

۳۹۲۶۔ حضرت عمروؓ بن سبیع رہاوی

حضرت عمروؓ بن سبیع رہاوی۔ رسول اللہؐ کے حضور میں ۱۰ ہجری میں وفد بن کر آئے تھے۔ ہشام بن کلبی نے عمرو
رہاوی سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے عمرو بن سبیع رہاوی مسلمان ہو کر رسول اللہؐ کے حضور میں آئے
نبیؐ نے ان کے لئے ایک جھنڈا بنوا دیا تھا اور یہ اس جھنڈے کو لے کر حضرت معاویہ کے ساتھ جنگ صفین میں شریک تھے
نبیؐ کی طرف چلے تو انہوں نے یہ اشعار نظم کیے تھے۔

الیک رسول اللہ من سرو حمیر　　　اجوب الفیافی سملقا بعد سملق
علی ذات الواح اکلفھا السری　　　تخب بر حلی تارۃ ثم تعنق
فمالک عندی راحۃ او تحلحلی　　　بباب النبی الھاشمی الموفق
عتقت اذا من حلہ بعد حلہ　　　وقطع دیامیم وھم مورق

آپ کے پاس اے خدا کے رسول قبیلہ حمیر کے سرونامی محلّہ سے میں آیا ہوں جنگلوں کو قطع کرتا ہوا بیابانوں کو

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

آیا ہوں اونٹ کے کجاوہ پر بیٹھ کر اس کو ہانکتا تھا کبھی وہ سست چلتا اور کبھی تیز چلنے لگتا تھا۔ میں اس سے کہتا تھا کہ اب تجھے آرام نہ ملے گا یہاں تک کہ تو مجھے نبی ہاشمی کے دروازہ پر پہنچادے۔ میں نے اس سفر میں بہت سے کپڑے پرانے کر ڈالے اور کتنے جنگل قطع کئے اور کتنے مصائب اٹھائے۔

ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۹۲۔ حضرت عمروؓ بن سراقہ قریشی

حضرت عمروؓ بن سراقہ بن معتمر بن انس بن اذاۃ بن رزاح بن عدی بن کعب بن لوی قریشی عدوی۔ یہ ابونعیم اور ابوعمر کا قول ہے اور ابن مندہ نے کہا ہے کہ عمرو بن سراقہ بن معتمر انصاری عبداللہ بن سراقہ کے بھائی تھے۔

ہمیں عبیداللہ بن احمد نے اپنی سند کے ساتھ یونس تک انہوں نے ابن اسحاق سے شرکائے بدر کے ناموں میں نقل کر کے بیان کیا کہ بنی عدی بن کعب سے عمرو بن سراقہ اور ان کے بھائی عبداللہ بن سراقہ بھی تھے ان کے کوئی اولاد نہ تھی موسیٰ بن عقبہ نے بھی اسی طرح بیان کیا ہے اور ان دونوں نے کہا ہے کہ یہ عمرو احد اور خندق اور تمام مشاہد میں رسول اللہؐ کے ہمراہ شریک تھے۔ انہوں نے عامر بن ربیعہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے ہمیں رسول اللہؐ نے ایک چھوٹے لشکر کے ساتھ بھیجا تھا ہمارے ساتھ عمرو بن سراقہ بھی تھے ان کا پیٹ بہت ہلکا تھا اور قد لمبا تھا ان کو بھوک جو معلوم ہوئی تو وہ بیٹھ گئے ہم لوگوں نے ایک پتھر لے کر ان کے شکم پر باندھ دیا پس وہ چلے پھر ہم لوگ عرب کے ایک قبیلہ میں پہنچے ان لوگوں نے ہماری ضیافت کی عمرو کہنے لگے میں سمجھتا تھا کہ انسان کے دونوں پیر اس کے پیٹ کو اٹھاتے ہیں حالانکہ آج معلوم ہوا کہ پیٹ پیروں کو اٹھاتا ہے (پیٹ جب بھوکا ہوتا ہے تو آدمی چل نہیں سکتا۔) ان کی وفات حضرت عثمان کی خلافت میں ہوئی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے مگر ابن مندہ نے جوان کو انصاری قرار دیا ہے یہ غلط ہے۔ ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لئے لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ عدوی ہیں اور ابن مندہ نے ان کو انصاری لکھا ہے لیکن یہ کوئی وجہ استدراک کی نہیں ہے۔

۳۹۳۔ حضرت عمروؓ بن سراقہ

حضرت عمروؓ بن سراقہ۔ ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ دوسرے شخص ہیں۔ جعفر نے بھی ان کا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ حضرت عمر بن خطاب نے وادی القریٰ میں ان کو حصہ دیا تھا۔ جعفر نے ان دونوں کے درمیان میں فرق پیدا کیا ہے اور انہوں نے اپنی سند کے ساتھ اسحاق سے اس کو روایت کیا ہے۔ ابوموسیٰ نے کہا کہ حافظ ابوعبداللہ نے عمرو بن سراقہ انصاری کا ذکر کیا ہے شاید وہ انہیں دونوں میں سے ایک ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ ابوموسیٰ کا یہ کہنا کہ شاید وہ انہیں دونوں میں سے ایک ہیں تعجب انگیز بات ہے کیونکہ پہلے عمرو بن سراقہ کو عدوی بیان کیا گیا ہے پس لامحالہ یہ عمرو بن سراقہ انصاری ہوں گے۔ واللہ اعلم۔

۳۹۴۔ حضرت عمروؓ بن ابی سرح

حضرت عمروؓ بن ابی سرح بن ربیعہ بن ہلال بن مالک بن ضبہ بن حارث بن فہر قریشی فہری۔ کنیت ان کی ابوسعید ہے یہ اور

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ان کے بھائی وہب بن ابی سرح مہاجرین حبش سے تھے اور دونوں غزوۂ بدر میں شریک تھے یہ ابن عقبہ اور ابن اسحاق اور کلبی ہے اور واقدی اور ابو معشر نے کہا ہے کہ ان کا نام معمر ہے اور ان دونوں نے بیان کیا ہے کہ یہ بدر اور احد اور خندق اور تمام میں رسول اللہؐ کے ہمراہ شریک تھے۔ ہمیں ابو جعفر نے اپنی سند کے ساتھ یونس سے انہوں نے ابن اسحاق سے شرکائے بدر کے ناموں میں روایت کیا ہے کہ بنی حارث بن فہر کے خاندان سے عمرو بن ابی سرح بن ربیعہ تھے ان کی کوئی اولاد نہ تھی نیز اسی کے ساتھ ابن اسحاق سے مہاجرین حبش کے ناموں میں بھی عمرو بن ابی سرح بن ربیعہ بن ہلال کو بھی نقل کیا ہے۔ بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ان کی وفات مدینہ میں بعہد خلافت حضرت عثمان ۳۰ ہجری میں ہوئی طبری نے اس کو بیان کیا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۹۳۰۔ حضرت عمروؓ بن سعد بن معاذ انصاری

حضرت عمروؓ بن سعد بن معاذ انصاری اشہلی۔ یہ انہیں سعد کے بیٹے ہیں جن کی وفات سے رحمٰن کا عرش ہل گیا تھا۔ ان کی ابو واقد تھی۔ بیعۃ الرضوان میں شریک تھے ان سے ان کے بیٹے واقد نے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا ایک دن رسول خدا نے ایک قبا پہنی جس میں ریشمی گھنڈیاں لگی ہوئی تھیں لوگ اس قبا کو تعجب کی نظر سے دیکھنے لگے تو آپ نے فرمایا کہ جنت کے رومال اس سے بہتر ہیں۔ ان کی اولاد میں سے محمد بن حصین عبدالرحمٰن بن عمرو بن سعد بن معاذ ہیں جو علمائے انصار میں سے ایک شخص ہیں محمد بن عبداللہ بن حسن کے ساتھ یہ بھی تھے اور انصار کا جھنڈا انہیں کے ہاتھ میں تھا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۳۹۳۱۔ حضرت عمروؓ بن سعد

حضرت عمروؓ بن سعد اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ سعد الخیر کے بیٹے ہیں نام ان کا عامر بن مسعود تھا۔ جعفر نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابو موسیٰ نے ان کا تذکرہ مختصر لکھا ہے۔

۳۹۳۲۔ حضرت عمروؓ بن سعد ابو کبشہ

حضرت عمروؓ (ابو کبشہ) بن سعد۔ کنیت ان کی ابو کبشہ ہے انماری۔ یحییٰ بن یونس اور سعید قرشی نے ان کا نام یہی بیان کیا ہے اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ان کا نام عمرو بن سعید ہے۔ یہی زیادہ مشہور ہے۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۹۳۳۔ حضرت عمروؓ بن سعدی

حضرت عمروؓ بن سعدی۔ قبیلہ بنی قریظہ سے ہیں۔ بنی قریظہ کے قلعہ سے اسی شب میں اترے تھے جس کی صبح کو وہ لوگ قتل ہوئے تھے اور رات بھر یہ شب کو یہ مسجد رسول اللہؐ میں رہے مگر صبح کو نہ معلوم ہوا کہ کہاں چلے گئے ہیں پھر اس وقت سے آج تک ان کا پتہ نہ لگا ابن اسحاق نے اس کو بیان کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۳۹۔ حضرت عمروؓ بن سعواء

حضرت عمروؓ بن سعواء۔ بعض لوگ کہتے ہیں شعواء یافعی تھے۔ فتح مصر میں شریک تھے۔ ان کا شمار صحابہ میں ہے ان سے سلیمان زیاد اور ابومعشر حمیری نے روایت کی ہے ابن لہیعہ نے عیاش بن عباس قتبانی سے انہوں نے ابومعشر حمیری سے انہوں نے عمرو سعواء یافعی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول اللہؐ نے فرمایا سات آدمیوں پر میں نے لعنت کی ہے اور ہر نبی کی دعا مقبول ہے جن سات آدمیوں پر میں نے لعنت کی وہ یہ لوگ ہیں کتاب اللہ پر زیادتی کرنے والا اور تقدیر الٰہی کی تکذیب کرنے والا اللہ کی حرام کی ہوئی چیز کو حلال جاننے والا اور میری عزت کی بے حرمتی کو جائز جاننے والا اور میری سنت کو ترک کرنے والا اور غنیمت کو اپنے لئے مخصوص کرنے والا اور اپنی سلطنت کے غرور میں اس شخص کو عزت دینے والا جسے خدا نے ذلیل کیا اور اس کو ذلت دینے والا جس کو خدا نے عزت دی۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۹۔ حضرت عمروؓ بن سعید بن ازعر انصاری

حضرت عمروؓ بن سعید بن ازعر بن زید بن عطاف اوسی انصاری۔ جعفر نے ان کا تذکرہ شرکائے بدر میں کیا ہے ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ مختصر لکھا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ ابوموسیٰ سے اس میں غلطی ہوگئی ہے کہ انہوں نے ان کے والد کا نام سعید بتایا حالانکہ ان کے والد کا نام معبد ہے اور انہوں نے خود بھی عمرو بن سعید اور عمیر بن معبد کے نام میں ان کا تذکرہ لکھا ہے اور ہم نے بھی ان دونوں ناموں میں ان کا ذکر کیا ہے۔ واللہ اعلم۔

۳۹۔ حضرت عمروؓ بن سعید بن عاص قریشی

حضرت عمروؓ بن سعید بن عاص بن امیہ بن عبدشمس قریشی اموی۔ ان کی والدہ صفیہ بنت مغیرہ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم تھیں حضرت خالد بن ولید بن مغیرہ کی پھوپھی تھیں انہوں نے اور ان کے بھائی خالد بن سعید نے دو ہجرتیں کی تھیں ایک حبش کی طرف دوسری مدینہ کی طرف اور یہ دونوں بھائی ایک ساتھ نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے مگر عمرو خالد کے کچھ دنوں بعد اسلام لائے تھے۔ واقدی نے جعفر بن محمد بن خالد سے انہوں نے ابراہیم بن عقبہ سے انہوں نے ام خالد بنت سعید بن عاص سے روایت کی ہے کہ وہ کہتی تھیں میرے چچا عمرو بن سعید میرے والد کے جانے کے کچھ دنوں بعد حبش گئے تھے پھر وہیں رہے یہاں تک کہ اور اصحاب نبی کے ہمراہ دو کشتیوں میں سوار ہو کر وہاں سے آئے جس وقت مدینہ پہنچے اس وقت آنحضرت خیبر میں تھے یہ ے ہجری کا واقعہ ہے پس عمروؓ نبیؐ کے ہمراہ فتح مکہ اور حنین اور طائف اور تبوک میں شریک ہوئے نبیؐ نے ان کو خیبر کے میوہ جات کی تحصیل پر مقرر کیا تھا۔ جب یہ اور ان کے بھائی خالد اسلام لائے تو ان کے تیسرے بھائی ابان بن سعید بن عاص نے یہ اشعار کہے ان کے والد سعید مقام ظریبہ میں انتقال کر گئے تھے وہ اشعار یہ ہیں۔

الالیت میتا بالظریبة شاهدا   لما یفتری فی الدین عمرو وخالد

اطاعابنا امر النساء واصبحا   یعینان من اعدائنا من یکابد

کاش مقام ظریبہ کا مردہ اس وقت دیکھتا کہ عمرو اور خالد دین میں کیا افترا کر رہے ہیں ہمیں عورتوں کی راہ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

پر چلانا چاہتے ہیں اور ہمارے دشمنوں کی مدد کرتے ہیں۔
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد زندہ رہے اور ان لشکروں کے ساتھ جنہیں ابو بکر صدیق نے شام کی طرف بھیجا تھے اور واقعہ اجنادین میں بعہد خلافت ابو بکر صدیق شہید ہوئے یہی اکثر اہل سیر کا قول ہے اور ابن اسحاق نے کہا یرموک میں شہید ہوئے تھے مگر اور کسی نے ابن اسحاق کے قول سے اتفاق نہیں کیا بعض لوگوں کا بیان ہے کہ مرج شہید ہوئے تھے مرج الصفر اور اجنادین دونوں جمادی الاولیٰ ۱۳ ہجری میں ہوئے تھے انہوں نے کوئی اولاد نہیں چھوڑی کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۹۳۷۔ حضرت عمروؓ ابو سعید انصاری

حضرت عمروؓ۔ کنیت ان کی ابو سعید تھی۔ انصاری ہیں شرکائے بدر میں سے ہیں۔ ان سے ان کے بیٹے سعید نے روایت وکیع نے سعد بن سعید تغلبی سے انہوں نے سعید بن عمرو سے انہوں نے اپنے والد سے جو اہل بدر سے تھے روایت کی ہے فرمایا جو کوئی میرے اوپر خلوص قلب سے ایک مرتبہ درود پڑھے اللہ تعالیٰ اس پر دس بار رحمت نازل کرے گا ان کا تذکرہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۳۹۳۸۔ حضرت عمروؓ بن سعید ہذلی

حضرت عمروؓ بن سعید ہذلی۔ کنیت ان کی ابو سعید تھی۔ حاتم بن اسمٰعیل نے عبداللہ بن یزید ہذلی سے انہوں نے سعید بن سعید ہذلی سے انہوں نے اپنے والد سے جو بہت بوڑھے آدمی تھے اور انہوں نے جاہلیت اور اسلام دونوں زمانے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں اپنی قوم کے ایک شخص کے ہمراہ ایک بت کے پاس جو مقام سواع میں تھا گیا اور کچھ نے اس کے سامنے کئے تھے ان کا تذکرہ ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۳۹۳۹۔ حضرت عمروؓ بن سفیان ثقفی

حضرت عمروؓ بن سفیان ثقفی۔ حنین میں مشرکوں کے ساتھ آئے تھے۔ ان کا شمار اہل شام میں ہے ان سے قا عبدالرحمٰن نے اسی طرح روایت کی ہے حاکم ابو احمد نے ایسا ہی بیان کیا ہے پھر حنین کے بعد اسلام لائے ان سے مر حنین کے دن جب مسلمانوں کو ہزیمت ہوئی تو رسول اللہؐ کے ہمراہ سوا عباس اور ابو سفیان بن حارث کے کوئی نہ نے ایک مشت خاک اٹھائی اور کافروں کی طرف پھینکی پس ہم سب لوگوں کو یہ معلوم ہونے لگا کہ ہر شجر و حجر ہمیں پکڑ دوڑا ہوا آ رہا ہے پس میں اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر بھاگا اور طائف میں آ کر میں نے دم لیا۔ ان کا تذکرہ ابن منده نے لکھا ہے۔

۳۹۴۰۔ حضرت عمروؓ بن سفیان

حضرت عمروؓ بن سفیان بن عبد شمس بن سعد بن قائف بن اوقص بن مرہ بن ہلال بن فالج بن ذکوان بن ثعلبہ بن

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کنیت ان کی ابوالاعور تھی سلمی ہیں۔ان کی والدہ قریبہ بنت قیس بن عبد شمس تھیں قبیلہ عمرو بن ہصیص سے۔ یہ اپنی کنیت ہی کے ساتھ مشہور ہیں حضرت معاویہ کے مشہور رفیقوں میں ہیں صفین میں تمام لڑائی کا مدار انہیں پر تھا۔ مسلم بن حجاج نے کہا ہے کہ الاعور سلمی کا نام عمرو بن سفیان تھا صحابی ہیں اور ابن ابی حاتم نے کہا ہے کہ صحابی نہیں ہیں جاہلیت کا زمانہ انہوں نے پایا تھا نبیؐ سے یہ حدیث انہوں نے روایت کی ہے مرسل ہے کہ آپ نے فرمایا مجھے اپنی امت کے حق میں ایک حرص کا خوف ہے دوسرے ہوائے نفسانی کا تیسرے بادشاہ گمراہ کا۔ یہ حضرت معاویہ کے اصحاب میں سے تھے ابوعمر نے کہا ہے کہ ابن ابی حاتم نے ایسا ہی بیان کیا ہے اور یہی صحیح ہے ان سے عمرو بکالی نے روایت کی ہے ہم ان کا تذکرہ انشاء اللہ تعالیٰ کنیت کے باب میں لکھا ہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۹۴۳۔ حضرت عمروؓ بن سفیان عوضی

حضرت عمروؓ بن سفیان۔ یہ عوضی ہیں۔ اور بعض نے کہا ہے کہ یہ عمرو بن سلیم ہیں۔ ان تذکرہ ابن ابی عاصم نے وحدان میں لکھا ہے۔ اور بخاری نے کہا ہے کہ یہ تابعی اور ان کا صحابی ہونا معروف نہیں ہے۔ ان بشر بن عبداللہ نے روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابوعمر نے لکھا ہے۔

۳۹۴۴۔ حضرت عمروؓ بن سفیان محاربی

حضرت عمروؓ بن سفیان۔ محاربی ہیں۔ انہوں نبیؐ سے احادیث کو سنا ہے۔ ان کا شمار بصرہ کے اعراب میں ہے۔ یہ ابن مندہ اور ابونعیم کا قول ہے۔ اور ابوعمر نے کہا ہے کہ ان کا شمار شامیوں میں ہے۔ ان کی حدیث ان کی اولاد نے روایت کی ہے۔ ہمیں یحییٰ بن محمود نے اجازۃً اپنی اسناد کو ابوبکر بن ابی عاصم تک پہنچا کر خبر دی انہوں نے کہا کہ ہم سے جراح بن مخلد قزاز نے بیان کیا انہوں نے کہا کہ ہم سے روح بن جمیل ابو محمد نے بیان کیا انہوں نے کہا کہ ہم سے یزید بن فضل بن عمرو بن سفیان محاربی نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کر کے بیان کیا انہوں نے کہا کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ تیری نبیذ کے لیے روغنی برتن استعمال کرتی ہے جبکہ اللہ اور اس کے رسول نے ان کو حرام قرار دیا ہے۔ اور اس کو بکر بن سہل نے جراح سے اپنی اسناد کے ساتھ روایت کیا ہے اور عمرو بن سفی کہا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۹۴۴۔ حضرت عمروؓ بن سفیان

حضرت عمروؓ بن ابی سفیان۔ ان کی حدیث روح بن عبادہ نے ابن جریج سے انہوں نے عبدالملک بن عبداللہ بن ابی سفیان سے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے فرمایا اگر پیالہ کوئی ٹوٹ گیا ہو تو جس طرف سے وہ ٹوٹا ہوا اس طرف سے نہ پیو کیونکہ اس طرف سے شیطان پیتا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے اور ابن مندہ نے کہا ہے کہ میرے خیال میں یہ وہی پہلے شخص ہیں۔

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

۳۹۴۴۔ حضرت عمروؓ بن ابی سلامہ

حضرت عمروؓ بن ابی سلامہ بن سعد۔ ابو حدرد یعنی سلامہ بن عمرو اسلمی کے والد ہیں ان کا تذکرہ جعفر نے لکھا ہے کہ ان کی حدیث کی سند میں اختلاف ہے۔ محمد بن یحییٰ قطعی نے حجاج سے انہوں نے محمد بن اسحاق سے انہوں نے عبداللہ بن قسیط سے انہوں نے ابو حدرد اسلمی سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ نے ان کو اور محلم بن جثامہ کو ایک چھوٹا سا لشکر دے کر اضم کی طرف بھیجا تھا راستہ میں ان کو عامر بن اضبط اشجعی ملا اور اس نے ان کے طریقہ کے موافق سلام کیا مگر محلم بن جثامہ نے اس کو قتل کر دیا اور اس کا سب مال لے لیا جب یہ سب لوگ رسول پاس آئے اور آپ سے واقعہ بیان کیا تو آپ نے فرمایا کہ کیا تم نے اس کو قتل کر دیا باوجودیکہ وہ مسلمان تھا بعد اس کے نازل ہوئی یاایھا الذین آمنوا اذا ضربتم فی سبیل اللہ فتبینوا (اے مسلمانو! جب تم سفر کرو تو تحقیق کر لیا تحقیق کسی کو قتل نہ کیا کرو) اس حدیث کو ابو خالد احمر نے ابن اسحاق سے انہوں نے ابن قسیط سے انہوں نے قعقاع بن ابی حدرد سے انہوں نے اپنے والد سے۔ اور اس کو یونس بکالی نے ابن اسحاق سے انہوں نے یزید قسیط سے ا قعقاع بن عبداللہ بن ابی حدرد سے انہوں نے اپنے والد عبداللہ بن ابی حدرد سے روایت کیا ہے کہ وہ کہتے تھے ہم نے ایک لشکر کے ساتھ بھیجا۔ واللہ اعلم۔

۳۹۴۵۔ حضرت عمروؓ بن سلمہ جرمی

حضرت عمروؓ بن سلمہ بن نفیع۔ اور بعض لوگ سلمہ بن قیس اور بعض سلمہ بن لای بن قدامہ جرمی کہتے ہیں۔ کنیت ان کی تھی۔ انہوں نے نبیؐ کو دیکھا تھا۔ رسول اللہؐ کے زمانہ میں اپنی قوم کی امامت کیا کرتے تھے کیونکہ ان کو قرآن سب سے تھا۔ حماد بن زید نے ایوب سے انہوں نے عمرو بن سلمہ جرمی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں رسول اللہؐ کے زمانہ قوم کی امامت کیا کرتا تھا حالانکہ اس وقت میری عمر چھ یا سات برس کی تھی اور حجاج بن منہال نے حماد بن سلمہ سے ا ایوب سے انہوں نے عمرو بن سلمہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں ان لوگوں میں تھا جو وفد بن کر رسول اللہؐ کی خ حاضر ہوئے تھے آپ نے فرمایا کہ جو شخص تم سب میں زیادہ قاری قرآن ہو وہی امامت کرے تو میں ہی سب سے ز قرآن تھا۔ حماد بن سلمہ نے ایسا ہی بیان کیا ہے۔ ہمیں ابو احمد یعنی عبدالوہاب بن علی نے اپنی سند ابو داؤد یعنی سلیمان تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے قتیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے وکیع نے مسعر بن حبیب جرمی روایت کر کے کہتے تھے مجھ سے عمرو بن سلمہ نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا ہے کہ وہ رسول اللہؐ کے پاس وفد میں گئے تھے لوگوں نے اپنے وطن واپس جانے کا ارادہ کیا تو عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ ہم لوگوں کی امامت کون کرے آپ نے فر سے زیادہ قرآن کا حافظ ہو چنانچہ تمام قوم میں مجھ سے زیادہ قرآن کسی کو یاد نہ تھا لہٰذا سب لوگوں نے مجھی کو امام بنایا حالا کن بچہ تھا پس میں قبیلہ جرم کے جس مجمع میں ہوتا تھا میں ہی نماز کا امام بنایا جاتا تھا اور میں ہی جنازہ کی نماز اب تک پڑ سلیمان کہتے ہیں کہ اس حدیث کو یزید بن ہارون نے مسعر بن حبیب سے انہوں نے عمرو بن سلمہ سے روایت کیا ہے کہ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

[ان]کی قوم کے لوگ رسول اللہؐ کی خدمت میں گئے تھے اور انہوں نے اپنے والد کا واسطہ اس روایت میں نہیں ظاہر کیا ان کا تذکرہ [تی]نوں نے لکھا ہے۔

سلمہ: لام کے کسرہ کے ساتھ ہے۔ برید: باء موحدہ کے ضمہ اور راء مہملہ کے فتحہ کے ساتھ ہے۔

۳۹۴۔ حضرت عمروؓ بن سلیم عوفی

حضرت عمروؓ بن سلیم عوفی۔ ان کا تذکرہ ابن ابی عاصم نے کتاب الاحاد والمثانی میں لکھا ہے۔ ہمیں یحییٰ بن ابی الرجاء نے [اج]ازۃً اپنی سند ابن ابی عاصم تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبدالوہاب بن ضحاک نے بیان کیا ہے وہ کہتے تھے ہم سے [اس]ماعیل بن عیاش نے قیس بن عبداللہ سے انہوں نے عمرو بن سلیم عوفی سے انہوں نے نبیؐ سے روایت کر کے بیان کیا کہ آپ [فر]ماتے تھے قبائل کے آباواجداد (عالم مثال میں) میرے سامنے پیش کیے گئے تو میں نے بنی عامر کے جد کو دیکھا کہ وہ ایک سرخ [او]نٹ ہے جو درختوں کے پتے کھا رہا ہے اور قبیلہ غطفان کے جد کو دیکھا کہ وہ ایک سبز رنگ کا پتھر ہے جس سے نہریں بہہ رہی [ہی]ں اور میں نے بنی تمیم کے جد کو دیکھا کہ وہ سرخ رنگ کا مینہ ہے کہ اس کے قریب کوئی نہیں جا سکتا ایک شخص نے عرض کیا کہ قبیلہ [تمی]م کو آپ نے کیا دیکھا رسول اللہؐ نے فرمایا ان کا ذکر نہ کرو ان کے سر بڑے ہیں ثابت قدم لوگ ہیں حق کے مددگار ہیں بنی [عا]مر کے متعلق یہ تعبیر لی کہ ان میں بلند خیالی اور بلند حوصلگی بہت ہے اور غطفان کے متعلق یہ تعبیر لی کہ ان کے مزاج میں سختی اور [عد]اوت ہے۔

۳۹۴۔ حضرت عمروؓ بن سلیم

حضرت عمروؓ بن سلیم۔ سعید نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ صحابی نہیں انہوں نے عامر بن عبداللہ بن زبیر سے انہوں [ن]ے عمرو بن سلیم زرقی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص تم میں سے مسجد میں [آ]ئے تو اسے چاہئے کہ بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نماز پڑھ لے ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے مگر صحیح وہی ہے جو ہم سے ابواسحاق [ب]ن محمد وغیرہ نے اپنی سند ابوعیسیٰ تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے قتیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے مالک نے عامر بن [ع]بداللہ سے انہوں نے عمرو بن سلیم زرقی سے انہوں نے ابوقتادہ سے مرسلاً روایت کیا ہے یہ حدیث ابوقتادہ کی روایت سے مشہور [ہ]ے واللہ اعلم۔

۳۹۴۔ حضرت عمروؓ بن سلیمان مزنی

حضرت عمروؓ بن سلیمان مزنی۔ ان کا تذکرہ ابن قانع نے لکھا ہے اور انہوں نے اپنی سند کے ساتھ مشمعل بن ایاس سے [رو]ایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے عمرو بن ایاس سے سنا وہ کہتے تھے میں نے عمرو بن سلیمان مزنی سے سنا وہ کہتے تھے میں نے [رس]ول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ عجوہ جنت کی کھجور ہے۔ ان کا تذکرہ ابن دباغ نے ابوعمر پر استدراک کرنے [کے] لئے لکھا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۳۹۴۹۔ حضرت عمروؓ بن سمرہ قریشی

حضرت عمروؓ بن سمرہ بن حبیب بن عبد شمس قریشی عبشمی۔ عبدالرحمٰن بن سمرہ کے بھائی ہیں۔ اقطع انہیں کا لقب ہے۔ یز ابی حبیب نے عبدالرحمٰن بن ثعلبہ انصاری سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ عمرو بن سمرہ نبیؐ کے پاس آئے اور یارسول اللہؐ میں نے فلاں شخص کا ایک اونٹ چرایا تھا الی آخر الحدیث۔ ہم نے ان کا تذکرہ ثعلبہ اور عمرو بن حبیب کے نام ہے۔ ان کا تذکرہ ابو نعیم اور ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔ مگر ابو عمر نے کہا ہے کہ عمرو بن سمرہ کا تذکرہ صحابہ میں کیا گیا ہے ممکن کرتا ہوں کہ وہ وہی شخص ہیں جن کا ہاتھ چوری میں کاٹا گیا تھا اور ابو موسیٰ نے ان کا نسب اس طرح بیان کیا ہے کہ عمرو بن ح حبیب بن عبد شمس اور بعض لوگ کہتے ہیں عمرو بن حبیب اقطع۔ ابو زکریا نے ان کا تذکرہ اپنے دادا پر استدراک کرنے کے ہے حالانکہ ان کے دادا نے ان کا تذکرہ لکھا ہے صرف انہوں نے یہ کیا ہے کہ نسب نامہ میں حبیب کا نام سمرہ سے پہلے لکھا کہتا ہوں کہ ابو عبداللہ بن مندہ نے عمرو بن حبیب کا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ بعض لوگ ان کو عمرو بن سمرہ اقطع کہتے ہیں اور نے چوری والی حدیث بھی ذکر کی ہے پس ابو زکریا کے استدراک کی کوئی وجہ نہیں شاید ان کو معلوم نہیں ہوا کہ یہ وہی شخص ہیں نے تو دونوں تذکرہ لکھے ہیں اور پہلے تذکرہ میں ان کو عمرو بن حبیب بیان کیا ہے اور ان کے متعلق یہ روایت بھی لکھی ہے ک نے سعید بن عمرو سے کہا تھا کہ کیا تم کو معلوم نہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا ہے نامراد ہے وہ شخص جس کے دل میں اللہ نے بشر کرنے کی صفت نہ پیدا کی ہو اور دوسرے تذکرہ میں انہوں نے چوری والی حدیث ذکر کی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ سمجھتے ہیں اگر انہوں نے ابن مندہ کے کلام کے علاوہ کہیں اور سے معلوم کیا ہو تو ممکن ہے کہ یہ دو ہوں اسی واسطے انہوں نے کہ ان کا نام عمرو بن حبیب ہے اور بعض لوگ عمرو بن سمرہ اقطع بیان کرتے ہیں اور انہوں نے ان کا نسب عبد شمس تک بیان یہ غلط ہے صحیح نسب یہی ہے عمرو بن سمرہ بن حبیب اہل نسب نے ایسا ہی ذکر کیا ہے زبیر بن بکار نے کہا ہے کہ سمرہ بن حبیب اور کریز پیدا ہوئے ان دونوں کی والدہ ریطہ بنت عثمان بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ تھیں اور سمرہ کے ایک بیٹے بھی ہیں وہ صحابی ہیں۔ ابن کلبی نے عبدالرحمٰن بن سمرہ کا نسب بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ سمرہ بیٹے ہیں حبیب کے ابن مندہ نے بھی عبدالرحمٰن بن سمرہ کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے اور ابو عمر نے ان کا تذکرہ ہی نہیں لکھا۔

۳۹۵۰۔ حضرت عمروؓ بن سنان خدری

حضرت عمروؓ بن سنان خدری۔ ان کا تذکرہ ابو سعید خدری نے لکھا ہے۔ ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن نے ابو سعید خدری سے کی ہے کہ وہ کہتے تھے ہم غزوۂ خندق میں رسول اللہؐ کے ہمراہ تھے پس قبیلہ بنی خدرہ میں سے ایک شخص کھڑے ہوئے عمرو بن سنان تھا انہوں نے کہا کہ یارسول اللہؐ میرا نیا نکاح ہوا ہے آپ مجھے اجازت دیں تو میں اپنی بی بی کے پاس جو قبیلہ میں ہے چلا جاؤں پس نبیؐ نے ان کو اجازت دے دی۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۳۹۵۱۔ حضرت عمروؓ بن سہل بن حارث انصاری

حضرت عمروؓ بن سہل بن حارث بن عروہ بن عبد رزاح بن ظفر بن خزرج بن عمرو بن مالک بن اوس انصاری۔ اوسی

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کنیت ان کی ابولبید تھی۔ نبیؐ کے صحابی ہیں۔ واقعہ جسر میں شہید ہوئے تھے جب ایک زرہ کی چوری کی تہمت ان کو لگائی گئی تو اللہ عزوجل نے ان کی براءت اپنی کتاب مقدس میں نازل فرمائی ومن یکسب خطیئۃ او اثما ثم یرم بہ بریئا الآیہ— پس رسول اللہؐ نے ان کو بلوایا اور فرمایا کہ اللہ نے تمہاری براءت نازل کی ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ حافظ ابو زکریا نے ان کا تذکرہ لکھا ہے میں کہتا ہوں کہ ابوموسیٰ نے ان کی کنیت ابولبید لکھی یہ غلط ہے ان کا نام لبید بن سہل ہے انہیں کی بابت بنی ابیرق نے روایت کی ہے کہ انہوں نے رفاعہ بن زید عم قتادہ بن نعمان کا کچھ غلہ اور ان کی زرہ چرائی تھی حالانکہ خود بنی ابیرق نے یہ حرکت کی تھی پس اللہ عزوجل نے ان کی براءت نازل فرمائی۔ ہمیں اسماعیل بن علی وغیرہ نے اپنی سند کے ساتھ محمد بن عیسیٰ سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو حسن بن احمد بن ابی شعیب حرانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن سلمہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن اسحاق نے عاصم بن عمر بن قتادہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا قتادہ بن نعمان سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے کچھ لوگ ہم میں سے تھے جن کا لقب بنی ابیرق تھا اور انہوں نے چوری والا قصہ بیان کیا بنی ابیرق نے کہا کہ ہم سمجھتے ہیں کہ یہ کام لبید بن سہل کا ہے وہ ایک شخص ہم میں کا ہے جو مسلمان اور نیک بخت ہے جب لبید نے یہ واقعہ سنا تو انہوں نے اپنی تلوار کھینچ لی یہ حدیث پوری کتب تفسیر میں سورۂ نساء میں مذکور ہے اور صحابہ کے تذکرہ نویسوں نے لبید کے نام میں اس حدیث کو ذکر کیا ہے میں نہیں جانتا کہ ابوزکریا کو یہ کہاں سے معلوم ہوا کہ ابولبید کنیت عمرو کی ہے شاید ان کو کسی غلط نسخہ میں ایسا لکھا ہو۔ واللہ اعلم۔

۳۹۵۱۔ حضرت عمروؓ بن سہل انصاری

حضرت عمروؓ بن سہل۔ انصاری ہیں۔ انہوں نے نبیؐ سے سنا کہ آپؐ صلۂ رحمی کی ترغیب دلاتے تھے۔ ان کی حدیث حنان بن مدیر نے عبدالرحمٰن بن فضیل انہوں نے ان عمرو سے مرسلا روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے مختصر لکھا ہے۔

حنان: حاء مہملہ کے فتحہ اور دو نونوں کے ساتھ ہے۔

۳۹۵۲۔ حضرت عمروؓ بن شاس

حضرت عمروؓ بن شاس بن عبید بن ثعلبہ بن رویبہ بن مالک بن حارث بن سعد بن ثعلبہ بن دودان بن اسد بن خزیمہ اسدی اور بعض لوگ ان کو تمیمی کہتے ہیں قبیلہ بنی مجاشع بن دارم سے یہ بنی تمیم کے وفد کے ساتھ رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے مگر پہلا قول صحیح ہے یہ ابوعمر کا بیان ہے اور ابن مندہ اور ابونعیم نے بیان کیا ہے کہ عمرو بن شاس اسلمی ہیں اور اس کے سوا ان کے نسب میں کوئی اختلاف نہیں بیان کیا گیا۔ صحابی ہیں، حدیبیہ میں شریک تھے بڑے رعب اور دلیری کے آدمی تھے۔ شعر بھی بہت عمدہ کہتے تھے ان کا شمار اہل حجاز میں ہے انہوں نے اپنے بیٹے عرار اور اپنی بیوی ام حسان کے بارے میں کچھ اشعار کہتے تھے ام حسان عرار سے ناخوش رہا کرتی تھیں اور ان کو ستایا کرتی تھیں اور عمرو ام حسان کو اس سے منع کیا کرتے تھے مگر وہ نہ مانتی تھیں۔ وہ اشعار حسب ذیل ہیں۔

ارادت عرار ابالھوان ومن یرد　　　عرار لعمری بالھوان لقد ظلم

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

فان كنت مني او تريدين صحبتي فكوني له كالسمن ربت له الادم
والا فسيري سير راكب ناقة تيمم غيثا ليس في سيره امم
وان عرار ان يكن غير واضح فاني احب الجون ذاالمنكب العمم

اس نے عرار کوذلیل کرنے کاارادہ کیا حالانکہ قسم اپنی جان کی جو عرار کوذلیل کرنا چاہے وہ ظالم ہے۔اے ام احسان اگر میری ہے اور میرے ساتھ رہنا چاہتی ہے تو مثل آفتاب کے ہو جا جس کی روشنی سے چہرے بنتے ہیں ورنہ میں تجھے مثل سوار ناقہ کے علیحدہ ہو کر چل دوں گا اس کی رفتار میں سستی نہ ہوگی۔اور اگر عرار خوبصورت نہیں تو نہ سہی میں ایسے فام کو پسند کرتا ہوں۔جس کے شانے چوڑے ہیں۔

عرار کارنگ سیاہ تھا۔عمرو یہ چاہتے تھے کہ اپنے بیٹے اور اپنی بیوی کے درمیان صلح کرادیں گے مگر یہ نہ ہوالہٰذا انہوں بیوی کو طلاق دے دی بعد اس کے نادم ہوئے اور یہ اشعار کہے۔

تذكر ذكرى ام حسان فاقشعر على دبر لما تبين ما ائتمر
تذكرتها وهنا وقد حال دونها رعان وقيعان بها الماء والشجر
فكنت كذات البو لما تذكرت لها ربعا حنت لمعهده سحر

جب میں ام حسان کو یاد کرتا ہوں تو میرے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔افسوس مجھے بعد کام کر چکنے کے اصل معلوم ہوا۔اب میں اس کو یاد کرتا ہوں حالانکہ اب میرے اور اس کے درمیان میں بہت حجابات ہیں۔اب میں مثل نیک عورت کے ہوں جو اپنا باغ یاد کر کے صبح کو روتی تھی۔

یہ عرار وہی ہیں جن کو حجاج نے عبدالرحمٰن بن محمد بن اشعث کا سردے کر عبدالملک بن مروان کے پاس بھیجا تھا عبدالملک سے کچھ باتیں پوچھیں تو ان کو حجاج کے خط سے بھی زیادہ خوش بیان پایا تو اس نے یہ شعر پڑھا۔

فان عرار ان يكن غير واضح فاني احب الجون ذاالمنكب العمم

عرار اگر خوبصورت نہیں ہیں تو نہ سہی میں ایسے سیاہ فام کو دوست رکھتا ہوں جس کے شانے چوڑے ہوں۔

عرار نے کہا اے امیر المومنین آپ جانتے ہیں کہ یہ شعر کس کا ہے واللہ میرا نام عرار ہے اور یہ شعر میرے والد کا ہے اپنی سوتیلی ماں کے ساتھ بیان کیا۔عمرو بن شاس ہی نے اشعار ذیل موزوں کیے ہیں۔

اذا نحن ادلجنا وانت امامنا كفى لمطايانا بوجهك هاديا
اليس تزيد العيس خفة اذرع وان كن حسرى ان تكون اماميا

جب ہم سفر میں ہوں اور تم ہمارے پیشرو ہو تو تمہارا رخ روشن ہماری رہبری کے لئے کافی ہے۔ہر مسافر طی مسافت چاہتا ہے مگر میری خواہش ہوتی ہے کہ تم میرے ہم پیشرو ہو۔

یہ شعر نہایت عمدہ ہیں جن کو وہ فخراً خندف میں قیس کے سامنے پڑھتے تھے۔انہوں نے نبیؐ سے روایت کی ہے ہم کو ابن ابی حبہ نے اپنی سند کے ساتھ عبداللہ بن احمد سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سے یعقوب بن ابراہیم بن سعد نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے محمد بن اسحاق سے انہوں نے ابان بن صالح سے انہوں نے فضل بن معقل بن سنان سے انہوں نے عبداللہ بن نیار اسلمی سے انہوں نے عمرو بن شاس اسلمی سے جو اصحاب حدیبیہ میں سے تھے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے کہ میں حضرت علی کے ساتھ یمن گیا تھا انہوں نے اس سفر میں مجھ پر کچھ ظلم کیا جس پر مجھے بہت رنج ہوا چنانچہ جب میں لوٹا تو میں نے مسجد نبوی میں ان کی شکایت بیان کی اس کی خبر نبیؐ کو پہنچی ایک دن میں صحابہ کے ہمراہ مسجد میں تھا حضرت نے جو مجھے دیکھا تو فرمایا کہ اے عمرو میری طرف دیکھو اے عمرو! واللہ تم نے مجھے اذیت دی میں نے کہا آپ کو اذیت دینے سے خدا کی پناہ مانگتا ہوں حضرت نے فرمایا ہاں جس نے علی کو اذیت دی اس نے مجھے اذیت دی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۹۵۴۔ حضرت عمروؓ بن شبل ثقفی

حضرت عمروؓ بن شبل بن عجلان بن عتاب بن مالک ثقفی۔ بیعۃ الرضوان میں شریک تھے۔ حبیبہ بنت مطعم بن عدی ان کے نکاح میں تھیں پھر انہوں نے نقیل بن خویلد کی لڑکی سے نکاح کیا۔ ان کا تذکرہ ابن دباغ نے ابوعمر پر استدراک کرنے کے لئے لکھا ہے۔

۳۹۵۵۔ حضرت عمروؓ بن شراحیل

حضرت عمروؓ بن شراحیل۔ طبرانی نے اس کا تذکرہ لکھا ہے۔ انہوں نے نبیؐ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا اے اللہ مدد کر اس کی جو علی کی مدد کرے یا اللہ بزرگی کر اس کی جو علی کی بزرگی کرے۔ ان کا تذکرہ ابونعیم نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ ان کی حدیث کی سند میں کلام ہے۔

۳۹۵۶۔ حضرت عمروؓ بن شرحبیل

حضرت عمروؓ بن شرحبیل۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ یہ صحابی ہیں۔ مجھے ان کا نسب معلوم نہیں۔ یہ عمرو بن شرحبیل ہمدانی نہیں ہیں کنیت ان کی ابومیسرہ ہے حضرت ابن مسعود کے شاگرد تھے۔ ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ ابوعبدالرحمٰن نسائی نے اپنی سنن میں ابوکریب سے انہوں نے ابومعاویہ سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابوعمار سے انہوں نے عمرو بن شرحبیل سے انہوں نے نبیؐ سے روایت کی ہے کہ آپ سے انہوں نے پوچھا کہ جو شخص ہمیشہ روزہ رکھتا ہو اس کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں الخ ابوزکریا نے کہا ہے کہ عمرو بن شرحبیل سے ابوعطیہ وداعی نے جن کا نام مالک بن عامر تھا روایت کی ہے یہ اعمش کا قول ہے۔ یہ دونوں ایک ہیں۔ تابعی ہیں بعض لوگ کہتے ہیں کہ انہوں نے نبیؐ کا زمانہ پایا تھا۔ ہمیں عمر بن محمد بن طبرزد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم بن حصین نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابوطالب بن غیلان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر شافعی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن عبد بن عامر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابراہیم بن اشعث نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے فضیل بن عیاض نے شقیق سے انہوں نے عمرو بن شرحبیل سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے رسول اللہؐ نے فرمایا سب سے پہلے قیامت کے دن جس چیز کا فیصلہ کیا جائے گا وہ خون کا فیصلہ ہوگا مقتول قاتل کا ہاتھ پکڑے ہوئے آئے گا اور کہے گا کہ اے میرے پروردگار اس

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سے پوچھ کر اس نے مجھے کیوں قتل کیا پس اللہ پوچھے گا کہ تو نے اسے کیوں قتل کیا کوئی تو کہے گا کہ میں نے اس واسطے قتل کیا کہ
عزت قائم رہے (وہ چھوڑ دیا جائے گا) اور کوئی کہے گا کہ میں نے اس واسطے قتل کیا تھا کہ فلاں شخص کی عزت قائم ہو جائے
فرمائے گا کہ اس دوسرے پر اس کا گناہ نہ ہوگا۔ ان کا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۹۵۷۔ حضرت عمروؓ (ابو شریح)

حضرت عمروؓ۔ کنیت ان کی ابو شریح ہے۔ خزاعی ہیں یحییٰ بن یونس نے ان کا نام اسی طرح بتایا ہے اور کہا ہے کہ نام ان کا
بن عمرو ہے اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ابو شریح کعبی کا نام خویلد بن عمرو ہے اور ابو شریح خزاعی کا نام کعب بن عمرو ہے۔
تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ دونوں ایک ہیں۔

۳۹۵۸۔ حضرت عمروؓ بن شعبہ

حضرت عمروؓ بن شعبہ ثقفی۔ ان کا تذکرہ صحابہ میں کیا گیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے اسی طرح مختصر لکھا ہے اور کہا ہے کہ
ان کا کچھ حال نہیں جانتا۔

۳۹۵۹۔ حضرت عمروؓ بن شعواء

حضرت عمروؓ بن شعواء یافعی۔ فتح مصر میں شریک تھے۔ ان کا تذکرہ صحابہ میں کیا گیا ہے۔ عمرو بن سعواء کے نام میں
تذکرہ ہو چکا ہے۔

۳۹۶۰۔ حضرت عمروؓ بن صلیع

حضرت عمروؓ بن صلیع محاربی۔ صحابی ہیں ان سے صخر بن ولید نے روایت کی ہے بخاری نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے
بن اہیب نے روایت کی ہے وہ کہتے تھے مجھ سے ابو الطفیل نے بیان کیا کہ ہم میں سے ایک شخص تھے جن کا نام عمرو بن صلیع
صحابی تھے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۹۶۱۔ حضرت عمروؓ بن طفیل

حضرت عمروؓ بن طفیل۔ قاسم یعنی ابو عبدالرحمٰن نے ابوامامہ باہلی سے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ نے عمرو بن طفیل کو
ان کی قوم کے پاس بھیجا تا کہ وہ ان سے مدد لیں انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ جب لڑائی کا وقت آتا تو آپ مجھے یہاں
ہٹا دیتے ہیں تو رسول اللہؐ نے فرمایا کہ کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ رسول اللہ کے رسول ہو۔ یہ ابن مندہ اور ابو نعیم کا بیان
اور ابو عمر نے کہا ہے کہ ان کا نام عمرو بن طفیل بن عمرو دوسی ہے پہلے ان کے والد اسلام لائے تھے اس کے بعد یہ خود اسلام لا
اپنے والد کے ساتھ جنگ یمامہ میں شریک ہوئے اسی دن ان کا ہاتھ بھی کٹ گیا تھا اور جنگ یرموک میں شہید ہوئے تھے
اسلام کا حال ان کے نام میں گزر چکا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۳۹۶۲۔ حضرت عمروؓ بن عم طفیل

حضرت عمروؓ بن عم طفیل بن عمرو بن طریف۔ ان کا نسب طفیل کے نام میں گزر چکا ہے۔ یہ عمرو غزوۂ شام میں شریک تھے اور یرموک میں شہید ہوئے۔ یہ ہشام بن کلبی کا بیان ہے اور ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ یہ عمرو طفیل بن عمرو دوسی کے والد ہیں۔ محمد بن اسحاق نے بیان کیا ہے کہ ابن طفیل کہتے تھے کہ جب میں مسلمان ہو کر اپنی قوم کے پاس لوٹ کر گیا تو میرے والد میرے پاس آئے تو میں نے کہا کہ مجھ سے علیحدہ رہو کیونکہ میں مسلمان ہوں انہوں نے کہا کہ اے بیٹے جو دین تمہارا ہے وہی میرا ہے۔

۳۹۶۳۔ حضرت عمروؓ بن طلق جنی

حضرت عمروؓ بن طلق۔ قوم جن سے تھے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ طبرانی نے ان کا حال بیان کیا ہے۔ ان کا تذکرہ عمرو جنی کے نام میں گزر چکا ہے۔

۳۹۶۴۔ حضرت عمروؓ بن طلق انصاری

حضرت عمروؓ بن طلق بن زید بن امیہ بن کعب بن غنم بن سواد۔ انصاری سلمی بقول اکثر بدر میں شریک تھے مگر ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ بدریوں میں نہیں لکھا۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ غزوۂ احد میں شریک تھے ہمیں عبیداللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند کے ساتھ یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحاق سے شہدائے بدر کے ناموں میں لکھا ہے کہ قبیلہ بنی سلمہ سے عمرو بن طلق بن زید تھے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۹۶۵۔ حضرت عمروؓ بن عاص

حضرت عمروؓ بن عاص بن وائل بن ہاشم بن سعید بن سہم بن عمرو بن ہصیص بن کعب بن لوی بن غالب قریشی سہمی۔ کنیت ان کی ابوعبداللہ ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں ابومحمد ہے۔ والدہ ان کی نابغہ بنت حرملہ تھیں قبیلہ بنی جلان بن عتیک بن اسلم بن یذکر بن عنزہ سے قید ہو کر آئی تھیں۔ عمرو بن عاص کے اخیافی بھائی عمرو بن اثاثہ عدوی اور عقبہ بن نافع بن عبد قیس فہری تھے ایک شخص نے خود عمرو بن عاص سے ان کی والدہ کا حال پوچھا تو انہوں نے کہا کہ میری والدہ کا نام سلمیٰ بنت حرملہ اور لقب نابغہ تھا۔ قبیلہ بنی عنزہ سے تھیں عرب کی کسی لڑائی میں گرفتار ہو گئی تھیں اور عکاظ میں بیچ ڈالی گئی تھیں ان کو فاکہ بن مغیرہ نے مول لیا تھا پھر ان سے عبداللہ بن جدعان نے ان کو خرید لیا تھا بعد ان کے عاص بن وائل کے پاس آئیں اور ان سے وائل کی اولاد ہوئی۔ کفار قریش نے انہیں عمرو بن عاص کو نجاشی کے پاس بھیجا تھا کہ جس قدر مسلمان ان کے ملک میں ہیں ان کو واپس کر دیں مگر نجاشی نے اس کو منظور نہ کیا اور کہا کہ اے عمرو! محمد (ﷺ) تمہارے) چچا کے بیٹے (ہیں ان) کا حال تم سے کیوں مخفی ہے اللہ کی قسم وہ خدا کے سچے رسول ہیں انہوں نے کہا کہ آپ ایسا کہتے ہیں نجاشی نے کہا ہاں خدا کی قسم تم میرا کہا مانو پس یہ وہاں سے ہجرت کر کے نبیؐ کی طرف چلے اور نجاشی کے پاس ہی اسلام لائے تھے اور نبیؐ کی طرف ہجرت کی بعض نے کہا ہے کہ خیبر والے سال اسلام لائے تھے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ صفر ۸ ہجری میں فتح مکہ سے چھ ماہ پہلے اسلام لائے تھے انہوں نے نجاشی کے پاس سے نبیؐ کی خدمت میں حاضر

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہونے کا ارادہ کیا تھا مگر پھر کچھ توقف ہو گیا بعد اس کے یہ اور خالد بن ولید اور عثمان بن طلحہ عبدری ایک ساتھ آئے پھر خا
آگے بڑھ کر اسلام قبول کیا اور بیعت کی بعد اس کے عمرو بن عاص آگے بڑھے اور اسلام لائے اور اس شرط پر بیعت کی کہ جو
گناہ پہلے ان سے ہو چکے ہیں وہ معاف ہو جائیں رسول اللہؐ نے ان سے فرمایا کہ اسلام اور ہجرت اپنے ماقبل کے گنا
معاف کر دیتا ہے۔ بعد اس کے رسول اللہؐ نے ایک چھوٹے لشکر کا سردار بنا کر غزوۂ ذات السلاسل میں بھیج دیا تھا جہاں ان
والد کے ماموں رہتے تھے۔ ان کی والدہ قبیلہ بلی بن عمرو بن حاف بن قضاعہ سے تھیں یہ وہاں اس لئے گئے تھے کہ ان لو
اسلام کی ترغیب دیں اور جہاد پر آمادہ کریں چنانچہ یہ اس لشکر کے ساتھ جس میں تین سو آدمی تھے گئے جب یہ وہاں پہنچ گئے تو
نے نبیؐ سے اور لشکر مانگا چنانچہ آپ نے ایک اور لشکر ان کی مدد کے لئے بھیجا ہمیں ابو جعفر بن احمد بن علی نے اپنی سند کے
یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحاق سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے محمد بن عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن حصین تمی
غزوۂ ذات السلاسل کے جو قبیلہ بلی اور عذرہ کی سرزمین پر ہوا تھا یہ حالات بیان کئے کہ رسول اللہؐ نے عمرو بن عاص کو بھیجا
وہ اعراب کو اسلام کی طرف بلائیں ان کے والد عاص بن وائل کی والدہ قبیلہ بلی کی ایک خاتون تھیں ان کو رسول اللہؐ نے
کہ ان کی وجہ سے تالیف بھی ہو گی چنانچہ یہ روانہ ہوئے جب قبیلہ جذام کی زمین میں ایک چشمہ پر پہنچے جس کو سلاسل کہتے
اسی وجہ سے اس غزوہ کا نام ذات السلاسل ہوا تو انہیں کچھ خوف معلوم ہوا اور انہوں نے رسول اللہؐ سے اور مدد مانگی پس آپ
ان کی مدد کے لئے ابو عبیدہ بن جراح کو مع چند مہاجرین اولین کے جن میں ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما بھی تھے بھیجا اور ابو عبیدہ سے
تم دونوں آدمی اختلاف نہ کرنا پس ابو عبیدہ روانہ ہو گئے جب وہاں پہنچے تو عمرو بن عاص نے کہا کہ تم میری مدد کے لئے بھیجے
ابو عبیدہ نے کہا نہیں بلکہ جو کام تمہارے متعلق ہے وہی میرے متعلق کیا گیا ہے ابو عبیدہ ایک بہت نرم دل اور دنیا کو نفرت کی
دیکھنے والے آدمی تھے عمرو بن عاص نے کہا کہ نہیں اے عبیدہ تم میری مدد کے لئے بھیجے گئے ہو ابو عبیدہ نے کہا کہ اے عمرو
نے مجھ سے فرمایا تھا کہ تم دونوں آدمی باہم اختلاف نہ کرنا لہٰذا اگر تم میرا کہنا نہ مانو گے تو میں تمہارا کہنا مانوں گا عمرو بن عاص
تو میں تمہارے اوپر سردار ہوں ابو عبیدہ نے کہا بہتر چنانچہ عمرو بن عاص نے نماز پڑھائی۔ اور ان کو رسول اللہؐ نے عمان کا
تھا اور یہ وہاں رسول اللہؐ کی وفات تک رہے۔

ہمیں ابراہیم اور اسماعیل وغیرہما نے اپنی سند کے ساتھ ابو عیسیٰ ترمذی سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے قتیبہ
کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابن لہیعہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے مشرح بن ہاعان نے عقبہ بن عامر سے نقل کر کے بیان کیا
اللہؐ فرماتے تھے کہ سب لوگ اسلام لائے اور عمرو بن عاص ایمان لائے۔ نیز وہ کہتے تھے ہم سے ابو عیسیٰ نے بیان کیا وہ
ہم سے اسحاق بن منصور نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو اسامہ نے نافع بن عمر جمحی سے انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے
کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے طلحہ بن عبید اللہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے رسول اللہؐ کو فرماتے ہوئے سنا کہ عمرو بن عا
کے نیک لوگوں میں سے ہیں۔ پھر حضرت ابو بکر صدیق نے ان کو شام کی طرف سردار بنا کر بھیجا اور یہ وہاں کی فتوحات
رہے اور حضرت عمر بن خطاب کی طرف سے فلسطین کے حاکم بھی رہے بعد اس کے حضرت عمر نے ان کو سردار لشکر بنا کر مص
بھیجا اور انہوں نے مصر کو فتح کیا اور حضرت عمر کی وفات تک مصر کے حاکم رہے پھر حضرت عثمان نے بھی ان کو چار سال حک

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

پر قائم رکھا بعد اس کے معزول کر دیا اور عبداللہ بن سعد بن ابی سرح کو ان کی جگہ پر مقرر کیا پس عمرو بن عاص نے فلسطین میں گوشہ نشینی اختیار کر لی کبھی کبھی مدینہ آتے تھے اور حضرت عثمان پر معترض رہتے تھے جب حضرت عثمان شہید ہوئے تو یہ حضرت معاویہ کے پاس چلے گئے اور ان کے معین بن گئے اور ان کے ساتھ جنگ صفین میں شریک ہوئے اس جنگ میں ان کا حال بہت مشہور ہے واقعہ تحکیم میں ایک حاکم یہ بھی تھے پھر حضرت معاویہ نے ان کو مصر بھیجا چنانچہ انہوں نے محمد بن ابی بکر سے جو حضرت علی کی طرف سے وہاں کے حاکم تھے مصر سے نکال دیا حضرت معاویہ نے ان کو مصر کا حکم بنا دیا یہاں تک کہ ۴۳ھ میں اور بقول بعض ۴۷ھ اور بقول بعض ۴۸ھ اور بقول بعض ۵۱ھ میں وفات پائی پہلا ہی قول صحیح ہے۔ سیاہ رنگ کا خضاب لگایا کرتے تھے اور عرب کے بہادروں میں سے تھے مصر میں ان کی وفات شب عید الفطر میں ہوئی ان کے بیٹے عبداللہ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور ان کو مقام مصطلم میں دفن کیا بعد اس کے عید کی نماز پڑھائی اور اپنے والد کے بعد مصر کے حاکم رہے پھر حضرت معاویہ نے ان کو معزول کر کے اپنے بھائی عتبہ بن ابی سفیان کو مصر کا حاکم بنایا۔ حضرت عمرو بن عاص کے اشعار بھی اچھے ہوتے تھے چنانچہ اشعار جو انہوں نے عمارہ بن ولید کے خطاب میں نجاشی کے یہاں کہے تھے وہ حسب ذیل ہیں ان کے اور عمارہ کے درمیان کچھ جھگڑا تھا جس کو ہم نے تاریخ کامل میں ذکر کیا ہے۔

اذا المرء لم یترک طعا ما یحبہ — ولم ینہ قلبا غاویاً حیث یمما

قضی وطرا منہ وغادر سبۃ — اذا ذکرت امثالھا تملأ الفما

جب کوئی شخص اپنی پسند کا کھانا نہ چھوڑے اور گمراہ قلب کی خواہشوں کو نہ روکے اور اپنی خواہش نفس کو پورا کرے اور ایسی معشوق سے بیوفائی کرے کہ جس کے امثال کے ذکر سے منہ میں پانی بھر آتا ہے۔

جب زمانہ ان کی وفات کا قریب آیا تو انہوں نے کہا کہ اے اللہ بے شک تو نے مجھے حکم دیا تو میں نے تیری فرمانبرداری نہ کی اور تو نے مجھے روکا تو میں نہ رکا پھر انہوں نے اپنے ہاتھوں کو بلند کیا اور دعا کی کہ یا اللہ میں کمزور ہوں میری مدد کر میں گنہگار ہوں میرا عذر قبول فرما میں مغرور نہیں ہوں بلکہ استغفار کر رہا ہوں تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے اسی کی تکرار کرتے کرتے وفات پائی۔ یزید بن ابی حبیب نے روایت کی ہے کہ عبدالرحمٰن بن شماسہ نے ان سے بیان کیا کہ جب حضرت عمرو بن عاص کی وفات ہونے لگی تو وہ رو رہے تھے ان سے ان کے بیٹے عبداللہ نے کہا کہ کیا موت سے ڈر کر آپ رو رہے ہیں انہوں نے کہا نہیں خدا کی قسم بلکہ موت کے بعد جو حالات پیش آئیں گے ان سے ڈر کر رو رہا ہوں ان کے بیٹے نے کہا کہ بحمد اللہ آپ کی بہت اچھی حالت تھی اور رسول اللہ ﷺ کی صحبت کے حالات اور فتوح شام و مصر کے واقعات ذکر کرنے لگے حضرت عمرو بن عاص نے کہا سب سے بڑی فضیلت میری تو نے ترک ہی کر دی یعنی لا الہ الا اللہ کی شہادت۔ میری تین حالتیں ہوئیں پہلی حالت تو یہ تھی کہ میں کافر تھا اور رسول اللہ ﷺ کے حق میں بہت سخت تھا اگر میں اس حالت میں مر جاتا تو یقیناً دوزخی ہوتا۔ پھر میں نے رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی اور آپ سے بہت زیادہ حیا کرنے لگا اگر اس حالت میں مر جاتا تو لوگ کہتے تھے کہ خوشخبری ہو عمرو کو کہ وہ اسلام لے آئے اور اچھی حالت میں مرے ان کے لئے جنت کی امید ہے تیسری حالت میری یہ ہوئی کہ مجھے حکومت ملی اور دنیا میں مبتلا ہوا اب میں نہیں جانتا کہ یہ میرے لئے مضر ہو یا مفید۔ میں جب مر جاؤں تو کوئی عورت میرے لئے نہ روئے نہ کوئی رونے والی میرے ساتھ جائے نہ روشنی میرے ساتھ ہو اور

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

میری ازار مضبوط باندھ دینا کیونکہ میں فریادی بنوں گا اور میرے اوپر ہر طرف سے مٹی ڈال دینا اور میری قبر میں کوئی لکڑی یا
رکھنا اور اور جب مجھ کو قبر میں بند کر چکنا تو اتنی دیر میرے پاس بیٹھنا جتنی دیر میں ایک اونٹ ذبح کر کے اس کا گوشت بنایا جا
میں تم سے موانست کروں گا اور سوچوں گا کہ اپنے پروردگار کے فرشتوں سے کیا گفتگو کروں ان سے ان کے بیٹے عبداللہ
ابوعثمان نہدی اور قبیصہ بن ذویب وغیرہ نے روایت کی ہے ہمیں خطیب ابوالفضل بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابومحمد
نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم یعنی عبیداللہ بن عمر بن احمد بن عثمان بن شاہین نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابومحمد یعنی
بن ابراہیم بن ایوب بن ماسی بزاز نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے
بن عبداللہ زبیری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالعزیز بن محمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یزید بن ہاد نے محمد بن
تیمی سے انہوں نے بسر بن سعید سے انہوں نے ابوقیس مولیٰ عمرو بن عاص سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے رسو
نے فرمایا ہے کہ حاکم سے اگر اجتہاد میں غلطی ہو جائے تب بھی اس کو ایک ثواب ملتا ہے ابوالفضل کہتے تھے یہ حدیث میں نے
بن محمد بن عمرو بن حزم سے بیان کی تو انہوں نے کہا کہ مجھ سے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے ابوہریرہ سے انہوں نے نبیؐ سے
کر کے ایسی ہی حدیث بیان کی۔ حضرت عمرو بن عاص کا قد پست تھا۔

۳۹۶۶۔ حضرت عمروؓ بن عامر بن ربیعہ

حضرت عمروؓ بن عامر بن ربیعہ بن ہوذہ بن ربیعہ البکاء بن عامر بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ ظمیا۔ بنت عبدالعزیز
اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا مولہ سے انہوں نے ہوذہ کے دونوں بیٹوں عرس اور عمرو بن عامر بن ربیعہ سے روا
ہے کہ وہ دونوں رسول اللہؐ کے پاس گئے تھے اور اسلام لائے تھے پس آپ نے دونوں کو ان کے رہنے کے مقامات میں
دی تھیں۔ ان کا تذکرہ ابن دباغ نے ابوعمر پر استدراک کرنے کے لئے لکھا ہے۔

۳۹۶۷۔ حضرت عمروؓ بن عامر انصاری

حضرت عمروؓ بن عامر بن مالک بن خنساء بن مبذول بن عمرو بن غنم بن مازن بن نجار انصاری خزرجی مازنی۔ کنیت
ابوداؤد تھی۔ محمد بن یحییٰ ذہلی نے ان کا نسب بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ بدر میں شریک تھے۔ ابن اسحاق نے کہا ہے کہ نام ان
ان سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا غزوۂ بدر میں میں ایک مشرک کے پیچھے اس کے قتل کرنے کے لئے چلا یکا یک قبل ا
میری تلوار اس تک پہنچے اس کا سر گر گیا تو میں نے سمجھ لیا کہ اس کو میرے سوا کسی اور نے قتل کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ
نے لکھا ہے۔

۳۹۶۸۔ حضرت عمروؓ بن عبدالاسد مخزومی

حضرت عمروؓ بن عبدالاسد۔ کنیت ان کی ابوسلمہ مخزومی تھی۔ سعید نے ان کا نام یہی بتایا ہے اور بعض لوگوں نے کہا
نام عبدمناف ہے اور بقول بعض عبداللہ۔ ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ لکھا ہے ہم نے ان کا حال عبداللہ کے نام میں بیان کیا
مناف غالباً ان کا جاہلیت کا نام ہوگا ہم ان کو کنیت کے باب میں انشاءاللہ ذکر کریں گے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۳۹۶۹۔ حضرت عمروؓ بن عبداللہ اصم

حضرت عمروؓ بن عبداللہ اصم۔تابعی ہیں انہوں نے جاہلیت کا زمانہ پایا تھا۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

۳۹۷۰۔ حضرت عمروؓ بن عبداللہ انصاری

حضرت عمروؓ بن عبداللہ انصاری۔ان سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا میں نے رسول اللہؐ کو دیکھا کہ آپ نے ایک بکری کے شانے کا گوشت کھایا بعد اس کے آپ کھڑے ہوگئے اور کلی کر کے نماز پڑھی وضو نہیں کیا۔ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ میں ان کو اس سے زیادہ نہیں جانتا مگر اس میں کلام ہے بخاری نے ان کی حدیث کی سند کو ضعیف کہا ہے۔

۳۹۷۱۔ حضرت عمروؓ بن عبداللہ شامی

حضرت عمروؓ بن عبداللہ شامی۔جعفر نے کہا ہے کہ بخاری نے تاریخ کبیر میں ایسا ہی لکھا ہے۔ابراہیم بن ابی عبلہ نے روایت کی ہے کہ انہوں نے اصحاب رسول اللہؐ میں سے عبداللہ بن عمرو اور عمرو بن عبداللہ بن ام حرام اور واثلہ بن اسقع کو دیکھا کہ یہ لوگ بارانی پہنتے تھے ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ ان کی کنیت ابوابی تھی اور ان کے نام میں اختلاف ہے بعض لوگ عبداللہ بن ابی کہتے ہیں اور بعض لوگ ابن ام حرام کہتے ہیں ام حرام عبادہ بن صامت کی بی بی تھیں اور بعض لوگوں نے کچھ اور بیان کیا ہے۔ان کا تذکرہ اوپر ہو چکا ہے۔

۳۹۷۲۔ حضرت عمروؓ بن عبداللہ ضبابی

حضرت عمروؓ بن عبداللہ ضبابی۔بنی حارث بن کعب سے ہیں نبیؐ کے حضور میں اپنی قوم کی ایک جماعت کے ساتھ جن میں قیس بن حصین بن قنان ذوالغصہ اور یزید بن عبدالمدان اور یزید بن محجل اور عبداللہ بن قریط اور شداد بن عبداللہ قنانی تھے حاضر ہوئے تھے اس کو ابن اسحاق نے ذکر کیا ہے۔ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۹۷۳۔ حضرت عمروؓ بن عبداللہ قاری

حضرت عمروؓ بن عبداللہ قاری۔کنیت ان کی ابوعیاض خلیفہ نے کہا ہے کہ یہ بنی غالب بن اشیع بن ہون بن خزیمہ بن مدرکہ سے ہیں جو قبیلہ بنی قارہ کی ایک شاخ ہے اور ابوعبیدہ نے کہا ہے کہ اشیع بن ہون ہی کا نام قارہ ہے۔یہ عمرو عبیداللہ بن عیاض کے دادا ہیں ان کا شمار اہل حجاز میں ہے۔عمرو بن عیاض قاری نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا عمرو سے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ مکہ تشریف لے گئے اور سعد کو مریض ہونے کے باعث سے حنین سے روانگی کے وقت آپ نے پیچھے چھوڑ دیا پھر جب آپ جعرانہ سے عمرہ کر کے لوٹے تو سعد کو دیکھا کہ وہ مریض ہیں انہوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ میرے پاس کچھ مال ہے اور تہائی وصیت کی حدیث ذکر کی۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۳۹۷۴۔ حضرت عمروؓ بن عبداللہ عامری

حضرت عمروؓ بن عبداللہ بن ابی قیس عامری۔ بنو عامر بن لوی سے ہیں۔ جنگ جمل میں شہید ہو گئے تھے۔ ان کا تذکرہ
نے مختصر لکھا ہے۔

۳۹۷۵۔ حضرت عمروؓ بن عبدالحارث

حضرت عمروؓ بن عبدالحارث۔ یحییٰ بن یونس نے کہا ہے کہ ان کی کنیت ابو حازم تھی۔ قیس کے والد تھے جعفر نے کہا کہ
ہے کہ نام ان کا عبد عوف بن حارث ہے۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۹۷۶۔ حضرت عمروؓ بن عبد عمرو بن نضلہ

حضرت عمروؓ بن عبد عمرو بن نضلہ بن عامر بن حارث بن غبشان۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ ذی الشمالین کا نام ہے اور
نے کہا ہے کہ نام ان کا عمرو بن عبد ود ہے اور ابن اسحاق نے کہا ہے کہ نام ان کا عمرو بن نضلہ ہے بدر کے دن شہید ہوئے تھے
حاق کا قول ہے۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۹۷۷۔ حضرت عمروؓ بن عبد نہم اسلمی

حضرت عمروؓ بن عبد نہم اسلمی۔ یہ وہی ہیں جو حدیبیہ میں رسول اللہؐ کو راہ بتاتے تھے پس انہوں نے ثنیۃ الحنظل کے
چلنا شروع کیا رسول اللہؐ کے آگے آگے چلتے تھے یہاں تک کہ ثنیۃ الحنظل پر جا کر ٹھہر گئے رسول اللہؐ نے فرمایا ثنیہ
بالکل اس دروازہ کی سی ہے جس کی بابت اللہ عزوجل نے بنی اسرائیل سے فرمایا تھا کہ اس دروازہ سے سجدہ کرتے ہوئے
حطہ کہو جو شخص آج شب میں اس ثنیہ سے باہر نکل جائے گا اس کے گناہ بخش دیے جائیں گے۔ ان کا تذکرہ ابو عمر اور ابو
لکھا ہے۔

۳۹۷۸۔ حضرت عمروؓ بن عبسہ

حضرت عمروؓ بن عبسہ بن عامر بن خالد بن غاضرہ بن عتاب بن امرء القیس بن بہثہ بن سلیم یہ ابو عمر کا قول ہے اور
وغیرہ نے کہا ہے کہ یہ عمرو بیٹے ہیں عبسہ بن خالد بن حذیفہ بن عمرو بن خالد بن مازن بن مالک بن ثعلبہ بن بہثہ بن سلیم
مازن بن مالک کی والدہ بجلہ بنت ہناہ بن مالک بن فہم ازو یہ ان کی اولاد ان کی طرف بھی منسوب ہے تھیں لہٰذا یہ عمرو سلمی
اور بجلی بھی ہیں کنیت ان کی ابو نجیح ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں ابو شعیب قدیم الاسلام ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ یہ چو
ہیں۔ ہم سے ابوالفرج ابن ابوالرجاء ثقفی نے اپنی سند ابو بکر بن ابی عاصم تک پہنچا کر خبر دی۔ وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن
بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ولید بن مسلم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ ابن علاء نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے
جبشی نے بیان کیا کہ میں نے عمرو بن عبسہ سلمی کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میرے دل میں یہ بات پڑ گئی تھی کہ بتوں کی پر
ہے۔ ایک روز اسی قسم کی باتیں کر رہا تھا ایک شخص نے میری باتیں سنی تو اس نے کہا کہ اے عمرو مکہ میں ایک شخص ہے وہ بھی

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

نہیں کرتا ہے جیسی تم کرتے ہو۔ عمر کہتے ہیں میں اس شخص کی تلاش میں مکے پہنچا تو مجھے معلوم ہوا کہ وہ پوشیدہ ہو گئے ہیں بوقت
شب اول ان سے ملاقات ہو سکتی ہے کہ اس وقت وہ طواف کرنے کے لئے آتے ہیں پس میں کعبہ کے اندر پردوں کے پاس سو رہا
یک مجھے معلوم ہوا کہ کوئی شخص لا الہ الا اللہ کہہ رہا ہے میں باہر نکل کر گیا اور میں نے پوچھا کہ آپ کون ہیں انہوں نے جواب دیا
کہ میں خدا کا رسول ہوں میں نے پوچھا کہ اللہ نے آپ کو کس لئے بھیجا۔ انہوں نے فرمایا اس لئے کہ اللہ کی عبادت کی جائے اور
اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کیا جائے اور خونریزی نہ کی جائے اور صلہ رحم کیا جائے میں نے پوچھا کہ کسی نے آپ کی اتباع کی ہے
انہوں نے فرمایا کہ ہاں ایک آزاد (یعنی ابوبکر صدیق) اور ایک غلام (یعنی زید ابن حارثہ) نے میں نے کہا کہ آپ اپنا ہاتھ
بڑھایئے میں بھی آپ سے بیعت کروں گا۔ پس آپ نے اپنا ہاتھ بڑھایا اور میں نے اسلام کے لئے آپ کے ہاتھ پر بیعت کی
اس وقت میں نے دیکھا کہ اسلام میں میں چوتھا شخص ہوں۔ ان سے روایت ہے کہ انہوں نے نبیؐ سے عرض کیا تھا کہ یا رسول اللہ
آپ کے ساتھ ہی رہوں گا آپ نے فرمایا کہ نہیں تم اپنے وطن چلے جاؤ۔ جب تم کو میری ہجرت کی خبر ملے تو تم میرے پاس آ جانا
چنانچہ یہ کہتے تھے میں اپنے وطن چلا گیا اور وہاں ایک زمانہ تک خبر ہجرت کا منتظر رہا یہاں تک کہ ایک قافلہ یثرب کا آ نکلا میں نے
ان لوگوں سے وہاں کے حالات پوچھے ان لوگوں نے کہا کہ ایک خبر یہ ہے کہ محمد (ﷺ) مکے سے نکل چکے ہیں مدینہ آ رہے ہیں۔
خبر سنتے ہی وہاں سے چل دیا اور مدینہ پہنچا حضرت سے ملاقات ہوئی میں نے کہا آپ مجھے پہچانتے ہیں فرمایا ہاں تم وہی شخص ہو جو
مکے میں میرے پاس آئے تھے۔ یہ عمرو جس وقت مدینہ پہنچے غزوہ بدر اور احد اور خندق ہو چکا تھا۔ پھر انہوں نے مدینہ میں سکونت
اختیار کی اور بعد اس کے شام چلے گئے ان سے منجملہ صحابہ کے حضرت عبداللہ بن مسعود اور ابوامامہ باہلی اور سہل بن سعد ساعدی نے
اور منجملہ تابعین کے ابوادریس خولانی اور سلیم بن عامر اور کثیر ابن مرہ اور عدی بن ارطاۃ اور جبیر بن نفیر وغیرہ نے روایت کی ہے)
ہمیں عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ وغیرہ نے خبر دی وہ وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم بن حصین نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابوطالب بن
غیلان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم کو ابوبکر یعنی محمد بن عبداللہ بن شافعی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں اسحاق حربی نے خبر دی وہ کہتے تھے
ہمیں عبداللہ بن رجاء نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے سعید بن سلمہ بن ابی حسام نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن منکدر نے
بیان کیا انہوں نے عبدالرحمٰن بن یزید سے روایت کی کہ انہوں نے عمرو بن عبسہ کو کہتے سنا کہ رسول اللہؐ فرماتے تھے جس شخص کی
جوانی اسلام میں گزری قیامت کے دن اس کے لئے ایک نور ہوگا اور جو شخص اللہ کی راہ میں تیر بھی مارے خواہ دشمن تک پہنچے یا نہ پہنچے
اس کو ایک غلام کے آزاد کرنے کا ثواب ملے گا اور جو شخص ایک مسلمان غلام کو آزاد کرے اللہ تعالیٰ اس غلام کے ہر عضو کے بدلے
میں ایک عضو اس آزاد کرنے والے کا آگ سے بچالے گا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۹۷۔ حضرت عمروؓ بن عبیداللہ حضرمی

حضرت عمروؓ بن عبیداللہ حضرمی۔ انہوں نے نبیؐ کو دیکھا ہے ہم سے ابویاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند عبداللہ بن احمد تک پہنچا
کر بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے مکی بن ابراہیم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے جعید بن
عبدالرحمٰن نے حسن بن عبداللہ سے روایت کر کے بیان کیا ہے کہ عمرو بن عبیداللہ جو نبیؐ کے صحابی تھے بیان کرتے تھے کہ میں نے
رسول اللہؐ کو دیکھا کہ آپ نے شانہ کا گوشت کھایا اس کے بعد کلی کر کے نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تذکرہ لکھا اور ابونعیم نے کہا ہے کہ ان کا نبیؐ کو دیکھنا صحیح نہیں ہے اور بخاری نے کہا ہے کہ انہوں نے رسول اللہؐ کو دیکھا ان کی حدیث صحیح نہیں ہے ان کا تذکرہ عمرو بن عبداللہ انصاری کے نام میں گزر چکا ہے اور شاید کہ یہ حضرمی تھے اور ان انصار میں تھے۔ واللہ اعلم۔

۳۹۸۰۔ حضرت عمروؓ بن عتبہ بن نوفل

حضرت عمروؓ بن عتبہ بن نوفل۔ اہل حجاز میں شمار کیے گئے ہیں۔ اس کا ذکر محمد بن اسمٰعیل نے بشر بن حکم سے روایت بیان کیا ہے عائکہ بنت ابی وقاص یعنی حضرت سعد کی بہن نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ میں آئے آٹھ عورتوں کے ساتھ آپ کے پاس گئی اور میرے ساتھ میرے دونوں لڑکے بھی تھے۔ پھر میں نے کہا کہ یا رسول اللہ آپ کے چچا کے لڑکے ہیں اور میں آپ کی خالہ ہوں پس آپ نے میرے لڑکے عمرو بن عتبہ بن نوفل کو جو دونوں میں چھوٹا کرا اپنی گود میں بٹھا لیا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۳۹۸۱۔ حضرت عمروؓ بن عثمان قریشی

حضرت عمروؓ بن عثمان بن سعد بن تیم بن مرہ بن کعب قرشی تیمی۔ ان کی ماں ہند بنت بیاع بن عبد یالیل بن بن لیث بن بکر ہیں۔ یہ مہاجرین حبشہ سے تھے اور انہیں دونوں کشتیوں میں سوار ہو کر لوٹے تھے بعد اس کے سعد کے ہمراہ قادسیہ میں ۱۵ھ میں بعہد خلافت عمرؓ بن خطاب شہید ہوئے ان کی کوئی اولاد نہ تھی۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابو ہے۔

۳۹۸۲۔ حضرت عمروؓ عجلانی

حضرت عمروؓ عجلانی۔ ابوزکریا نے ان کا تذکرہ اپنے دادا پر استدراک کرنے کے لئے لکھا ہے حالانکہ ان کے دادا لکھ چکے ہیں۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے بھی ان کا تذکرہ لکھا ہے عبدالرحمٰن بن عمرو عجلانی نے اپنے والد سے انہوں نے روایت کیا ہے کہ آپ نے قبلہ رو ہو کر پاخانہ یا پیشاب کے لئے بیٹھنے سے منع فرمایا۔ پھر ان کا بیان عمرو بن ابی عمرو کے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ

۳۹۸۳۔ حضرت عمروؓ بن عطیہ

حضرت عمروؓ بن عطیہ۔ طبرانی ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے اور انہوں نے اپنی سند کے ساتھ ابن لہیعہ سے انہوں نے عبدالرحمٰن سے انہوں نے قاسم بن عبدالرحمٰن سے اور انہوں نے عمرو بن عطیہ سے روایت کی ہے کہ میں نے رسول اللہ فرماتے ہوئے سنا کہ عنقریب تمہارے ہاتھ پر بہت سے ملک فتح ہوں گے اور محنت و مشقت کی تمہیں ضرورت نہ انداز ی محض کھیل کے طور پر رہ جائے گی ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۳۹۸۴۔ حضرت عمروؓ (ابوعطیہ) سعدی

حضرت عمروؓ۔ کنیت ان کی ابو عطیہ ہے سعدی ہیں ان سے ان کے بیٹے عطیہ نے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہؐ نے فرمایا کہ قیامت میں (معاملات کے متعلق) سب سے پہلے مال کے متعلق سوال ہوگا (کہ اس کو بجا صرف کیا یا بے جا) آپ نے مجھ سے میری قوم کی زبان میں گفتگو فرمائی تھی ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے کیا ہے۔

۳۹۸۵۔ حضرت عمروؓ بن عقبہ

حضرت عمروؓ بن عقبہ۔ سعید نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے اور اپنی سند کے ساتھ مکحول سے روایت کی ہے کہ عمرو بن عقبہ نے بیان کیا کہ رسول اللہؐ نے فرمایا جو شخص اللہ کی راہ میں ایک دن بھی چلے گا آگ سے ایک سال کی مسافت پر دور کر دیا جائے گا۔ سعید نے کہا ہے کہ میں ان کو عمرو بن عبسہ خیال کرتا ہوں اور جعفر مستغفری نے کہا ہے کہ عمرو بن عقبہ بن نیار انصاری بدر میں شریک ہوئے تھے۔ ان کی کنیت ابوسعید ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۹۸۶۔ حضرت عمروؓ بن ابی عقرب

حضرت عمروؓ بن ابی عقرب۔ ان کا ذکر سعید اور جعفر مستغفری نے کیا ہے شبابہ نے خالد بن ابی عثمان سے انہوں نے سلیط اور ایوب فرزندان عبداللہ بن یسار سے ان دونوں نے عمرو بن ابی عقربہ سے روایت کیا ہے کہ ان دونوں نے عمرو بن ابی عقرب کو کہتے سنا کہ واللہ نہیں پایا میں نے کچھ ان عہدوں سے جن پر مجھ کو رسول اللہؐ نے مقرر کیا تھا سوا دو کپڑوں کے جواز قسم معقد تھے وہ دونوں کپڑے میں نے اپنے مولیٰ کیسان کو دے دیئے اس کو شبابہ نے اسی طرح روایت کیا ہے اور ان کو حری بن حفص نے خالد سے انہوں نے ایوب سے انہوں نے عمرو سے انہوں نے عتاب بن اسید سے روایت کیا ہے اور یہی صحیح ہے ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۹۸۷۔ حضرت عمروؓ بن عقیش

حضرت عمروؓ بن عقیش جاہلیت میں ان کا ایک حریف تھا جو ان کو اسلام سے روکتا تھا۔ یہاں تک کہ انہوں نے اسلام قبول کر لیا جیسا کہ سعید نے بیان کیا ہے اور ان کی ایک حدیث روایت کی ہے اور کہا ہے کہ یہ ابن اقش ہیں اور بعض نے وقش کہا ہے اور بعض نے ابن ثابت بن وقش کہا ہے۔ ابوموسیٰ نے مختصراً ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

۳۹۸۸۔ حضرت عمروؓ بن ابی عمرو عجلانی

حضرت عمروؓ بن ابی عمرو عجلانی۔ کنیت ان کی ابوعبدالرحمٰن تھی اور بعض نے ابوعبداللہ بیان کی ہے۔ ان کی حدیث ان کے بیٹے عبدالرحمٰن سے مروی ہے عبداللہ بن نافع نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ عبدالرحمٰن بن عمرو عجلانی نے اپنے والد سے روایت کر کے یہ حدیث سنائی کہ رسول اللہؐ نے پاخانہ یا پیشاب کے لئے قبلہ رخ بیٹھنے کو منع فرمایا ہے اور اس کو ایک جماعت نے ایوب سے انہوں نے نافع سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا میں نے ایک شخص کو سنا کہ وہ ابن عمر کو اپنے والد سے وہ رسول اللہؐ سے نقل

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کر کے ایسی ہی حدیث سنا رہا ہے اس کو عاصم بن ہلال نے ایوب سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے روایت کیا
اور پہلا قول زیادہ صحیح ہے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ ان کا تذکرہ ابو نعیم نے دو دفعہ لکھا ہے اور دوسری
میں ان کو عمرو عجلانی نے لکھا ہے اور نسب ان کا نہیں بیان کیا ہے اور ان سے بھی حدیث اسی سند کے ساتھ روایت کی ہے
سمجھتا کہ انہوں نے ان کا تذکرہ دو دفعہ کیوں لکھا حالانکہ یہ ایک شخص ہیں۔ حافظ ابو موسیٰ نے بھی ہمارے موافق ہی
ابوزکریا نے ان کا تذکرہ اپنے دادا پر استدراک کرنے کے واسطے لکھا۔ حالانکہ ان کے دادا ان کا تذکرہ لکھ چکے ہیں۔ ا
کے ساتھ ہے۔ واللہ اعلم

۳۹۸۹۔ حضرت عمروؓ بن ابو عمرو قرشی

حضرت عمروؓ بن ابو عمرو بن شداد فہری۔ بنی ضبہ بن حارث بن فہر بن مالک کے خاندان سے ہیں قرشی فہری ہیں ان
شداد ہے۔ بدر میں شریک تھے۔ یہ واقدی کا قول ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ یہ جب غزوۂ بدر میں شریک ہوئے تھے
بتیس برس کی تھی اور ۳۶ ہجری میں بعہد خلافت حضرت علی وفات پائی یہ جعفر مستغفری کا قول ہے اور سعید نے واقدی
کر کے بیان کیا کہ یہ عمرو جنگ جمل میں حضرت علی کے ہمراہ شہید ہوئے تھے۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ اور ابو عمر نے لکھا ہے
نے کہا ہے کہ بعض نے ان کو عمرو بن ابی عمیر بیان کیا ہے ابو زبیر نے کہا کہ میں نے جابر بن عبداللہ سے پوچھا کہ کیا تم نے
کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ کوئی شخص بحالت مومن ہونے کے زنا نہیں کرتا تو کہا میں نے خود نہیں سنا مگر مجھ کو عمرو بن ابی ع
دی ہے کہ انہوں نے رسول اللہؐ سے اس کو سنا ہے۔

۳۹۹۰۔ حضرت عمروؓ بن ابی عمرو مزنی

حضرت عمروؓ بن ابی عمرو مزنی۔ ان کی کنیت ابو رافع تھی۔ ان سے ان کے بیٹے رافع نے روایت کی ہے۔ ہلال بن
بن عمرو مزنی سے راوی ہیں کہ رافع بن عمرو مزنی کہتے تھے کہ حجۃ الوداع کے دن میں پانچ یا چھ برس کا تھا۔ پس میرے والد
کے دن میرا ہاتھ پکڑ کر مجھ کو لے چلے یہاں تک کہ نبیؐ کے پاس پہنچے تو میں نے ایک شخص کو ایک سفید خچر پر سوار ہو کر خ
دیکھا تو میں نے اپنے والد سے دریافت کیا کہ یہ کون شخص ہیں۔ میرے والد نے کہا کہ رسول اللہؐ ہیں پس میں نے قر
آپ کی پنڈلی پکڑ لی۔ پھر اس پر میں ہاتھ پھیرنے لگا یہاں تک کہ میں نے اپنی ہتھیلی کو آپ کے دونوں قدموں اور نعلین کے
میں داخل کر دیا گویا مجھے اپنی ہتھیلی پر آپ کے قدموں کی خنکی اب تک محسوس ہو رہی ہے اس کو محمد بن حمید نے علی بن مجاہد
نے ہلال بن ابی ہلال سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے رافع سے ایسے ہی روایت کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ
نے لکھا ہے۔

۳۹۹۱۔ حضرت عمروؓ بن عمیر

حضرت عمروؓ بن عمیر ان کے نام میں اختلاف ہے بعض نے ان کو عمرو بن عمیر، اور بعض نے عمیر بن عمرو، اور بعض نے
عمیر، اور بعض نے عمارہ بن عمیر، اور بعض نے عمرو بن بلال، اور بعض نے عمرو انصاری بیان کیا ہے۔ یہ ابو عمر کا قول ہے

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

نے کہا ہے کہ یہ کل اختلاف ایک ہی حدیث میں ہیں جس کو حماد بن سلمہ نے ثابت سے انہوں نے ابویزید مدنی سے انہوں نے عمرو بن عمیر سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ تین روز تک غائب رہے صرف نماز فرض کے لئے باہر تشریف لاتے اور نماز پڑھ کر اندر چلے جاتے۔ پس ہم لوگ اس بات سے ڈرے کہ شاید آپ کو کوئی بات پیش آئی ہے تو ہم لوگوں نے آپ سے دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا کہ سوائے بھلائی کے اور کوئی بات نہیں پیش آئی ہے۔ تحقیق میرے رب عزوجل نے مجھ سے میری امت میں سے ستر ہزار آدمیوں کے بغیر حساب کے جنت میں داخل کرنے کا وعدہ فرمایا ہے اور جب میں نے اپنے رب سے اس وقت زیادتی طلب کی تو میں نے اپنے رب کو ماجد اور کریم پایا۔ پھر ستر ہزار میں سے ہر ایک کے مقابل ستر ہزار اور مجھ کو دیا۔ حضرت نے فرمایا کہ میں نے عرض کیا کہ اے میرے پروردگار اگر میری امت کا شمار اس قدر نہ ہو تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ان کو ہم اعراب سے پورا کر دیں گے۔ اس کو یحییٰ سیلحینی نے ضحاک بن نبراس سے انہوں نے ثابت سے انہوں نے ابویزید سے انہوں نے عمرو بن حزم سے ایسی ہی روایت کی ہے اور سلیمان بن مغیرہ نے ثابت سے انہوں نے ابویزید سے انہوں نے عمرو بن عمیر سے یا عامر بن عمیر سے روایت کیا ہے۔ اور عثمان بن مطر نے ثابت سے انہوں نے ابویزید سے انہوں نے عمارہ بن عمیر سے روایت کی ہے۔ ان کا ذکر ابن اسحٰق نے ان لوگوں میں کیا ہے جنہوں نے عقبہ میں بیعت کی تھی اور انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ یہ عمرو بن عمیر بن عدی بن نابی بن عمرو بن سواد بن غنم بن کعب بن سلمہ ہیں۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۹۹۲۔ حضرت عمروؓ بن عنمہ

حضرت عمروؓ بن عنمہ بن عدی بن نابی بن سواد بن غنم بن کعب بن سلمہ انصاری خزرجی ہیں پھر سلمی ہیں۔ غزوۂ بدر اور بیعت عقبہ میں شریک تھے اور یہ ثعلبہ بن عنمہ کے بھائی ہیں یہ انہیں رونے والوں میں سے ہیں جن کے بارے میں آیہ کریم و لا علی الذین اذا ما اتوک لتحملھم قلت لا اجد ما احملکم علیہ تولوا و اعینھم تفیض من الدمع الایہ (ان لوگوں پر کچھ گناہ نہیں جو اے نبی تمہارے پاس آئے تا کہ تم ان کو سواری دو تم نے ان سے کہا کہ میرے پاس سواری نہیں ہے تو وہ روتے ہوئے لوٹ گئے) ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۹۹۳۔ حضرت عمروؓ بن عوف انصاری

حضرت عمروؓ بن عوف انصاری۔ یہ بنی عامر بن لوی کے حلیف تھے۔ غزوۂ بدر میں رسول اللہ کے ہمراہ شریک تھے۔ ہم سے عبیداللہ بن احمد نے اپنی سند کے ساتھ یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحاق سے ان لوگوں کے نام میں جو غزوۂ بدر میں شریک تھے عمرو بن عوف مولیٰ سہیل بن عمر کا نام بھی روایت کر کے بیان کیا ہے۔ ابن اسحٰق نے ان کو سہیل مولیٰ لکھا ہے مگر اور لوگوں نے ان کو ان کا حلیف بیان کیا ہے اور بعض نے یہ بیان کیا ہے کہ یہ مدینہ کے رہنے والے ہیں اور ان کے کوئی اولاد نہ تھی۔ ان سے مسور بن مخرمہ نے ایک حدیث روایت کی ہے۔ ہم سے اسماعیل اور ابراہیم وغیرہما اپنی سندوں کے ساتھ ابوعیسیٰ ترمذی سے روایت کر کے بیان کیا ہے کہ وہ کہتے تھے ہم سے سوید بن نصر نے حدیث بیان کی وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن معمر اور یونس نے زہری سے روایت کر کے بیان کیا کہ ان سے عروہ نے بیان کیا اور عروہ سے مسور بن مخرمہ نے بیان کیا کہ عمرو بن عوف جو بنی عامر بن لوی کی

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کے حلیف تھے اور غزوۂ بدر میں ہمراہ رسول اللہؐ کے شریک تھے بیان کرتے تھے کہ نبیؐ نے ابوعبیدہ بن جراح کو (بحر
طرف روانہ فرمایا تھا تو وہ بحرین سے مال لے کر واپس آئے۔ پھر جب انصار نے ابوعبیدہ کے واپس آنے کی خبر سنی تو نماز
بعد رسول اللہؐ کے سامنے گئے جب رسول اللہؐ نے ان لوگوں کو دیکھا تو تبسم فرمایا پھر آپ نے فرمایا کہ میں سمجھتا ہوں کہ تم
نے ابوعبیدہ کے کچھ لانے کی خبر سنی ہے لوگوں نے عرض کیا ہاں تب آپ نے فرمایا کہ خوشی کرو اور جو چیز تمہیں خوش کرے
امید رکھو واللہ میں تم لوگوں پر فقر سے نہیں ڈرتا بلکہ اس بات سے ڈرتا ہوں کہ تم لوگوں پر دنیا کشادہ کر دی جائے گی جیسا کہ
اگلوں پر کشادہ کر دی گئی تھی اور تم لوگ بھی ویسی ہی کشمکش کرو گے جیسے اگلوں نے کی تھی اور وہ تم کو بھی ہلاک کرے گی جیسا
اس نے ہلاک کیا تھا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۹۹۴۔ حضرت عمروؓ بن عوف مزنی

حضرت عمروؓ بن عوف بن زید بن ملیحہ، اور بقول بعض ملحہ بن عمرو بن بکر بن افرک بن عثمان بن عمرو بن ادبن طابخہ بن
ابن مضر۔ ان کی کنیت ابوعبداللہ ہے مزنی ہیں۔ یہ قدیم الاسلام تھے بیان کیا جاتا ہے کہ نبیؐ کے ہمراہ ہجرت کر کے مدینہ میں
تھے اور یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ سب سے پہلا غزوہ جس میں یہ شریک ہوئے تھے خندق ہے یہ انہیں لوگوں میں سے ہیں
تبوک میں (اپنی شرکت نہ ہونے کے سبب) روتے تھے۔ ان کا مکان مدینہ میں تھا اور عرب کا کوئی قبیلہ سوا مزینہ کے ایسا
کے بیٹھنے کی کوئی جگہ مدینہ میں ہو۔ یہ عمرو کثیر بن عبداللہ بن عمرو بن عوف کے دادا ہیں ان سے ان کی اولاد نے روایت کی ہے
کثیر بن عبداللہ بن عمرو بن عوف سے وہ اپنے والد سے وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا جو شخص
ہتھیار اٹھائے وہ ہم میں سے نہیں ہے اور اسماعیل بن ابی اویس نے کثیر سے وہ اپنے والد سے وہ ان کے دادا عمرو مزنی سے
کرتے ہیں کہ وہ کہتے تھے جب نبیؐ ہجرت مدینہ میں تشریف لائے تو ہم بھی آپ کے ہمراہ تھے تو آپ سترہ مہینہ تک بیت
کی طرف نماز پڑھتے رہے۔ ہم سے ابراہیم بن محمد اور بہت سے لوگوں نے اپنی سندوں کے ساتھ محمد بن عیسیٰ سے روایت
بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے مسلم بن عمرو نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن نافع نے کثیر بن عبداللہ بن عمرو بن عوف
بن ملیحہ سے انہوں نے اپنے والد سے وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبیؐ نے عیدین کی پہلی رکعت میں سات تکبیر
دوسری رکعت میں پانچ تکبیریں قرأت کے پہلے کہیں اور ان کا انتقال مدینہ میں حضرت معاویہ کے اخیر زمانہ میں ہوا۔ ان کا
تینوں نے لکھا ہے۔

۳۹۹۵۔ حضرت عمروؓ بن عوف یربوع

حضرت عمروؓ بن عوف بن یربوع بن وہب بن جراد۔ انہوں نے درخت کے نیچے (بیعۃ الرضوان والی) بیعت کی تھی
ابن کلبی نے بیان کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن دباغ نے بھی لکھا ہے۔

۳۹۹۶۔ حضرت عمروؓ بن غزیہ

حضرت عمروؓ بن غزیہ بن عمرو بن ثعلبہ بن خنساء بن مبذول بن عمرو بن غنم بن مازن بن نجار۔ انصاری خزرجی ہیں

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بیعت عقبہ میں اس کے بعد غزوہ بدر میں شریک ہوئے تھے۔ یہ حجاج بن عمرو بن غزیہ اور حارث اور عبدالرحمٰن اور زید اور سعید کے والد ہیں ان سب لڑکوں میں حارث بڑے تھے اور وہ صحابی بھی ہیں اور حجاج کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے حجاج اور حارث کے سوا ان کے اور کسی لڑکے کا صحابی ہونا صحیح نہیں یہ ابو عمر کا قول ہے۔ ابو صالح نے ابن عباس سے اللہ تعالیٰ کے قول اقم الصلوٰۃ طرفی النهار (نماز پڑھو دن کے اول و آخر وقت میں) کے متعلق روایت ہے کہ عمرو بن غزیہ انصاری کے بارے میں نازل ہوئی وہ کھجور بیچا کرتے تھے۔ پس ایک عورت کھجور خریدنے کو آئی وہ عورت ان کو پسند آ گئی انہوں نے اس سے کہا کہ مکان کے اندر اس سے اچھی کھجوریں ہیں تو میرے ہمراہ چل میں تجھے اس میں سے دوں جب وہ ان کے ہمراہ مکان کے اندر گئی تو انہوں نے اس پر دست اندازی کی جو کام مرد عورتوں کے ساتھ کرتے ہیں ان میں سے سوا مجامعت کے کوئی کام نہیں چھوڑا جب ان کی شہوت ساقط ہوگئی تو یہ اپنے فعل پر نادم ہوئے پھر غسل کر کے نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے اس کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا میں نہیں سمجھتا کہ تم پر کیا حکم جاری کروں۔ اتنے میں عصر کا وقت آ گیا۔ پس رسول اللہؐ اٹھے اور عصر کی نماز پڑھی۔ پھر جب آپ اپنی نماز سے فارغ ہوئے تو جبرئیل علیہ السلام ان کی توبہ کی مقبولیت کی خوشخبری لے کر آپ کے پاس آئے۔ پھر فرمایا اقم الصلوٰۃ طرفی النهار (قائم کرو نماز دن کے دونوں وقت)۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۳۹۹۔ حضرت عمروؓ بن غنم

حضرت عمروؓ بن غنم بن مازن بن قیس بن ابی صعصہ خزرجی ہیں۔ جعفر نے ان کا نام ان لوگوں میں لکھا ہے جو غزوہ بدر میں شریک تھے اور ان کا نام ان لوگوں میں لکھا ہے جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا قول تولوا و اعینهم تفیض من الدمع نازل ہوا ہے ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۳۹۹۔ حضرت عمروؓ بن غیلان

حضرت عمروؓ بن غیلان بن معتب بن مالک بن کعب بن عمرو بن سعد بن عوف بن قسی۔ قسی کا نام ثقیف بن منبہ ہے ثقفی ہیں ان کی حدیث اہل شام نے روایت کی ہے۔ ان کی کنیت ابو عبداللہ ہے ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے مگر ان کے والد غیلان بالاتفاق صحابی ہیں ان سے ابو عبداللہ بن مشکم نے روایت کی ہے ہمیں یحییٰ بن محمود نے اجازۃً اپنی سند ابن ابی عاصم تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابو بکر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے معلی بن منصور نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے صدقہ بن خالد نے یزید بن ابی مریم دمشقی سے انہوں نے ابو عبیداللہ مسلم بن مشکم سے انہوں نے عمرو بن غیلان سے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: اے اللہ! جو شخص مجھ پر ایمان لایا اور میری تصدیق کی اور جو کچھ میں تیرے پاس سے لایا ہوں اس کو حق جانا تو اس کو مال اور اولاد کم عنایت فرما اور اس کے دل میں اپنی ملاقات کا شوق پیدا کر دے اور اس کے اعمال بد کے مکافات اس کو دنیا ہی میں دے دے اور جو شخص مجھ پر ایمان نہ لائے اور میری تصدیق نہ کرے اور جو کچھ میں تیرے پاس سے لایا ہوں اس کو حق نہ جانے تو اس کو مال اور اولاد زیادہ دے اور اس کی عمر کو زیادہ کر دے۔ ان کے بیٹے عبداللہ بن عمرو (حضرت) معاویہ کے نامور مددگاروں میں سے تھے۔ حضرت معاویہؓ نے ان کو زیاد کے انتقال اور سمرہ بن جندب کے معزول کرنے کے بعد بصرہ کا حاکم بنا دیا تھا۔ پس چند ماہ تک انہوں

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

نے وہاں قیام کیا اس کے بعد حضرت معاویہ نے ان کو معزول کر کے عبید اللہ بن زیاد کو وہاں کا عامل مقرر کر دیا۔ ان کا تذ
نے لکھا ہے۔

۳۹۹۹۔ حضرت عمروؓ ابو فراس لیثی

حضرت عمروؓ۔ ان کی کنیت ابو فراس ہے لیثی ہیں۔ ابو یحییٰ تیمی نے سفیان بن وہب سے انہوں نے ابو طفیل سے روا
کہ ایک شخص قبیلہ بنی لیث کے جن کا نام فراس بن عمرو تھا ان کے سر میں سخت درد ہوا تو ان کے والد آپ کو رسول اللہؐ کے
لے گئے اور ان کے دردِ سر کی حالت آپ سے بیان کی۔ پس رسول اللہؐ نے فراس کو اپنے پاس بلایا ان کی دونوں آ
کھال کو پکڑ کر کھینچا۔ پس فوراً درد سر جاتا رہا۔ پھر انہیں فراس نے علی بن ابی طالب پر اہل حروراء کے ہمراہ حملہ کرنا چاہا تو ان
نے ان کو پکڑ کر قید کر دیا یہاں تک کہ انہوں نے اس کے بعد توبہ کی۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے لیکن ابن
سند میں سفیان بن وہب کا نام بیان کیا ہے حالانکہ وہ سیف بن وہب ہیں واللہ اعلم۔

۴۰۰۰۔ حضرت عمروؓ بن فغواء

حضرت عمروؓ بن فغواء بن عبید بن عمرو بن مازن بن عدی بن عمرو بن ربیعہ خزاعی۔ علقمہ کے بھائی ہیں۔ ان کو بعض
ابی فغواء بیان کیا ہے ہمیں عبدالوہاب بن علی بن سکینہ نے اپنی سند سلیمان بن اشعث تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہم
یحییٰ بن فارس نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے نوح بن یزید بن سیار مؤدب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابراہیم
بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے ابن اسحاق نے عیسیٰ بن معمر سے انہوں نے عبداللہ بن عمرو بن فغواء خزاعی سے انہوں نے
سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد فتح مکہ کے مجھے ابوسفیان کے پاس کچھ
مکہ بھیجنا چاہا کہ میں اس مال کو قریش میں تقسیم کر دوں تو آپ نے مجھ سے فرمایا کہ اپنے ساتھی کے لئے کسی کو تلاش کر لو
میں عمرو بن امیہ ضمری میرے پاس آئے اور انہوں نے کہا کہ مجھ یہ خبر معلوم ہوئی ہے کہ تم سفر کا ارادہ رکھتے ہو اور تم
تلاش ہے میں نے کہا ہاں وہ بولے میں تمہارے ساتھ چلوں گا۔ پس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں
نے عرض کیا کہ ساتھی مجھے مل گیا آپ نے پوچھا کون میں نے کہا عمرو بن امیہ تو آپ نے مجھ سے فرمایا کہ جب ا
آبادی کے قریب پہنچنا تو ہوشیار رہنا لوگوں کا قول ہے کہ قبیلہ بکر کے لوگوں کی دوستی پر اطمینان نہ کرنا چاہئے۔ ان کا
نے لکھا ہے۔

۴۰۰۱۔ حضرت عمروؓ بن قاری

حضرت عمروؓ بن قاری۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو غزوۂ حنین کے مال غنیمت پر عامل مقرر کیا تھا۔ یہ
سے ہیں مسعود بن عامر بن ربیعہ کی اولاد کو بنو قارہ کی طرف منسوب کیا جاتا ہے مدینہ میں یہ لوگ قبیلہ بنی زہرہ کے
ہشام بن کلبی کا قول ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۴۰۰۲۔ حضرت عمروؓ بن قرۃ

حضرت عمروؓ بن قرۃ۔ نبیؐ سے ملے تھے عبدالرزاق نے بشر بن نمیر سے انہوں نے مکحول سے انہوں نے یزید بن عبداللہ سے انہوں نے صفوان بن امیہ سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ میں نبیؐ کے پاس تھا کہ عمرو بن قرہ آئے اور انہوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ اللہ تعالیٰ نے میری قسمت میں برائی لکھ دی ہے میری روزی دف بجانے پر مقدر ہے پس آپ مجھے کھانے کی اجازت دیجئے سوا ان امور کے جو فحش ہوں ان کو نہ گاؤں گا رسول اللہؐ نے فرمایا کہ تجھے اجازت ملے گی نہ بزرگی اے دشمن خدا تو جھوٹا ہے اللہ نے تجھے حلال رزق دیا تھا تو نے خود ہی حرام کو اختیار کیا اگر مجھے پہلے سے تیری حالت معلوم ہوتی تو میں تجھے سزا دیتا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۰۰۳۔ حضرت عمروؓ بن قیس عبدی

حضرت عمروؓ بن قیس اشج عبدی کے بھانجے تھے۔ قبیلہ ربیعہ میں سب سے پہلے یہی اسلام لائے تھے کیفیت اس کی یوں ہے کہ اشج نے ان کو رسول اللہؐ کے پاس آپ کے حالات معلوم کرنے کے لئے بھیجا تھا پس یہ رسول اللہؐ کے پاس حاضر ہوئے اور اسلام لائے بعد اس کے اشج کے پاس گئے اور آپ کے حالات ان سے بیان کئے وہ بھی اسلام لائے اور رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اس کو جعفر نے بیان کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۰۰۴۔ حضرت عمروؓ بن قیس جدی

حضرت عمروؓ بن قیس بن جدی بن عدی بن مالک بن سالم بن عوف، انصاری خزرجی۔ بدر میں شریک تھے۔ اس کو یونس اور سلمہ نے ابن اسحاق سے نقل کیا ہے۔

۴۰۰۵۔ حضرت عمروؓ بن قیس بن زائدہ

حضرت عمروؓ بن قیس بن زائدہ بن اصم۔ اصم کا نام جندب بن ہرم بن رواحہ بن حجر بن عدی بن معیص بن عامر بن لوی قریشی عامری، ابن ام مکتوم نابینا مؤذن یہی ہیں۔ ان کی والدہ ام مکتوم تھیں نام ان کا عاتکہ بنت عبداللہ بن عنکثہ بن عامر بن مخزوم تھا۔ حضرت خدیجہ بنت خویلد کے ماموں کے بیٹے تھے حضرت خدیجہ کی والدہ فاطمہ بنت زائدہ بن اصم۔ قیس کی بہن تھیں ان کے نام میں اختلاف ہے بعض لوگ عبداللہ کہتے ہیں اور بعض لوگ عمرو اور یہی زیادہ مشہور ہے۔ یہ مصعب اور زبیر کا قول ہے انہوں نے مصعب بن عمیر کے بعد مدینہ کی طرف ہجرت کی تھی اور بقول بعض بدر کے کچھ دنوں بعد ہجرت کی تھی انہیں رسول اللہؐ نے تیرہ مرتبہ مدینہ پر خلیفہ بنایا جب کہ آپ غزوات میں تشریف لے جاتے تھے منجملہ ان کے غزوۂ ابواء میں اور بواط میں اور ذوالعشیر میں اور جب کہ آپ کرز بن جابر کے تعاقب میں قبیلہ جہینہ کی طرف تشریف لے گئے اور غزوۂ سویق میں اور غطفان میں اور احد میں اور حمراء الاسد میں اور نجران میں اور ذات الرقاع میں اور جب بدر کی طرف آپ تشریف لے چلے تب بھی ان کو خلیفہ بنایا تھا۔ فتح قادسیہ میں شریک تھے اور اس دن جھنڈا انہیں کے ہاتھ میں تھا اور اسی معرکہ میں یہ شہید ہوئے۔ واقدی نے بیان کیا ہے کہ قادسیہ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سے لوٹ کر مدینہ آئے تھے اور وہیں وفات پائی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بعد پھر ان کا ذکر کسی روایت میں نہیں ہے ابوعمر کہتے ہیں کہ قتادہ نے جو انس سے روایت کیا ہے کہ نبیؐ نے ان کو مدینہ پر صرف دو مرتبہ خلیفہ بنایا غالباً حضرت انس کو پورے حالات معلوم نہ ہوں گے واللہ اعلم ان کا تذکرہ ابوعمر نے اسی طرح لکھا ہے اور ابن مندہ اور ابونعیم نے بھی لکھا ہے اور انہوں نے عمرو زائدہ لکھا ہے قیس کا نام نہیں ذکر کیا۔

www.KitaboSunnat.com

۴۰۰۶۔ حضرت عمروؓ بن قیس بن زید انصاری

حضرت عمروؓ بن قیس بن زید بن سواد بن مالک بن غنم، انصاری نجاری۔ کنیت ان کی ابوعمرو اور ابوالحکم ہے۔ غزوۂ بدر میں شریک تھے جیسا کہ ابومعشر اور واقدی اور عبداللہ بن محمد بن عمارہ نے ذکر کیا ہے اور ان سب لوگوں نے بالاتفاق بیان کیا ہے کہ غزوۂ احد میں شہید ہوئے۔ ہمیں عبیداللہ بن احمد نے اپنی سند کے ساتھ یونس سے انہوں نے ابن اسحاق سے شہدائے احد کے ناموں میں ذکر کیا ہے کہ بنی نجار کے قبیلہ بنی سواد بن مالک بن غنم بن مالک بن نجار سے عمرو بن قیس اور ان کے بیٹے قیس بھی۔ ابن کلبی نے ان کا نسب ایسا ہی بیان کیا ہے اور ان کو بدری لکھا ہے بعض لوگوں کا قول ہے کہ ان کو نوفل بن معاویہ دیلی نے قتل کیا ان کے والد قیس اور نیز ان کے بیٹے کے بدری ہونے میں اختلاف ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ مگر ابونعیم عمرو بن قیس لکھا ہے اور زید کو ساقط کر دیا ہے۔ اور ابن مندہ نے عمرو بن قیس نجاری کہا ہے۔ واللہ اعلم۔

۴۰۰۷۔ حضرت عمروؓ بن قیس بن مالک

حضرت عمروؓ بن قیس بن مالک بن کعب بن عبدالاشہل بن حارثہ بن دینار بن نجار۔ احد کے دن شہید ہوئے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے۔

۴۰۰۸۔ حضرت عمروؓ بن کعب یمامی

حضرت عمروؓ بن کعب یمامی اور بعض لوگ ان کو کعب بن عمرو کہتے ہیں۔ طلحہ بن مصرف کے دادا ہیں لیث بن ابی سلیم نے طلحہ بن مصرف سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے وضو کیا اور اپنے سر پر اس طرح ایک مرتبہ مسح کیا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے مگر ابوعمر نے کہا ہے کہ بیان کیا جاتا ہے کہ یہ طلحہ بن مصرف کے دادا ہیں مگر بعض اہل حدیث کہتے ہیں کہ طلحہ بن مصرف کے دادا صخر بن عمرو تھے اور بعض نے کہا کہ کعب بن عمرو ہیں۔

۴۰۰۹۔ حضرت عمروؓ بن مازن

حضرت عمروؓ بن مازن۔ قبیلہ بنی خنساء بن مبذول سے ہیں انصاری ہیں بدر میں شریک تھے اس کو ابن مندہ نے ابن اسحاق سے نقل کیا ہے مگر ابونعیم نے کہا ہے کہ یہ غلط ہے کیونکہ عمرو بن غنم خنساء کے دادا ہیں جن کی طرف بنی خنساء بن مبذول منسوب ہیں ابن اسحاق نے ایسا ہی بیان کیا ہے شاید ان سے کوئی چیز رہ گئی ہے ابن مندہ نے ان کو شرکائے بدر میں بیان کیا ہے حالانکہ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ابن اسحاق نے شرکاء بدر میں بنو خنساء کے دو آدمیوں کا ذکر کیا ہے ایک ابوداؤد مازنی جن کا نام عمرو بن عامر بن مالک بن خنساء ہے دوسرے سراقہ بن عمرو بن عطیہ بن خنساء اگر کوئی صحیح نسخہ دیکھا جائے تو یہ غلطی ظاہر ہو جاتی عمرو بن مازن اسلام سے سو برس پہلے مر چکے تھے۔ جبکہ ان کو صحابہ میں شمار کیا جارہا ہے ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابن مندہ نے جو ابن اسحاق سے شرکائے بدر میں عمرو بن مازن کا نام نقل کیا ہے یہ صحیح ہے۔ یونس بن بکیر نے ابن اسحاق سے شرکائے بدر کے ناموں میں روایت کی ہے کہ بنی خنساء بن مبذول بن عمرو بن غنم بن مازن بن نجار سے ابوداؤد عمیر بن عامر بن مالک اور عمرو بن مازن اور سراقہ بن عمرو بن عطیہ تین آدمی تھے یہ روایت یونس کی ہے اور اسی پر ابن مندہ کو اعتماد ہے ہاں یونس کے سوا اور لوگوں نے مثل بکائی اور سلمہ کے اپنی روایت میں عمرو بن مازن کا نام نہیں ذکر کیا لہٰذا ابن مندہ پر کوئی اعتراض نہیں اور ابونعیم نے ابن اسحاق سے ابراہیم بن سعد کی روایت نقل کی ہے جس میں عمرو بن مازن کا نام نہیں ہے ابن اسحاق کے شاگردوں میں اس قسم کا اختلاف اکثر ہوتا ہے۔

۴۰۱۰۔ حضرت عمروؓ بن مالک اشجعی

حضرت عمروؓ بن مالک اشجعی۔ ابن ابی شیبہ وغیرہ نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے۔ ہمیں ابوموسیٰ نے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابونعیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن احمد بن حسن نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن عبدالرحمٰن نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوالولید بن مسلم نے ابن لہیعہ سے انہوں نے ابوالنصر مولیٰ عمر بن عبیداللہ بن معمر سے انہوں نے عمرو بن مالک اشجعی سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے میں نے کہا کہ یارسول اللہ ﷺ مجھ کو کچھ وصیت فرمایئے کیونکہ مجھے ڈر لگتا ہے کہ شاید میں آج کے بعد آپ کو نہ دیکھوں حضرت نے فرمایا کہ تم جبل الخمر میں رہنا اختیار کرو میں نے پوچھا کہ جبل الخمر کیا چیز ہے فرمایا کہ سرزمین محشر (یعنی ملک شام) اور تم سریۃ الحفل کے ساتھ جہاد میں شریک نہ ہونا وہ لوگ دشمن کے مقابلہ سے بھاگ جائیں گے اور اگر ان کو غنیمت ملے گی تو آپس میں خیانت کریں گے ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۰۱۱۔ حضرت عمروؓ ابو مالک اشعری

حضرت عمروؓ۔ کنیت ان کی ابو مالک تھی۔ اشعری تھے یحییٰ بن یونس نے اور سعید نے ان کا نام اسی طرح بتایا ہے اور بقول بعض ان کا نام حارث بن مالک ہے اور بقول بعض عمرو بن عاصم۔ ان سے عطاء بن یسار وغیرہ نے روایت کی ہے ہم انشاءاللہ تعالیٰ کنیت کے باب میں ان کا تذکرہ لکھیں گے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۰۱۲۔ حضرت عمروؓ بن مالک اوسی

حضرت عمروؓ بن مالک اوسی معروف بہ رواسی۔ ابن شاہین نے ان کا تذکرہ اسی طرح لکھا ہے۔ مکی بن ابراہیم نے موسیٰ بن عبیدہ سے انہوں نے محمد بن کعب سے انہوں نے عمرو بن مالک سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص قرآن کا ایک حرف پڑھتا ہے اس کو ایک نیکی یا فرمایا کہ دس نیکیاں ملتی ہیں میں نہیں کہتا کہ الم ذلک الکتاب ایک حرف ہے بلکہ الف ایک

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

حرف ہے اور لام ایک حرف ہے اور میم ایک حرف ہے ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ نام غلط ہے صحیح نام مالک ہے بعض لوگ ان کو عمرو بن مالک اور بعض ابی بن مالک کہتے ہیں ابن مندہ نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ ان کا بن مالک ہے اور بعض لوگ مالک بن عمرو اور بعض لوگ ابی کہتے ہیں۔ ردیف ہمزہ میں ان کا ذکر ہو چکا ہے۔

۴۰۱۳۔ حضرت عمروؓ بن مالک بن جعفر عامری

حضرت عمروؓ بن مالک بن جعفر بن کلاب بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ۔ عامری جعفری لقب ان کا ملاعب الاسنہ ہے مندہ اور ابونعیم نے اسی طرح بیان کیا ہے اور انہوں نے ابواحمد زبیری سے انہوں نے مسعر سے انہوں نے خشرم بن حسان روایت کی ہے کہ عمرو بن مالک ملاعب الاسنہ نے نبیؐ کے حضور میں کسی آدمی کو دوا لینے کے لئے بھیجا تھا۔ اس حدیث کو بعض نے مسعر سے انہوں نے خشرم سے انہوں نے مالک بن ملاعب الاسنہ سے روایت کیا ہے اور یہی صحیح ہے۔ ان کا تذکرہ ابن اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۴۰۱۴۔ حضرت عمروؓ بن مالک بن قیس بن بجید

حضرت عمروؓ بن مالک بن قیس بن بجید بن رواس۔ ان کا نام حارث بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ ہے عامری ہے۔ کوفی تھے نبیؐ کے حضور میں اپنے والد مالک کے ہمراہ آئے تھے۔ وکیع بن جراح نے اپنے والد سے انہوں نے ایک شیخ نام طارق تھا انہوں نے عمرو بن مالک سے روایت کی کہ وہ کہتے تھے میں نبیؐ کے حضور میں گیا (آپ مجھ سے کچھ ناراض تھے) نے عرض کیا کہ یارسول اللہؐ آپ مجھ سے راضی ہو جایئے پس تین بار میری طرف سے منہ پھیر لیا میں نے کہا واللہ یارسول بھی راضی ہو جاتا ہے آپ بھی راضی ہو جایئے پس آپ راضی ہو گئے یہ حدیث یوں بھی مروی ہے کہ عمرو بن مالک رواسی اپنے والد سے روایت کی ہے ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور ابوموسیٰ نے عمرو بن مالک ادی رواسی اس تذکرہ میں بھی لکھا ہے جو اس سے پہلے ہو چکا۔ اور یہاں بھی لکھا ہے۔ میں نہیں جانتا کہ یہ دو شخص ہیں یا ایک ہے جبکہ بھی ایک ہی ہے۔

۴۰۱۵۔ حضرت عمروؓ بن محصن

حضرت عمروؓ بن محصن بن حدثان بن قیس بن مرہ بن کثیر بن غنم بن دودان بن اسد بن خزیمہ۔ عکاشہ بن محصن کے بھائی غزوہ احد میں شریک تھے ابن اسحاق نے کہا ہے کہ جب مہاجرین ہجرت کر کے پے در پے آنے لگے تو بنی غنم بن دودان کو ان لوگوں کو مدینہ کی آب و ہوا ناموافق ہوئی عمرو بن محصن بھی انہیں میں سے تھے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور ابوموسیٰ کا تذکرہ ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لئے لکھا ہے اور انہوں نے اپنی سند کے ساتھ ابن ابی عمرہ سے انہوں نے عمرو سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرب قیامت کی علامات سے یہ بھی ہیں کہ پانی برسے اور پیداوار قراء زیادہ ہوں اور فقہا کم ہوں امراء زیادہ ہوں مگر اہل امانت کم ہوں لیکن اس استدراک کی کوئی وجہ نہیں جبکہ ابن مندہ تذکرہ کیا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۴۰۱۶۔ حضرت عمروؓ بن محمد بن مسلمہ

حضرت عمروؓ بن محمد بن مسلمہ انصاری۔ ان کا نسب انشاء اللہ تعالیٰ ہم ان کے والد کے نام میں لکھیں گے انہوں نے نبیؐ کا شرف صحبت حاصل کیا تھا اور فتح مکہ میں اور اس کے بعد کے تمام مشاہد میں شریک تھے اس کو ابن شاہین نے عبداللہ بن ابی داؤد سے نقل کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

۴۰۱۷۔ حضرت عمروؓ بن مخزوم غاضری

حضرت عمروؓ بن مخزوم غاضری۔ انہوں نے نبیؐ کو دیکھا تھا۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے زمانے میں یہ اصفہان اور ارجان کے حدود میں گئے تھے ان سے کوئی روایت منقول نہیں ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ انہوں نے مقام مارت میں جانے کے لئے ایک رہبر اپنے ساتھ لیا تھا جب ان کو اس پہاڑ پر چڑھنا دشوار ہو گیا تو انہوں نے اپنے رہبر سے کہا کہ تیرا ارادہ کیا ہے اس وقت سے ان کا لقب مارت مشہور ہو گیا ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۴۰۱۸۔ حضرت عمروؓ بن مرداس سلمی

حضرت عمروؓ بن مرداس سلمی۔ ان کا نسب ان کے بھائی عباس بن مرداس کے نام میں بیان ہو چکا ہے۔ ان کا تذکرہ مولفۃ القلوب میں کیا گیا ہے۔ محمد بن مروان نے محمد بن سائب سے انہوں نے ابوصالح سے انہوں نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے مولفۃ القلوب پندرہ آدمی تھے جن کے نام ہیں (۱) ابوسفیان بن حرب (۲) اقرع بن حابس (۳) عیینہ بن حصن فزاری (۴) سہیل بن عمرو عامری (۵) حارث بن ہشام مخزومی (۶) حویطب بن عبدالعزیٰ خاندان بنی عامر بن لوی سے (۷) سہیل بن عمرو جہنی (۸) ابوالسنابل بن بعکک (۹) حکیم بن حزام قبیلہ بنی اسد بن عبدالعزیٰ سے (۱۰) مالک بن عوف نضری (۱۱) صفوان بن امیہ (۱۲) عبدالرحمٰن بن یربوع خاندان بنی مالک سے (۱۳) جد بن قیس سہمی (۱۴) عمرو بن مرداس سلمی (۱۵) علاء بن حارث ثقفی ان میں سے ہر شخص کو سو سو اونٹ دیے گئے تھے اور یربوع اور حویطب کو پچاس پچاس جیسا کہ ایک طویل حدیث میں مذکور ہے ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے اور ابونعیم نے کہا ہے کہ بعض متاخرین نے صالح بن عبداللہ سے انہوں نے محمد بن مروان سے انہوں نے محمد بن سائب سے انہوں نے ابوصالح سے انہوں نے حضرت ابن عباس سے اس کو روایت کیا ہے مگر تین ناموں میں غلطی ہو گئی ہے عمرو بن مرداس کے نام میں صحیح عباس بن مرداس ہے اور سہیل بن عمرو جہنی کے نام میں اور جد بن قیس سہمی کے نام میں صحیح خالد ہے کیونکہ جد بن قیس انصار میں سے ہیں اگر وہ اس کو صحیح کر لیتے تو بہتر ہوتا۔

۴۰۱۹۔ حضرت عمروؓ بن مرہ عبس جہنی

حضرت عمروؓ بن مرہ بن عبس بن مالک بن حارث بن مازن بن سعد بن مالک بن رفاعہ بن نصر بن مالک بن غطفان بن قیس بن جہینہ جہنی۔ بنی غطفان میں سے ہیں اور بعض لوگ ان کو اسدی اور بعض ازدی کہتے ہیں مگر پہلا قول زیادہ مشہور ہے کنیت ان کی ابومریم ہے نبیؐ کے حضور میں وفد بن کے آئے تھے اور عرض کیا تھا کہ جو شریعت آپ لائے ہیں اس پر میں ایمان لایا اگرچہ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

یہ بہت قوموں کو نا گوار گزرے یہ قدیم الاسلام ہیں۔ رسول اللہؐ کے ہمراہ اکثر مشاہد میں شریک رہے۔ شام میں رہ
سے عیسیٰ بن طلحہ اور سبرہ بن معبد اور مقترس بن عثمان وغیرہم نے روایت کی ہے ہمیں عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے اپنی سند
عبداللہ بن احمد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسمٰعیل بن ابراہیم
حکم سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے ابوحسن نے بیان کیا کہ عمرو بن مرہ نے حضرت معاویہ سے کہا کہ اے معاویہ
رسول اللہؐ سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ جو بادشاہ یا حاکم اپنا دروازہ فقراء اور مساکین اور صاحبان حاجت کے لئے بند کر
عزوجل بھی آسمان کے دروازے اس کی حاجت وضرورت کے لئے بند کر دیتا ہے پس حضرت معاویہ نے ایک شخص کو
حاجت براری پر مقرر کر دیا تھا یہ عمرو بن مرہ حضرت معاذ بن جبل کے پاس نشست رکھتے تھے اور ان سے قرآن اور سنن اخ
حاصل کرتے تھے اسی کے متعلق انہوں نے یہ اشعار کہے ہیں۔

الآن حين شرعت في حوض التقى — وخرجت من عقد الحياة سليما

ولبست اثواب الحليم فاصبحت — ام الغواية من هواى عقيما

میں نے اب پرہیزگاری کے حوض میں تیرنا شروع کیا ہے اور میں زندگی کی گھاٹیوں سے صحیح سالم نکل آیا۔ میں نے
جامہ پہن لیا ہے شیطان میرے گمراہ ہونے سے مایوس ہو گیا۔
یہ اشعار اس سے زیادہ ہیں۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۰۲۰۔ حضرت عمروؓ بن مسبح طائی

حضرت عمروؓ بن مسبح بن کعب بن طریف بن عصر بن غنم بن جاریہ بن ثوب بن معن بن عتود بن عنیز بن سلامان بن
ثعلی۔ ثعل بن عمرو بن غوث بن طئی کی طرف منسوب ہیں۔ عرب کے تیر اندازلوگوں میں سے تھے ڈیڑھ سو سال کی عمر
صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ کی خدمت میں وفد بن کے گئے تھے اور اسلام لائے تھے امرأالقیس نے اپنے اس شعر میں
طرف اشارہ کیا ہے۔

رب رام من بنی ثعل — مخرج کفیه من ستره

اکثر تیر انداز قبیلہ بنی ثعل کے اپنے ہاتھ آستین سے نکالنے والے ہیں۔
حضرت عمروؓ۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ یہ معلوم نہیں کہ نبیؐ کی وفات
انہوں نے انتقال کیا یا اس کو قتیبی نے معارف میں ذکر کیا ہے۔ ابن شاہین نے ان کا تذکرہ ابن کلبی سے نقل کیا ہے۔
عصر: عین اور صاد کے ساتھ ہے۔ ثوب: ثاء مثلثہ کے ضمہ اور واؤ کے فتحہ کے ساتھ ہے۔ مسبح: میم کے ضمہ سین
موحدہ کے کسرہ کے ساتھ ہے۔

۴۰۲۱۔ حضرت عمروؓ بن مسلم خزاعی

حضرت عمروؓ بن مسلم خزاعی۔ ابن شاہین نے ان کا تذکرہ اسی طرح لکھا ہے اور وہ حدیث لکھی ہے جو یزید بن عمر

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے نقل کی ہے ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ وہ حدیث مسلم کی ہے نہ عمرو کی۔

۴۰۲۲۔ حضرت عمروؓ بن مطرف انصاری

حضرت عمروؓ بن مطرف بن عمرو۔ بعض لوگ کہتے ہیں مطرف بن علقمہ۔ انصاری ہیں خاندان بنی عمرو بن مبذول سے۔ احد میں شہید ہوئے تھے۔ ہمیں ابوجعفر نے اپنی سند کے ساتھ یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحاق سے شہدائے احد کے ناموں میں روایت کر کے خبر دی کہ بنی عمرو بن مبذول سے عمر بن مطرف بن عمرو بھی تھے۔ یونس نے اور سلمہ نے ابن اسحاق سے ان کا نسب اسی طرح نقل کیا ہے اور زیاد بن عبداللہ بکائی نے ابن اسحاق سے عمرو بن مطرف بن علقمہ نقل کیا ہے۔ اور موسیٰ بن عقبہ نے ابن شہاب سے شہدائے احد کے ناموں میں نقل کیا ہے کہ بنی عوف بن عمرو سے عمرو بن مطرف بن علقمہ بھی تھے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور ابوعمر نے کہا ہے کہ ان کا تذکرہ عمرو بن مطرف یا مطرف بن عمرو بن علقمہ بن ثقف ہے انصاری ہیں غزوۂ احد میں شہید ہوئے تھے۔

۴۰۲۳۔ حضرت عمروؓ بن مطعم

حضرت عمروؓ بن مطعم۔ بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ ابن ابی عاصم نے کتاب الاحاد والمثانی میں ان کا تذکرہ لکھا ہے ہمیں محمد بن عمر بن ابی عیسیٰ نے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے حسن بن احمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالرحمٰن بن محمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوبکر قباب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم نے احمد بن عمرو نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سلمہ نے عبدالرزاق سے انہوں نے معمر سے انہوں نے زہری سے انہوں نے عمرو بن محمد بن عمرو بن مطعم سے روایت کر کے بیان کیا کہ ان کے والد ان کے دادا سے نقل کرتے تھے کہ وہ حنین سے واپسی کے وقت رسول اللہؐ کے ہمراہ چلے آ رہے تھے کہ یکا یک اعراب نے آپ کو گھیر لیا اور آپ سے مانگنے لگے یہاں تک کہ وہ لوگ آپ کو ایک درخت کے نیچے لے گئے اور آپ کی چادر کھینچ لی آپ اس وقت سوار تھے آپ نے فرمایا کہ میری چادر مجھے دے دو کیا تم لوگ مجھے بخیل سمجھتے ہو خدا کی قسم اگر اس جنگل کے کانٹوں کے برابر مجھے بکریاں مل جائیں تو میں سب تم لوگوں کو دے دوں تم نہ مجھے بخیل پاؤ گے نہ جھوٹ بولنے والا نہ نامرد۔ ابن ابی علی نے بحوالہ ابن ابی عاصم کے ایسا ہی لکھا ہے اور بہت سے لوگوں نے اس کو زہری سے یوں نقل کیا ہے کہ معمر نے عمرو بن محمد بن جبیر بن مطعم سے انہوں نے اپنے والد سے کہ جبیر کو ان کے والد نے خبر دی اور یہی صحیح ہے زہیری نے اس کو عبدالرزاق سے اسی طرح روایت کیا ہے ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۰۲۴۔ حضرت عمروؓ بن معاذ انصاری

حضرت عمروؓ بن معاذ بن نعمان، انصاری اشہلی۔ سعد بن معاذ کے بھائی ہیں۔ ان کا نسب ان کے بھائی کے نام میں بیان ہو چکا ہے۔ یہ اپنے بھائی کے ساتھ بدر میں شریک تھے اور احد میں شہید ہوئے۔ ان کو ضرار بن خطاب نے قتل کیا تھا ان کے کوئی اولاد نہ تھی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۴۰۲۵۔حضرت عمروؓ بن معبد انصاری

حضرت عمروؓ بن معبد بن ازعر بن زید بن عطاف بن ضبیعہ بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن انصاری اوسی ضبیعی۔بدر میں شریک تھے اور بعض لوگ ان کو عمرو اور عمیر بھی کہتے ہیں مگر پہلا قول ہی زیادہ مشہور ہے۔ہمیں بن احمد نے اپنی سند کے ساتھ یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحاق سے شرکائے بدر کے ناموں میں روایت کر کے خبر دی بنی ضبیعہ بن زید سے عمرو بن معبد بھی تھے۔ان کا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۰۲۶۔حضرت عمروؓ بن معدی کرب بن زبیدی

حضرت عمروؓ بن معدی کرب بن عبداللہ بن عمرو بن عصم بن عمرو بن زبید اصغر زبید کا دوسرا نام منبہ بن ربیعہ بن سلمہ بن بن ربیعہ بن منبہ بن زبید اکبر بن حارث بن صعب بن سعد عشیرہ بن مذحج زبیدی مذحجی۔کنیت ان کی ابوثور تھی۔ابو عمر نے نسب اسی طرح بیان کیا ہے اور ہشام کلبی نے بجائے عصم کے عصم بیان کیا ہے۔نبیؐ کے حضور میں قبیلہ مراد کے وفد کے ساتھ ہوئے تھے یہ اپنی قوم سعد عشیرہ سے علیحدہ ہو گئے تھے اور قبیلہ مراد میں رہتے تھے اور انہیں کے وفد کے ساتھ آئے تھے اور ان ساتھ اسلام لائے تھے اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ زبید کے وفد کے ساتھ آئے تھے واللہ اعلم ۹ ہجری میں یہ اسلام لائے واقدی نے کہا ہے کہ ۱۰ ہجری میں اسلام لائے تھے یہ سب لوگ اسلام لانے کے بعد اپنے وطن واپس گئے جب نبیؐ کی ہوئی تو اسود عنسی کے ساتھ یہ بھی مرتد ہو گئے تھے پس خالد بن سعید بن عاص ان کے یہاں گئے خالد نے ان کے شانہ پر ایک ماری اور یہ بھاگے خالد نے ان کی تلوار لے لی پھر جب عمرو نے دیکھا کہ ابوبکر صدیق کی طرف سے یمن میں مدد آ رہی اسلام کی طرف پھر آئے اور مہاجر بن ابی امیہ کے پاس بغیر امان لئے ہوئے چلے گئے مہاجر نے ان کو باندھ کر ابوبکر صد پاس بھیج دیا حضرت صدیق نے ان سے فرمایا کہ تمہیں شرم نہیں آتی کبھی گرفتار ہو کر آتے ہو کبھی بھاگ جاتے ہو اگر تم ا مدد کرتے تو اللہ تمہیں عزت دیتا انہوں نے کہا میں اب اسلام قبول کرتا ہوں اور کبھی اب انحراف نہ کروں گا حضرت صدیق کو رہا کر دیا پھر یہ قوم کے پاس لوٹ کر آئے اس کے بعد پھر مدینہ گئے حضرت ابوبکر نے ان کو شام کی طرف بھیجا اور جنگ میں یہ شریک ہوئے پھر حضرت عمر نے ان کو عراق کی طرف حضرت سعد بن ابی وقاص کے پاس بھیجا تھا اور حضرت سعد دی تھی کہ ان کے مشورہ سے کام کرو جنگ قادسیہ میں یہ شریک رہے اور اس میں کارنمایاں کئے اور اسی جنگ میں شہید بعض لوگ کہتے ہیں کہ تشنگی کی شدت میں ان کا انتقال ہو گیا اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ واقعہ نہاوند کی شرکت کے بعد انہوں نے وفات پائی نہاوند کے قریب ایک موضع روزہ نامی ہے وہیں ان کی وفات ہوئی کسی شاعر نے ان کے مرثیہ میں کہے ہیں۔

لقد غادر الركبان يوم تحملوا — بروذة شخصا لا جبانا ولا غمرا

فقل لزبيد بل لمذحج كلها — رزئتم ابا ثور قريعكم عمرا

ان سے شراحیل بن قعقاع نے روایت کی ہے کہ یہ کہتے تھے ہمیں رسول اللہؐ نے تلبیہ کی یہ عبارت تعلیم فرمائی

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

للهم لبیک لا شریک لک لبیک ان الحمدو النعمة لک والملک لا شریک لک عمرو کہتے تھے کہ ہم اس سے پہلے زمانہ جاہلیت میں تلبیہ اس عبارت میں ادا کرتے تھے۔

لبیک تعظیما الیک عذرا	هذی زبید قد اتتک قسرا
تغدوبها مضمرا شزرًا	یقطعن خبتا وجبالا وعرا

قد ترکوا الاوثان خلفوا صفرا

ہم حاضر ہوتے ہیں تیرے پاس تیری تعظیم کے لئے عذر کرتے ہوئے یہ قبیلہ زبید کے لوگ ہیں جو بڑی دور سے تیرے پاس آئے ہیں ہم بڑے بڑے جنگل اور پہاڑوں کو صبح شام طے کرتے ہوئے آئے ہیں اور اپنے گناہوں کو پیچھے چھوڑ آئے ہیں۔

مگر اب ہم الحمدللہ وہی عبارت کہتے ہیں جو ہمیں رسول اللہ ؐ نے تعلیم فرمائی تھی امام شافعی رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہ ؐ نے علی بن ابی طالب اور خالد بن سعید بن عاص رضی اللہ عنہما کو یمن بھیجا اور فرمایا کہ جب تم دونوں یکجا ہو تو علی سردار ہیں اور جب جدا ہو تو تم میں سے ہر ایک سردار ہے پس یہ دونوں یکجا ہوئے عمرو بن معدیکرب کو ان دونوں کے آنے کی خبر ملی تو وہ اپنی قوم کی ایک جماعت کے ساتھ چلے جب قریب پہنچ گئے تو انہوں نے بلند آواز سے کہا کہ میں ابوثور ہوں میں عمرو بن معدیکرب ہوں تو حضرت علی اور خالد دونوں ان کی طرف چلے اور ہر ایک کہتا تھا کہ مجھے جانے دیجئے عمرو بن معدی کرب نے جوان دونوں کی گفتگو سنی تو کہنے لگے کہ تمام عرب تو مجھ سے ڈرتے ہے مگر یہ لوگ مجھے قربانی کا جانور سمجھتے ہیں عمرو بن معدیکرب ایک اعلیٰ درجہ کے شاعر تھے ان کے عمدہ اشعار میں سے یہ دو شعر ہیں۔

امن ریحانه الداعی السمیع	یورقنی واصحابی هجوع
اذا لم تستطع شیئاً فدعه	وجاوزه الی ما تستطیع

پکارنے والے باخبر کی آواز مجھے سلا رہی ہے اور میرے اصحاب بیدار ہیں۔ اے مخاطب جب تو کسی کام کو نہ کر سکے تو اس کو چھوڑ دے اور جو کام کر سکتا ہو اس کو کرو۔

نیز ان کے عمدہ اشعار میں یہ شعر بھی ہیں۔

اعاذل عدتی بدنی ورمحی	وکل مقلص سلس القباد
اعاذل انما افنی شبابی	اجابتی الصریخ الی المنادی
مع الابطال حتی سل جشمی	واقرح عاتقی حمل التجاد
ویبقی بعد حلم القوم حلمی	ویفنی قبل زاد القوم زادی
تمنی ان یلاقینی قییس	وددت واینما منی و دادی
فمن ذا عاذری من ذی سفاه	یرود بنفسه شر المراد
ارید حیاته ویرید قتلی	عذیرک من خلیلک من مراد

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اے عاذل میرا سامان میرا جسم (زورمند) اور میرا نیزہ ہے اور وہ اونچا گھوڑا جو اپنے سوار کا مطیع ہو۔ اے عاذل اپنی جوانی اس بات میں صرف کرتا ہوں کہ جو فریاد کرتا ہو اس کی فریاد سنوں۔ بہادروں کے ساتھ رہتا ہوں یہاں کہ میں دبلا ہو گیا ہوں اور میرے شانے تلوار اٹھاتے اٹھاتے جب کسی میں برداشت کی قوت نہیں رہتی تو میں برداشت کرتا ہوں اور کھانا سب سے پہلے میرا ختم ہو جاتا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ قیس مجھ سے ملے مگر میرے چاہنے سے کیا ہے پس اس بیوقوف کی طرف سے کون شخص مجھ سے معذرت کر سکتا ہے جو ایک بری آرزو رکھتا ہے۔ میں اس کی زندگی چاہتا ہوں اور وہ میرے قتل کا خواہش مند ہے اے مخاطب مجھے کون سی خواہش پسند ہے۔

اس قصیدہ میں اس سے زیادہ اشعار ہیں بعض لوگ ان اشعار کو درید بن صمہ کی طرف منسوب کرتے ہیں مگر بقول شخص بن معدیکرب ہی کے ہیں۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۰۲۷۔ حضرت عمروؓ بن میمون اودی

حضرت عمروؓ بن میمون اودی کنیت ان کی ابو عبداللہ ہے انہوں نے جاہلیت کا زمانہ پایا تھا اور نبیؐ کے زمانے میں اسلام لائے تھے اور سوحج کئے تھے اور بقول بعض ستر حج کیے تھے اور اپنی زکوۃ بھی نبیؐ کے حضور میں بھیجی تھی کہتے تھے کہ معاذ بن جبل ہمارے پاس یمن میں رسول اللہؐ کے بھیجے ہوئے گئے صبح کے وقت بلند آواز سے تکبیر کہتے ہوئے ہمارے یہاں پہنچے وہ بہت خوش آواز تھے ان کی محبت میرے دل میں جم گئی پس میں نے ان کا ساتھ نہ چھوڑا یہاں تک کہ میں نے ان کو دفن کیا پھر بعد حضرت عبداللہ ابن مسعود کی صحبت میں رہنے لگے اہل کوفہ کے اعلیٰ طبقہ کے تابعین میں ان کا شمار کیا جاتا ہے یہی ہیں جنہوں نے روایت کی ہے کہ میں نے زمانہ جاہلیت میں ایک بندر کو دیکھا کہ اس نے زنا کیا پس سب بندر جمع ہوئے اور سب نے اس کو سنگسار کیا۔ یہ روایت بخاری میں ہے مگر اس روایت کا مدار عبدالملک بن مسلم پر ہے وہ عیسیٰ بن حطان سے روایت کرتے ہیں اور یہ دونوں شخص مجہول ہیں اور اکثر اہل علم کے نزدیک اس روایت میں نسبت زنا کی غیر مکلف کی طرف اور بہائم میں حدود کا قائم ہونا صحیح نہیں اگر صحیح ہو تو ممکن ہو کہ وہ بندر از قبیل جن ہو کیونکہ عبادات انس و جن پر ہیں اور کسی پر نہیں ہیں رجم کا حکم توراۃ میں بھی تھا ان کی وفات ۷۵ھ میں ہوئی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۰۲۸۔ حضرت عمروؓ بن نضلہ

حضرت عمروؓ بن نضلہ۔ ان کے نام میں اختلاف ہے معاذ بن رفاعہ نے ابو عبیدہ حاجب سے انہوں نے عمرو بن نضلہ سے روایت کی ہے مگر صحیح یہ ہے کہ اوزاعی نے ابو عبیدہ سے جو سلیمان بن عبدالملک کے دربان تھے انہوں نے عبید بن نضلہ سے روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے مختصر لکھا ہے۔

۴۰۲۹۔ حضرت عمروؓ بن نعمان مازنی

حضرت عمروؓ بن نعمان بن مقرن، مازنی۔ اور بعض لوگ ان کو نعمان بن عمرو کہتے ہیں۔ یہ ابن مندہ اور ابو نعیم کا قول ہے ان کی حدیث بکر بن خلف نے علاء بن عبدالجبار سے انہوں نے عبدالواحد بن زیاد سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابو

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سے انہوں نے عمرو بن نعمان سے روایت کی ہے کہ بکر نامی صحابی بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ کا گزر ایک مرتبہ انصار کی ایک مجلس میں ہوا انصار میں ایک شخص نے جن کی نسبت مشہور تھا کہ وہ لوگوں کی بدگوئی کیا کرتے تھے ان سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مسلمان کی بدگوئی فسق ہے اور اس سے لڑنا کفر تو اس انصاری نے عرض کیا کہ واللہ اب میں کسی کی بدگوئی کبھی نہ کروں گا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے ابو عمر نے کہا ہے کہ عمرو بن نعمان صحابی ہیں اور ان کے والد اجل صحابہ میں سے تھے۔

۴۰۳۰۔ حضرت عمروؓ بن نعیمان

حضرت عمروؓ بن نعیمان۔ ان سے عبدالرحمٰن بن ابی لیلی نے روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے اسی طرح مختصر لکھا ہے۔

۴۰۳۱۔ حضرت عمروؓ ذوالنور دوسی

حضرت عمروؓ۔ لقب ان کا ذوالنور تھا۔ طفیل دوسی کے بیٹے ہیں۔ موسیٰ بن سہل برکی نے ان کا نسب بیان کیا ہے۔ نبیؐ نے ان کو ایک مرتبہ دعا دی تھی تو ان کے کوڑے میں روشنی پیدا ہو گئی تھی۔ واقعہ یرموک میں شہید ہوئے ان کو لوگ ذوالنور کہتے تھے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے اور ابونعیم نے کہا ہے کہ ان کے والد طفیل کے کوڑے میں روشنی پیدا ہو گئی تھی ہم اس کو بیان کر چکے ہیں اور ان کے بیٹے عمرو کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے۔

۴۰۳۲۔ حضرت عمروؓ بن ہرم

حضرت عمروؓ بن ہرم۔ بیان کیا گیا ہے کہ یہ بھی ان لوگوں میں تھے جن کے حق میں آیہ کریمہ تولوا و اعینهم تفیض من الدمع نازل ہوئی تھی ہم ان کا تذکرہ اوپر کر چکے ہیں۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۰۳۳۔ حضرت عمروؓ بن واثلہ

حضرت عمروؓ بن واثلہ۔ کنیت ان کی ابوالطفیل تھی۔ ابن شاہین نے ان کا تذکرہ اسی طرح لکھا ہے مبارک بن فضالہ نے کثیر یعنی ابو محمد کوفی سے انہوں نے عمرو بن واثلہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ مسکرائے یہاں تک کہ دندان مبارک کھل گئے پھر آپ نے فرمایا کہ تم لوگ مجھ سے کیوں نہیں پوچھتے کہ میں کیوں ہنسا سب نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کے رسول کو خوب علم ہے آپ نے فرمایا اس وقت مجھے اس بات پر ہنسی آئی کہ کچھ لوگ ایسے ہیں کہ وہ زنجیروں میں باندھ کر کشاں کشاں جنت کی طرف لائے جاتے ہیں اور وہ خود آنا نہیں چاہتے صحابہ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ یہ کیا بات ہے آپ نے فرمایا عجم کی کچھ قومیں ہوں گی جن کو مہاجرین قید کر کے اسلام میں داخل کریں گے حالانکہ وہ خود اسلام میں داخل ہونا نہ چاہتے ہوں گے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۰۳۴۔ حضرت عمروؓ بن وہب ثقفی

حضرت عمروؓ بن وہب ثقفی۔ ہم ان کا تذکرہ سعدؓ بلی کے نام میں کر چکے ہیں۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۴۰۳۵۔ حضرت عمروؓ بن یثربی

حضرت عمروؓ بن یثربی۔ ضمری حجازی خبث الجمیش میں جو سیف البحر کا علاقہ ہے رہتے تھے۔ فتح مکہ کے سال اسلا
تھے اور نبیؐ کی صحبت سے مشرف ہوئے تھے اور آپ سے احادیث کی روایت کی ہے۔ ہمیں ابو یاسر بن ابی حبہ نے اپنی
ساتھ عبداللہ بن احمد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابو عامر نے خبر د
تھے ہم سے عبدالملک یعنی ابن حسن حارثی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالرحمٰن بن ابی سعید نے بیان کیا وہ کہتے تھے
عمارہ بن جاریہ ضمری سے سنا وہ کہتے تھے میں نے نبیؐ کا خطبہ منیٰ میں سنا آپ کے خطبہ میں ایک مضمون یہ بھی تھا کہ کسی
کو دوسرے مسلمان کا مال حلال نہیں ہے مگر جو وہ اپنی خوشی سے دے دے یہ کہتے تھے جب میں نے اس کو سنا تو میں
یا رسول اللہ بتایئے اگر میں اپنے چچازاد بھائی کی بکریوں میں سے کوئی بکری لے لوں تو مجھ پر کیا ہوگا آپ نے فرمایا اگر وہ
ہو کہ چھری چاقو کی برداشت کر سکتی ہے تو اس کو نہ لو ان کو حضرت عمر بن خطاب نے اور بقول بعض حضرت عثمان نے بصرہ
بنایا تھا۔

۴۰۳۶۔ حضرت عمروؓ بن یزید ابو کبشہ

حضرت عمروؓ بن یزید۔ کنیت ان کی ابو کبشہ تھی۔ انماری ہیں۔ ابو بکر بن ابی علی نے ان کا تذکرہ اسی طرح لکھا ہے ان
میں اختلاف ہے جو کچھ اوپر بیان ہو چکا ہے اور مزید انشاء اللہ تعالیٰ ہم کنیت کے باب میں ذکر کریں گے ان کا تذکرہ ا
لکھا ہے۔

۴۰۳۷۔ حضرت عمروؓ بن یعلی ثقفی

حضرت عمروؓ بن یعلی ثقفی۔ بیان کیا گیا ہے کہ یہ ایک مرتبہ نبیؐ کے ساتھ نماز میں شریک تھے۔ ہمیں یحییٰ بن محمود
اپنی سند ابو بکر یعنی احمد بن عمرو تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے یوسف بن موسیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے مہران
کیا وہ کہتے تھے ہم سے علی بن عبدالاعلی نے ابو سہیل ازدی سے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے عمرو بن یعلی
کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے کسی فرض نماز کا وقت آ گیا اور اس وقت ہم رسول اللہؐ کے ہمراہ اپنی سواریوں پر سوار تھے
نے امامت فرمائی مگر آگے نہیں کھڑے ہوئے راوی کہتا ہے کہ میں نے ابو سہل سے پوچھا کہ اس کی کیا وجہ تھی انہوں نے
کی وجہ میرے خیال میں یہ تھی کہ جگہ تنگ تھی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور ابن مندہ اور ابو موسیٰ نے کہا ہے کہ ان کا
صحیح نہیں۔

۴۰۳۸۔ حضرت عمروؓ

حضرت عمروؓ۔ ان کا نسب نہیں بیان کیا گیا۔ ان کا نام جعیل تھا نبیؐ نے ان کا نام عمرو رکھا ہم ان کا تذکرہ جیم کی رو
چکے ہیں۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۴۰۳۹۔ حضرت عمروؓ

حضرت عمروؓ۔ ان کا نسب بھی نہیں بیان کیا گیا۔ عمرو بن شعیب نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے نبیؐ نے فتح مکہ کے دن خطبہ پڑھا تو ایک شخص جس کا نام عمرو تھا کھڑے ہوئے اور انہوں نے کہا کہ یا رسول اللہؐ میں اپنے ایک چچا کے ہمراہ ایک روز چلا جا رہا تھا ان کو زمین کی تپش زیادہ محسوس ہوئی تو انہوں نے مجھ سے کہا کہ اپنی جوتیاں مجھے دے دے میں نے کہا اس شرط پر دیتا ہوں کہ اپنی لڑکی کا نکاح میرے ساتھ کر دو انہوں نے کہا اچھا میں نے اپنی جوتیاں ان کو دے دیں تھوڑی دیر تک وہ میری جوتیاں پہن کر چلے بعد اس کے میری جوتیاں اتار دیں رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اس لڑکی کا خیال تم چھوڑ دو کیونکہ تمہارے لئے اس میں بھلائی نہیں ہے۔ پھر انہوں نے کہا کہ میں نے زمانہ جاہلیت میں نذر کی تھی آپ نے فرمایا کہ معصیت کے متعلق نذر صحیح نہیں نہ اس چیز میں جو آدمی کے اختیار میں نہ ہو ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور کئی آدمیوں نے اس حدیث کو عمرو بن شعیب سے روایت کیا ہے یہ سب لوگ کہتے ہیں کہ ان کا نام کردم تھا اور بعض لوگوں نے ان کے چچا کا نام ابوثعلبہ بیان کیا ہے۔

عمرو نام کے صحابہ کا ذکر مکمل ہوا۔ اللہ کے اس احسان پر اسی اللہ کی تعریف اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی آل اور اصحاب پر اللہ کی رحمتیں اور برکتیں ہوں۔

۴۰۴۰۔ حضرت عمرانؓ بن تیم

حضرت عمرانؓ بن تیم۔ بعض لوگ ان کو عمران بن ملحان اور بعض عمران بن عبداللہ کہتے ہیں۔ کنیت ان کی ابورجاء ہے۔ عطاردی ہیں یعنی بنی عطارد بن عوف بن کعب بن سعد بن زید مناۃ بن تیم تمیمی عطاردی کے خاندان سے ہیں۔ مخضرم (مخضرم اصطلاح میں ان لوگوں کو کہتے ہیں جو رسول اللہؐ کے عہد میں مسلمان ہو چکے ہوں مگر آپ سے ملے نہ ہوں۔ نیز یہ بھی کہا گیا ہے کہ جس نے اسلام اور جاہلیت کا زمانہ دیکھا ہو۔) ہیں انہوں نے جاہلیت کا زمانہ بھی پایا تھا اور اسلام کا بھی۔
نبیؐ کے عہد میں اسلام لے آئے تھے مگر آپ کو دیکھا نہ تھا اور بعض لوگوں کا قول ہے کہ یہ فتح مکہ کے بعد اسلام لائے۔ جریر بن حازم نے ابورجاء عطاردی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے ہم نے نبیؐ کی آمد کی خبر سنی اس وقت ہم اپنے مال کے پاس بیٹھے ہوئے تھے پس ہم وہاں سے بھاگے اثنائے راہ مجھے ایک ہرن کے پیر ملے میں نے ان کو اٹھا لیا اور ان کو بھگو یا پھر ایک مٹھی بھر جو میں مل گئے ہم نے ان کو پیسا بعد اس کے ایک دیگچی میں اس کو ڈال دیا پھر اپنے ایک اونٹ کی ہم نے فصد لی اور اس کا خون بھی شریک کیا اور اس کو پکایا زمانہ جاہلیت میں سب سے زیادہ لذیذ کھانا یہی تھی جو ہم نے کھایا۔ راوی کہتا ہے میں نے پوچھا کہ اے ابورجاء خون کا مزہ کیسا ہوتا ہے انہوں نے کہا کہ میٹھا ابوعمرو بن علاء کہتے تھے میں نے ابورجاء عطاردی سے پوچھا کہ تم کو زمانہ جاہلیت کا کوئی واقعہ یاد ہو انہوں نے کہا ہاں مجھے بسطام بن قیس کے قتل کا واقعہ یاد ہے اصمعی نے لکھا ہے کہ بسطام کے قتل کا واقعہ اسلام سے کچھ پہلے ہوا ہے اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ یہ واقعہ بعثت کے بعد کا ہے۔ ان کا شمار تابعین کے اعلیٰ طبقہ میں ہے۔ اکثر روایتیں ان کی حضرت عمر اور حضرت علی اور ابن عباس اور سمرہ سے ہیں۔ یہ ثقہ تھے ان سے لوگوں نے حدیث کی روایت کی ہے ان

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سے ایوب سختیانی وغیرہ نے روایت کی ہے ابو رجاء نے کہا ہے کہ جب نبیؐ مبعوث ہوئے تو میں اونٹ چرا رہا تھا ہم سب کے خوف سے بھاگے ہم سے بیان کیا گیا کہ یہ شخص یعنی نبیؐ صرف یہ چاہتے ہیں کہ تم لوگ اللہ کے ایک ہونے اور محمد اللہ ہونے کی شہادت دو جو شخص ان دونوں باتوں کی شہادت دیتا ہے اس کی جان اور اس کا مال محفوظ ہو جاتا ہے یہ سن اسلام لے آئے۔ ہمیں ابو جعفر بن سمین نے اپنی سند یونس بن بکیر تک پہنچا کر خبر دی وہ خالد بن دینار سے روایت کر انہوں نے کہا ابو رجاء عطاردی سے پوچھا کہ تم لوگ زمانہ جاہلیت میں بھی ماہ حرام کی تعظیم کرتے تھے انہوں نے کہا ہاں ج کا مہینہ آتا تھا تو ہم لوگ اپنے ہتھیار میان میں رکھ دیتے تھے حتیٰ کہ اگر کوئی شخص اپنے باپ کے قاتل کو سوتا ہوا بھی دیک جگاتا نہ تھا اور اگر کوئی شخص حرم کی لکڑی لے کر اپنے گلے میں ڈال لیتا پھر وہ کسی ایسے شخص کے پاس پہنچ جاتا جس کے باپ قتل کیا ہوتا تو وہ اس سے کچھ نہ بولتا کسی نے پوچھا کہ جب نبیؐ مبعوث ہوئے اس وقت تم کیا کام کرتے تھے تو انہوں میں اس زمانہ میں اونٹ چراتا تھا اور ان کا دودھ دوہا کرتا تھا۔ ابو رجاء عطاردی کی وفات ۱۰۵ھ میں اور بقول بعض ۱۰۸ ایک سو بتیس سال اور بقول بعض ایک سو بیس سال زندہ رہے سر میں خضاب لگاتے تھے اور ڈاڑھی کو ویسا ہی سفید چھوڑ دیا جنازہ میں حسن بصری بھی تھے اور فرزدق شاعر بھی تھے فرزدق نے حسن بصری سے کہا کہ اس جنازہ میں سب سے اچھا شریک ہے اور سب سے برا آدمی بھی شریک ہے حسن بصری نے کہا (یہ ٹھیک نہیں ہے) میں سب سے اچھا نہیں ہوں سے برے نہیں ہو ہاں یہ بتاؤ کہ تم نے اس دن کے لئے کیا سامان کیا ہے فرزدق نے کہا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی شہاد شعر پڑھے۔

الم تر ان الناس مات کبیرھم وقد کان قبل البعث بعث محمد
ولم یغن عنہ عیش سبعین حجۃ وستین لما بات غیر موسد

اے مخاطب کیا تو نہیں جانتا کہ بڑے بڑے لوگ مر گئے۔ قیامت سے پہلے بعثت محمدؐ کی ہوئی۔ مگر ساٹھ برس کی ز کے بعد پڑھا نہیں جاتا۔

۴۰۴۱۔ حضرت عمرانؓ بن حجاج

حضرت عمرانؓ بن حجاج۔ محمد بن اسماعیل بخاری نے صحابہ میں ان کا ذکر کیا ہے مگر ان کی کوئی حدیث نہیں بیان تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۴۰۴۲۔ حضرت عمرانؓ بن حصین

حضرت عمرانؓ بن حصین بن عبید بن خلف بن عبد نہم بن حذیفہ بن جہمہ بن غاضرہ بن حبشیہ بن کعب بن عمرو خزاعی ابن مندہ اور ابو نعیم کا قول ہے اور ابو عمر نے کہا ہے کہ عبد نہم بیٹے ہیں سالم بن غاضرہ کے اور کلبی نے کہا ہے کہ عبد نہم بیٹے بن جہمہ کے اور باقی نسب میں سب کا اتفاق ہے ان کی کنیت ان کے بیٹے کے نام پر ابو نجید تھی ان کے بیٹے کا نام نجید خیبر کے سال اسلام لائے تھے اور رسول اللہؐ کے ساتھ غزوات میں شریک رہے۔ ان کو حضرت عمر بن خطاب نے بص

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ں کے لوگوں کو علم دین سکھائیں اور عبداللہ بن عامر نے ان کو بصرہ کا قاضی بنایا تھا چنانچہ یہ چند روز وہاں رہے بعد اس
ہوں نے استعفیٰ دے دیا۔ محمد بن سیرین نے بیان کیا ہے کہ میں نے بصرہ میں نبیؐ کے کسی صحابی کو نہیں دیکھا جو عمران بن
سے کسی کو افضل کہتا ہو بڑے مستجاب الدعوات تھے کسی فتنہ میں شریک نہیں ہوتے تھے۔ انہوں نے نبیؐ سے احادیث کی
کی ہے ان سے حسن بصری اور ابن سیرین وغیرہ نے روایت کی ہے۔ ہمیں اسمٰعیل اور ابراہیم وغیرہ نے اپنی سند محمد بن
ک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن بشار نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن جعفر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے
نے قتادہ سے انہوں نے حسن بصری سے انہوں نے عمران بن حصین سے روایت کر کے خبر دی کہ رسول اللہؐ نے داغ دینے
ع فرمایا ہے عمران کہتے تھے کہ ہم نے جب داغ دیا تو کچھ فائدہ نہ دیکھا جب یہ بیمار ہوئے تو فرشتے ان کو سلام کرتے تھے مگر
ں نے ان کو داغ دے دیا تو وہ سلام موقوف ہو گیا پھر چند روز کے بعد وہ جاری ہو گیا ان کو استسقائی بیماری تھی اور کئی برس
ری انہوں نے اس پر صبر کیا پھر ان کا شکم چاک کیا گیا اور اس سے چربی نکالی گئی پاخانہ کے لئے چار پائی میں سوراخ کر دیا
تھا یہی حالت ان کی تیس برس تک رہی۔ ایک مرتبہ ایک شخص ان کے پاس گیا اور کہنے لگا کہ اے ابونجید واللہ میں آپ کی
ت کو صرف اس وجہ سے نہیں آتا کہ آپ کی یہ حالت میں آ کر دیکھتا ہوں تو انہوں نے کہا کہ اے بھتیجے تم میرے پاس بیٹھو خدا
م جو حالت میری اللہ تعالیٰ کو پسند ہے وہی مجھے زیادہ محبوب ہے ۵۲ ہجری میں بمقام بصرہ انہوں نے وفات پائی ان کے سر
ڈاڑھی کے بال سفید تھے ان کی اولاد بصرہ میں تھے۔

۴۰۳۔ حضرت عمرانؓ بن طلحہ

حضرت عمرانؓ بن طلحہ بن عبیداللہ، قریشی تیمی۔ ان کا نسب ان کے والد کے تذکرہ میں بیان ہو چکا ہے۔ ان کی والدہ حمنہ
جحش تھیں۔ بعض لوگوں نے کہا کہ یہ نبیؐ کے عہد میں پیدا ہو چکے تھے۔ طلحہ بن عبیداللہ سے روایت ہے وہ کہتے تھے کہ رسول اللہؐ
میرے لڑکوں کے نام موسیٰ اور عمران رکھے۔ بعد واقعہ جمل کے عمران بصرہ میں حضرت علی بن ابی طالب کے پاس گئے اور اپنے
کی املاک کی بابت ان سے گفتگو کی حضرت علی نے ان کے والد کی املاک ان کو واپس کر دیں۔ محمد بن سعد نے کہا ہے کہ مدینہ
تابعین کے طبقہ اعلیٰ میں عمران بن طلحہ بن عبیداللہ تھے ان کی والدہ حمنہ بنت جحش بن رئاب تھیں۔ عمران بن طلحہ کے لڑکے
اللہ اور اسحاق اور محمد اور حمید تھے اور ان لڑکوں کے بھی اولاد تھی مگر یہ سب لوگ گذر گئے اور کوئی باقی نہیں رہا۔ ان کا تذکرہ ابن
ہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۴۰۴۔ حضرت عمرانؓ بن عاصم ضبعی

حضرت عمرانؓ بن عاصم ضبعی۔ ابو جمرہ یعنی نصر بن عمران ضبعی شاگرد حضرت ابن عباس کے والد ہیں بعض لوگوں نے ان کو
صحابہ میں ذکر کیا ہے اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ان کا صحابی ہونا صحیح نہیں۔ بصرہ میں قاضی تھے ان سے ان کے بیٹے نے اور ابو
تیاح وغیرہم نے روایت کی ہے اور یہ خود عمران بن حصین سے روایت کرتے ہیں۔ حماد بن سلمہ نے ابوجمرہ سے انہوں نے اپنے
الد سے روایت کی ہے کہ نبیؐ کی وفات ترسیٹھ برس کی عمر میں ہوئی تھی۔ اس کو حماد نے بھی روایت کیا ہے مگر صحیح ابو جمرہ ہے نہ ابو

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

حمزہ۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۰۴۵۔حضرت عمرانؓ بن عمیر

حضرت عمرانؓ بن عمیر۔علی بن سعید نے ان کا تذکرہ افراد صحابہ میں لکھا ہے مگر ان کی کوئی حدیث نقل نہیں کی۔ان کا ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

۴۰۴۶۔حضرت عمرانؓ بن عویم

حضرت عمرانؓ بن عویم۔اور بعض لوگ ان کو ابن عویمر کہتے ہیں ان کا ذکر اسامہ ہذلی کی حدیث میں ہے ابوالملیح نے والد سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے ہم میں ایک شخص تھے جن کو لوگ حمل بن مالک کہتے تھے ان کی دو بیویاں تھیں ایک ہذ دوسری عامریہ ہذلیہ نے عامریہ کے شکم پر خیمہ کا ایک ستون مار دیا جس سے حمل ساقط ہو گیا پس میں مارنے والے عورت کو اللہ کے پاس لے گیا اور اس کے ساتھ اس کا بھائی بھی تھا جس کو لوگ عمران بن عویم کہتے ہیں ان لوگوں نے جب رسول اللہ پورا قصہ بیان کیا تو آپ نے فرمایا کہ دیت دینا چاہیے عمران نے کہا یارسول اللہ کیا ہم اسے بچہ کی دیت دیں جس نے نہ کچھ پیا نہ رویا یہ تو معاف ہونا چاہیے یہ حدیث کئی جگہ بیان ہو چکی ہے۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۴۰۴۷۔حضرت عمرانؓ بن فصیل

حضرت عمرانؓ بن فصیل بن عائذ۔ان کا تذکرہ حافظ بن یسین نے ان صحابہ میں کیا ہے جو ہرات میں آئے تھے بیان عمران بن فصیل نے اپنے والد سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں میں اپنی قوم کے ساتھ نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوا تھا آپ نے بہت عزت کی تھی میں نے آپ سے عرض کیا تھا کہ آپ کو قسم ہے اس ذات جس نے آپ کو نبوت اور ایمان سے ممتاز کیا اور آپ کے ذریعہ سے اور ایمان کی وجہ سے عزت دی بتایئے کہ سب سے بہتر ذریعہ اللہ کے تقرب کا کیا ہے آپ نے فرمایا یہ کہ کے حکم کو ہر چیز پر مقدم سمجھو اور اس کی تابعداری کرو اور جھوٹ نہ بولو اور امر حق میں ہر شخص کی مدد کرو اور لوگوں کے ساتھ ایسا کرو جیسا کہ اپنے ساتھ چاہتے ہو اور شک اور شبہ کی باتیں چھوڑ دو اور جہاں تک تم سے ہو سکے بھلائی کرو پھر عمران رسول اللہ خدمت میں رہے یہاں تک کہ وفات پائی اور نبیؐ نے ان کی نماز جنازہ پڑھی اور ان کو دفن کیا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ابن م یہ کہنا کہ ہرات میں آئے تھے غلط ہے ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۰۴۸۔حضرت عمیرؓ مولیٰ ابی اللحم

حضرت عمیرؓ ابی اللحم غفاری کے غلام تھے۔خیبر میں جب یہ شریک ہوئے تو اس وقت غلام تھے لہٰذا رسول اللہؐ نے ان کو نہیں دیا مگر ہاں آپ نے ان کو کچھ بطور خود دے دیا تھا ایک تلوار ان کو دی تھی ان سے یزید بن ابی عبید اور محمد بن زید بن مہاجر قنفذ اور محمد بن ابراہیم بن حارث نے روایت کی ہے حفص بن غیاث نے محمد بن زید بن مہاجر سے انہوں نے عمیر مولیٰ ابی اللحم روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں حنین میں نبیؐ کے ہمراہ شریک تھا اور اس وقت میں غلام تھا میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہؐ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بھی کچھ حصہ دیجئے تو آپ نے مجھے ایک تلوار دی اور فرمایا کہ اس کو گلے میں لٹکا لو۔ اور مجھے آپؐ نے کچھ فالتو قسم کا سامان دیا۔ مگر حصہ نہیں دیا اسی طرح ابونعیم نے ہشام بن سعد سے انہوں نے محمد بن زید سے حنین کے ذکر میں روایت کیا ہے مگر اور لوگ خیبر کا واقعہ کہتے تھے ہم سیا براہیم بن محمد وغیرہ نے اپنی اسناد ابوعیسیٰ تک پہنچا کر بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے قتیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے بشر بن فضل نے محمد بن زید سے انہوں نے عمیر مولی ابی اللحم سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے میں خیبر میں رسول اللہؐ کے ہمراہ اپنے مالک کے ساتھ تھا مالک نے میرے لئے رسول اللہؐ سے کہا اور یہ بھی کہا کہ میں غلام ہوں [1] تو آپ نے مجھے ایک تلوار دلوائی وہ تلوار اتنی بڑی تھی کہ میں نے جو اس کو باندھا تو زمین پر گھسٹتی جاتی تھی پس آپ نے حکم دیا کہ مجھے اور کوئی چیز دے دی جائے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(الف) ۴۰۴۹۔ حضرت عمیرؓ بن اخرم

حضرت عمیرؓ بن اخرم۔ ان کا تذکرہ اسید بن ابی ایاس کے نام میں ہو چکا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

(ب) ۴۰۴۹۔ حضرت عمیرؓ بن اسد حضرمی

حضرت عمیرؓ بن سعد۔ حضرمی شامی ان سے جبیر بن نفیر نے ایک مرفوع حدیث جھوٹ کے بارے میں روایت کی ہے کہ جھوٹ بولنا خیانت ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۴۰۵۰۔ حضرت عمیرؓ بن افصی

حضرت عمیرؓ بن افصی اسلمی۔ حضرت ابوہریرہ نے روایت کی ہے کہ عمیر بن افصی قبیلہ اسلم کے چند لوگوں کے ہمراہ آئے اور انہوں نے کہا کہ یارسول اللہ ہم لوگ سرداران عرب سے ہیں دشمن کا مقابلہ تیز نیزوں اور مضبوط زرہوں کے ساتھ کرتے ہیں۔ جو ہم سے لڑتا ہے اس کو ہم موت کے گھاٹ اتار دیتے ہیں اور ایک طویل حدیث انہوں نے انصار کے فضائل میں بیان کی اور یہ کہ رسول اللہؐ نے عمیر کو اور ان کے ساتھیوں کو ایک تحریر لکھ دی تھی جس کو ہم نے اس سبب سے ترک کر دیا کہ اس کے الفاظ بہت غریب اور راویوں کے سبب سے غلط ہو گئے تھے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۰۵۱۔ حضرت عمیرؓ بن امیہ

حضرت عمیرؓ بن امیہ۔ یزید بن ابی حبیب نے اسلم بن یزید اور یزید بن اسحاق سے روایت کی ہے وہ دونوں عمیر بن ابی امیہ سے نقل کرتے تھے کہ ان کی ایک بہن مشرکہ تھیں وہ نبیؐ کے پاس جانے کے متعلق بہت ستایا کرتی تھیں ایک روز انہوں نے اپنی بہن کو مخفی طور پر قتل کر دیا ان کی بہن کے بیٹوں نے جو اپنی ماں کو مقتول پایا تو انہوں نے بہت شور مچایا عمیر کو یہ اندیشہ پیدا ہوا کہ یہ لوگ کسی اور کو ناحق قتل کر دیں گے تو وہ نبیؐ کے پاس گئے اور سب واقعہ آپ سے بیان کیا آپ نے فرمایا کہ کیا تم نے اپنی بہن کو قتل کر دیا انہوں نے کہا ہاں آپ نے فرمایا کیوں انہوں نے کہا اس وجہ سے کہ وہ مجھے آپ کے پاس آنے کے متعلق بہت

---

[1] مال غنیمت میں غلام کا حصہ نہیں ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ستایا کرتی تھیں پس نبیؐ نے ان کی بہن کے بیٹوں کو بلوا بھیجا اور ان سے پوچھا کہ تمہاری ماں کو کس نے قتل کیا ہے ان لوگوں نے اور شخص کا نام بتا دیا نبیؐ نے ان سے سب واقعہ بیان کر دیا اور ان کا خون معاف کر دیا اور ان سب لوگوں نے نہایت خوشی سے اس منظور کر لیا۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے کیا ہے اور ابوعمر نے ان کا نسب نہیں بیان کیا صرف یہ کہا ہے کہ ان کا نام عمیر خطمی اور اس قصہ کو انہوں نے بھی بیان کیا ہے عمیر بن خرشہ بن امیہ بن عامر بن خطمہ خطمی قاری۔ انہوں نے اس یہودیہ کو قتل کیا تھا جو کی ہجو کیا کرتی تھی۔

۴۰۵۲۔ حضرت عمیرؓ بن اوس انصاری

حضرت عمیرؓ بن اوس بن عتیک بن عمرو بن عبدالأعلم بن عامر بن زعوراء بن جشم بن حارث بن خزرج بن عمرو۔ یہ نبیت انصاری اوسی۔ زعورا عبدالاشہل کے بھائی تھے۔ عبدالاشہل وہی قبیلہ ہے جس سے سعد بن معاذ تھے یہ عمیر احد میں اور اس کے بعد کے غزوات میں شریک تھے۔ یہ عمیر مالک اور حارث فرزندان اوس کے بھائی تھے۔ یہ عمیر جنگ یمامہ میں شہید ہوئے تھے کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۰۵۳۔ حضرت عمیرؓ والد ابی بکر

حضرت عمیرؓ ابوبکر کے والد ہیں ان سے ان کے بیٹے ابوبکر نے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے فرمایا اللہ عزوجل نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ میری امت کے تین ہزار آدمی بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوں گے عمیر نے کہا یارسول اللہ اس تعداد کو اور بڑھا رسول اللہؐ نے اپنے دونوں ہاتھوں سے اشارہ کیا (یعنی دس ہزار) عمیر نے کہا یارسول اللہ اور زیادہ کیجئے تو حضرت عمر[1] نے کہا کہ اے عمیر بس کرو عمیر نے کہا اے ابن خطاب تم کو اس میں کیا دخل ہے تمہارا کیا حرج ہے اگر اللہ ہمیں جنت میں داخل کر حضرت عمر نے کہا اگر اللہ چاہے تو ایک چشم زدن میں سب کو جنت میں داخل کر دے نبیؐ نے فرمایا کہ عمر سچ کہتے ہیں۔ ان کا تذ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۰۵۴۔ حضرت عمیرؓ (ابوبہیسہ)

حضرت عمیرؓ۔ کنیت ان کی ابوبہیسہ ہے۔ ان کی حدیث یہ ہے کہ یہ کہتے تھے میں نے عرض کیا یارسول اللہ وہ کون سی چیز جس کا کسی مانگنے والے کو نہ دینا جائز نہیں آپ نے فرمایا کہ پانی اور نمک ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ نمک کا ذکر حدیث میں محفوظ نہیں ہے۔

۴۰۵۵۔ حضرت عمیرؓ بن ثابت انصاری

حضرت عمیرؓ بن ثابت بن کلفہ بن ثعلبہ بن عوف انصاری۔ کنیت ان کی ابوحبہ ہے۔ یحییٰ بن یونس نے اور سعید نے ان کا اسی طرح بتایا ہے مگر اور لوگوں نے اختلاف کیا ہے جو اوپر بیان ہو چکا ہے۔ ہم عنقریب ان کا تذکرہ انشاء اللہ تعالیٰ کنیت کے

---

1. حضرت عمر کے منع کرنے کی وجہ یہ تھی کہ مبادا ایسی حدیثوں کو سن کر لوگ عمل ترک کر دیں

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

نہیں کریں گے ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۰۵۶۔ حضرت عمیرؓ بن ثابت بن نعمان انصاری

حضرت عمیرؓ بن ثابت بن نعمان۔ کنیت ان کی ابوضیاح تھی۔ انصاری ہیں۔ ان کا تذکرہ کنیت کے باب میں آئے گا۔

ابوضیاح: ضاد معجمہ اور یا جس کے نیچے دو نقطے ہیں کے ساتھ ہے۔ یہ ابن ماکولا کا قول ہے۔

۴۰۵۷۔ حضرت عمیرؓ بن جابر کندی

حضرت عمیرؓ بن جابر بن عاضرہ بن اشرس کندی۔ صحابی ہیں۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے۔

۴۰۵۸۔ حضرت عمیرؓ بن جدعان

حضرت عمیرؓ بن جدعان۔ جعفر مستغفری نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور انہوں نے قتادہ سے انہوں نے حسن بصری سے انہوں نے ابوساسان یعنی حضین بن منذر سے انہوں نے مہاجر بن قنفذ سے انہوں نے عمیر بن جدعان سے روایت کی ہے کہ انہوں نے رسول اللہؐ کو سلام کیا اس وقت آپ وضو کر رہے تھے آپ نے سلام کا جواب نہ دیا جب وضو سے فراغت کر چکے تو سلام کا جواب دیا اور فرمایا کہ اس وقت میں نے جواب اس سبب سے نہ دیا تھا کہ بغیر وضو کے میں نے اللہ کا نام لینا اچھا نہ سمجھا۔ یہ روایت جعفر نے عمیر سے اسی طرح نقل کی ہے حالانکہ یہ روایت قنفذ بن عمیر سے ہے عمیر نے تو میرے خیال میں زمانہ بعثت پایا ہی نہیں۔ یہ عمیر عبداللہ بن جدعان کے بھائی ہیں واللہ اعلم۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۰۵۹۔ حضرت عمیرؓ بن جودان عبدی

حضرت عمیرؓ بن جودان عبدی۔ ان سے محمد بن سیرین نے اور ان کے بیٹے اشعث بن عمیر نے روایت کی ہے یہ صحابی تھے ہیں نبیؐ سے مرسل روایت کرتے ہیں اور بعض لوگ ان کو صحابی کہتے ہیں۔ ہمیں یحییٰ بن محمود نے اجازۃً اپنی سند ابوبکر یعنی احمد بن عمرو تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوبکر بن ابی شیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن فضیل نے عطاء بن سائب سے انہوں نے اشعث بن عمیر سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے قبیلہ عبدالقیس کا وفد نبیؐ کے حضور میں آیا جب ان لوگوں نے واپسی کا ارادہ کیا تو کہنے لگے کہ جو باتیں ہم لوگوں نے نبیؐ سے سنی ہیں سب یاد کر لی ہیں اب نبیذ کے بارے میں آپ سے پوچھنا چاہئے اس کے بعد پوری حدیث بیان کی ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۴۰۶۰۔ حضرت عمیرؓ بن حارث ازدی

حضرت عمیرؓ بن حارث ازدی۔ کنیت ان کی ابوظبیان تھی۔ ابن شاہین نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور انہوں نے اپنی سند کے ساتھ اسمٰعیل بن خالد ازدی سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے خضیر بن عبداللہ سے انہوں نے ابوظبیان یعنی عمیر بن حارث ازدی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نبیؐ کے حضور میں اپنی قوم کے چند لوگوں کے ہمراہ جن میں حجر بن مرقع یعنی ابوسبرہ اور مخنف اور عبداللہ فرزندان سلیم اور عبد شمس بن عفیف بن زہیر بھی تھے جن کا نام نبیؐ نے عبداللہ رکھا اور جندب بن زہیر اور جندب

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بن کعب اور حارث بن حارث اور زہیر بن مخشی اور حارث بن عامر بھی تھے ان لوگوں کو نبیؐ نے ایک تحریر لکھ دی تھی جس کا یہ تھا قبیلہ غامد کے جو لوگ مسلمان ہو گئے ہیں ان کے حقوق وہی ہیں جو اور مسلمانوں کے ہیں ان کا جان و مال حرام ہے نہ گھر سے نکالے جائیں نہ ان سے خراج لیا جائے اور جس شخص کے پاس جو زمین ہے وہ اس کا مالک ہے۔ ان کا تذکرہ نے لکھا ہے۔

۴۰۶۱۔ حضرت عمیرؓ بن حارث انصاری

حضرت عمیرؓ بن حارث بن ثعلبہ بن حارث بن حرام بن کعب بن غنم بن کعب بن سلمہ بن سعد انصاری خزرجی سلمی۔ شریک تھے یہ موسیٰ بن عقبہ کا قول ہے۔ ہمیں عبیداللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند یونس بن بکیر تک پہنچا کر خبر دی وہ ابن اسحا ان لوگوں کے نام میں جو خاندان بنی سلمہ سے غزوہ بدر میں شریک تھے عمیر بن حارث بن ثعلبہ کا نام بھی نقل کرتے ہیں تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ موسیٰ بن عقبہ کہتے تھے ان کا نسب اس طرح ہے عمیر بن حارث بن لبدہ بن حارث بن حرام یہ عمیر بیعت عقبہ اور غزوہ بدر و احد میں شریک تھے اور ابن کلبی نے کہا ہے کہ لوگ ان کو مقرن کہا کرتے کی یہ تھی کہ واقعہ بعاث میں یہ سب قیدیوں کو یکجا کیا کرتے تھے۔

۴۰۶۲۔ حضرت عمیرؓ بن حارث لبدۃ

حضرت عمیرؓ بن حارث بن لبدہ بن ثعلبہ بن حارث بن حرام بن کعب۔ جعفر نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور انہوں نے کے ساتھ ابن اسحاق سے روایت کی ہے کہ عمیر بن حارث بن حرام جو انصار کے قبیلہ اوس سے تھے غزوہ بدر میں شریک تھے لوگوں کا بیان ہے کہ بیعت عقبہ اور احد میں بھی شریک تھے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے اسی طرح لکھا ہے۔ اور کہا ہے کہ ان حافظ ابوعبداللہ یعنی ابن مندہ نے بھی لکھا اور انہوں نے عمیر بن حارث کہا ہے۔ گویا کہ یہ ان کے علاوہ ہیں۔

میں کہتا ہوں کہ ابوموسیٰ کا عمیر کے نسب میں (حارث بن لبدۃ) کہنا ظاہر کرتا ہے کہ یہ پہلا ہی تذکرہ ہے۔ اگرچہ نے بھی ان عمیر کے نسب میں لبدہ کا ذکر نہیں لیکن ابوعمر تو موسیٰ بن عقبہ کے ذریعے (ابن حارث بن لبدۃ بن ثعلبہ) پہلے نقل کر چکے ہیں پھر ابوموسیٰ کا یہ کہنا کہ ابن مندہ نے ان کا پورا نسب بیان نہیں کیا درست نہیں۔ اگر ابوموسیٰ غور کرتے کے مغازی میں لبدۃ کا نام ضرور پاتے۔ البتہ ابن اسحاق لبدۃ کا نام ساقط کر دیا ہے۔ اور اہل نسب میں اس قسم کا اختلاف رہتا ہے۔ اور ابوموسیٰ کا ان کو قبیلہ اوس سے قرار دینا یہ ان وہم ہے کیونکہ ان نسب حرام بن کعب تک پہنچتا ہے اور یہ نسب معروف ترین نسب ہے۔ اور ان میں سے صحابہ کی ایک جماعت ہے۔ واللہ اعلم

۴۰۶۳۔ حضرت عمیرؓ بن حبیب بن حباشہ

حضرت عمیرؓ بن حبیب بن حباشہ اور بعض لوگ ان کو خماشہ کہتے ہیں وہ بیٹے تھے جو بیر عبید بن عثان بن عامر بن انصاری خطمی ہیں۔ ابو جعفر خطمی محدث کے دادا ہیں ابو جعفر کا نام عمیر بن یزید بن عمیر تھا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ یہ ان لوگو جنہوں نے رسول اللہؐ سے درخت کے نیچے بیعۃ الرضوان کی تھی ان کا نسب اوپر ان کے والد کے نام میں گذر چکا ہے

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہؐ کی حیات میں وفات پاچکے تھے اور رسول اللہؐ نے ان کی قبر پر جب کہ یہ دفن ہو چکے تھے نماز پڑھی تھی۔ابوجعفر نے روایت کی ہے کہ میرے دادا عمیر بن حبیب ان لوگوں میں تھے جنہوں نے درخت کے نیچے بیعت کی تھی وہ کہتے تھے کہ اے میرے بیٹے بے وقوفوں کی ہم نشینی سے پرہیز کرو کیونکہ ان کی ہم نشینی ایک مرض ہے جو شخص بے وقوف کی بات پر درگذر کرتا ہے تو وہ اپنی بے وقوفی پر اصرار کرتا ہے اور جو شخص بے وقوف سے دوستی کرتا ہے وہ پشیمان ہوتا ہے اور جو شخص کسی بے وقوف شخص کی ادنیٰ بات سے بیزار نہ ہوگا وہ بہت باتوں سے ضرور بیزار ہو جائے گا اور جب تم میں سے کوئی شخص امر بالمعروف یا نہی عن المنکر کا ارادہ کرے تو اس کو چاہئے کہ پہلے ہی سے اپنے کو تکلیف سہنے کے لئے آمادہ کرے اور ثواب کا یقین کرے اور جو شخص ثواب کا یقین رکھتا ہے اس کو تکلیف محسوس نہیں ہوتی۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۰۶۴۔حضرت عمیرؓ بن حرام انصاری

حضرت عمیرؓ بن حرام بن عمرو بن جموح بن یزید بن حرام بن کعب بن غنم بن کعب بن سلمہ،انصاری سلمی۔بدر میں شریک تھے یہ واقدی اور ابن کلبی اور ابن عمارہ کا قول ہے۔ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۰۶۵۔حضرت عمیرؓ بن حصین

حضرت عمیرؓ بن حصین۔اہل نجران سے ہیں یہ نجران کے ان لوگوں میں ہیں جو زمانہ ردت میں اسلام پر قائم رہے تھے ان کا تذکرہ ابوعلی نے ابوعمر پر استدراک کرنے کے لئے لکھا ہے۔

۴۰۶۶۔حضرت عمیرؓ بن حمام انصاری

حضرت عمیرؓ بن حمام بن جموح بن زید بن حرام،انصاری سلمی۔ان کا نسب اوپر گذر چکا ہے۔غزوۂ بدر میں شریک تھے۔یہ موسیٰ بن عقبہ کا قول ہے اور اسی غزوۂ بدر میں یہ شہید ہوئے انصار میں پہلے شہید یہی ہیں۔رسول اللہؐ نے ان کے اور عبیدہ بن حارث مطلبی کے درمیان میں مواخات کرادی تھی یہ دونوں غزوۂ بدر میں شہید ہوئے۔ابن اسحاق نے کہا ہے کہ رسول اللہؐ نے بدر کے دن فرمایا کہ جو شخص آج لڑے گا اور خدا کی راہ میں مارا جائے گا وہ جنت میں داخل ہوگا عمیر اس وقت صف میں کھڑے ہوئے تھے ان کے ہاتھ میں کچھ کھجوریں تھی یہ ان کو کھا رہے تھے یہ ارشاد نبوی سنتے ہی انہوں نے کہا کہ بخ بخ (ایک کلمہ خوشی کا ہے) میرے اور جنت کے درمیان میں صرف اتنا ہی فصل ہے کہ یہ لوگ مجھے قتل کر دیں یہ کہہ کر انہوں نے کھجوریں ہاتھ سے پھینک دیں اور تلوار اٹھا کر لڑنے لگے اور یہ اشعار کہتے جاتے تھے۔

رکضا الی اللہ بغیر زاد — الا التقی وعمل المعاد
والصبر فی اللہ علی الجہاد — ان التقی من اعظم السداد
وخیر ما قادالی الرشاد — وکل حی فالی نفاد

اللہ کی طرف سواء پرہیزگاری اور آخرت کے اور کچھ زادراہ نہیں لے جاتا۔اور اللہ کی راہ میں جہاد پر صبر کرتا ہوں بیشک پرہیزگاری عمدہ چیز ہے اور سب سے بہتر ہدایت کی طرف رہنما ہے اور سب زندہ فنا ہونے والے ہیں۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

پھر انہوں نے حملہ کیا اور برابر لڑتے رہے یہاں تک کہ شہید ہوئے ان کو خالد بن اعلم نے قتل کیا۔ ان کا تذکرہ ابونعیم او
اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۰۶۷۔ حضرت عمیرؓ بن رباب

حضرت عمیرؓ بن رباب بن حذیفہ بن مہشم بن سعید بن سہم۔ یہ کلبی اور ابن اسحاق کا قول ہے اور واقدی نے کہا ہے کہ
بیٹے ہیں رباب بن حذافہ بن سعید بن سہم کے اور زبیر نے کہا ہے کہ رباب بن مہشم کی اولاد سے عمیر بن رباب بن مہشم بن
سہم قریشی سہمی تھے۔ سابقین اسلام میں سے تھے ان لوگوں میں سے تھے جنہوں نے حبش اور مدینہ کی طرف ہجرت کی تھ
التمر میں حضرت خالد بن ولید کے ہمراہ ابوبکر صدیق کی خلافت میں شہید ہوئے تھے۔ ان کی کوئی اولاد نہ تھی اس کو جعفر نے
کے ساتھ ابن اسحاق سے روایت کیا ہے اور یونس اور بکائی اور سلمہ نے بھی ابن اسحاق سے اسی طرح روایت کی ہے۔ ان
ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

سعید بن سہم: سین کے ضمہ کے ساتھ ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ سین کے فتحہ کے ساتھ ہے۔ واللہ اعلم

۴۰۶۸۔ حضرت عمیرؓ بن زید احمر

حضرت عمیرؓ بن زید بن احمر۔ جعفر مستغفری نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ صحابی ہیں مگر ان کی کوئی حدیث
ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

۴۰۶۹۔ حضرت عمیرؓ سدوسی

حضرت عمیرؓ سدوسی۔ ابن قانع نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور اپنی سند کے ساتھ عمر بن عثان بن عمیر سے انہوں نے
سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے کہ وہ ایک برتن نبیؐ کے پاس لائے تھے جس میں آپ نے اپنا منہ دھویا
تھی اور ہاتھ دھوئے تھے۔ صاحب کتاب وحدان نے اپنی سند کے ساتھ عمرو بن عثان بن عبداللہ بن عمیر سدوسی سے
اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے کہ وہ ایک برتن نبیؐ کے پاس لائے الخ۔ اس سے معلوم ہوا
عمیر کے بیٹے عبداللہ صحابی ہیں اور یہی صحیح ہے۔

۴۰۷۰۔ حضرت عمیرؓ بن سعد

حضرت عمیرؓ بن سعد بن عبید بن نعمان بن قیس بن عمرو بن عوف۔ اس کو ابونعیم نے واقدی سے نقل کیا ہے اور ا
ہے کہ بعض لوگ ان کو عمیر بن سعد بن شہید بن عمرو بن زید بن امیہ بن زید انصاری کہتے ہیں ابن مندہ نے اسی نسب ک
انکو لاثانی کہا جاتا ہے۔ فلسطین میں رہتے تھے ابن کلبی نے کہا ہے کہ عمیر بن سعد بن عبید بن قیس بن عمرو بن زید بن
شریک تھے پھر اس کے بعد کہا ہے کہ عمیر بن سعد بن شہید بن عمرو بن زید بن امیہ بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو
زید بن مالک بن اوس انصاری اوسی ان کو حضرت عمرؓ بن خطاب نے ایک لشکر کا سردار بنا کر شام کی طرف بھیجا تھا

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ان کو دو شخص بنا دیا ہے۔ یہ عمیر فضلائے صحابہ اور زہاد میں سے تھے۔ اور ابن مندہ نے کہا ہے کہ عمیر بن سعید بن شہید بن عمرو بن زید بن امیہ انصاری۔ انکو لا ثانی یعنی صفات حمیدہ میں ان کا کوئی ثانی نہیں۔ یہ فلسطین جا کر رہے تھے اور وہاں ہی وفات پائی تھی۔ انہوں نے نبیؐ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا امراض میں تعدی نہیں ہوتی۔ ان سے ان کے بیٹے عبدالرحمٰن نے اور ابوطلحہ خولانی وغیرہما نے روایت کی ہے اور ابوعمر نے کہا ہے کہ عمیر بن سعد بن عبید بن نعمان انصاری یہی ہیں جن کی ماں کے دوسرے شوہر جلاس بن سوید تھے اور انہیں نے ان کو پرورش کیا تھا۔ ایک مرتبہ عمیر نے جلاس کو غزوہ تبوک میں یہ کہتے سنا کہ اگر وہ باتیں حق ہیں جو محمد بیان کرتے ہیں تو یقیناً میں گدھے سے بھی بدتر ہوں عمیر نے کہا میں اس بات کی شہادت دیتا ہوں کہ محمدؐ سچے ہیں اور بے شک تو گدھے سے بھی بدتر ہے عمیر کہتے تھے کہ چونکہ جلاس میرے باپ تھے انہوں نے مجھے پرورش کیا تھا اور میں نے انہیں ایسا کہا پس اگر میں اس کو نبیؐ سے مخفی رکھوں گا تو اندیشہ ہے کہ قرآن میں برائی نازل ہو جائے لہٰذا میں نے نبیؐ کو اس واقعہ کی خبر دے دی پس آپ نے جلاس کو بلوایا اور کہا کہ تم نے ایسا کہا تھا انہوں نے قسم کھالی اس کے بعد وحی نازل ہونے لگی تو سب لوگ چپ ہو گئے اور بوقت نزول وحی تمام صحابہ ایسا ہی کیا کرتے تھے جب وحی نازل ہو چکی تو رسول اللہؐ نے سر اٹھایا اور یہ آیت پڑھی یحلفون باللہ ما قالوا ولقد قالوا کلمۃ الکفر (خدا کی قسم کھاتے ہیں کہ انہوں نے نہیں کہا حالانکہ انہوں نے کفر کی بات کہی تھی) پس جلاس نے کہا کہ میں اللہ کے سامنے توبہ کرتا ہوں بے شک عمیر سچ کہتے ہیں۔ جلاس نے پہلے قسم کھائی تھی کہ میں عمیر کو خرچ نہ دیا کروں پھر انہوں نے اپنی قسم سے بھی رجوع کیا۔

عروہ نے بیان کیا ہے کہ عمیر نے اس کے بعد عوالی مدینہ میں سکونت اختیار کر لی تھی اور آخر وقت تک وہیں رہے ابن مندہ اور ابونعیم نے اس قصہ کو عمیر بن عبید کے نام میں ذکر کیا ہے ہم اس کو بھی انشاء اللہ تعالیٰ بیان کریں گے۔ باقی رہا اللہ تعالیٰ کا قول وما نقموا الا ان اغناھم اللہ ورسولہ من فضلہ (ان کو صرف اس بات کی عداوت ہے کہ اللہ نے اور رسول نے اللہ کے فضل سے ان کو غنی کر دیا) کا شان نزول یہ ہے کہ جلاس کا ایک غلام قبیلہ بنی عمرو بن عوف میں مارا گیا تھا بنی عمرو اس کی دیت دینے سے منکر تھے جب نبیؐ مدینہ میں تشریف لائے تو آپ نے بنی عمرو بن عوف سے اس کی دیت دلوائی ابن سیرین نے کہا ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو نبیؐ نے عمیر کا کان پکڑا اور فرمایا کہ اے لڑکے تیرا کان سچا ہے اللہ نے تیری تصدیق کی۔

حضرت عمر بن خطاب نے ان کو حمص کا حاکم مقرر کیا تھا اور اہل کوفہ کا بیان ہے کہ ابوزید جنہوں نے رسول اللہؐ کے عہد میں قرآن جمع کیا تھا ان کا نام سعد تھا اور وہ انہیں عمیر کے والد کہتے تھے مگر اور لوگوں نے اس سے اختلاف کیا ہے اور کہا ہے کہ ابوزید کا نام قیس بن سکن ہے لہٰذا ابوزید کو عمیر کا والد قرار دینا بعید از قیاس ہے۔ کیونکہ حضرت انس کہتے ہیں کہ وہ ابوزید میرے چچا تھے حضرت انس خاندان خزرج سے تھے اور یہ عمیر خاندان اوس سے ہیں۔ حضرت عمیر کی وفات ملک شام میں ہوئی حضرت عمر فرمایا کرتے تھے کہ کاش عمیر کا ایسا کوئی آدمی میرے پاس ہوتا کہ میں اس سے مسلمانوں کے کام میں مدد لیتا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

شہید: شین معجمہ کے ضمہ کے ساتھ ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۴۰۷۱۔ حضرت عمیرؓ بن سعد بن فہد

حضرت عمیرؓ بن سعد بن فہد۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ عمیر بن فہد عبدی ہیں۔ کنیت ان کی ابو الاشعث تھی۔ ہمیں ابو
بن ابی الحسن طبری نے اپنی سند کے ساتھ ابو یعلی سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابو بکر بن ابی شیبہ نے بیان کیا وہ
تھے ہمیں ابن فضیل نے عطاء بن سائب سے انہوں نے اشعث بن عمیر عبدی سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کر کے
وہ کہتے تھے کہ نبیؐ کے حضور میں عبد القیس کا وفد آیا جب وہ لوگ لوٹ کر جانے لگے تو انہوں نے آپس میں کہا کہ جو باتیں
نبیؐ سے سنیں وہ سب ہم نے یاد کر لی ہیں اب چلو نبیذ کا مسئلہ آپ سے پوچھیں چنانچہ سب لوگ حضرت کے پاس آئے اور
کہ یا رسول اللہ ہم ایک خراب آب و ہوا کے مقام میں ہیں وہاں شراب ہمارے مزاج کے موافق ہوتی ہے حضرت نے
شراب تم لوگ کس چیز کو کہتے ہو انہوں نے عرض کیا کہ نبیذ[1] کو حضرت نے پوچھا کہ نبیذ کس چیز میں بناتے ہو انہوں نے
میں آپ نے فرمایا نقیر میں نہ بنایا کرو

پس سب لوگ آپ کے پاس سے چلے گئے اور پھر باہم یہ گفتگو کی کہ واللہ ہماری قوم کے لوگ اس بات پر راضی نہ ہوں گے
چنانچہ پھر دوبارہ آ کر حضرت سے عرض کیا آپ نے فرمایا کہ نقیر میں مت بناؤ ورنہ (نشہ پیدا ہو جائے گا اور) کوئی کسی کو
مار دے گا جس سے وہ لنگڑا ہو جائے گا یہ سن کر وہ لوگ ہنسے آپ نے فرمایا ہنستے کیوں ہو ان لوگوں نے عرض کیا کہ قسم اس کی
نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے ایک مرتبہ ہم نے نقیر میں بنا کر نبیذ پی تو ہم میں سے ایک شخص نے اٹھ کر دوسرے کو مارا
وہ لنگڑا ہو گیا۔ ان کا تذکرہ ابو عمر اور ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے مگر ابو نعیم نے کہا ہے کہ ان کا نام عمیر بن سعد ہے بغیر کسی
لیکن ابو عمر اور ابو موسیٰ نے عمیر بن فہد کہا ہے اور بعض نے عمیر بن سعد بن فہد کہا ہے۔ واللہ اعلم

۴۰۷۲۔ حضرت عمیرؓ بن سعید

حضرت عمیرؓ بن سعید حمص میں حضرت عمر بن خطاب کی طرف سے عامل تھے ان کا تذکرہ ابو زکریا نے لکھا ہے اور ا
لکھا ہے کہ یہ عمیر بن سعد ہیں۔ ان کا تذکرہ سب لوگوں نے لکھا ہے مگر اس میں شک نہیں کہ ابو زکریا نے کسی غلط نسخہ سے
دھوکہ کھایا ہے واللہ اعلم۔

۴۰۷۳۔ حضرت عمیرؓ بن سعید بنو عمر بن عوف سے

حضرت عمیرؓ بن سعید۔ خاندان بنی عمرو بن عوف سے ہیں۔ یہ جلاس بن سوید کی بی بی کے بیٹے ہیں۔ ان کا تذکرہ ا
لکھا ہے اور کہا ہے کہ ابن شاہین نے ان کا ذکر کر کے بیان کیا ہے کہ ہم سے موسیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں عبد اللہ نے
کہتے تھے کہ ہم سے ابن سعد نے ایسا ہی بیان کیا میں کہتا ہوں کہ یہ دونوں تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھے ہیں حالانکہ یہ غلطی ہے

---

[1] نبیذ اس پانی کو کہتے ہیں جس میں کھجوریں بھگو دی جائیں۔

[2] لکڑی کا ایک ظرف ہوتا ہے جس میں شراب بنتی تھی اس وجہ سے ممانعت ہوئی چونکہ وہ شراب کا ظرف ہے لہٰذا اس میں بنانے سے نشہ پیدا ہو
جائے گا۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ی شخص ہیں اور ان کا نام عمیر بن سعد ہے۔ بغیر یاء کے ہے۔ ان کا تذکرہ اوپر ہو چکا ہے یہ حضرت عمرؓ کی طرف سے عامل تھے لاس کی بیوی کے بیٹے ہیں۔ ہم نہیں جانتے کہ ابوموسیٰ نے یہ جانتے ہوئے کہ یہ غلط ہے پھر بھی ان کا تذکرہ کیوں لکھا ہے؟

اعلم

۴۰۔ حضرت عمیرؓ بن سلمہ ضمری

حضرت عمیرؓ بن سلمہ۔ ضمری۔ صحابی ہیں۔ ان کا شمار اہل حجاز میں ہے ان کے صحابی ہونے میں اختلاف کیا گیا ہے۔ ہمیں بن محمود نے اجازۃً اپنی سند کے ساتھ ابوبکر بن ابی عاصم سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے یعقوب بن حمید نے عبدالعزیز بن ابی حازم سے انہوں نے یزید بن ہاد سے انہوں نے محمود بن ابراہیم سے انہوں نے عیسیٰ بن طلحہ سے انہوں نے عمیر بن سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے ایک روز ہم رسول اللہؐ کے ہمراہ روحا کے نواحی میں جا رہے تھے یکا یک ایک گورخر ی دیا جو زخمی تھا رسول اللہؐ سے اس کا ذکر کیا گیا آپ نے فرمایا اس کو چھوڑ دو عنقریب جس نے اس کو زخمی کیا ہے آئے گا اسی اثناء وہ شخص آ گیا جس نے اس کو زخمی کیا تھا وہ قبیلہ بہز کا ایک آدمی تھا اور اس نے عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ آپ کو اس گورخر کا اختیار رسول اللہؐ نے ابوبکر صدیق کو حکم دیا کہ اس کا گوشت سب رفقا کو تقسیم کر دو اس کے بعد آگے بڑھے تو ایک ہرن نظر آیا جو ایک ت کے سایہ میں پڑا ہوا تھا اور اس کے تیر لگا ہوا تھا نبیؐ نے فرمایا کہ اس کو کوئی شخص نہ چھیڑے لہٰذا کسی نے اس سے تعرض نہ کیا۔ ابی عاصم نے اس حدیث کو اسی طرح روایت کیا ہے اور حماد بن زید نے اور ہشیم نے اور لیث نے یحییٰ سے انہوں نے محمد بن ہم سے اسی طرح روایت کیا ہے اور مالک بن انس نے اور ابو اویس اور عبدالوہاب اور حماد بن سلمہ نے اس سے اختلاف ہے۔ ان سب نے کہا ہے کہ یحییٰ نے محمد سے انہوں نے عیسیٰ سے انہوں نے عمیر سے انہوں نے بہزی سے روایت کیا ہے۔ صحیح یہ کہ یہ حدیث عمیر بن سلمہ کی ہے وہ نبیؐ سے روایت کرتے ہیں اور بہزی جنہوں نے گورخر کا شکار کیا تھا ان کے صحابی ہونے میں ف نہیں ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۰۔ حضرت عمیرؓ (ابوسیارۃ)

حضرت عمیرؓ۔ کنیت ان کی ابوسیارہ متعی تھی۔ سعید نے ان کا نام اسی طرح ذکر کیا ہے اور کنیت کے باب میں ان کو ذکر کیا ہے یہ یالہ کے غلام تھے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

۴۰۔ حضرت عمیرؓ بن شبرمہ

حضرت عمیرؓ بن شبرمہ۔ عبید بن شریہ کے نام میں ان کا تذکرہ ہو چکا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

۴۰۔ حضرت عمیرؓ بن صابی

حضرت عمیرؓ بن صابی یشکری۔ مرہ کے بھائی تھے۔ حضرت خالد بن ولید کے ہمراہ مرتدین سے لڑنے کے لئے مدینہ سے تھے۔ ان کا تذکرہ ابن دباغ نے ابوعمر پر استدراک کرنے کے لئے لکھا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۴۰۷۸۔ حضرت عمیرؓ بن عامر انصاری

حضرت عمیرؓ بن عامر بن مالک بن خنساء بن مبذول بن عمرو بن غنم بن مازن بن نجار انصاری خزرجی۔ کنیت ان کی ابوداؤد
تھی۔ بدر میں شریک تھے۔ اس کو عروہ اور ابن شہاب اور ابن اسحاق نے بیان کیا ہے۔ ہمیں عبداللہ بن احمد نے اپنی سند سے
یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحاق سے شرکائے بدر کے ناموں میں روایت کر کے خبر دی کہ بنی خنساء بن مبذول سے
عمیر بن عامر بھی تھے۔

۴۰۷۹۔ حضرت عمیرؓ بن قتادہ لیثی

حضرت عمیرؓ ابن قتادہ بن سعد لیثی۔ مکہ میں رہتے تھے۔ ان سے ان کے بیٹے عبید نے روایت کی ہے کہ انہوں نے رسول
اللہؐ سے کبیرہ گناہ پوچھے تھے تو آپ نے فرمایا کہ نو ہیں اللہ کے ساتھ (۱) شرک کرنا (۲) جادو کرنا اور (۳) کسی کو ناحق قتل کرنا
اور (۴) سود کھانا اور (۵) یتیم کا مال کھانا اور (۶) جہاد سے بھاگنا اور (۷) پاک دامن عورتوں پر تہمت لگانا اور (۸)
والدین کی نافرمانی کرنا اور (۹) کعبہ کی بے حرمتی کرنا جو تمہارا قبلہ ہے زندوں کا بھی اور مردوں کا بھی ان کا تذکرہ
ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۰۸۰۔ حضرت عمیرؓ بن مالک

حضرت عمیرؓ بن مالک۔ ابن شاہین نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔ سفیان ثوری نے اسماعیل بن سمیع سے انہوں نے
مالک سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا کہ یارسول اللہ جہاد میں اپنے باپ کے قتل کا مجھے موقع ملا تھا مگر میں نے
کی نبیؐ نے سکوت فرمایا پھر دوسرے شخص نے کہا کہ یارسول اللہ جہاد میں میں نے اپنے والد کو مقابلہ میں دیکھا اور ان سے
ایک بری بات سنی تو میں نے ان کو قتل کر دیا اس پر بھی رسول اللہؐ نے سکوت فرمایا۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۰۸۱۔ حضرت عمیرؓ والد مالک

حضرت عمیرؓ۔ مالک کے والد ہیں۔ ابوبکر اسماعیلی نے ان کا تذکرہ صحابہ میں لکھا ہے۔ ان سے ان کے بیٹے مالک نے روایت
کی ہے کہ انہوں نے رسول اللہؐ سے پڑی ہوئی چیز کی بابت پوچھا آپ نے فرمایا اس کی شناخت لوگوں سے کراؤ اس کا پہچاننے
کرنے والا کوئی مل جائے تو اس کو دے دو ورنہ اس سے خود فائدہ اٹھاؤ اور لوگوں کو گواہ بنا دو اگر اس درمیان میں بھی اس کا مالک
آ جائے تو اس کو دے دو ورنہ سمجھ لو کہ اللہ کا مال ہے جس کو چاہتا ہے دیتا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۰۸۲۔ حضرت عمیرؓ ذومران

حضرت عمیرؓ ذومران۔ ذومران القیل بن افلح بن شراحیل بن ربیعہ۔ ربیعہ کا نام ناعط بن مرشد ہمدانی ہے ان کو
نے ایک خط بھیجا تھا۔ مجالد بن سعید ہمدانی کے دادا ہیں عبدالغنی نے کہا ہے کہ عمیر ذی مران صحابی ہیں۔ مجالد بن سعید
مران نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا عمیر سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے ہمارے پاس رسول اللہؐ کا خط

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

عبارت یہ تھی بسم اللہ الرحمن الرحیم من محمد رسول اللہ الی عمیر ذی مران و من اسلم من ھمدان سلام علیکم فانی احمد للہ الذی لا الہ الا ھوا ما بعد فانّنا بلغنا اسلامکم مقد منا من ارض الروم فابشرو فان اللہ قد ھداکم بھدایتہ وانکم اذا شھد تم ان لا الہ الا اللہ وان محمد رسول اللہ واقمتم الصلوۃ واعطیتم الزکوۃ فان لکم ذمۃ اللہ و ذمۃ رسولہ علی دمائکم واموالکم وعلی ارض القوم الذین اسلمتم علیھا سھلھا و جبالھا غیر مظلومین ولا مضیق علیھم وان الصدقہ لا تحمل لمحمد ولا لأھل بیتہ وان مالک بن مرارۃ الرھاوی قد حفظ الغیب وادی الامانۃ وبلغ الرسالۃ فامرک بہ خیر افانہ منظور الیہ فی قومہ (بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ یہ خط ہے محمد رسول اللہ کی طرف سے عمیر ذی مران کے نام اور قبیلہ ہمدان کے مسلمانوں کے نام سلام ہو تم پر میں تعریف کرتا ہوں اللہ کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں اما بعد! سرزمین روم سے لوٹتے وقت تمہارے اسلام کی خبر ہم کو ملی تم کو بشارت ہو کہ اللہ نے تمہیں ہدایت کی سمجھ لو کہ جب تم لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی شہادت دے دو گے اور نماز پڑھو گے اور زکوۃ دو گے تو تمہاری جان اور مال اللہ اور رسول کی حفاظت میں ہے اور تمہاری قوم کی زمینیں سب ان کی ہیں ان پر تنگی نہ جائیں گی اور صدقہ محمد اور ان کے اہل بیت کے لئے جائز نہیں ہے اور یہ بھی واضح رہے کہ مالک بن مرارہ رہاوی نے تمہاری امانت پہنچا دی اس کے ساتھ نیکی کرنے کا میں تم کو حکم دیتا ہوں وہ اپنی قوم میں مشار الیہ ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۰۸۳۔ حضرت عمیرؓ مزنی

حضرت عمیرؓ مزنی۔ ابو نعیم نے کہا ہے کہ سلیمان نے ان کا ذکر کیا ہے مگر کچھ حال نہیں لکھا۔ ان کا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۰۸۴۔ حضرت عمیرؓ بن معبد

حضرت عمیرؓ بن معبد بن ازعر بن زید بن عطاف بن ضبیعہ بن زید انصاری اوسی۔ یہ ابو موسیٰ کا قول ہے اور ابن اسحاق نے کہا ہے کہ ان کا نام عمرو بن معبد بن ازعر ہے۔ بدر میں اور احد میں اور خندق میں اور تمام مشاہد میں رسول اللہؐ کے ہمراہ شریک تھے۔ غزوۂ حنین میں یہ انہیں سو آدمیوں میں سے تھے جو ثابت قدم رہے۔ ان کا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۰۸۵۔ حضرت عمیرؓ جد معرف

حضرت عمیرؓ۔ معرف بن واصل کے دادا ہیں۔ اسباط بن محمد نے معروف بن واصل سعدی نے حفصہ بنت اقعس سے انہوں نے عمیر سے جو معرف کے دادا تھے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں نبیؐ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک طبق آپ کے پاس لایا گیا اس کے بعد پوری حدیث ذکر کی۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ نے مختصر لکھا ہے۔

۴۰۸۶۔ حضرت عمیرؓ بن نویم

حضرت عمیرؓ بن نویم۔ ان کا شمار اہل کوفہ میں ہے ان کی حدیث شعبہ اور مسعر نے عبید اللہ بن حسن سے انہوں نے عبدالرحمٰن

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بن معقل سے انہوں نے غالب بن ابجر اور عمیر بن تویم سے روایت کی ہے کہ انہوں نے نبیؐ سے پوچھا کہ یا رسول ہمارے پاس سوا گدھوں کے اور کوئی چیز باقی نہیں رہی حضرت نے فرمایا کہ فربہ گدھوں کو ذبح کر کے اپنے بال بچوں کو کھلا تمہیں صرف ان گدھوں کے گوشت کی ممانعت کی تھی جو بستی کے گرد پھرتے ہیں۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

۴۰۸۷۔ حضرت عمیرؓ بن نیار انصاری

حضرت عمیرؓ بن نیار، انصاری۔ بعض لوگوں کا بیان ہے کہ یہ ابو بردہ بن نیار کے بھتیجے ہیں۔ غزوۂ بدر میں شریک کا شمار اہل کوفہ میں ہے ان سے ان کے بیٹے سعید نے روایت کی ہے۔ ان کی حدیث میں اختلاف ہے۔ وکیع نے سعد بن سے انہوں نے سعید بن عمیر سے انہوں نے اپنے والد سے جو اہل بدر میں سے تھے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے کہ رسول فرمایا جو شخص خلوص قلب سے میرے اوپر درود شریف پڑھتا ہے اللہ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے اور اس کے دس در ہے اور اس کے لئے دس نیکیاں لکھ دیتا ہے اور دس برائیاں اس کی مٹا دیتا ہے۔ یہ حدیث بواسطہ سعید بن عمیر کے ان بھی مروی ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے مگر ابو عمر نے کہا ہے کہ یہ سعید کے والد ہیں اس سے خیال ہوتا ہے کہ شا ہوں گے حالانکہ وہی ہیں واللہ اعلم۔

۴۰۸۸۔ حضرت عمیرؓ بن ودقہ

حضرت عمیرؓ بن ودقہ۔ مولفۃ القلوب میں سے ایک شخص ہیں حنین کے دن رسول اللہؐ نے ان کو اور قیس بن مخرمہ بن مرداس کو اور ہشام بن عمرو کو اور سعید بن یربوع کو سو اونٹ سے کم دیئے تھے اور باقی مولفۃ القلوب کو سو اونٹ د تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

۴۰۸۹۔ حضرت عمیرؓ بن ابی وقاص

حضرت عمیرؓ بن ابی وقاص۔ ابو وقاص کا نام مالک بن اہیب تھا۔ سعد بن ابی وقاص زہری کے بھائی تھے۔ ان کی بنت سفیان بن امیہ بن عبد شمس تھیں۔ قدیم الاسلام تھے مہاجر بھی تھے۔ بدر میں نبیؐ کے ہمراہ شریک تھے اور اسی غز ہوئے جب انہوں نے بدر میں شرکت کا ارادہ ظاہر کیا تو نبیؐ نے ان کو کم سن ہونے کے باعث منظور نہ کیا مگر یہ رونے حضرت نے ان کو اجازت دے دی ان کی تلوار بہت لمبی تھی لہذا حضرت نے خود اپنی تلوار ان کو مرحمت فرمائی بوقت شہاد سولہ برس تھی۔ ان کو عمرو بن عبدود نے شہید کیا تھا۔ ہمیں عبید اللہ بن احمد نے اپنی سند کے ساتھ یونس بن بکیر سے انہو اسحاق سے شہدائے بدر کے ناموں میں عمیر بن ابی وقاص کا نام بھی روایت کیا ہے اور زہری نے اور موسیٰ نے اور عروہ کی موافقت کی ہے۔ سعد نے بیان کیا ہے کہ میں نے اپنے بھائی عمیر کو دیکھا جب رسول اللہؐ مجاہدین کا معائنہ فرما چھپتے پھرتے تھے میں نے پوچھا کہ اے بھائی تم یہ کیا کرتے ہو انہوں نے کہا میں اس لئے چھپتا ہوں کہ حضرت کہیں مجھ دے کر واپس نہ کر دیں اور میں اس غزوہ میں شریک ہونا چاہتا ہوں اس امید پر کہ شاید اللہ تعالیٰ مجھے شہادت نصیب کر ان کی تمنا تھی پوری ہوئی ان کا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۴۰۹۰۔حضرت عمیرؓ بن وہب

حضرت عمیرؓ بن وہب بن خلف بن وہب بن حذافہ بن جمح قریشی جمحی۔کنیت ان کی ابوامیہ تھی قریش میں ان کی بہت قدر عزت تھی صفوان بن امیہ بن خلف کے چچازاد بھائی تھے۔بدر میں مشرکوں کے ساتھ شریک تھے اس وقت تک کافر تھے۔انہوں نے قریش سے انصار کی بابت کہا تھا کہ میں ان کے چہرے مثل زندگانی سے شاداب دیکھتا ہوں یہ لوگ پیاسے نہیں مر سکتے تاوقتیکہ اپنی ہی برابر ہمارے آدمیوں کو نہ مار ڈالیں پس میری مصلحت یہ ہے کہ تم لوگ ایسے روشن چہروں کا مقابلہ نہ کرو مگر لوگوں نے ان کی نصیحت نہ مانی پھر انہوں نے اور لوگوں کو یہی ترغیب شروع کی اور سب سے پہلے انہوں نے اپنے آپ کو مسلمانوں کے درمیان میں ڈال دیا اور لڑائی شروع ہوگئی۔یہ قریش کے جوان مردوں اور شریر لوگوں میں سے تھے بدر کے دن مسلمانوں کی تعداد دریافت کرنے کے لئے لشکر کے گرد ہی گھومتے تھے جب مشرکوں کو ہزیمت ہوئی تو عمیر بھی ان لوگوں میں تھے جنہوں نے نجات پائی اس دن ان کے بیٹے وہب بن عمیر قید ہو گئے تھے جب ہزیمت یافتہ لوگ مکہ واپس آئے تو عمیر اور صفوان بن امیہ بن خلف باہم بیٹھے۔صفوان نے کہا کہ اللہ نے ہماری زندگی مقتولین بدر کے بعد مکدر کردی عمیر نے کہا بے شک یہی بات ہے۔مجھ پر قرض ہے جس کے ادا کرنے کا کوئی سامان مجھے نظر نہیں آتا اور کچھ بال بچے میرے متعلق ہیں جن کے لئے میرے پاس کچھ نہیں اگر ایسا نہ ہوتا تو میں محمد (ﷺ) کے پاس جاتا اور ان کو قتل کر دیتا بشرطیکہ میرا ان کا سامنا ہو جاتا ان کے پاس جانے کے لئے ہمارے پاس ایک بہانہ ہے میں کہوں کہ میں اپنے قیدی بیٹے کے پاس آیا ہوں یہ سن کر صفوان بہت خوش ہوا اور اس نے کہا کہ تمہارے قرض کا ادا کر دینا میرے ذمہ ہے اور بال بچے تمہارے میرے بال بچوں سے پہلے کھانا کھایا کریں گے اور صفوان نے ان کے لئے سامان سفر مہیا کر دیا اور ان کو ایک زہر آلود صیقل کی ہوئی تلوار دی پس عمیر مدینہ آئے اور مسجد کے دروازے پر فروکش ہوئے حضرت عمر بن خطاب نے ان کو دیکھا حضرت عمر اس وقت انصار کے چند لوگوں کے پاس بیٹھے ہوئے واقعات بدر کا تذکرہ کر رہے تھے اور اللہ تعالیٰ کی نعمتیں جو اس غزوہ میں نازل ہوئی تھیں ان کا چرچا کر رہے تھے جب حضرت عمر نے عمیر کو دیکھا کہ ان کے پاس تلوار بھی ہے تو ان کو اندیشہ ہوا اور انہوں نے کہا یہی دشمن خدا بدر کے دن تعداد معلوم کرنے کے لئے آیا تھا اس کے بعد حضرت عمر اٹھے اور رسول اللہؐ کے پاس گئے اور عرض کیا کہ عمیر بن وہب تلوار لئے ہوئے مسجد میں آیا ہے یہ شخص بڑا دغاباز شخص ہے آپ اس کی کسی بات پر اعتبار نہ کیجئے گا حضرت نے فرمایا اس کو میرے پاس لے آؤ یہ کہہ کر حضرت عمر باہر چلے گئے اور اپنے ساتھیوں سے کہہ گئے کہ رسول اللہؐ کے پاس جاؤ اور عمیر سے آپ کی حفاظت کرو اس کے بعد حضرت عمر اور عمیر دونوں رسول خدا کے حضور میں حاضر ہوئے حضرت عمر بھی اپنے ہمراہ اپنی تلوار لے آئے تھے عمیر نے کہا انعموا صباحاً زمانہ جاہلیت میں سلام کے الفاظ یہی تھے حضرت نے فرمایا اس سلام کی اب ہمیں حاجت نہیں رہی السلام علیکم اہل جنت کا سلام ہے۔اے عمیر تم یہاں کیوں آئے ہو انہوں نے کہا میں اپنے قیدی کے رہا کرانے کے لئے آیا ہوں اس کو فدیہ لے کر چھوڑ دیجئے کیونکہ آپ صاحب جود و کرم ہیں رسول اللہؐ نے فرمایا پھر یہ تلوار تم کیوں لائے ہو عمیر نے کہا یہ کم بخت بدر کے دن ہمارے کس کام آئی جو اب کام آئے گی میں اس کو بھول سے لے آیا رسول اللہؐ نے فرمایا اے عمیر سچ کہو کیوں آئے ہو عمیر نے کہا میں اپنے قیدی کے رہا کرانے کو آیا ہوں۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

حضرت نے فرمایا پھر وہ شرطیں کیا تھیں جو تم نے حطیم کے پاس بیٹھ کر صفوان بن امیہ سے کی تھیں یہ سن کر عمیر ڈر گ
گئے کہ میں نے کچھ بھی شرط ان سے نہ کی تھی حضرت نے فرمایا تم نے اس سے میرے قتل کا وعدہ کیا تھا اس شرط پر کہ وہ تمہا
بچوں کی کفالت کرے اور تمہارا قرض ادا کر دے حالانکہ خدا میرے اور تمہارے درمیان میں ہے عمیر نے کہا میں اس
شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور شہادت دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں یارسول اللہ ہم آپ
تکذیب کیا کرتے تھے مگر جو شرائط میرے اور صفوان کے درمیان میں حطیم کے اندر ہوئی تھیں کسی کو خبر نہ تھی۔ اللہ کا شکر ہے
مجھ کو یہاں بھیج دیا اور میں اللہ پر اور اس کے رسول پر ایمان لایا اس واقعہ کی مسلمانوں کو بہت مسرت ہوئی۔ حضرت عمر کہتے
اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ عمیر کو جب میں نے دیکھا تو خنزیر سے بھی زیادہ میرے نزدیک وہ قابل نفرت
وہی عمیر مجھے اپنی بعض اولاد سے بھی زیادہ محبوب ہے بعد اس کے رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اے عمیر بیٹھ جاؤ ہم تم سے کچھ با
گے اور اپنے اصحاب سے فرمایا کہ اپنے بھائی کو قرآن سکھا دو اور ان کے قیدی کو رہا کر دو عمیر نے کہا یارسول اللہؐ اب تک
امکان بھر نور خدا کے بجھا دینے پر آمادہ تھا خدا کا شکر ہے جس نے مجھے ہلاکت سے بچایا اب آپ مجھے اجازت دیجئے تو
کے پاس جاؤں اور انہیں اسلام کی طرف بلاؤں شاید اللہ انہیں ہدایت کرے اور ہلاکت سے بچالے چنانچہ رسول اللہ
اجازت دی اور یہ مکہ گئے (ان کے مکہ پہنچنے سے پہلے) صفوان بن امیہ نے لوگوں سے کہنا شروع کیا تھا کہ خوش ہو جاؤ ایک
کی خبر آئی چاہتی ہے کہ تم واقعہ بدر کو بھول جاؤ گے اور جو شخص مدینہ سے آتا تھا صفوان اس سے پوچھتا تھا کہ بتاؤ مدینہ میں
تو نہیں ہوا یہاں تک کہ ایک شخص آیا اور اس نے بیان کیا کہ عمیر اسلام لے آئے پس سب مشرکوں نے ان کو لعنت کی اور
بے دین ہو گیا ہے اور صفوان نے قسم کھائی کہ اب میں عمیر کو کوئی فائدہ نہ پہنچاؤں گا اور نہ اس سے کبھی کلام کروں گا اس کے
بھی وہاں پہنچ گئے اور انہوں نے لوگوں کو اسلام کی طرف بلانا شروع کیا بہت سے لوگ ان کے ہاتھ پر اسلام لائے۔ ان
تینوں نے لکھا ہے۔

۴۰۹۱۔ حضرت عمیرؓ بن وہب

حضرت عمیرؓ بن وہب۔ ان کا نسب نہیں بیان کیا گیا یہ صحابہ میں سے ایک شخص ہیں ان کا ذکر زہری کی حدیث
انہوں نے حضرت انس سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے نبیؐ ایک روز دوپہر کو گھر سے باہر نکلے اس وقت آپ کے شکم
بندھا ہوا تھا ایک انصاری لڑکے نے کچھ آپ کو ہدیہ دیا نبیؐ نے اس لڑکے سے پوچھا کہ تو کون ہے اس لڑکے نے کہا
ہے اور فلاں عورت میری ماں ہے پس نبیؐ نے صحابہ سے فرمایا کہ کھاؤ چنانچہ سب نے کھایا اور سیراب ہو گئے پھر سب
دودھ پیا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۴۰۹۲۔ حضرت عمیرہؓ بن اعزل

حضرت عمیرہؓ بن اعزل۔ کنیت ان کی ابو سیارہ تھی حمی ہیں قبیلہ قیس عیلان سے ہیں پھر بنی عدوان سے پھر بنی
جعفر کا قول ہے انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ میں نے ابن حبیب کی کتاب میں ان کا نام عمیلہ بن اعزل بن خالد بن سعد

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اش بن زید بن حارث دیکھا ہے۔ اور وہ بنو عدوان سے ہیں۔ ابو سیارہ کا تذکرہ عمیر کے نام میں ہو چکا ہے۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۰۹۳۔ حضرت عمیرہؓ بن فروخ

حضرت عمیرہؓ بن فروخ۔ جعفر مستغفری نے کہا ہے کہ یحیٰ بن یونس نے ان کا نام اسی طرح لکھا ہے اور ابو موسیٰ نے کہا کہ میرے نزدیک یہ عرس ابن عمیرہ کے والد ہیں اور انہوں نے ایک حدیث عدی بن عدی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا مجھ سے ہمارے ایک غلام نے بیان کیا اس نے ہمارے دادا کو یہ کہتے ہوئے سنا تھا کہ اللہ تعالیٰ کسی خاص شخص کے گناہ کرنے سے عام لوگوں پر عذاب نہیں کرتا ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے اسی طرح مختصر لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابو موسیٰ کا یہ کہنا کہ میرے نزدیک یہ عرس بن عمیرہ کے والد ہیں غلط ہے کیونکہ عرس کے والد عمیرہ بن فروہ نہ کہ عمیرہ بن فروخ اور اگر کاتب کی غلطی سے بجائے فروہ کے فروخ ہو گیا تھا تو ابو موسیٰ کو کہنا چاہئے تھا کہ فروخ غلط ہے یہ حدیث جو اوپر مذکور ہوئی ہم سے یحیٰ بن محمود نے اجازۃً اپنی سند کے ساتھ ابوبکر بن ابی عاصم سے نقل کر کے بیان کی وہ کہتے تھے ہم سے ابو بکر بن ابی شیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن نمیر نے سیف بن سلیمان سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ میں نے عدی بن عدی کندی سے سنا وہ مجاہد سے بیان کرتے تھے کہ مجھ سے ہمارے ایک غلام نے ہمارے دادا سے روایت کر کے بیان کیا کہ رسول اللہؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کسی خاص شخص کے گناہ کے سبب سے عام لوگوں پر عذاب نہیں کرتا یہاں تک کہ وہ لوگ اپنے سامنے بری باتوں کو ہوتے ہوئے دیکھیں اور باوجود قدرت کے اس کو نہ روکیں جب عام لوگوں کی یہ حالت ہو جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ سب لوگوں پر عذاب نازل کرتا ہے۔ ممکن ہے کہ فروخ غلط ہو اور صحیح فروہ ہو واللہ اعلم۔

۴۰۹۴۔ حضرت عمیرہؓ بن مالک خارفی

حضرت عمیرہؓ بن مالک خارفی۔ قبیلہ ہمدان کے وفد کے ساتھ نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے جب کہ آپ غزوۂ تبوک سے لوٹ کر آئے تھے۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے مالک بن نمط کے نام میں کیا ہے۔ واللہ اعلم۔

باب العین والنون

۴۰۹۵۔ حضرت عنانؓ

حضرت عنانؓ۔ عسکری نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ صحابہ میں سے ایک شخص ہیں ان سے صرف یہی ایک حدیث مروی ہے اور انہوں یعنی عسکری نے اس حدیث کو اپنی سند کے ساتھ عبدالرحمٰن بن عنان سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا جو شخص عید الفطر کے بعد چھ روزہ رکھ لے تو اس کو تمام سال کے روزوں کا ثواب ملے گا۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۴۰۹۶۔ حضرت عنبس ؓ بن ثعلبہ

حضرت عنبس ؓ بن ثعلبہ بلوی۔ فتح مصر میں شریک تھے۔ یہ ابن یونس کا قول ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے اور ابونعیم نے کہا ہے کہ ان کی کوئی روایت معلوم نہیں ہوتی۔

۴۰۹۷۔ حضرت عنبسہ ؓ بن امیہ

حضرت عنبسہ ؓ بن امیہ بن خلف جمحی۔ کنیت ان کی ابوغلیظ تھی بعض لوگوں نے ان کا نام عنبسہ بیان کیا ہے اور بعض نے بیان کیا ہے ان کا تذکرہ انشاء اللہ تعالیٰ کنیت کے باب میں کیا جائے گا۔

۴۰۹۸۔ حضرت عنبسہ ؓ بن ربیعہ

حضرت عنبسہ ؓ بن ربیعہ جہنی۔ بقول بعض یہ صحابی ہیں۔ ان کا تذکرہ جعفر نے اسی طرح لکھا ہے۔ اور کچھ زیادہ ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

۴۰۹۹۔ حضرت عنبسہ ؓ بن ابی سفیان

حضرت عنبسہ ؓ بن ابی سفیان۔ انہوں نے نبی ؐ کا زمانہ پایا تھا مگر نہ ان کی کوئی روایت حضرت سے ثابت ہے نہ ان کا ہونا صحیح ہے۔ ان سے ابوامامہ باہلی نے اور نعمان بن سالم نے روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے ابو نعیم نے کہا ہے کہ بعض متاخرین یعنی ابن مندہ نے ان کا تذکرہ لکھا ہے مگر ہمارے متقدمین ائمہ سب اس بات پر متفق تھے ہیں۔

۴۱۰۰۔ حضرت عنبسہ ؓ بن سہیل

حضرت عنبسہ ؓ بن سہیل بن عمرو عامری۔ ابوجندل کے بھائی ہیں اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ ان کا نام عتبہ نہیں عنبسہ اپنے والد کے ہمراہ اسلام لائے اور شام میں شہید ہوئے تھے ان کی بیٹی فاختہ بھی ان کے ہمراہ شام میں تھیں شہید ہوئے تو فاختہ کو لوگ حضرت عمر بن خطاب کے پاس لائے اور عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام بھی آئے ان کے والد میں شہید ہوئے تھے حضرت عمر نے فرمایا کہ ان دونوں کا باہم نکاح کر دو پس عبدالرحمٰن نے ان سے نکاح کیا عبدالرحمٰن ابوبکر و عمرو عثمان و عکرمہ انہیں کے بطن سے ہیں۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

عنبہ: نون اور باء موحدۃ کے ساتھ ہے۔ یہ ابن ماکولا کا بیان ہے۔

۴۱۰۱۔ حضرت عنتر ؓ عذری

حضرت عنتر ؓ عذری۔ صحابی ہیں۔ ان کی حدیث صرف ابوحاتم رازی نے روایت کی ہے۔ عبدالغنی نے بیان کیا لوگوں نے ان کا نام عبس عذری: سین غیر معجمہ کے ساتھ بیان کیا ہے۔ اور یہ عنتر: نون اور تاء جس کے اوپر دو نقطے ہیں

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

صحیح ہے۔ بیان کیا ہے اور کہا جاتا ہے کہ صحیح ہے۔ ان کا تذکرہ عبس کے نام میں ہو چکا ہے۔

۴۱۰۲۔ حضرت عنترہؓ سلمی

حضرت عنترہؓ۔ یہ عنترہ سلمی ذکوانی ہیں بنی سواد بن غنم بن کعب بن سلمہ کے جو انصار کی ایک شاخ ہے کے حلیف تھے بدر میں شریک تھے ابن ہشام نے ایسا ہی بیان کیا ہے اور ابن اسحاق اور ابن عقبہ نے کہا ہے کہ یہ سلیم بن عمرو بن حدیدہ انصاری کے غلام تھے۔ بدر میں شریک تھے اور احد میں شہید ہوئے ان کو نوفل بن معاویہ دیلی نے شہید کیا تھا۔ ہمیں عبیداللہ بن سمین نے اپنی سند کے ساتھ یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحاق سے شرکائے بدر کے ناموں میں روایت کر کے خبر دی کہ سلیم بن عمرو بن حدیدہ کے غلام عنترہ بھی بدر میں شریک تھے۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابن ہشام کی کتاب میں میں نے اس طرح دیکھا ہے کہ بنی سواد بن غنم بن کعب بن سلمہ سے سلیم بن عمرو بن حدیدہ اور عنترہ جو سلیم بن عمرو کے غلام تھے بدر میں شریک تھے واللہ اعلم۔

۴۱۰۳۔ حضرت عنترہؓ شیبانی

حضرت عنترہؓ شیبانی۔ کنیت ان کی ابو ہارون تھی۔ عبدالملک بن ہارون بن عنترہ شیبانی نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے کہ رسول اللہؐ نے ایک روز ہم لوگوں سے پوچھا کہ تم لوگ شہید کس کو سمجھتے ہو ہم لوگوں نے عرض کیا کہ جو شخص اللہ کی راہ میں قتل کیا جائے وہ شہید ہے آپ نے فرمایا پھر تو میری امت میں شہید بہت کم ہوں گے جو شخص اللہ کی راہ میں مارا جائے وہ بھی شہید ہے اور جو پیٹ کی بیماری میں مرے وہ بھی شہید ہے اور جو شخص گر کر مرے وہ بھی شہید ہے اور جو عورت نفاس میں مرے وہ بھی شہید ہے اور جو شخص غرق ہو کر مرے وہ بھی شہید ہے اور جو شخص مرض سل میں مرے وہ بھی شہید ہے اور جو شخص جل کر مر جائے وہ بھی شہید ہے اور جو سفر میں مر جائے وہ بھی شہید ہے۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۱۰۴۔ حضرت عنزہؓ بن نقب

حضرت عنزہؓ بن نقب بنی کعب بن عنبر بن عمرو بن تمیم سے ہیں۔ رسول اللہؐ کے حضور میں بنی عنبر کے وفد کے ساتھ حاضر ہوئے تھے۔ سواد بن عبداللہ بن قدامہ بن عنزہ قاضی بصرہ کے دادا ہیں ابن دباغ نے ان کا ذکر کیا ہے اور ابن ماکولا نے ان کا نسب اس طرح بیان کیا ہے عنزہ بن نقب بن عمرو بن حارث بن خلف بن حارث بن مجفر بن کعب بن عنبر۔

۴۱۰۵۔ حضرت عنمہؓ جہنی

حضرت عنمہؓ۔ ابراہیم بن عنمہ جہنی کے والد ہیں۔ یہ ابن مندہ اور ابو نعیم کا قول ہے مگر ابو عمر نے ان کو مزنی قرار دیا ہے اور ابن ماکولا نے ان کی موافقت کی ہے پھر کہا ہے کہ ابراہیم بن عنمہ مزنی سے روایت کی گئی ہے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں پھر کہا ہے کہ ان کے بیٹے محمد بن ابراہیم بن عنمہ جہنی۔ گویا کہ ابن ماکولا نے ایک مقام پر جہنی اور دوسرے پر مزنی قرار دیا ہے۔ ممکن ہے کہ وہ یہ کہنا چاہتے ہوں کہ اس میں دو قول ہیں۔ محمد بن ابراہیم بن عنمہ نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہے کہ وہ کہتے تھے ایک روز نبیؐ گھر سے باہر تشریف لائے تو ایک انصاری آپ سے ملا اور اس نے عرض کیا کہ یارسول اللہ کے چہرہ کی حالت دیکھ کر مجھے رنج ہوتا ہے آپ نے اس کی طرف دیکھا اور فرمایا کہ یہ حالت بھوک کے سبب سے ہے۔ ان حدیث عثمہ ثاء مثلثہ کے ساتھ۔ کے نام میں ذکر کر چکے ہیں۔ یہ صرف ابونعیم نے کہا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابوعمر ہے ان کے نام میں نون ہی صحیح ہے۔ واللہ اعلم۔

۴۱۰۶۔ حضرت عنمہؓ بن عدی

حضرت عنمہؓ بن عدی بن عبد مناف بن کنانہ بن جہمہ بن عدی بن ربیعہ بن رشدان جہنی بدر میں اور تمام مشاہد میں رسول کے ساتھ تھے۔ ان کا تذکرہ ابن کلبی نے کیا ہے مگر اور لوگوں نے ان کو ذکر نہیں کیا میں نہیں کہہ سکتا کہ یہ وہی شخص ہیں جن کا ذ سے پہلے ہوا یا کوئی اور ہیں۔

۴۱۰۷۔ حضرت عنیزؓ عذری

حضرت عنیزؓ۔ یہ عذری ہیں اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ غفاری ہیں۔ ان کو نبیؐ نے کچھ زمین وادی قریٰ میں عنایت فرمائی وہیں رہتے تھے یہاں تک کہ ان کی وفات ہوگئی بعض لوگوں نے ان کا نام عس بیان کیا ہے ہم اس کا ذکر کر چکے ہیں۔ اور ابو ان کا تذکرہ لکھا ہے اور ساتھ ہی اس کا تلفظ بھی لکھا ہے کہ یہ نون اور زاء کے ساتھ ہے۔ اور عبدالغنی نے کہا ہے کہ عنز ہے نون جس کے اوپر دو نقطے ہیں اور کہا ہے کہ بعض لوگوں نے عبس: سین غیر معجمہ کے ساتھ بھی کہا ہے۔ اور کہا گیا ہے کہ یہی صحیح ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ اسی وجہ سے نہیں کیا کہ وہ جانتے تھے کہ عنیز صحیح نہیں ہے واللہ اعلم۔

باب العین والواوٗ

۴۱۰۸۔ حضرت عوامؓ بن جہیل

حضرت عوامؓ بن جہیل مسامی۔ یغوث (نامی بت) کے مجاور تھے یہ ابواحمد عسکری کا قول ہے اور ابن درید سے مروی سکن بن سعید سے وہ محمد بن عباد سے وہ ہشام بن کلبی سے روایت کرتے ہیں کہ عوام بن جہیل مسامی جو قبیلہ ہمدان سے یغوث (نامی بت کی) خدمت کیا کرتے تھے مسلمان ہوجانے کے بعد بیان کرتے تھے کہ میں ایک مرتبہ شب کو اپنی قوم کے لوگوں کے ساتھ کچھ باتیں کررہا تھا جب وہ سب لوگ اپنے گھر گئے تو میں اسی بت کے مکان میں رہ گیا ہوا بہت تیز چل رہی چمکتی تھی بادل گرجتا تھا میں سو گیا جب کچھ رات گئی تو میں نے سنا کہ بت سے ایک آواز آرہی ہے اس سے پہلے ہم نے کوئی آ سنی تھی وہ آواز یہ تھی کہ اے ابن جہیل اب بتوں کی خرابی آئی ہے دیکھو سرزمین مقدس سے یہ نور چکا ہے اب تم یغوث کو اچھی چھوڑ دو اس آواز کو سنتے ہی واللہ میرے دل میں بتوں سے نفرت پیدا ہوگئی مگر یہ واقعہ میں نے اپنی قوم سے پوشیدہ رکھا نے ایک ہاتف کو سنا وہ کہتا تھا۔

اھل تسمعن القول یا عوام   ام قد صممت عن مدی الکلام

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

قد کشفت دیاجر الظلام　　واصفق الناس علی الاسلام

اے عوام سنتے ہو، یا بہت باتیں سنتے سنتے تم بہرے ہو گئے ہو تمام تاریکیاں دور ہو گئیں اور لوگوں نے اسلام کے لئے بیعت کی ہے۔

ان اشعار کے جواب میں میں نے کہا۔

یا ایھا الھاتف بالنوام　　لست بذی وقرعن الکلام

فتبین عن سنة الاسلام

اے سوتوں کو جگانے والے۔ تو بات کرنے سے عاجز نہیں ہے۔ پس مجھ کو اسلام کا طریق بتادے۔

واللہ میں اس سے پہلے اسلام سے بالکل ناواقف تھا پس مجھے یہ جواب ملا۔

ارحل علی اسم اللہ والتوفیق　　رحلة لاوان ولامشیق

الی فریق خیرما فریق　　الی النبی الصادق المصدوق

خدا کا نام لے کر اور اس کی توفیق کے ساتھ سفر کر۔ ایسا سفر جس میں کچھ تکلیف و مشقت نہ ہو گی۔ اس فریق کے پاس جا جو سب سے بہتر ہے یعنی نبی صادق و مصدوق کے پاس۔

پس اسی وقت میں نے بت کو پھینک دیا اور نبیؐ کی طرف چلا اثنائے راہ میں مجھ کو قبیلہ ہمدان کا وفد ملا وہ لوگ بھی نبیؐ کے پاس جارہے تھے بالآخر میں نے جا کر حضرت سے اپنا حال بیان کیا آپ بہت خوش ہوئے اور آپ نے فرمایا اس واقعہ کو مسلمانوں سے بیان کرو پھر آپ نے مجھے بتوں کو توڑنے کا حکم دیا چنانچہ ہم لوگ یمن واپس آئے اور اللہ نے ہم لوگوں کے دل اسلام کے لئے مضبوط کر دیے۔

۴۱۰۹۔ حضرت عوذؓ بن عفراء

حضرت عوذؓ بن عفراء۔ یہ ان کی والدہ کا نام ہیں اور والد کا نام حارث بن رفاعہ بن حارث بن سواد بن غنم بن مالک بن نجار ہے۔ انصاری خزرجی نجاری ہیں۔ حضرت معاذ اور معوذ فرزندان عفراء کے بھائی ہیں انہیں عوذ اور معوذ نے ابوجہل کو مارا تھا۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ان کا نام عوف ہے جیسا کہ ہم انشاء اللہ تعالیٰ بیان کریں گے۔

۴۱۱۰۔ حضرت عوسجہؓ بن حرملہ

حضرت عوسجہؓ ابن حرملہ بن جذیمہ بن سبرہ بن خدیج بن مالک بن عمرو بن ذہل بن عمرو بن ثعلبہ بن رفاعہ بن نصر بن مالک بن غطفان بن قیس بن جہینہ جہنی۔ فلسطین میں رہتے تھے۔ بخاری نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے۔ عروہ بن ولید نے عوسجہ بن حرملہ جہنی سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا عوسجہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نبیؐ کے حضور میں گیا آپ مروہ میں فروکش تھے اور مروہ کے نیچے مشرقی جانب ٹھہرے ہوئے تھے اور دوپہر کو اس مقام پر آجاتے تھے جہاں اب مسجد بنی ہوئی ہے ان دونوں مقاموں میں آپ کا دورہ رہتا تھا جب نبیؐ نے مجھ کو دیکھا اور آپ کو تعجب معلوم ہوا کہ عرب کا اور کوئی قبیلہ یہاں نہیں

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہے تو آپ نے فرمایا کہ عوسجہ مجھ سے مانگو میں تمہیں دوں گا۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۴۱۱۱۔حضرت عوفؓ بن اثاثہ

حضرت عوفؓ بن اثاثہ۔ان کا مشہور نام مسطح بن اثاثہ بن عباد بن مطلب بن عبد مناف بن قصی ہے۔کنیت ان کی ابو اور بعض لوگ کہتے ہیں ابوعبداللہ ہے یہ واقدی کا قول ہے یہ مسطح وہی ہیں جن کا ذکر واقعہ افک میں آتا ہے بدر میں شریک بعض لوگوں کا بیان ہے کہ صفین میں حضرت علی کے ساتھ تھے اور بعض لوگ کہتے ہیں صفین سے پہلے ۳۴ ہجری میں وفات پا تھے مگر پہلا قول زیادہ مشہور ہے۔ان کی والدہ ابورہم بن مطلب کی بیٹی تھیں نام ان کا سلمی تھا اور ان کی ماں ریطہ بنت صخر بن تیمی ابوبکر صدیق کی خالہ تھیں اسی قرابت کی وجہ سے ابوبکر صدیقؓ ان کے ساتھ کچھ سلوک کیا کرتے تھے مگر جب یہ حضرت عا تہمت میں شریک ہوئے اور اللہ تعالیٰ نے ان کی براءت ظاہر فرمائی تو ابوبکر صدیقؓ نے قسم کھالی کہ میں ان کو کچھ نہ دیا کروں گا پر یہ آیت نازل ہوئی ولا یاتل اولوا الفضل منکم والسعۃ ان یوتوا اولی القربی والمساکین والمهاجرین سبیل اللہ (تم میں جو صاحبان فضل ہیں وہ اپنے عزیزوں اور مسکینوں اور خدا کی راہ میں ہجرت کرنے والوں کو دینے سے آئیں۔(اس آیت میں حضرت ابوبکر کی ایک اعلیٰ فضیلت مذکور ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو صاحبان فضل کے عنوان سے یاد فر پس ابوبکر صدیقؓ نے پھر ان کو دینا شروع کیا اور کہا کہ میں اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ میرے گناہ بخش دے (جیسا ک آیت کے آخر میں تذکرہ ہے) ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۱۱۲۔حضرت عوفؓ بن حارث

حضرت عوفؓ بن حارث اور بعض لوگ کہتے ہیں ابن عبدالحارث بن عوف بن حشیش بن ہلال بن حارث بن رزاح کلفہ بن عمرو بن لوی بن دہر بن معاویہ بن اسلم بن احمس بن غوث بن انمار بجلی،احمسی۔کنیت ان کی ابوحازم تھی قیس بن حازم کے والد ہیں اور بعض لوگوں نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ ان کا نام عبدعوف ہے۔ہم ان کا تذکرہ کنیت کے باب میں ا اللہ تعالیٰ کریں گے۔ہمیں عبداللہ بن احمد خطیب نے اپنی سند کے ساتھ ابوداؤد طیالسی سے نقل کرکے خبر دی وہ کہتے تھے ہم شعبہ نے اسماعیل بن ابی خالد سے انہوں نے قیس بن ابی حازم سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے رسول اللہؐ (ا روز) خطبہ پڑھ رہے تھے آپ نے میرے والد کو دیکھا دھوپ میں ہیں تو اشارہ سے فرمایا کہ سایہ میں آجاؤ۔ان کا تذ تینوں نے لکھا ہے۔

حشیش: حاء مہملہ کے فتح اور شین معجمہ کے کسرہ اور یا جس کے نیچے دو نقطے ہیں اور اس کے بعد دوسری شین ہے۔

۴۱۱۳۔حضرت عوفؓ بن حارث

حضرت عوفؓ بن حارث۔کنیت ان کی ابوواقد تھی لیثی ہیں۔یہ جعفر کا قول ہے اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ ان کا حارث بن عوف تھا۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۴۱۱۴۔ حضرت عوفؓ بن حنیفہ

حضرت عوفؓ ابن حنیفہ۔ انہوں نے نبیؐ کا زمانہ پایا تھا۔ ان سے شعبی نے روایت کی ہے۔ یہ شام میں رہتے تھے۔ حصین بن عبدالرحمٰن نے شعبی سے انہوں نے عوف بن حنیفہ سے جو اہل شام میں سے ایک شخص تھے روایت کی ہے کہ جمعہ کی وہ ساعت جس میں دعا قبول ہوتی ہے اس وقت سے شروع ہوتی ہے جب امام خطبہ پڑھنے کے لئے نکلتا ہے اور نماز کے ختم ہوتے ہی یہ ساعت ختم ہو جاتی ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے اور ابو موسیٰ نے ان کا تذکرہ بطور استدراک کے لکھا ہے حالانکہ یہ استدراک بے وجہ ہے ابن مندہ سے ان کا تذکرہ متروک نہیں ہوا۔

۴۱۱۵۔ حضرت عوفؓ خثعمی

حضرت عوفؓ خثعمی۔ حصین بن عوف کے والد تھے۔ ان کا ذکر ردیف حا میں ان کے والد کے نام کے ساتھ ہو چکا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے مختصراً لکھا ہے۔

۴۱۱۶۔ حضرت عوفؓ بن دلہم

حضرت عوفؓ بن دلہم۔ ان کا ذکر صحابہ میں کیا گیا ہے۔ اصمعی نے ابو عوانہ سے انہوں نے عبدالملک بن عمیر سے انہوں نے عوف بن دلہم سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا چار بیویاں جائز ہیں۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۴۱۱۷۔ حضرت عوفؓ بن ربیع

حضرت عوفؓ بن ربیع بن جاریہ بن ساعدہ بن خزیمہ بن نصر بن قعین بن حارث بن ثعلبہ بن دودان بن اسد بن خزیمہ ملقب بہ ذوالخیار نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے اور مقام رقہ میں فروکش تھے ان کی اولاد وہیں تھی۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے اور ابو نعیم نے بیان کیا ہے کہ بعض متاخرین نے ان کا تذکرہ علی بن حرانی سے انہوں نے محمود بن محمد ادیب سے نقل کیا ہے اور اس سے زیادہ ان کا کچھ حال نہیں بیان کیا۔ ابو عروبہ نے اور ابو علی بن سعید نے تاریخ جزریین میں ان کا تذکرہ نہیں کیا۔

۴۱۱۹۔ حضرت عوفؓ بن سراقہ ضمری

حضرت عوفؓ بن سراقہ ضمری۔ جعیل بن سراقہ کے بھائی ہیں۔ دونوں بھائی صحابی ہیں عبدالواحد بن عوف بن سراقہ نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے سنان بن سلمہ کو خود انہیں کے ہاتھ سے تلوار لگ گئی اور وہ مر گئے تو رسول اللہؐ نے ان کی دیت نہیں دلائی اور میرے بھائی جعیل بن سراقہ کی آنکھ قریظہ کی لڑائی میں جاتی رہی اس کی دیت بھی آپ نے نہیں دلائی۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۴۱۲۰۔ حضرت عوفؓ بن سلمہ

حضرت عوفؓ بن سلمہ بن سلامہ بن وقش، انصاری۔ بعض لوگوں کا بیان ہے کہ ان کی کنیت ابو سلمہ تھی۔ ان سے ان کے بیٹے

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سلمہ نے روایت کی ہے۔ ہمیں ابوالفرج بن ابی الرجاء نے کتابۃً اپنی سند کے ساتھ ابن ابی عاصم سے روایت کر کے خبر دی
کہتے تھے ہم سے دحیم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن اسماعیل بن ابی فدیک نے ابراہیم بن اسمٰعیل بن ابی حبیبہ اشہلی
انہوں نے عوف بن سلمہ بن عوف سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کر کے بیان کیا کہ نبی
فرمایا یا اللہ انصار کو بخش دے اور انصار کے بیٹوں کو بھی بخش دے اور انصار کے پوتوں کو بھی بخش دے اور انصار کے غلاموں
بخش دے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور ابوعمر نے کہا ہے کہ یہ مدنی ہیں مگر ان کی حدیث کا مدار ابن ابی حبیب اشہلی
اور یہ سند ضعیف ہے۔

۴۱۲۱۔ حضرت عوفؓ (ابوشبیل)

حضرت عوفؓ۔ کنیت ان کی ابوشبیل تھی۔ انہوں نے نبیؐ کا زمانہ پایا تھا۔ ان سے ان کے بیٹے شبیل نے روایت کی ہے
کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے مختصر لکھا ہے۔

۴۱۲۲۔ حضرت عوفؓ بن عفراء

حضرت عوفؓ بن عفراء۔ عفراء ان کی والدہ کا نام ہے وہ بیٹی ہیں عبید بن ثعلبہ بن مالک بن نجار کی۔ اور ان کے والد
حارث بن رفاعہ بن حارث ابن سواد بن غنم بن مالک بن نجار ہے۔ انصاری خزرجی نجاری ہیں۔ بدر میں یہ اور ان کے دونوں
معاذ اور معوذ شریک تھے ہمیں ابوجعفر یعنی عبیداللہ بن احمد نے اپنی سند کے ساتھ یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحاق
کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے عاصم بن عمر بن قتادہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ جب بدر کے دن میدان کارزار گرم ہوا تو
بن عفراء بن حارث نے کہا ہے کہ یارسول اللہ پروردگار اپنے بندہ کی کس بات سے زیادہ خوش ہوتا ہے آپ نے فرمایا
سے کہ اس کا ہاتھ جنگ میں مشغول ہو اور بدن کھولے ہوئے (بے خوف) لڑ رہا ہو پس عوف نے زرہ اتار ڈالی اور آگے بڑھ
شروع کیا یہاں تک کہ شہید ہو گئے۔ بعض لوگوں کا بیان ہے کہ یہ بیعت عقبہ میں شریک تھے اور منجملہ چھ آدمیوں کے تھے
شب میں شریک تھے۔

۴۱۲۳۔ حضرت عوفؓ بن قعقاع

حضرت عوفؓ بن قعقاع بن معبد بن زرارہ بن عدس بن زید بن عبداللہ بن دارم بن مالک بن حنظلہ بن مالک بن زید
بن تمیم تمیمی دارمی۔ ان کا شمار بصرہ کے اعراب میں ہے۔ اپنے والد کے ہمراہ نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے محمود بن یزید
بن عوف بن قعقاع نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا عوف سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میرے والد
حضور میں گئے تھے اور میں بہت کم سن تھا اپنے والد کے ہمراہ تھا حضرت نے ہر شخص کو دو دو چادریں دلوائیں اور مجھے ایک چادر
جب ہم لوگ وہاں سے لوٹ کر آئے تو ہم میں سے ہر شخص نے ایک ایک چادر اپنی بیچ ڈالی (چنانچہ ایک چادر میں نے بھی بیچ
لی) پھر میں وہ چادریں پہنے ہوئے نبیؐ کے حضور میں گیا آپ نے پوچھا کہ یہ دوسری چادر تم کو کہاں سے ملی میں نے عرض
فلاں شخص سے میں نے خریدی آپ نے فرمایا تمہیں اس کے مستحق تھے اس شخص نے رسول اللہؐ کی دی ہوئی چیز ضائع

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۴۱۲۴۔ حضرت عوفؓ بن مالک اشجعی

حضرت عوفؓ بن مالک بن ابی عوف اشجعی۔ کنیت ان کی ابو عبدالرحمٰن تھی اور بعض لوگ کہتے ہیں ابو حماد اور بقول بعض ابو عمر۔ سب سے پہلا غزوہ جس میں یہ شریک ہوئے خیبر تھا۔ فتح مکہ کے دن قبیلہ اشجع کا جھنڈا انہیں کے ہاتھ میں تھا انہوں نے شام کی سکونت اختیار کر لی تھی ان سے منجملہ صحابہ کے حضرت ابو ایوب انصاری اور حضرت ابو ہریرہ اور مقدام بن معدیکرب نے اور منجملہ تابعین کے ابو مسلم اور ابو ادریس خولانی اور جبیر بن نفیر وغیرہم نے روایت کی ہے۔ مصر میں بھی گئے تھے۔ ہمیں ابو اسحاق یعنی ابراہیم بن محمد وغیرہ نے اپنی سند کے ساتھ ابو عیسیٰ یعنی محمد بن عیسیٰ (ترمذی) سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ہناد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدہ نے سعید سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے ابو الملیح سے انہوں نے عوف بن مالک اشجعی سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (خدا کی طرف سے) ایک آنے والا میرے پاس آیا اور اس نے مجھے اختیار دیا کہ نصف امت کا جنت میں جانا قبول کیجیے یا شفاعت کا اختیار لے لیجیے میں نے شفاعت کا اختیار لے لیا میں تمام ان لوگوں کے لئے شفاعت کروں گا جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتے ہوں۔ کثیر بن مرہ نے عوف بن مالک سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کعب کو دیکھا کہ شہر حمص کی مسجد میں وعظ کہہ رہے ہیں تو عوف نے کہا کہ اس کی خرابی ہو کیا اس نے نہیں سنا کہ رسول اللہؐ نے فرمایا جو وعظ کہے وہ ریاکار ہے ان کی وفات دمشق میں ۷۳ ہجری میں ہوئی۔ یہ عسکری کا قول ہے۔

۴۱۲۵۔ حضرت عوفؓ بن مالک بن عبد کلال

حضرت عوفؓ بن مالک بن عبد کلال، اعرابی جشمی، کنیت ان کی ابو الاحوص ہے۔ عسکری نے ان کا تذکرہ اسی طرح لکھا ہے جیسا کہ ابن علی نے اپنے والد کے چچا سے انہوں نے عسکری سے نقل کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۱۲۶۔ حضرت عوفؓ بن نجوۃ

حضرت عوفؓ بن نجوہ۔ ان کا تذکرہ بھی لکھا گیا ہے۔ فتح مصر میں شریک تھے مگر ان کی کوئی روایت معلوم نہیں۔ یہ ابن عبدالاعلیٰ کا قول ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے مختصر لکھا ہے۔

نجوۃ: نون اور جیم کے ساتھ ہے۔

۴۱۲۷۔ حضرت عوفؓ بن نعمان

حضرت عوفؓ بن نعمان شیبانی۔ انہوں نے نبیؐ کا زمانہ پایا تھا۔ عوام بن حوشب نے لہب بن ابی الخندق سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے عوف بن نعمان نے زمانہ جاہلیت میں کہا تھا کہ مجھے پیاسا مر جانا پسند ہے بہ نسبت اس کے کہ میں وعدہ خلافی کروں۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۴۱۲۸۔ حضرت عونؓ بن جعفر

حضرت عونؓ بن جعفر بن ابی طالب بن عبدالمطلب، قریشی ہاشمی۔ ان کے والد حضرت جعفر طیار وہ تھے جن ذوالجناحین ہے یہ رسول اللہؐ کے عہد میں پیدا ہو چکے تھے۔ ان کی والدہ اوران کے دونوں بھائیوں عبداللہ اور محمد کی والدہ اسماء عمیس خثعمیہ تھیں۔ تستر میں شہید ہوئے تھے۔ ان کی کوئی اولاد نہ تھی۔ عبداللہ بن جعفر نے روایت کیا ہے کہ نبیؐ نے عون سے کہ تم سیرت وصورت دونوں میں میرے مشابہ ہو مگر دراصل یہ کلمہ آپ نے جعفر بن ابی طالب سے فرمایا تھا۔ ان کا تذکرہ تینوں لکھا ہے۔

۴۱۲۹۔ حضرت عونؓ بن عباس

حضرت عونؓ بن عباس بن عبدالمطلب۔ ابوعمر نے ان کا تذکرہ ان کے بھائی تمام بن عباس کے نام میں کیا ہے اور کہا یہ بھی صحابی ہیں۔

۴۱۳۰۔ حضرت عویفؓ بن اضبط

حضرت عویفؓ بن اضبط۔ اضبط کا نام ربیعہ بن ابیر بن نہیک بن خزیمہ بن عدی بن دیل بن عبد مناۃ بن کنانہ تھا۔ حدیبیہ کے سال میں اسلام لائے تھے۔ یہ ابن کلبی کا قول ہے اور بعض لوگ ان کو عویف بن ربیعہ بن اضبط بن ابیر کہتے ہیں ہی قول زیادہ مشہور ہے ان کو نبیؐ نے مدینہ میں خلیفہ بنایا تھا جب کہ آپ حدیبیہ کی طرف تشریف لے گئے تھے۔ ابن ماکولا کیا ہے کہ یہی ہیں جن سے خزاعہ نے کہا تھا جب کہ رسول اللہؐ عمرہ کے لئے تشریف لے گئے تھے کہ کیا ایسے گھر کی تلاش تہامہ میں سب سے زیادہ باعزت ہو رسول اللہؐ نے فرمایا کہ عویف کی عورتوں کو نہ ڈراؤ کیونکہ وہ اسلام کی تعلیم کرتی ہیں ان کو نے مدینہ میں خلیفہ بنایا تھا جب کہ آپ عمرہ قضا کے لئے تشریف لے گئے تھے اور ابوعمر نے کہا ہے جب کہ آپ حدیبیہ کی تشریف لے گئے تھے مگر یہ صحیح نہیں ہے کیونکہ حدیبیہ کے سال میں تو یہ اسلام ہی لائے تھے صحیح یہی ہے کہ سال آئندہ میں کے وقت آپ نے ان کو خلیفہ بنایا تھا واللہ اعلم۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۴۱۳۱۔ حضرت عویمؓ (ابوتمیم)

حضرت عویمؓ۔ کنیت ان کی ابوتمیم تھی۔ قبیلہ بنی سعد بن ہذیل سے تھے۔ ان کی حدیث عمرو بن تمیم بن عویم نے اپنے والد انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میری بہن ملیکہ اور ہمارے قبیلہ کی ایک عورت جس کو لوگ ام عفیف تھے مسروح کی لڑکی تھی اور ہمارے قبیلہ کے ایک شخص حمل بن مالک بن نابغہ کے نکاح میں تھی ایک ساتھ رہتی تھیں ام عفیف میری بہن ملیکہ کو اپنے گھر کے ایک ستون سے مارا میری بہن حاملہ تھیں وہ بھی مرگئیں اوران کے پیٹ کا بچہ بھی مرگیا رسول میری بہن کی دیت اور بچہ کے عوض میں ایک لونڈی یا غلام کے آزاد کرنے کا حکم دیا تو علاء بن مسروح نے کہا کہ یا رسول ہم ایسے بچہ کا بھی تاوان دیں جس نے نہ کھایا نہ پیا نہ بولا نہ رویا ایسا جرم تو معاف ہونا چاہیے رسول اللہؐ نے فرمایا کہ کیا تم

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

رت بولا کرو گے۔ عویم کہتے تھے کہ میں نے رسول اللہؐ سے (ایک مرتبہ) عرض کیا کہ ہم لوگ شکار کیا کرتے تھے حضرت نے
جب تم کسی شکار کو تیر مارو تو جس شکار پر تمہارا تیر گر جائے اس کو کھاؤ اور جو تم کو بغیر تیر گرے مرا ہوا ملے اس کو نہ کھاؤ۔ ان کا
رہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے اور دونوں نے ان کا تذکرہ عویمر کے نام میں بھی لکھا ہے۔ ان کا تذکرہ ہم بھی انشاء اللہ تعالیٰ
ر کے نام میں کریں گے اور ابوعمر نے ان کا تذکرہ یہاں بیان نہیں کیا صرف عویمر کے نام میں کیا ہے۔

۴۱۴۔ حضرت عویمؓ بن ساعدہ

حضرت عویمؓ بن ساعدہ بن عائش بن قیس بن نعمان بن زید بن امیہ بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن
، انصاری اوسی۔ ابن اسحاق نے کہا ہے کہ ان کا نسب یوں ہے عویم بن ساعدہ بن صلعجہ یہ قبیلہ بنی عمرو بن الحاف بن قضاعہ
ہیں بنی امیہ بن زید کے حلیف تھے۔ ابن کلبی نے ان کا نسب بیان کرنے کے بعد کہا ہے کہ پہلے تذکرہ میں ہم ان کا ذکر کر
ہیں اور یہ قبیلہ بلی سے ہیں۔ واقدی نے بیان کیا ہے کہ عویم عقبہ کی دونوں بیعتوں میں شریک تھے۔ اور واقدی کے علاوہ
نے کہا ہے کہ یہ منجملہ ان ستر آدمیوں کے تھے جو بیعت عقبہ ثانیہ میں شریک تھے اور عدوی نے ابن قداح سے نقل کیا ہے کہ یہ
ں عقبوں میں شریک تھے ابن قداح نے بیان کیا ہے کہ پہلے عقبہ میں آٹھ آدمی تھے اور دوسرے میں بارہ اور تیسرے میں
۔ ابن مندہ نے ان کا نسب اس طرح بیان کیا ہے عویم بن ساعدہ بن حابس حالانکہ یہ غلط ہے صحیح لفظ عابس ہے۔ رسول اللہؐ
ے ان کے اور حاطب بن ابی بلتعہ کے درمیان میں مواخات کرا دی تھی۔ بدر میں اور احد میں اور خندق میں اور تمام مشاہد میں
ل اللہؐ کے ہمراہ شریک تھے۔ ہمیں ابو یاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند کے ساتھ عبداللہ بن احمد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے
ے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حسین بن محمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو اویس نے شرحبیل بن سعد
انہوں نے عویم بن ساعدہ انصاری سے نقل کر کے بیان کیا کہ نبیؐ مسجد قبا میں ہم لوگوں کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا
اللہ تعالیٰ نے تمہاری پاکیزگی کی تعریف فرمائی ہے تو کیا طریقہ تمہاری طہارت کا ہے ہم لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ
ے پڑوس میں کچھ یہود رہتے ہیں وہ پاخانہ سے فراغت کر کے پانی سے آب دست لیتے ہیں تو ہم نے ان کا طریقہ اختیار کر
ابوعمر نے بیان کیا ہے کہ ان کی وفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں ہو چکی تھی اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ
رت عمر بن خطاب کے عہد خلافت میں بعمر پینسٹھ یا چھیاسٹھ سال وفات پائی اور یہی صحیح ہے کیونکہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ
کی بیعت میں ان کا کچھ تذکرہ ہے ہمیں یحییٰ بن محمود نے اجازۃً اپنی سند کے ساتھ ابوبکر بن ابی عاصم سے نقل کر کے خبر دی وہ
تے تھے ہم سے یعقوب بن حمید بن کاسب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عاصم بن سوید نے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے عبیدہ
ت عویم بن ساعدہ سے سنا وہ کہتی تھیں کہ ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب نے عویم بن ساعدہ کی قبر کے پاس کھڑے ہو کر فرمایا کہ
ے زمین پر کوئی شخص یہ نہیں کہہ سکتا کہ میں اس قبر کے رہنے والے سے بہتر ہوں جب رسول اللہؐ نے کوئی جھنڈا جہاد کے لئے
را کیا تو عویم اس کے نیچے ضرور ہوتے تھے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور ابن مندہ نے ان کا تذکرہ اپنی کتاب کے
مقام میں لکھا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۴۱۳۳۔ حضرت عویمرؓ بن ابیض

حضرت عویمرؓ بن ابیض عجلانی، انصاری۔ واقعہ لعان انہیں کا ہے۔ طبری نے کہا ہے کہ یہ عویمر بیٹے ہیں حارث بن حارثہ بن جد عجلانی کے۔ یہی ہیں جنہوں نے اپنی بیوی کو شریک بن سحماء کے ساتھ متہم کیا تھا پس رسول اللہؐ نے ان دو میاں میں لعان کرایا یہ واقعہ شعبان ۹ ہجری کا ہے جب کہ حضرت تبوک سے واپس آئے تھے۔ ہمیں ابوالمکارم یعنی فتیان بن محمد بن سمنیہ جوہری نے اپنی سند کے ساتھ امام مالک بن انس سے نقل کر کے خبر دی وہ ابن شہاب سے روایت کرتے تھے ن سعد ساعدی نے ان سے بیان کیا کہ عویمر بن اشقر عجلانی عاصم بن عدی انصاری کے پاس آئے اور ان سے کہا کہ اے رکوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ کسی غیر مرد کو دیکھے اور اس کو قتل کر دے تو کیا تم لوگ اس کو قتل کر دو گے یا ایسی حالت بائے اے عاصم تم اس کے متعلق رسول اللہؐ سے پوچھ دو چنانچہ عاصم نے اس کے متعلق رسول اللہؐ سے پوچھا رسول اللہؐ بہت مکروہ جانا عاصم پر یہ بات بہت شاق گذری جب عاصم لوٹ کر اپنے گھر گئے تو عویمر ان کے پاس گئے اور پوچھا کہ رسول اللہؐ نے تمہیں کیا جواب دیا عاصم نے کہا کہ مجھے اس کے متعلق کوئی جواب اچھا نہیں ملا رسول اللہؐ نے اس سوال کو بہت سمجھا عویمر نے کہا واللہ میں خود رسول اللہؐ سے پوچھوں گا پس عویمر رسول اللہؐ کے حضور میں گئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ شخص اپنی عورت کے ساتھ کسی غیر مرد کو دیکھے اور اس کو قتل کر دے کیا آپ لوگ اس کو قتل کر دیں گے یا وہ ایسی صورت میں کیا رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اللہ نے تمہارے اور تمہاری بیوی کے حق میں آیت نازل کی ہے جاؤ اس عورت کو لے آؤ سہل کہتے دونوں میں لعان ہوا موطا میں یہ حدیث بروایت قعنبی اسی طرح ہے اور بروایت یحییٰ بن یحییٰ ان کا نام عویمر عجلانی مروی ہے تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۱۳۴۔ حضرت عویمرؓ بن اشقر بن عوف

حضرت عویمرؓ بن اشقر بن عوف انصاری۔ بعض لوگوں نے کہا ہے کہ یہ قبیلہ مازن سے ہیں۔ ہمیں ابوحرم یعنی مکی بن شبہ نحوی نے اپنی سند کے ساتھ یحییٰ بن یحییٰ سے انہوں نے امام مالک سے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے عباد بن روایت کی ہے کہ عویمر بن اشقر نے عیدالاضحیٰ کے دن نماز سے پہلے قربانی کر لی تھی اور انہوں نے اس کا تذکرہ نبیؐ سے کیا نے ان کو دوسری قربانی کا حکم دیا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۱۳۵۔ حضرت عویمرؓ (ابوتمیم)

حضرت عویمرؓ۔ ان کی کنیت ابوتمیم تھی۔ ان کا تذکرہ صحابہ میں کیا گیا ہے اور بعض لوگ ان کو عویم کہتے ہیں۔ ان کا تذکرہ چکا ہے انہوں نے نبیؐ سے شکار کی بابت پوچھا تھا۔ ان کی حدیث عمرو بن تمیم بن عویمر نے اپنے والد سے انہوں نے ان سے روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے مگر ابوعمر نے کہا ہے کہ یہ عویمر ہذلی ہیں ان کی صرف ایک حدیث ان کی بابت ہے جن میں سے ایک نے دوسری کو قتل کر دیا تھا اور مقتولہ کے شکم کا بچہ بھی مر گیا تھا اور ابوعمر نے ان سے شکار حدیث نہیں روایت کی اس روایت کو ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۴۱۴۔ حضرت عویمرؓ بن عامر

حضرت عویمرؓ بن عامر۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ ان کا نام عویمر بن قیس بن زید ہے اور بعض نے کہا ہے کہ ان کا نام عویمر بن ثعلبہ بن عامر بن زید بن قیس بن امیہ بن مالک بن عامر بن عدی بن کعب بن خزرج بن حارث بن خزرج ہے۔ کنیت ان کی ابوالدرداء تھی۔ انصاری خزرجی ہیں اور کلبی نے کہا ہے کہ ان کا نام عویمر بن زید بن قیس بن عبسہ بن امیہ بن مالک بن عامر بن عدی بن کعب بن خزرج بن حارث بن خزرج ہے۔ ہم ان کا تذکرہ عامر کے نام میں کر چکے ہیں۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ یہ قول صحیح نہیں ہے۔ یہ اپنی کنیت ہی کے ساتھ مشہور ہیں ہم ان کا تذکرہ کنیت کے باب میں اس مقام سے زیادہ کریں گے۔ یہ افاضل صحابہ اور فقہاء و حکما میں سے تھے ان سے انس بن مالک اور فضالہ بن عبید اور ابوامامہ اور عبداللہ بن عمرو اور ابن عباس اور ابوادریس خولانی اور جبیر بن نفیر اور سعید بن مسیب وغیرہ نے روایت کی ہے۔ یہ دیر میں اسلام لائے تھے لہٰذا بدر میں شریک نہ تھے احد میں اور اس کے بعد کے تمام غزوات میں رسول اللہؐ کے ہمراہ شریک تھے اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ احد میں بھی شریک نہ تھے سب سے پہلا غزوہ جس میں یہ شریک ہوئے خندق تھا۔ رسول اللہؐ نے ان کے اور سلمان فارسی کے درمیان میں مواخات کرادی تھی۔ ایوب نے ابوقلابہ سے روایت کی ہے کہ ابوالدرداء کا گذر ایک شخص کی طرف سے ہوا جس نے کچھ گناہ کیا تھا اور لوگ اس کو برا کہہ رہے تھے ابوالدرداء نے کہا اچھا بتاؤ اگر تم اس کو کنوئیں میں گرا ہوا دیکھو تو نکالو گے یا نہیں لوگوں نے کہا ہاں نکالیں گے ابوالدرداء نے کہا تو اس کو برا نہ کہو اور خدا کا شکر کرو کہ تم کو اس نے اس گناہ سے محفوظ رکھا لوگوں نے ان سے کہا کہ کیا آپ اس شخص سے بغض نہیں رکھتے انہوں نے کہا میں اس کے کام سے بغض رکھتا ہوں جس وقت وہ اس کام کو ترک کردے گا تو میرا بھائی ہے۔ صالح مری نے جعفر بن زید عبدی سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوالدرداء کی جب وفات ہونے لگی تو یہ روئے ام الدرداء (ان کی زوجہ) نے ان سے کہا کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہو کر روتے ہیں انہوں نے کہا کیوں نہ روؤں مجھے خبر نہیں کہ کن کن گناہوں کا مجھے سامنا کرنا ہوگا۔ شمیط بن عجلان نے بیان کیا ہے کہ جب ابوالدرداء کی وفات ہونے لگی تو یہ بہت بے چین تھے ام الدرداء نے ان سے کہا کہ آپ تو ہم سے بیان کرتے تھے کہ میں موت کو دوست رکھتا ہوں انہوں نے کہا ہاں قسم اپنے پروردگار کی عزت کی (یہی بات ہے) مگر جب میرے نفس کو موت کا یقین ہوا تو وہ موت کو برا جاننے لگا یہ کہہ کر روئے اور کہا کہ دنیا میں میری یہ آخری ساعتیں ہیں تم لوگ میرے سامنے لا الہ الا اللہ پڑھو پھر برابر خود اسی کلمہ طیبہ کی تکرار کرتے رہے یہاں تک کہ روح قبض ہوگئی۔ بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ اس وقت انہوں نے اپنے بیٹے بلال کو بلایا اور کہا کہ اے بلال اس وقت کے لئے کچھ کام کر جو وقت تیرے باپ پر درپیش ہے اس وقت کے لئے کچھ سامان مہیا کر اور میری حالت کو دیکھ کر اپنی حالت کا خیال کر۔ ان کی وفات حضرت عثمان سے دو برس پہلے ہوئی تھی اور بقول بعض ۳۳ یا ۳۲ ہجری میں شہر دمشق میں وفات ہوئی لیکن پہلا قول زیادہ صحیح ہے اہل علم یہی کہتے ہیں کہ حضرت عثمان کی خلافت میں ان کی وفات ہوگئی تھی اگر یہ حضرت عثمان کے بعد زندہ رہتے تو ضرور تھا کہ ان کا ذکر تو گوشہ نشین صحابہ میں ہوتا یا لڑنے والوں میں ان کا تذکرہ ہوتا حالانکہ ان دونوں گروہوں میں سے کسی قسم میں ان کا نام نہیں لیا گیا۔ واللہ اعلم۔ ابومسہر نے بیان کیا ہے کہ میرے علم میں دمشق میں اصحاب رسول اللہ میں سے سوائے ابوالدرداء اور بلال موذن اور واثلہ بن اسقع اور معاویہ کے کوئی نہیں آیا۔ حضرت ابوالدرداء کا رنگ سرخ تھا زرد

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

رنگ کا خضاب لگایا کرتے تھے ٹوپی کے اوپر عمامہ باندھتے تھے عمامہ کا شملہ دونوں شانوں کے درمیان میں رہتا تھا ان کا تینوں نے لکھا ہے۔

باب العین والیاء

۴۱۳۷۔ حضرت عیاذؓ بن عمرو

حضرت عیاذؓ بن عمرو۔ اور بعض لوگ ان کو عیاذ بن عبد عمرو کہتے ہیں ازدی ہیں۔ ان کی حدیث نبیؐ سے مہر نبوت کے بیان مروی ہے کہ وہ اس شکل کی تھی جیسے بکرے کا کھر۔ ان کی حدیث ابو عاصم نبیل نے بشر بن صحار بن معارک بن بشر بن عیاذ عمرو سے مروی ہے انہوں نے معارک بن بشر سے انہوں نے عیاذ بن عمرو سے روایت کی ہے کہ وہ نبیؐ کے حضور میں گئے تھے مکہ سے پہلے اسلام لائے تھے اور حضرت نے ان کے لئے دعا فرمائی تھی کہتے تھے کہ میں نے مہر نبوت کی زیارت کی تھی حضرت ان کو ایک اونٹنی سواری کے لئے دی تھی انہوں نے بصرہ کی سکونت اختیار کی تھی اور حضرت عثمان کی شہادت تک زندہ تھے تذکرہ تینوں نے یہیں لکھا ہے مگر ابن مندہ اور ابو نعیم نے ردیف باء موحدہ میں ان کا نام عباد لکھا ہے۔ ہم ان کا تذکرہ وہاں چکے ہیں۔ واللہ اعلم۔

۴۱۳۸۔ حضرت عیاشؓ بن ابی ثور

حضرت عیاشؓ بن ابی ثور۔ صحابی ہیں۔ حضرت عمر بن خطاب نے ان کو قدامہ بن مظعون سے پہلے بحرین کا حاکم مقرر ان کا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے۔

۴۱۳۹۔ حضرت عیاشؓ بن ابی ربیعہ

حضرت عیاشؓ بن ابی ربیعہ۔ ابو ربیعہ کا نام عمرو بن مغیرہ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم ہے۔ کنیت ان کی ابو عبدالرحمٰن تھی او لوگ کہتے ہیں ابو عبداللہ۔ ابو جہل کے اخیافی بھائی اور نیز چچازاد بھائی تھے اور عبداللہ بن ابی ربیعہ کے حقیقی بھائی تھے بہت الاسلام ہیں رسول اللہ کے دار ارقم میں تشریف لے جانے سے پہلے اسلام لائے تھے۔ انہوں نے حبش کی طرف ہجرت کی تھی کے بیٹے عبداللہ وہیں پیدا ہوئے تھے پھر مکہ لوٹ کر آئے اور وہاں سے پھر انہوں نے اور حضرت عمر نے مدینہ کی طرف ہجرت ابن عقبہ نے اور ابو معشر نے ان کا تذکرہ مہاجرین حبش میں نہیں کیا جب انہوں نے مدینہ کی طرف ہجرت کی تو ان کے اخیافی بھائی ابو جہل اور حارث ان کے پاس آئے اور بیان کیا کہ تمہاری ماں نے قسم کھائی ہے کہ نہ میں اپنے سر میں تیل ڈا نہ سایہ میں بیٹھوں گی جب تک کہ عیاش کو نہ دیکھ لوں پس یہ ان دونوں کے ساتھ لوٹ گئے جب مکہ پہنچے تو دونوں نے ان کو مکہ میں قید کر دیا رسول اللہؐ ان کے لئے رہائی کی دعا مانگا کرتے تھے۔ ان کی والدہ کا نام اور ابو جہل کی والدہ کا نام اسماء بن جندل بن ابیر بن نہشل بن دارم تھا ہشام نے جب ان کو طلاق دی تو ہشام کے بھائی ابو ربیعہ نے ان کے ساتھ نکاح کر کافروں نے ان کو ہجرت سے روک دیا تو رسول اللہؐ نے قنوت میں ان کے لئے دعا مانگنی شروع کی اور نام لے کر ولید بن

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بن ہشام اور عیاش بن ابی ربیعہ کے لئے آپ نے دعا فرمائی۔ یہ عیاش جنگ یرموک میں شہید ہوئے اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ مکہ میں وفات پائی یہ طبری کا قول ہے۔ ہمیں یحییٰ بن محمود نے اجازۃً اپنی سند کے ساتھ ابوبکر بن ابی عاصم سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے بن ابی شیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے علی بن مسہر اور محمد بن فضیل نے یزید بن ابی زیاد سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالرحمٰن بن سابط نے عیاش بن ابی ربیعہ سے انہوں نے نبیؐ سے روایت کر کے بیان کیا کہ آپ فرماتے تھے یہ امت ہمیشہ خیر پر رہے گی جب تک کہ کعبہ کی تعظیم جیسی کہ چاہیے کرتی رہے گی مگر جب کعبہ کی تعظیم یہ لوگ چھوڑ دیں گے تو ہلاک ہو جائیں گے۔ ان سے ان کے دونوں بیٹوں عبداللہ اور حارث نے روایت کیا ہے اور نافع مولائے ابن عمر جو ان سے روایت کرتے ہیں وہ مرسل ہوتی ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۱۴۳۔ حضرت عیاضؓ انصاری

حضرت عیاضؓ انصاری۔ صحابی ہیں عبید بن ابی رابطہ حداد نے عبدالملک بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے عیاض انصاری سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول اللہؐ نے فرمایا میری رضا مندی میرے اصحاب اور سسرالی رشتہ داروں کی رضا مندی پر موقوف ہے جو شخص ان کو راضی رکھے گا اللہ اس کو دنیا و آخرت میں محفوظ رکھے گا اور جو ان کو ناراض کرے گا خدا اس کو چھوڑ دے گا اور جس کو خدا چھوڑ دے گا عنقریب وہ مواخذہ میں آ جائے گا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۱۴۴۔ حضرت عیاضؓ ثقفی

حضرت عیاضؓ ثقفی۔ عبداللہ بن عیاض کے والد ہیں۔ ان سے ان کے بیٹے عبداللہ نے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے قبیلہ ہوازن پر بارہ ہزار آدمیوں کے ساتھ چڑھائی کی تھی۔ ان کا شمار اہل طائف میں ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے اور بخاری نے ان کو اپنی تاریخ میں ذکر کیا ہے۔

۴۱۴۵۔ حضرت عیاضؓ بن جمہور

حضرت عیاضؓ بن جمہور۔ ابوبکر اسماعیلی نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے۔ حریث بن معلیٰ کندی نے ابن عیاش سے انہوں نے عیاض بن جمہور سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نبیؐ کے پاس تھا آپ سے ایک شخص نے پوچھا کہ اگر کوئی شخص تلوار لئے ہوئے میرے پاس آئے اور وہ میری جان اور مال کا قصد کرے تو میں کیا کروں آپ نے فرمایا تم اس کو خدا کا واسطہ دلاؤ اور اس کو عذاب سے ڈراؤ اگر اس پر بھی وہ نہ مانے تو اس کا خون تمہارے لئے حلال ہے اب تم کوتاہی نہ کرو۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۱۴۶۔ حضرت عیاضؓ بن حارث

حضرت عیاضؓ بن حارث تیمی۔ محمد بن ابراہیم بن حارث تیمی کے چچا ہیں مدنی ہیں صحابی ہیں۔ ان سے محمد بن ابراہیم نے روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے مختصر لکھا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۴۱۴۴۔ حضرت عیاضؓ بن حمار

حضرت عیاضؓ بن حمار بن ابی حمار بن ناجیہ بن عقال بن محمد بن سفیان بن مجاشع بن دارم تمیمی مجاشعی۔ خلیفہ بن خیاط نے نسب اسی طرح بیان کیا ہے اور ابو عبیدہ نے کہا ہے کہ یہ عیاض بن حمار بن عرفجہ بن ناجیہ ہیں بصرہ میں رہتے تھے۔ ان سے حسن نے اور یزید نے روایت کی ہے۔ جو عبداللہ بن شخیر نے بن حسن کے دونوں بیٹے تھے۔ ہمیں خطیب عبداللہ بن احمد طوسی نے اپنی سند کے ساتھ ابوداؤد طیالسی سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عمران قطان نے اور ہمام نے قتادہ سے روایت کر کے بیان کیا عمران نے بواسطہ مطرف بن عبداللہ کے قتادہ سے نقل کیا وہ یزید بن عبداللہ سے وہ عیاض سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میری قوم کا ایک شخص مجھے گالی دیا کرتا ہے حالانکہ وہ مجھ سے درجہ میں کم ہے حضرت نے فرمایا گالی دینے والے دونوں شیطان ہیں جھوٹ خرافات بکتے ہیں ان دونوں کی خطا چھیڑ کرنے والے کے ذمہ ہے جب تک کہ مظلوم زیادتی نہ کرے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے مگر ابن مندہ نے کہا ہے کہ یہ عیاض حمار بن تحمر کے بیٹے ہیں یہ غلط ہے یہ لفظ اصل میں حمار ہے یہ عیاض اور اقرع بن حابس عقال بن محمد ابن سفیان میں جا کر مل جاتے ہیں یہ نسب مشہور ہے ابن مندہ سے کئی نام اور بھی اس نسب کے چھوٹ گئے ہیں۔

۴۱۴۵۔ حضرت عیاضؓ بن زہیر

حضرت عیاضؓ بن زہیر بن ابی شداد بن ربیعہ بن ہلال بن اہیب بن ضبہ بن حارث بن فہر، قریشی فہری۔ کنیت ان کی ابو سعید تھی۔ مہاجرین حبش سے ہیں۔ بدر میں شریک تھے۔ اس کو ابراہیم بن سعد نے ابن اسحاق سے نقل کیا ہے۔ ہمیں ابو جعفر بن سمین نے اپنی سند کے ساتھ ابن بکیر سے انہوں نے ابن اسحٰق سے روایت کر کے خبر دی کہ شرکائے بدر میں بنی حارث بن فہر سے عیاض بن زہیر بن ابی شداد تھے۔ موسیٰ بن عقبہ نے اور واقدی نے بھی ایسا ہی بیان کیا ہے۔ ان کی وفات شام میں ۳۰ھ میں ہوئی۔ عیاض بن غنم بن زہیر فہری کے چچا ہیں جن کا ذکر آگے آئے گا اور خلیفہ بن خیاط نے بھی ان عیاض بن زہیر کا ذکر کیا ہے اور نسب بھی ایسا ہی بیان کیا ہے جیسا ہم نے بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ بعض لوگ ان کو عیاض بن غنم بھی کہتے ہیں فتوح شام میں ان کا ذکر مشہور ہے۔ زبیر نے عیاض بن زہیر فہری کا تذکرہ نہیں کیا نہ ان کے چچا نے ان کا تذکرہ کیا ہے اور نہ اور لوگوں نے ذکر کیا واقدی نے ان کا ذکر اس طرح کیا ہے کہ عیاض بن غنم بھتیجے عیاض بن زہیر کے اور ابو موسیٰ نے کہا ہے کہ عیاض بن زہیر یا ابن زہیر فہری۔ بدر میں شریک تھے سعید قریشی نے ان کا ذکر کیا ہے مگر ان کی کوئی حدیث نہیں لکھی۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے اسی طرح لکھا ہے جیسا ہم نے پہلے بیان کیا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کا تذکرہ نہیں لکھا اور ابو عمر ان کو دو شخص سمجھتے ہیں ایک تو یہی اور ایک عیاض جن کا ذکر آگے آئے گا محمد بن سعد کاتب نے بھی ابو عمر کی موافقت کی ہے چنانچہ انہوں نے طبقہ اولیٰ میں لکھا ہے کہ بنی حارث بن فہر سے عیاض بن زہیر بن ابی شداد بن ربیعہ بن ہلال تھے انہوں نے حبش کی طرف دوسری مرتبہ ہجرت کی تھی جیسا کہ محمد بن اسحاق اور محمد بن عمر نے بیان کیا ہے اور لوگوں نے بیان کیا ہے کہ یہ عیاض بن زہیر بدر اور احد اور خندق اور تمام مشاہد میں شریک تھے

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

میں انہوں نے ۳۰ھ میں وفات پائی ان کی کوئی اولاد نہ تھی اور پھر طبقہ ثالثہ میں لکھا ہے کہ عیاض بن غنم بن زہیر بن ابی شداد ربیعہ بن ہلال حدیبیہ سے پہلے اسلام لائے تھے اور حدیبیہ میں شریک تھے اور شام میں ۲۰ ہجری میں بعمر ساٹھ سال وفات ابن سعد نے ان دونوں کا ذکر طبقات کبریٰ اور صغریٰ میں اسی طرح کیا ہے اور ان دونوں کے درمیان میں فرق بیان کیا ہے اسی طبقات کبریٰ میں ایک دوسرے مقام پر ان دونوں کو ایک کہا ہے ہم اس کو انشاءاللہ تعالیٰ عیاض بن غنم کے نام میں ذکر کریں باقی رہے ابن اسحاق تو ان سے یونس بن بکیر اور بکائی اور سلمہ نے شرکائے بدر کے ناموں میں روایت کیا ہے بنی حارث بن فہر سے عیاض بن زہیر بن ابی شداد تھے واللہ اعلم۔

۴۱۴۔ حضرت عیاضؓ بن زید عبدی

حضرت عیاضؓ بن زید عبدی۔ ابوالشیخ ہنائی نے عیاض بن زید بن عبدالقیس سے روایت کی ہے کہ انہوں نے نبیؐ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اے لوگوں اللہ عزوجل کے ذکر کو اپنے اوپر لازم سمجھو اور نماز اول وقت میں پڑھا کرو اللہ تعالیٰ تمہیں دوگنا ثواب دے گا۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۱۴۔ حضرت عیاضؓ بن سعید ازدی

حضرت عیاضؓ بن سعید بن جبیر بن عوف ازدی حجری۔ فتح مصر میں شریک تھے ان کا ذکر کیا گیا ہے مگر ان کی کوئی روایت معلوم نہیں۔ ابوسعید بن یونس نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۴۱۴۔ حضرت عیاضؓ بن سلیمان

حضرت عیاضؓ بن سلیمان۔ ان سے مکحول نے روایت کی ہے کہ یہ کہتے تھے رسول اللہؐ نے فرمایا میری امت میں سب سے بہتر لوگ وہ ہیں جو لوگوں کے سامنے تو ہنسیں مگر تنہائی میں عذاب الٰہی کے خوف سے روئیں صبح شام اللہ کی یاد پاک گھروں یعنی مسجدوں میں کریں اللہ کو امید و خوف کے ساتھ پکاریں ان کی مشقت دوسروں پر بہت کم اور اپنی ذات پر زیادہ ہو زمین پر نرمی سے چلیں نہ کبر و نخوت کے ساتھ بہت وقار کے ساتھ چلیں اور اعمال حسنہ سے تقرب چاہیں۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۱۴۔ حضرت عیاضؓ بن عبداللہ ثقفی

حضرت عیاضؓ بن عبداللہ ثقفی۔ کنیت ان کی ابوعبیداللہ تھی۔ ان کی حدیث عبداللہ بن عبدالرحمٰن طائفی نے عبداللہ بن عیاض سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں رسول اللہؐ کے ساتھ تھا ایک شخص قبیلہ فہر کا آپ کے پاس کچھ شہد لایا اور کہا یہ میں ہدیۃً لایا ہوں پس اس کو نبیؐ نے قبول کرلیا پھر اس شخص نے کہا کہ میری گھاٹی کی حفاظت کر دیجئے چنانچہ آپ نے اس کی حفاظت کر دی اور اس کو ایک تحریر لکھ دی۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۴۱۵۔ حضرت عیاضؓ بن عبداللہ مدنی

حضرت عیاضؓ بن عبداللہ بن ذباب مدنی۔ حارث بن عبدالرحمٰن بن ابی ذباب نے اپنے چچا عیاض بن عبداللہ بن ابی وقاص

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ ہم رسول اللہ کے ہمراہ چلے آپ مسجد میں نماز پڑھنے کے لئے تشریف لے گئے ایک شخص کے ساتھ نماز پڑھنے کھڑا ہو گیا اس کے بعد پوری حدیث بیان کی۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۴۱۵۱۔ حضرت عیاضؓ بن عبداللہ ضمری

حضرت عیاضؓ بن عبداللہ، ضمری۔ عسکری نے ابو سعید پر استدراک کر کے ان کا تذکرہ صحابہ میں لکھا ہے اور یزید بن حبیب نے روایت کی ہے کہ زہری نے لکھا ہے کہ مجھ سے عیاض بن عبداللہ ضمری نے بیان کیا کہ ایک روز ہم لوگوں نے نبی کے سامنے طاعون کا تذکرہ کیا آپ نے فرمایا مجھے امید ہے کہ ہم لوگوں تک اس کا اثر نہ پہنچے گا۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا

۴۱۵۲۔ حضرت عیاضؓ بن عمرو اشعری

حضرت عیاضؓ بن عمرو اشعری۔ کوفہ میں رہتے تھے۔ انہوں نے نبیؐ سے اور ابو عبیدہ سے اور خالد بن ولید سے اور یزید بن سفیان سے اور شرحبیل بن حسنہ سے روایت کی ہے ان سے شعبی نے اور سماک بن حرب نے اور حصین بن عبدالرحمٰن سلمی نے روایت کی ہے۔ شریک نے مغیرہ سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے عیاض اشعری سے روایت کی ہے کہ وہ مقام انبار میں عید کے دن تھے تو انہوں نے کہا کہ میں ان لوگوں کو دیکھتا ہوں کہ دف نہیں بجاتے جیسا کہ نبیؐ کے زمانے میں بجتا تھا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۱۵۳۔ حضرت عیاضؓ بن عمرو

حضرت عیاضؓ بن عمرو بن ملیک بن احیحہ بن جلاح۔ صحابی ہیں احد میں اور اس کے مابعد غزوات میں شریک تھے ابو عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن عیاض زاہد عمری زاہد کے شاگرد انہیں کی اولاد سے ہیں۔ ان کا تذکرہ ابن دباغ نے ابو عمر پر استدراک کے لئے لکھا ہے۔

۴۱۵۴۔ حضرت عیاضؓ بن غطیف

حضرت عیاضؓ بن غطیف سکونی۔ ابو بکر بن عیسیٰ نے تاریخ اہل مصر میں ان کا ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ ابو عبیدہ بن جراح کے ساتھیوں میں تھے لوگوں نے ان کا صحابی ہونا اور نبیؐ سے روایت کرنا بیان کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن دباغ نے ابو عمر پر استدراک کرنے کے لئے لکھا ہے۔

۴۱۵۵۔ حضرت عیاضؓ بن غنم قریشی

حضرت عیاضؓ بن غنم بن زہیر بن ابی شداد بن ربیعہ بن ہلال بن وہیب بن ضبہ بن حارث بن فہر۔ قریشی، فہری۔ ان کی کنیت ابو سعد تھی اور بعض لوگ کہتے ہیں ابو سعید۔ صحابی ہیں حدیبیہ سے پہلے اسلام لائے تھے اور حدیبیہ میں شریک تھے شام میں اپنے چچا ابو عبیدہ بن جراح کے ساتھ رہتے تھے اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ یہ ابو عبیدہ کی بیوی کے بیٹے تھے جب ابو عبیدہ کی وفات ہوئی تو انہوں نے اپنی جگہ پر ان کو مقرر کر دیا تھا حضرت عمر نے بھی ان کو قائم رکھا اور فرمایا کہ جس

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ابوعبیدہ مقرر کر گئے ہیں اس کو میں معزول نہ کروں گا انہوں نے بلاد جزیرہ کو فتح کیا اور ان سے وہاں کے لوگوں نے مصالحت کر لی۔ بقول زبیر یہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے زرہ کو رواج دیا جب ان کی وفات ہوگئی تو حضرت عمر نے سعید بن عامر بن جریم کو شام پر حاکم مقرر کیا۔ عیاض کی وفات ۲۰ ہجری میں ہوئی بڑے نیک اور بزرگ اور سخی تھے لوگ ان کو زادالراکب کہتے تھے اس وجہ سے کہ یہ اپنا توشہ لوگوں کو کھلا دیا کرتے تھے اور جب توشہ ختم ہو جاتا تو اپنا اونٹ ذبح کر کے لوگوں کو کھلا دیتے۔ ہمیں عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے اپنی سند کے ساتھ عبداللہ بن احمد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوالمغیرہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے صفوان نے شریح بن عبید سے انہوں نے جبیر بن نفیر سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ عیاض بن غنم نے حاکم دارا کو بعد اس کے فتح کرنے کے درے مارے اس پر ہشام بن حکیم نے ان سے کچھ سخت کلامی کی یہاں تک کہ عیاض کو غصہ آ گیا پھر چند روز کے بعد ہشام ان کے پاس معذرت کرنے کو آئے اور کہا کہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نہیں سنا آپ فرماتے تھے کہ قیامت میں سب سے زیادہ سخت عذاب اس شخص پر کیا جائے گا جو دنیا میں لوگوں کو سب سے زیادہ ستاتا ہو عیاض نے کہا ہم نے سنا ہے جو کچھ تم نے سنا ہے اور ہم نے دیکھا ہے جو کچھ تم نے دیکھا ہے کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنا آپ فرماتے تھے کہ جو شخص کسی بادشاہ کو نصیحت کرنا چاہے اس کو چاہئے کہ تنہائی میں اس کو نصیحت کرے کہ اگر وہ قبول کرے تو فبہانہ قبول کرے تو یہ اپنے حق سے ادا ہو جائے مگر تم اے ہشام بادشاہوں پر بہت جرأت کرتے ہو کیا تم کو یہ خیال نہیں کہ بادشاہ اگر تم کو قتل کر دے گا تو تم خدا کے مقتول ہو گے۔ ہمیں ابوالفضل بن ابی الحسن نے اپنی سند کے ساتھ ابویعلی یعنی احمد بن علی سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے حکم بن موسیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ہقل نے مثنیٰ سے انہوں نے ابوالزبیر سے انہوں نے شہر بن حوشب سے انہوں نے عیاض بن غنم سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ جو شخص شراب پیتا ہے اس کی نماز چالیس دن تک قبول نہیں ہوتی اور وہ مرتا ہے تو دوزخ میں جاتا ہے اور اگر توبہ کرتا ہے تو توبہ قبول ہوتی ہے اور اگر دوبارہ پیتا ہے تو پھر اس کی نماز چالیس دن تک قبول نہیں ہوتی اور اگر مرتا ہے تو دوزخ میں جاتا ہے اور اگر توبہ کرتا ہے تو توبہ قبول ہوتی ہے۔ پھر اگر تیسری مرتبہ یا چوتھی مرتبہ پیتا ہے تو اللہ پر حق ہے کہ اس کو دوزخیوں کا پیپ پلائے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ عیاض بن زہیر جن کا پہلے تذکرہ ہو چکا ہے ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا تذکرہ نہیں لکھا۔ میں نہیں جانتا کہ انہوں نے ان دونوں کو ایک خیال کیا ہے یا پھر ان تک ان دونوں کا ذکر پہنچا نہیں ہے۔ البتہ یہ ضرور ہے کہ ان میں علماء کا اختلاف ہے۔ بعض تو وہ ہیں کہ جو ان کو دو خیال کرتے ہیں اور پہلے کو دوسرے کا چچا قرار دیتے ہیں۔ اور بعض وہ ہیں کہ جو ان کو ایک ہی تصور کرتے ہیں۔ حافظ ابوالقاسم بن عساکر دمشقی اپنی اسناد کو محمد بن سعد تک پہنچا کر روایت کر کے کہا ہے کہ ہم پہلے عیاض بن زہیر کا تذکرہ لکھا ہے اور یہ دو ہیں۔ پھر کہا ہے کہ محمد بن سعد نے طبقات الکبریٰ میں ایک اور مقام پر ان دونوں کا تذکرہ لکھا ہے۔ اور ان کے نام میں کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے جو لوگ شام گئے ہیں ان میں عیاض بن غنم بن زہیر بن ابی شداد بن ربیعہ بن ہلال فہری بھی ہیں۔ یہ حدیبیہ سے پہلے اسلام لائے تھے۔ اور حدیبیہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تھے۔ یہ ایک نیک انتہائی سخی انسان تھے۔ حضرت ابوعبیدۃ کے ساتھ یہ شام میں رہتے تھے۔ جب ابوعبیدہ کی وفات ہوئے انہوں نے عیاض بن غنم کو جوان کے ساتھ ہی رہتے تھے حاکم مقرر کیا۔ اور یہ بدستور حضرت عمر کی طرف سے حمص کے حاکم رہے یہاں تک کہ انہوں نے شام ہی میں ۲۰ ہجری کو ۶۰ ساٹھ سال کی عمر میں وفات پائی۔ ابوقاسم نے کہا ہے کہ یہ اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ یہ دونوں ایک ہی ہیں۔ اور یہی صحیح ہے۔ یہ کلام ابوقاسم کا تھا۔ مگر محمد بن سعد کے کلام میں کوئی ایسی بات نہیں جو یہ ظاہر کرے کہ یہ دونوں ایک ہیں۔ کیونکہ انہوں نے ان کے تذکرہ میں یہ لکھا ہے کہ یہ شام جا کر رہے تھے جبکہ پہلے عیاض شام گئے نہیں اور ان کی وفات مدینہ میں ہوئی اور وہ بدر میں شریک تھے۔ اور یہ عیاض بدر میں شریک نہ تھے۔ ابواحمد عسکری نے کہا عیاض بن زہیر۔ عیاض بن غنم کے علاوہ ہیں۔ واللہ اعلم

۴۱۵۶۔ حضرت عیاضؓ کندی

حضرت عیاضؓ کندی۔ ابن ابی عاصم وغیرہ نے ان کا تذکرہ صحابہ میں لکھا ہے۔ ہمیں یحییٰ بن محمود نے کتابۃً اپنی سند کے ساتھ ابن ابی عاصم سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے حوضی نے اسماعیل بن عیاش سے انہوں نے سعید بن سالم بن عیاض سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ جو شخص شراب پیئے اس کو درہ مارو اگر پھر پیئے تو پھر مارو اور پھر پیئے تو اس کی گردن [1] مارو۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۱۵۷۔ حضرت عیاضؓ بن مرثد غنوی

حضرت عیاضؓ بن مرثد غنوی۔ ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے۔ طبرانی نے اپنے معجم میں ان کا ذکر کیا ہے ابوموسیٰ نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوغالب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم نے خبر دی نیز ابوموسیٰ کہتے تھے ہمیں ابوعلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابونعیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں طبرانی اور ابواحمد نے خبر دی وہ دونوں کہتے تھے ہم سے ابن خلیفہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوالولید طیالسی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے شعبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے عاصم بن کلیب نے خبر دی وہ کہتے تھے میں نے عیاض بن مرثد یا مرثد بن عیاض کو ایک شخص سے بیان کرتے ہوئے سنا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تھا کہ کون سا کام ایسا ہے جو مجھے جنت میں داخل کر دے حضرت نے پوچھا کہ تمہارے والدین میں سے کوئی زندہ ہے میں نے کہا نہیں اسی کو آپ نے تین بار پوچھا پھر فرمایا کہ لوگوں کو پانی پلاؤ اگر لوگ نہ ہوں تو ان کے گھر میں پانی پہنچا دو اور جب ہوں تو ان کا کام کر دیا کرو اس حدیث کو حوضی نے شعبہ سے انہوں نے عاصم سے انہوں نے عیاض بن مرثد بن عیاض سے انہوں نے اپنے قبیلہ کے ایک شخص سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے نبیؐ سے روایت کیا۔ اس کو ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

---

[1] یہ حکم تہدیداً بطور تعزیر کے ہے حد نہیں ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۴۱۵۸۔ حضرت عیسیٰؓ بن عقیل ثقفی

حضرت عیسیٰؓ بن عقیل ثقفی۔ اور بعض لوگ ان کو ابن معقل کہتے ہیں۔ ان سے زیاد بن علاقہ نے روایت کی ہے کہ یہ کہتے تھے میں نبیؐ کے پاس اپنے ایک لڑکے کو جس کا نام حازم تھا لے کر گیا آپ نے اس کا نام عبدالرحمٰن رکھا ابو احمد عسکری نے کہا ہے کہ لوگ اس حدیث کو مسند کہتے ہیں مگر یہ غلط ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

عقیل: عین کے فتحہ اور قاف کے کسرہ کے ساتھ ہے۔

۴۱۵۹۔ حضرت عیسیٰؓ بن لقیم عبسی

حضرت عیسیٰؓ بن لقیم عبسی۔ ان کو رسول اللہؐ نے خیبر کی غنیمت سے دو سو وسق دیئے تھے۔ ان کا تذکرہ ابو جعفر مستغفری نے ابن اسحاق سے نقل کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۱۶۰۔ حضرت عیینہؓ بن حصن فرازی

حضرت عیینہؓ بن حصن بن حذیفہ بن بدر بن عمرو بن جویہ بن لوذان بن ثعلبہ بن عدی بن فزارہ بن ذبیان بن بغیض بن ریث بن غطفان بن سعد بن قیس بن غیلان فزاری۔ کنیت ان کی ابو مالک ہے۔ بعد فتح مکہ کے اسلام لائے تھے۔ اور بعض نے کہا ہے کہ فتح مکہ سے پہلے اسلام لائے تھے اور مسلمان کی حیثیت سے فتح مکہ میں شریک تھے۔ حنین اور طائف میں شریک تھے۔ مولفۃ القلوب میں سے تھے اور بد تہذیب اعراب میں سے تھے یعنی بدوی لوگ جیسے غیر مہذب اور ناتعلیم یافتہ ہوتے ہیں ویسے ہی یہ بھی تھے۔ بیان کیا گیا ہے کہ ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بغیر اجازت طلب کیے چلے گئے تھے تو حضرت نے پوچھا کہ تم نے اجازت کیوں نہیں طلب کی انہوں نے کہا کہ میں نے قبیلہ مضر کے کسی شخص سے بھی اجازت طلب نہیں کی۔ یہ ان لوگوں میں سے تھے جو مرتد ہو کر طلیحہ اسدی کے تابع ہو گئے تھے اور اس کی طرف سے لڑتے تھے انہیں لڑائیوں میں یہ قید ہو کر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے مدینہ کے بچے ان کو دیکھ کر کہتے تھے کہ اے دشمن خدا تو ایمان کے بعد کافر ہو گیا تو جواب دیتے تھے کہ میں تو اللہ پر ایک چشم زدن کے لئے بھی ایمان نہ لایا تھا پھر اس کے بعد یہ اسلام لائے اور حضرت ابو بکر صدیق نے ان کو رہا کر دیا۔ زمانہ جاہلیت میں یہ بڑے جرار لوگوں میں تھے۔ دس ہزار آدمیوں پر سردار تھے۔ حضرت عثمان نے ان کی بیٹی سے نکاح کیا تھا ایک روز انہوں نے حضرت عثمان سے سخت کلامی کی حضرت عثمان نے کہا کہ اگر عمر زندہ ہوتے تو تم ایسی جرأت نہ کر سکتے انہوں نے جواب دیا کہ عمر نے ہمیں اس قدر دیا کہ مالدار کر دیا اور ہمیں خوف دلا کر گناہوں سے بچایا۔ ابو وائل کہتے تھے کہ میں نے (ایک روز) عیینہ بن حصن کو عبداللہ بن مسعود سے یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں برگزیدہ بزرگوں کا بیٹا ہوں حضرت عبداللہ بن مسعود نے فرمایا یہ کلمہ حضرت یوسف بن یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم علیہم السلام کے حق میں موزوں ہے۔ یہ عیینہ حر بن قیس کے چچا ہیں۔ حر ایک نیک مرد حافظ قرآن تھے حضرت عمر بن خطاب کے یہاں ان کا تقرب تھا ایک مرتبہ عیینہ نے اپنے انہیں بھتیجے سے کہا کہ تم مجھے اس شخص عمر بن خطاب کے پاس کیوں نہیں لے چلتے ہو انہوں نے کہا میں اس لئے نہیں لے چلتا کہ آپ کہیں کوئی ایسی بات نہ کہہ دیں جو شایان نہ ہو انہوں نے کہا میں ایسا نہ کروں گا الغرض حر ان کو حضرت کے پاس لے گئے تو انہوں نے

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کہا اے ابن خطاب تم واللہ انصاف کے ساتھ تقسیم نہیں کرتے اور بخشش نہیں کرتے یہ سن کر حضرت عمر کو غصہ آیا اور انہوں نے سزا دینے کا ارادہ کیا حر نے کہا اے امیر المومنین اللہ تعالیٰ اپنی کتاب بزرگ میں فرماتا ہے خذ العفو وامر بالعرف واعرض عن الجاھلین (حاجت سے زائد مال لو اور نیک کام کا حکم دیتے رہو اور جاہل لوگوں سے اعراض کرو) اور جاہلوں میں سے ہے پس حضرت عمر نے ان کو چھوڑ دیا ان کی عادت تھی کہ کتاب اللہ کے سامنے بالکل رک جاتے تھے تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۱۶۱۔ حضرت عیینہؓ بن عائشہ مرائی

حضرت عیینہؓ بن عائشہ مرائی۔ صحابہ میں سے ہیں غزوۂ موتہ میں اور اسکے بعد کے غزوات میں شریک تھے ابن معدان نے ان کو ذکر کیا ہے یہ ابن ماکولا کا قول ہے۔

تمام تعریفیں اس رب العالمین کے لیے جس کی توفیق سے حرف عین سے شروع ہونے والے صحابہ ناموں کا تذکرہ مکمل ہوا

حرف الغین

۴۱۶۲۔ حضرت غاضرہؓ بن سمرہ تمیمی

حضرت غاضرہؓ بن سمرہ بن عمرو بن قرط بن جناب تمیمی عنبری، صحابی ہیں۔ ان کو نبیؐ نے صدقات کی تحصیل پر مقرر کیا تھا ابن کلبی کا قول ہے۔

۴۱۶۳۔ حضرت غالبؓ بن ابجر

حضرت غالبؓ بن ابجر، مزنی۔ بعض لوگ ان کو غالب بن دیخ مزنی شاید یہ ان کے دادا ہیں۔ ان کا شمار اہل کوفہ میں ہے ان سے عبداللہ بن معقل نے روایت کی ہے اس کو شریک نے منصور سے انہوں نے عبید بن حسن بن ابی الحسن بصری سے انہوں نے عبداللہ بن معقل سے انہوں نے غالب بن دیخ سے پالے ہوئے گدھوں کی بابت نبیؐ کی یہ حدیث روایت کی ہے کہ میں نے گدھوں کا گوشت تمہارے لئے مکروہ کیا ہے جو بستی کے قریب رہتے ہوں اور شعبہ نے اور مسعر نے ان کا نام غالب بن ابجر بیان کیا ہے۔ ہمیں عبدالوہاب بن ابی منصور بن سکینہ نے اپنی سند کے ساتھ سلیمان بن اشعث سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن ابی زیاد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبیداللہ نے اسرائیل سے انہوں نے منصور سے انہوں نے عبید بن حسن بصری سے انہوں نے عبدالرحمٰن سے انہوں نے غالب بن ابجر سے روایت کر کے بیان کیا ہے کہ ایک مرتبہ قحط پڑا اور میرے پاس کچھ نہ تھا جو میں اپنے گھر والوں کو کھلاتا صرف چند گدھے تھے اور رسول اللہؐ نے پالے ہوئے گدھوں کا گوشت حرام کر دیا تھا میں آپ کی خدمت میں گیا اور میں نے کہا اس طرح کی قحط سالی ہے اور آپ نے گدھے کا گوشت حرام کر دیا ہے تو آپ نے فرمایا کہ فربہ گدھوں کا گوشت کھلا دو میں نے صرف ان گدھوں کا گوشت مکروہ قرار دیا ہے جو بستی کے گرد گھومتے ہیں۔ ان سے بن مقرن نے قبیلہ قیس عیلان کی فضیلت میں روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۴۱۶۴۔ حضرت غالبؓ بن بشر اسدی

حضرت غالبؓ بن بشر اسدی۔ یہ ان لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے طلیحہ سے جدائی اختیار کی تھی اور اسلام پر قائم رہے تھے جب کہ طلیحہ نے بعد نبیؐ کے نبوت کا دعویٰ کیا تھا۔ یہ ابن اسحاق کا قول ہے۔

۴۱۶۵۔ حضرت غالبؓ بن عبداللہ کنانی لیثی

حضرت غالبؓ بن عبداللہ بن مسعر بن جعفر بن کلب بن عوف بن کعب بن عامر بن لیث بن بکیر بن عبد مناۃ بن کنانہ کنانی لیثی۔ ابن کلبی نے ان کا نسب بیان کر کے کہا ہے کہ بعض لوگوں نے ان کا نام غالب بن عبیداللہ لیثی بیان کیا ہے شماران کا اہل حجاز میں ہے۔ ابو عمر نے کہا ہے کہ بعض لوگ ان کو کلبی کہتے ہیں مگر صحیح یہ ہے کہ غالب بن عبداللہ بن مسعر لیثی ہیں۔ ان کو رسول اللہؐ نے فتح مکہ کے سال میں بھیجا تھا تا کہ مکہ جانے کا آسان راستہ تجویز کر دیں نیز ایک مرتبہ ان کو رسول اللہؐ نے ساٹھ سواروں پر سردار بنا کر قبیلہ بنی ملوح کی طرف بھیجا تھا جو ایک شاخ قبیلہ یعمر شداخ کی ہے یہ لوگ مقام قدید میں رہتے تھے اور حضرت نے ان کو حکم دیا تھا کہ ان لوگوں کو جا کر لوٹ لینا چنانچہ جب یہ مقام قدید میں پہنچے تو حارث بن مالک بن برصاء لیثی ان کو ملے سب مسلمانوں نے ان کو گرفتار کر لیا اور حارث نے کہا میں تو مسلمان ہو کر آیا ہوں غالب نے کہا اگر تم سچے ہو تو ایک شب گرفتار رہنے سے تمہارا کچھ نقصان نہیں اور اگر تمہاری بات غلط ہے تو تم کو گرفتار رکھیں گے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ ابو عمر کا یہ کہنا کہ کلبی نہیں لیثی ہیں صحیح نہیں اور اور کلبی اور لیثی میں کوئی فرق نہیں ہے کلب بھی قبیلہ لیث کی ایک شاخ ہے سیاق نسب سے یہ بات معلوم ہو جاتی ہے واللہ اعلم۔ ابن مندہ اور ابو نعیم اور ابو عمر نے لکھا ہے کہ یہ فتح مکہ میں شریک تھے اور آسان راستہ انہیں نے تجویز کیا تھا اور ابن کلبی نے کہا ہے کہ رسول اللہؐ نے ان کو بنی مرہ کی طرف مقام فدک میں بھیجا تھا مگر فدک پہنچنے سے پہلے یہ شہید ہو گئے۔ واللہ اعلم۔ ابن اسحاق نے بھی فتح مکہ سے پہلے غالب کے لشکر کا ذکر کیا ہے مگر یہ نہیں بیان کیا کہ یہ شہید ہو گئے تھے ابن اسحاق نے ان کو کلبی لیثی لکھا ہے اس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ کلب قبیلہ لیث کی ایک شاخ ہے۔

۴۱۶۶۔ حضرت غالبؓ بن فضالہ کنانی

حضرت غالبؓ بن فضالہ، کنانی۔ ابو موسیٰ نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ اگر یہ غالب بن عبداللہ کنانی نہیں ہیں تو کوئی اور ہیں۔ حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو فرمایا ہے **ما افاء اللہ علی رسولہ من اھل القری فللہ وللرسول** (جو کچھ اللہ اپنے رسول کو دلائے ان بستیوں کے رہنے والوں سے تو وہ اللہ کے لئے ہے اور اس کے رسول کے لئے) اس میں قریٰ سے مراد قبیلہ قریظہ اور نضیر اور خیبر اور فدک اور عرینہ کی بستیاں ہیں۔ قریظہ اور نضیر تو مدینہ ہی میں ہیں اور فدک مدینہ سے تین میل فاصلے پر ہے پس نبیؐ نے ایک لشکر بھیجا جس پر غالب بن فضالہ نامی ایک شخص قبیلہ بنی کنانہ کے سردار تھے ان لوگوں نے مقامات مذکورہ کو بزور فتح کیا۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ کچھ بعید نہیں ہے کہ یہ غالب وہی غالب بن عبداللہ لیثی ہوں کیونکہ ابن کلبی نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہؐ نے غالب بن عبداللہ کو بنی مرہ کی طرف مقام فدک میں بھیجا تھا اب باقی رہ گیا یہ کہ ان کے والد کا نام فضالہ بیان کیا گیا ہے یہ کاتب کی

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

غلطی ہوگی یا اس میں اختلاف ہوگا واللہ اعلم۔

۴۱۶۷۔ حضرت غرفہؓ ازدی

حضرت غرفہؓ ازدی۔ ان کا صحابی ہونا بیان کیا جاتا ہے۔ ان کا شمار اہل کوفہ میں ہے۔ ان سے ابو صادق نے روایت کی اور انہوں نے کہا ہے کہ یہ نبیؐ کے اصحاب میں سے تھے اور اصحاب صفہ میں سے تھے۔ یہی ہیں جن کے لئے نبیؐ نے دعا کی یا اللہ ان کی خرید و فروخت میں برکت فرما۔ یہ کہتے ہیں کہ میرے دل میں حضرت علی کے کاموں کی طرف سے کچھ شک تھا روز میں حضرت علی کے ساتھ فرات کے کنارے گیا تو وہ راستہ سے ہٹ کر ایک مقام پر کھڑے ہوگئے اور ہم لوگ بھی ان کے کھڑے ہوگئے انہوں نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کرکے کہا کہ یہ مقام ان لوگوں کی فرودگاہ ہے اور ان کا خون یہاں گرایا جا جن کا کوئی مددگار نہ زمین میں ہوگا نہ آسمان میں سوا اللہ کے پس جب حسینؓ شہید ہوئے تو میں گیا جب میں اس مقام پر پہنچا تو کہ یہ وہی مقام ہے جس کی بابت حضرت علی نے ہم سے کہا تھا کہ پس میں نے توبہ کی ان خیالات سے جو مجھے حضرت علی کی طرف تھے اور مجھے معلوم ہوگیا کہ حضرت علی نے جو کچھ کیا ہے وہ کسی حکم کے موافق کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن دباغ نے ابو عمر پر استدراک کرنے کے لئے لکھا ہے۔

۴۱۶۸۔ حضرت غرفہؓ بن حارث کندی

حضرت غرفہؓ بن حارث کندی۔ کنیت ان کی ابوالحارث ہے۔ صحابی ہیں۔ زمانہ ردت میں عکرمہ بن ابی جہل کے ساتھ لڑے تھے۔ ان سے کعب بن علقمہ اور عبداللہ بن حارث نے روایت کی ہے۔ ہمیں ابو احمد بن ابی منصور امین نے اپنی سند کے ابوداؤد یعنی سلیمان بن اشعث سے نقل کرکے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن حاتم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالرحمن مہدی نے ابن مبارک سے انہوں نے حرملہ بن عمران سے انہوں نے عبداللہ بن حارث ازدی سے انہوں نے غرفہ بن حارث سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے میں رسول اللہؐ کے ہمراہ حجۃ الوداع میں شریک تھا کچھ اونٹ قربانی کے لئے آپ کے سامنے لائے گئے آپ نے فرمایا ابوالحسن کو میرے پاس بلالاؤ چنانچہ حضرت علی بلائے گئے آپ نے فرمایا نیزے کے نیچے کا حصہ تم پکڑو اور اوپر کا حصہ آپ نے پکڑا پھر دونوں نے مل کر اونٹوں کے مارنا شروع کیا پھر بعد اس کے جب آپ اپنے خچر پر سوار ہوئے تو حضرت علی کو بھی اپنے پیچھے بٹھالیا تھا اور حرملہ بن عمران نے کعب بن علقمہ سے انہوں نے غرفہ بن حارث کندی صحابی سے روایت کی ہے انہوں نے ایک نصرانی کو مصر میں سنا کہ وہ نبیؐ کو گالی دے رہا تھا یہ بھی مصر ہی میں رہتے تھے پس انہوں نے اس نصرانی کی ناک پر ایک گھونسہ مارا یہ معاملہ عمرو بن عاص کے سامنے پیش ہوا عمرو بن عاص نے ان سے کہا کہ دیکھو ہم ان لوگوں سے عہد کرچکے ہیں امان دے چکے ہیں غرفہ نے کہا معاذ اللہ ہم ان کو یہ عہد تھوڑے دے چکے ہیں کہ وہ نبیؐ کو برملا برا کہا کریں ہم نے ان کو صرف یہ عہد دیا ہے کہ اپنے کنیسوں میں ان کو اختیار ہے جو چاہیں کہیں (یعنی مسلمانوں کے سامنے کوئی ناشائستہ بات نہ کہیں) اور ہمارے احکام پر عمل کریں ہاں اگر ہمارے پاس سے جانا چاہیں تو ہم ان سے تعرض نہ کریں تو عمرو بن عاص نے کہا کہ بیشک تم سچ کہتے ہو ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

غرفہ: غین اور فاء کے فتحہ کے ساتھ ہے۔

۴۱۶۹۔ حضرت غرقدہؓ (ابوشبیب)

حضرت غرقدہؓ۔ کنیت ان کی ابوشبیب تھی۔ صحابہ میں ان کا تذکرہ کیا گیا ہے مگر صحیح نہیں ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا تذکرہ اسی طرح مختصر لکھا ہے اور ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ حافظ ابوعبداللہ بن مندہ نے ان کی کوئی حدیث نہیں لکھی مگر ابوبکر بن ابی علی نے اپنی سند کے ساتھ زکریا بن عدی سے انہوں نے سلام سے انہوں نے شبیب بن غرقدہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہؐ سے سنا آپ حجۃ الوداع میں فرماتے تھے کہ جو شخص کوئی جرم کرے گا اس کا نتیجہ اسی کو اٹھانا پڑے گا کسی کے جرم کا نتیجہ اس کے باپ یا بیٹے پر نہ پڑے گا۔

۴۱۷۰۔ حضرت غزیہؓ بن حارث انصاری

حضرت غزیہؓ بن حارث انصاری حارثی۔ ان کا شمار اہل حجاز میں ہے صحابی ہیں۔ بعض لوگ ان کو اسلمی کہتے ہیں اور بعض خزاعی۔ ان سے عباداللہ بن رافع مولائے ام سلمہ نے روایت کی ہے کہ انہوں نے نبیؐ کو یہ فرماتے ہوئے سنا تھا کہ بعد مکہ کے ہجرت باقی نہیں اب جہاد اور نیک نیت (کا ثواب) البتہ ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۱۷۱۔ حضرت غزیہؓ بن عمرو انصاری

حضرت غزیہؓ بن عمرو بن عطیہ بن خنساء بن مبذول بن عمرو بن غنم بن مازن بن نجار بن ثعلبہ بن عمرو بن خزرج انصاری خزرجی نجاری۔ بیعت عقبہ میں شریک تھے۔ یہ موسیٰ بن عقبہ کا قول ہے۔ احد میں رسول اللہؐ کے ساتھ شریک تھے۔ یہ سراقہ بن عمرو والد ضمرہ بن غزیہ کے بھائی ہیں۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۱۷۲۔ حضرت غسانؓ بن جہیش

حضرت غسانؓ بن جہیش اسدی۔ ابن دباغ نے ان کا تذکرہ اسی طرح مختصر لکھا ہے۔

۴۱۷۳۔ حضرت غسانؓ عبدی

حضرت غسانؓ عبدی، کنیت ابویحییٰ تھی۔ قبیلہ عبدالقیس کے وفد کے ساتھ نبیؐ کے حضور میں آئے تھے۔ ان سے ان کے بیٹے یحییٰ نے روایت کی ہے کہ یہ کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان ظروف (یعنی دباء ونقیر وحنتم وغیرہ) کے استعمال سے منع فرمایا تھا (لہذا ہم نے نبیذ کا استعمال ترک کر دیا کیونکہ نبیذ انہیں ظروف میں بنتی تھی نبیذ کے ترک کر دینے سے) ہم لوگوں کو سوء ہضم کی شکایت پیدا ہو گئی پس ہم سال آئندہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں گئے اور عرض کیا کہ یارسول اللہ آپ نے ہمیں ان ظروف کے استعمال سے منع فرمایا تھا اب ہم کو سوء ہضم کی شکایت پیدا ہو گئی آپ نے فرمایا اور جس ظرف میں چاہو نبیذ بناؤ اور کوئی نشہ کی چیز نہ بناؤ پس جو شخص تم میں سے چاہے وہ گنہگار ہو کر ان ظروف کا استعمال کرے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۴۱۷۴۔ حضرت غشمیرؓ بن خرشہ

حضرت غشمیرؓ بن خرشہ۔ ابن درید نے بیان کیا ہے کہ صحابہ میں قبیلہ بنی خطمہ سے ایک شخص غشمیر بن خرشہ قاری تھے انہوں نے عصما بنت مروان یہودیہ کو قتل کیا تھا جو نبیؐ کی ہجو کیا کرتی تھی اور ابو عمر نے کہا ہے کہ ان کا نام عمیر تھا جیسا کہ اوپر گذر چکا۔

۴۱۷۵۔ حضرت غضیفؓ بن حارث کندی

حضرت غضیفؓ بن حارث کندی۔ بعض لوگ ان کو سکونی اور بعض ازدی کہتے ہیں۔ زنیم ثمالی کے بیٹے ہیں۔ ان کا شمار اہل حمص میں ہے کنیت ان کی ابو اسماء ہے۔ سب لوگ اس بات پر متفق ہیں کہ یہ ثمالی ہیں پس یہ ازدی بھی ہوں گے کیونکہ ثمالہ قبیلہ ازد کی ایک شاخ ہے اور بعض لوگ ان کا نام غطیف بیان کرتے ہیں۔ ہمیں ابو یاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند کے ساتھ عبداللہ بن احمد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حماد بن خالد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے معاویہ بن صالح نے یونس بن سیف سے انہوں نے غضیف بن حارث سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے کہ جو باتیں میں بھول گیا وہ بھول گیا مگر یہ بات مجھے خوب یاد ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ نماز میں اپنا داہنا ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھتے تھے اور علاء بن یزید ثمالی نے غضیف سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے کہ میں بچہ تھا انصار کے (باغوں میں) جا کر ان کی) کھجوروں کے درختوں پر ڈھیلہ پھینکا کرتا تھا پس وہ لوگ مجھے رسول اللہؐ کے پاس پکڑ لے گئے حضرت نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا کہ جو کھجور تم کو گری ہوئی مل جائے اس کو کھا لیا کرو اور درخت پر ڈھیلہ نہ مارا کرو۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۱۷۶۔ حضرت غطیفؓ بن حارث کندی

حضرت غطیفؓ بن حارث۔ کندی اور بعض لوگ ان کو غضیف بن حارث کندی اور بعض سکونی کہتے ہیں۔ صحابی ہیں شام کے رہنے والے ہیں ان کی بابت اختلاف ہے۔ یونس بن سیف نے کہا ہے کہ ان کا نام غطیف بن حارث بن غطیف ہے۔ لوگوں نے بغیر کسی شک کے غطیف لکھا ہے اور عقیلی نے کہا ہے کہ بعض لوگ ان کو غطیف کندی کہتے ہیں اور بعض ابو غطیف اور بعض غضیف اور یہی صحیح ہے۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے اور ان کو پہلے غضیف کے علاوہ بیان کیا ہے۔

۴۱۷۷۔ حضرت غطیفؓ بن حارث کندی

حضرت غطیفؓ بن حارث کندی۔ ابو عمر نے کہا ہے کہ یہ ایک دوسرے شخص ہیں۔ عیاض کے والد ہیں ان سے صرف ان کے بیٹے عیاض نے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے فرمایا جب کوئی شخص شراب پیے تو اس کو مارو پھر پیے تو پھر مارو پھر پیے تو اس کو قتل کر دو۔ ان کا تذکرہ ازدی موصلی نے لکھا ہے مگر اس میں اور نیز اس سے پہلے کے تذکرہ میں اعتراض ہے یہ ابو عمر کا قول ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ اس میں بہت اضطراب ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۴۱۷۸۔ حضرت غطیفؓ

حضرت غطیفؓ یا ابوغطیف۔ صحابی ہیں عبداللہ بن ابی فروہ نے مکحول سے انہوں نے ابوادریس خولانی سے انہوں نے غطیف
ابوغطیف سے روایت کی ہے وہ نبیؐ سے نقل کرتے تھے کہ آپ نے فرمایا جو شخص اسلام میں کسی کی ہجو کرے اس کی زبان کاٹ لو۔
ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے اور ابونعیم نے کہا ہے کہ بعض متاخرین نے ان کا نام طائے مہملہ کے ساتھ لکھا ہے مگر علی
بن عبدالعزیز اور محمد بن عثمان اس بات پر متفق ہیں کہ ان کا نام غضیف یا ابوغضیف ضاد کے ساتھ ہے۔

۴۱۷۹۔ حضرت غطیفؓ بن ابی سفیان

حضرت غطیفؓ بن ابی سفیان۔ انہوں نے نبیؐ سے حدیث روایت کی ہے۔ حسن بن ابی سفیان وغیرہ نے ان کا تذکرہ صحابہ
میں لکھا ہے مگر صحیح نہیں ہے یہ تابعی ہیں مکہ کے رہنے والے تھے۔ یعقوب اور نافع فرزندان عاصم سے روایت کرتے ہیں ابن
مبارک نے حکم بن ہشام سے انہوں نے غطیف بن ابی سفیان سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول اللہؐ نے فرمایا جو عورت حمل
سے ہو اور مر جائے وہ جنت میں داخل ہوگی۔ ان سے سعید بن سائب نے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ عنقریب کچھ
لوگ ہوں گے جو تم سے ناحق سوال کریں گے پس جو کچھ وہ مانگیں دے دینا اللہ تعالیٰ تم کو اس کا ثواب دے گا۔ ان کا تذکرہ ابن
مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ یہ سب تذکرہ ایک ہی شخص کا ہے مگر چونکہ وہ لوگ اس طرح لکھ چکے تھے لہٰذا ہم نے بھی لکھ دیا۔

۴۱۸۰۔ حضرت غنامؓ بن اوس انصاری

حضرت غنامؓ بن اوس بن غنام بن اوس بن عمرو بن مالک بن عامر بن بیاضہ انصاری خزرجی بیاضی۔ غزوۂ بدر میں شریک تھے
ابن کلبی اور واقدی کا قول ہے اور ابوعمر نے کہا ہے کہ غنام صحابہ میں سے ایک شخص ہیں اہل بدر میں ان کا تذکرہ کیا گیا ہے اور
انہوں نے نسب نہیں بیان کیا مگر میرے خیال میں ان کی مراد یہی ہے اور انہوں نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ ان کی حدیث ربیعہ بن ابی
عبدالرحمٰن نے عبداللہ بن عنبسہ سے انہوں نے غنام سے روایت کی ہے۔

۴۱۸۱۔ حضرت غنامؓ (ابوعبدالرحمٰن)

حضرت غنامؓ۔ کنیت ان کی ابوعبدالرحمٰن تھی ان سے ان کے بیٹے عبدالرحمٰن نے روایت کی ہے کہ یہ کہتے تھے رسول اللہؐ نے
فرمایا جو شخص رمضان کے روزے رکھے اور اس کے ساتھ ہی چھ دن شوال کے بھی رکھ لے تو گویا اس نے سال بھر روزہ رکھے۔ ان کا
تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے مختصر لکھا ہے۔

۴۱۸۲۔ حضرت غنیؓ بن قطیب

حضرت غنیؓ بن قطیب۔ فتح مصر میں شریک تھے۔ ان کا تذکرہ صحابہ میں کیا گیا ہے مگر ان کی کوئی روایت معلوم نہیں ہوتی۔ یہ ابو
سعید بن یونس کا قول ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے مختصر لکھا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۴۱۸۳۔ حضرت غنیمؓ بن قیس

حضرت غنیمؓ بن قیس مازنی۔ ان سے ان کے بیٹے جناح نے روایت کی ہے مگر ان کی کوئی روایت نبی سے صحیح نہیں اور صحابی ہونا ثابت ہے یہ ابوسعید بن یونس کا قول ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے مختصر لکھا ہے اور ابوموسیٰ نے بھی تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ ابن مندہ نے بھی ان کا تذکرہ لکھا ہے مگر نہ انہوں نے ان کی کوئی حدیث بیان کی نہ ابونعیم نے بن ابی علی نے ان کو ذکر کیا ہے اور انہوں نے اپنی سند کے ساتھ صدقہ بن عبداللہ مازنی سے انہوں نے جناح بن غنیم بن قیس انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نبیؐ کی وفات کا تذکرہ کر رہا تھا یکایک ایک شخص آیا اور اس مصرع پڑھے۔

الا لی الویل علی محمد قد کنت قبل موتہ بمقعد

ولست بعدہ و موتہ بمخلد

آگاہ رہو محمد کے غم میں میری حالت خراب ہے۔ ان کی وفات سے پہلے میں چین میں تھا اور ان کے بعد مجھے بھی ہمیشہ رہنا نہیں ہے۔

اس کو شعبہ نے عاصم سے انہوں نے غنیم سے روایت کیا ہے وہ کہتے تھے مجھے اپنے والد کے یہ مصرعے یاد ہیں جو انہوں نے نبیؐ کی وفات پر کہے تھے۔

الا لی الویل علی محمد قد کنت قبل موتہ بمقعد

ابیت لیل آمنا الی الغد

یہ مصرعہ اوپر گذر چکا ہے صرف آخری مصرعہ میں فرق ہے اس کا ترجمہ یہ ہے کہ میں رات بھر امن سے سوتا رہا۔
ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور امیر ابونصر نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ ان کا نام قیس ہے کنیت ان کی ابوالعنبر ہے مازنی ہیں نبیؐ کا زمانہ پایا تھا اور آپ کو دیکھا تھا اور حضرت سعد بن ابی وقاص اور ابوموسیٰ سے روایت کی ہے۔ ان سے ثابت بن عمارہ اور سلیمان تیمی اور یزید رقاشی نے روایت کی ہے۔

۴۱۸۴۔ حضرت غیلانؓ بن سلمۃ

حضرت غیلانؓ بن سلمہ بن معتب بن مالک بن کعب بن عمرو بن سعد بن عوف بن ثقیف بن منبہ بن بکر بن ہوازن طائف کے بعد اسلام لائے تھے زمانہ جاہلیت میں دس عورتیں ان کے نکاح میں تھیں انہیں رسول اللہؐ نے حکم دیا کہ ان میں سے چار عورتیں منتخب کر لو۔ ہمیں ابراہیم بن محمد اور اسمٰعیل وغیرہ نے اپنی سند کے ساتھ ابوعیسیٰ سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ہناد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدہ نے سعید بن ابی عروبہ سے انہوں نے معمر سے انہوں نے زہری سے انہوں نے سالم بن عبداللہ بن عمر سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ غیلان بن سلمہ ثقفی اسلام لائے اس وقت ان کے نکاح میں دس عورتیں تھیں وہ بھی سب ان کے ساتھ اسلام لائیں پس نبیؐ نے ان کو حکم دیا کہ ان عورتوں میں سے چار منتخب کر لیں

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ثقیف کے سرداروں میں سے ایک یہ بھی تھے۔ یہ ان لوگوں میں ہیں جو کسری (شاہ فارس) کے پاس وفد بن کر گئے تھے ایک عجیب خبر ان سے مروی ہے ان سے کسریٰ نے پوچھا کہ تمہیں اپنے لڑکوں میں سب سے زیادہ محبت کس سے ہے انہوں نے کہا چھوٹے بچے سے یہاں تک کہ وہ بڑا ہو جائے اور بیمار سے یہاں تک کہ وہ اچھا ہو جائے اور غائب سے یہاں تک کہ وہ آ جائے کسریٰ نے ان سے کہا کہ یہ تو تم نہایت حکیمانہ باتیں کر رہے ہو حالانکہ تم جنگل کے رہنے والے ہو جن میں حکمت کا نام نہیں پھر اس نے پوچھا کہ تمہاری غذا کیا ہے انہوں نے کہا گیہوں کی روٹی کسریٰ نے کہا یہ عقل گیہوں کی روٹی ہی سے پیدا ہوتی ہے دودھ سے اور کھجوروں سے نہیں پیدا ہوتی یہ شعر بھی عمدہ کہتے تھے حضرت عمر بن خطاب کے آخر زمانے میں وفات پائی تھی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۱۸۵۔ حضرت غیلانؓ بن عمرو

حضرت غیلانؓ بن عمرو۔ ان کا ذکر ابوالملیح ہزلی کی حدیث میں ہے جو انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے یہ تحریر ہے رسول اللہؐ کی بنام نجران اور اس پر ابوسفیان بن حرب اور غیلان بن عمرو کی گواہی درج تھی۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے مختصر لکھا ہے۔

۴۱۸۶۔ حضرت غیلانؓ مولیٰ رسول اللہؐ

حضرت غیلانؓ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مولی تھے۔ ابن سکن نے کہا ہے کہ ان سے صرف ایک حدیث مروی ہے جس کو مقام رقہ کے رہنے والوں نے ان سے نقل کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن دباغ نے ابوعمر پر استدراک کرنے کے لئے لکھا ہے۔

حرف الفاء

۴۱۸۷۔ حضرت فاتکؓ (ابوخریم)

حضرت فاتکؓ۔ کنیت ان کی ابوخریم تھی بشرطیکہ صحیح ہو۔ حجاج بن حمزہ نے حسین جعفی سے انہوں نے زائدہ سے انہوں نے رکین بن ربیع سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے یسیر بن عمیلہ سے انہوں نے خریم بن فاتک اسدی سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے نبیؐ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا آدمی چار قسم کے ہوتے ہیں ایک وہ کہ دنیا و آخرت دونوں میں ان کو وسعت دی گئی ہو دوسرے یہ کہ صرف دنیا میں ان کو وسعت دی گئی ہو اور آخرت میں ان پر تنگی کی گئی ہو تیسرے وہ کہ دنیا میں ان پر تنگی کی گئی ہو اور آخرت میں ان پر وسعت کی جائے چوتھے وہ کہ دنیا و آخرت دونوں میں بے نصیب ہوں حجاج نے اس حدیث کو اسی طرح روایت کیا ہے اور ابوبکر بن ابی شیبہ نے بھی اس حدیث کو حسین سے روایت کیا ہے مگر انہوں نے ابوخریم کا ذکر نہیں کیا اور یہی صحیح ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۴۱۸۸۔ حضرت فاتکؓ بن زید بن واہب عبسی

حضرت فاتکؓ بن زید بن واہب عبسی۔ رسول اللہؐ کے عہد میں اسلام لے آئے تھے یہ وثیمہ کا قول ہے۔ اس کو ان
نے ابوعمر پر استدراک کرنے کے لئے لکھا ہے۔

۴۱۸۹۔ حضرت فاتکؓ بن عمرو خطمی

حضرت فاتکؓ بن عمرو خطمی۔ جلیس بن عمرو بن قیس نے بنت فارعہ سے اور ایک روایت میں ہے کہ خود فارعہ سے انہوں
اپنے دادا فاتک بن عمرو خطمی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے نظر بد کی ایک جھاڑ رسول اللہؐ کو سنائی آپ نے مجھے
اجازت دی اور میرے لئے برکت کی دعا فرمائی اور وہ جھاڑ یہ تھی بسم اللہ و باللہ اعیذک باللہ من شرما ذرا او
من شرما اعتریت واعتراک واللہ ربي شفاک واعیذک باللہ من شرملقح و محیل (اللہ کا نام
سے پناہ مانگتا ہوں برائی سے ان چیزوں کی جن کو اللہ نے پیدا کیا اور جو کام میں نے کئے اللہ میرا پروردگار تجھے شفا دے تجھے
چیز کے شر سے اللہ کی پناہ میں دیتا ہوں) یہ حدیث اس حدیث کے مشابہ ہے جس کو فدیک بن عمرو نے روایت کیا ہے جن کو
ہم آئندہ انشاءاللہ تعالیٰ لکھیں گے۔

۴۱۹۰۔ حضرت فاتکؓ

حضرت فاتکؓ۔ ان کا ذکر اس حدیث میں ہے جو ایوب نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے روایت کی ہے کہ وہ
ایک چور نبیؐ کے پاس لایا گیا حضرت نے اس کا ہاتھ کٹوا دیا وہ شخص مسافر تھا کوئی اس کا عزیز مدینہ میں نہ تھا اور زمانہ سخت
کا تھا پس ایک شخص اٹھے جن کا نام فاتک تھا انہوں نے ایک خیمہ اس کے لئے کھڑا کر دیا اور کچھ آگ سلگا دی نبیؐ جو
نکلے تو آپ نے دیکھا کہ آگ جل رہی ہے آپ نے پوچھا کہ یہ کیا ہے کسی نے کہا کہ یارسول اللہ وہ شخص جس کا آپ نے
دیا تھا مسافر تھا فاتک نے اس کے لئے خیمہ ایستادہ کر دیا ہے اور آگ جلا دی ہے نبیؐ نے فرمایا کہ یااللہ فاتک کو بخش دے
طرح اس نے تیرے اس مصیبت زدہ بندہ کو راحت پہنچائی۔ اس حدیث کو ابواحمد اور طبرانی اور ابن عدی نے عبدان سے انہ
زید بن حریش سے انہوں نے عبیداللہ بن عمر اور ایوب سے روایت کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے

۴۱۹۱۔ حضرت فاکہؓ بن بشر

حضرت فاکہؓ بن بشر۔ ابن اسحاق نے ایسا ہی بیان کیا ہے اور ابن ھشام نے ان کا نسب اس طرح بیان کیا ہے فاک
بن فاکہ بن زید بن خلدہ بن عامر بن زریق انصاری زرقی۔ زریق قبیلہ بنی جشم بن خزرج اکبر کی ایک شاخ ہے۔ یہ فاک
شریک تھے جیسا کہ ابن اسحاق اور ابن کلبی نے بیان کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۱۹۲۔ حضرت فاکہؓ بن سعد انصاری

حضرت فاکہؓ بن سعد بن جبیر بن عنان بن عامر بن خطمہ، انصاری اوسی خطمی۔ کنیت ان ابوعقبہ تھی یہ عبدالرحمن بن

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

فاکہ کے دادا تھے۔ان سے عمارہ بن خزیمہ نے روایت کی ہے۔ہمیں ابو یاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند کے ساتھ عبداللہ بن احمد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے نصر بن علی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یوسف بن خالد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو جعفر خطمی نے عبدالرحمٰن بن عقبہ بن فاکہ بن سعد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا فاکہ بن سعد سے جو صحابی تھے روایت کر کے بیان کیا کہ نبیؐ جمعہ کے دن اور عرفہ کے دن اور عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کے دن غسل کیا کرتے تھے فاکہ بن سعد اپنے لڑکے کو بھی ان دنوں میں غسل کا حکم دیا کرتے تھے کلبی نے کہا ہے کہ یہ مہاجر ہیں حضرت علی کے ساتھ صفین میں شریک تھے اور اسی جنگ میں شہید ہوئے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۱۹۳۔حضرت فاکہؓ بن سکن انصاری

حضرت فاکہؓ بن سکن بن زید بن خنساء بن کعب بن عبید بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ انصاری سلمی۔بدر کے بعد تمام مشاہد میں شریک رہے اور رسول اللہؐ کی حفاظت کیا کرتے تھے یہ ابن کلبی کا قول ہے۔اور کہا ہے سکن کو سکون اور حرکت دونوں طرح پڑھا جاسکتا ہے۔

۴۱۹۴۔حضرت فاکہؓ بن عمرو داری

حضرت فاکہؓ بن عمرو داری۔تمیم داری کے چچازاد بھائی ہیں صحابی ہیں بیت جبرین میں جو فلسطین کا ایک شہر ہے رہتے تھے۔ جعفر مستغفری نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور اس سے زیادہ نہیں بیان کیا۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

۴۱۹۵۔حضرت فاکہؓ بن نعمان داری

حضرت فاکہؓ بن نعمان داری۔تمیم کے خاندان سے ہیں۔ابن اسحاق نے ان کا تذکرہ قبیلہ دار کے ان لوگوں میں کیا ہے جن کے لئے رسول اللہؐ نے خیبر کی آمدنی سے دینے کی وصیت فرمائی تھی۔جعفر نے ان کا تذکرہ پہلے لوگوں سے علیحدہ کر کے بیان کیا ہے اور اسی کو اپنی سند کے ساتھ ابن اسحاق سے روایت کیا ہے۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۱۹۶۔حضرت فجیعؓ بن عبداللہ بکائی

حضرت فجیعؓ بن عبداللہ بن جندح بن بکاء نام ربیعہ بن عامر بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ بکائی۔ان کا شمار اعراب بصرہ میں ہے کوفہ میں رہتے تھے۔عقبہ بن وہب بن عقبہ عامری بکائی نے اپنے والد سے انہوں نے فجیع عامری سے روایت کی ہے کہ وہ رسول اللہؐ کے پاس آئے اور پوچھا کہ مردار کا گوشت ہمارے لئے حلال ہے آپ نے پوچھا کہ تمہاری غذا کیا ہے ہم نے کہا کہ ایک قدح صبح کو ایک قدح شام کو آپ نے فرمایا سخت بھوک[1] کی حالت میں مردار کا گوشت حلال ہے ہمیں یحییٰ بن محمود نے اجازۃً اپنی سند کے ساتھ ابن ابی عاصم سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے حسن بن علی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے فضل بن دکین نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ عبدالملک بن عطاء بکائی نے ایک خط نبیؐ کا ہمیں دیا اور کہا اس کی نقل کر لو اور انہوں نے کہا کہ

---

[1] یعنی جب کہ جان کا خوف ہو۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ایمن بنت فجیع نے مجھ سے بیان کیا تھا کہ یہ خط محمد رسول اللہؐ کا فجیع اور ان کے تابعین اہل اسلام کے نام تھا مضمون خط کا یہ
مسلمان نماز پڑھیں اور زکوۃ دیں اور اللہ و رسول کی اطاعت کریں اور مال غنیمت سے پانچواں حصہ اللہ کے لئے نکالتے ر
اللہ کے نبی کی مدد کریں اور اپنے اسلام کا اعلان کردیں اور مشرکوں سے علیحدہ ہو جائیں وہ خدا و رسول کی امان میں ہیں
تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۱۹۷۔ حضرت فدیکؓ ابوبشیر زبیدی

حضرت فدیکؓ۔ کنیت ان کی ابوبشیر تھی۔ زبیدی حجازی ہیں صحابی ہیں اوزاعی نے اور محمد بن ولید زبیدی نے زہری سے
نے صالح بن بشیر بن فدیک سے روایت کی ہے کہ ان کے دادا فدیک نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یار
لوگ کہتے ہیں کہ جس نے ہجرت نہیں کی وہ ہلاک ہوگا حضرت نے فرمایا اے فدیک نماز پڑھا کرو اور زکوۃ دیا کرو اور برائیو
دو اور اللہ کی زمین میں جہاں چاہے رہو۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۱۹۸۔ حضرت فدیکؓ بن عمرو

حضرت فدیکؓ بن عمرو۔ حبیب کے والد ہیں دونوں صحابی ہیں۔ ابوزکریا یعنی ابن مندہ نے اسی طرح لکھا ہے اور
ان کے بیٹے حبیب کے تذکرہ میں ان کا نام فریک لکھا ہے اور بغوی اور ابوالفتح ازدی نے فویک بیان کیا ہے ان کے
نے روایت کی ہے کہ ان کے والد انہیں نبیؐ کے حضور میں لے گئے تھے یہ حدیث عدی بن فویک کے نام میں گذر چکی
تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۱۹۹۔ حضرت فراتؓ بن حیان بکری

حضرت فراتؓ بن حیان بن ثعلبہ بن عبدالعزی بن حبیب بن حبہ بن ربیعہ بن سعد بن عجل بن لجیم بن سعد بن علی
وائل ربعی بکری ثم العجلی۔ بنی سہم کے حلیف تھے۔ یہ قبیلہ ربیعہ کے ان چار آدمیوں میں سے تھے جو اسلام لے آئے تھے
تذکرہ گزر چکا ہے۔ لوگوں کو راستہ بتایا کرتے تھے۔ رسول اللہؐ نے جب ایک لشکر زید بن حارثہ کے ہمراہ اس غرض سے
تھا کہ قریش کے قافلہ کو درمیان میں روک کر قتال شروع کردیں تو اس وقت قریش کے راہ بتانے والے یہی تھے بالآ
نے اس قافلہ کو شکست دی اور فرات بن حیان کو قید کر کے رسول اللہؐ کے پاس لے آئے آپ نے ان کے قتل کا حکم
سے ان کا ایک انصاری حلیف ملا اس سے انہوں نے کہا میں مسلمان ہوں اس انصاری نے حضرت سے عرض کیا کہ
فرات بن حیان کہتے ہیں کہ میں مسلمان ہو گیا ہوں حضرت نے فرمایا تم میں کچھ لوگ ایسے ہیں جن کو ہم ایمان کے
دیتے ہیں انہیں میں سے فرات بن حیان بھی ہیں پھر آپ نے ان کو رہا کردیا اور یہ برابر رسول اللہؐ کے ہمراہ جہاد کر
تک کہ آپ کی وفات ہوگئی پھر یہ مکہ چلے گئے اور وہیں سکونت اختیار کی۔ ان کی اولاد بھی وہیں تھی۔ جب یہ اسلام
اسلام بہت اچھا ہوا اور علم دین انہوں نے حاصل کیا اور نبیؐ کی نظر مبارک میں ان کی عزت بھی خوب تھی یہاں تک
ان کو یمامہ میں ایک زمین دی تھی جس کی آمدنی چار ہزار تھی۔ ان کو نبیؐ نے ثمامہ بن اثال کے پاس مسیلمہ کے قتل

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

فرات بن حیان نے روایت کی ہے کہ نبی نے حنظلہ بن ربیع تمیمی کی نسبت فرمایا کہ ایسے لوگوں کی تم کو اقتدا کرنی چاہیے۔ ہمیں ابو احمد یعنی عبدالوہاب بن علی نے اپنی سند کے ساتھ ابوداؤد سجستانی سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم مجھ سے محمد بن محبب ابوہام راہبر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سفیان بن سعید نے ابواسحاق سے انہوں نے حارثہ بن مضرب سے انہوں نے فرات بن حیان سے روایت کر کے بیان کیا کہ نبیؐ نے فرمایا تھا کہ تم میں سے کچھ لوگ ایسے ہیں جن کو ہم ان کے ایمان کے بھروسہ پر چھوڑ دیتے ہیں فرات بن حیان بھی انہیں میں ہیں۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

محبب: حاء مہملہ کے فتحہ اور باء موحدہ کی تشدید اور فتحہ کے ساتھ اور اس کے آخر پر دوسری باء ہے۔

۴۲۰۰۔ حضرت فراتؓ نجرانی

حضرت فراتؓ نجرانی۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے اور ابوعمر نے اس طرح بیان کیا ہے فرات بن ثعلبہ بہرانی شامی اور یہی صحیح ہے۔ انہوں نے نبیؐ کا زمانہ پایا تھا مگر ان کا صحابی ہونا صحیح نہیں۔ محمد بن حرب نے زبیدی سے انہوں نے سلیم بن عامر سے انہوں نے فرات نجرانی سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ دوزخی کون لوگ ہیں حضرت نے فرمایا تم نے ایک بڑی بات پوچھی اس کے بعد پوری حدیث بیان کی یہ حدیث یوں بھی مروی ہے کہ فرات نے ابو عامر اشعری سے انہوں نے نبیؐ سے روایت کیا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور ابونعیم نے کہا ہے کہ بعض متاخرین نے اس حدیث کو فرات نجرانی سے روایت کیا ہے مگر یہ صحیح نہیں صحیح نام ان کا فرات بن ثعلبہ بہرانی حمصی ہے تابعی ہیں اور ابوعمر نے کہا ہے کہ فرات بن ثعلبہ بہرانی شامی کو بعض لوگوں نے صحابی لکھا ہے اور بعض نے ان کی حدیث مرسل قرار دی ہے۔ ان سے ضمرہ اور مہاجر فرزندان حبیب نے اور سلیم بن عامر خبائری نے روایت کیا ہے واللہ اعلم۔

۴۲۰۱۔ حضرت فراسؓ بن حابس

حضرت فراسؓ بن حابس۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ میں ان کو قبیلہ بنی عنبر سے خیال کرتا ہوں رسول اللہؐ کے حضور میں بنی تمیم کے وفد کے ساتھ آئے تھے اور ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ فراس بن حابس تمیمی صحابی ہیں۔ ابن اسحاق نے ان کا تذکرہ بنی تمیم کے وفد میں کیا ہے۔ ہمیں ابوجعفر یعنی عبیداللہ بن احمد نے اپنی سند کے ساتھ یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحاق سے نقل کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے مجھ سے عبیدہ تمیمی نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ رسول اللہؐ نے عیینہ بن حصن بن حذیفہ کو ایک چھوٹے سے لشکر کے ساتھ بنی عنبر کی طرف بھیجا وہاں ان لوگوں نے کچھ مردوں کو اور کچھ عورتوں کو قید کر لیا تھا جن کے چھڑانے کے واسطے قبیلہ بنی تمیم کے کچھ لوگ رسول اللہؐ کے حضور میں آئے تھے ان لوگوں میں اقرع اور فراس فرزندان حابس بھی تھے اس کے بعد پورا قصہ بیان کیا ہے اس سے معلوم ہو گیا کہ یہ فراس اقرع بن حابس کے بھائی ہیں۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۲۰۲۔ حضرت فراسؓ عم صفیہ

حضرت فراسؓ۔ صفیہ بنت بحرہ کے چچا تھے صفیہ کہتی تھیں کہ میرے چچا فراس نے نبیؐ سے ایک پیالہ جس میں انہوں نے آپ کو کھاتے ہوئے دیکھا تھا مانگا حضرت نے وہ پیالہ انہیں دے دیا صفیہ کہتی تھیں کہ حضرت عمر جب ہمارے یہاں آتے تھے تو

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

فرماتے تھے کہ نبیؐ کا پیالہ ہمارے پاس لاؤ چنانچہ ہم اس کو نکالتے تھے پس وہ اس میں آب زم زم بھر کر پیتے تھے اور اپنے چہرہ پر ملتے تھے ایک روز ایک چور آیا اور وہ پیالہ چرالے گیا پھر جو حضرت عمرؓ آئے اور انہوں نے پیالہ مانگا تو ہم نے بیان کیا کہ اس کو کوئی چرالے گیا حضرت عمر نے فرمایا خدا کے لئے بس اتنا کہہ کر رہ گئے کوئی بددعا کا کلمہ اس چور کی نسبت نہ فرمایا۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۲۰۳۔ حضرت فراسؓ بن عمرو لیثی

حضرت فراسؓ بن عمرو لیثی۔ انہوں نے نبیؐ کو دیکھا تھا اور ان کے والد شرف صحبت سے مشرف تھے۔ ابوالطفیل نے روایت کی ہے کہ ایک شیخ قبیلہ لیث کے جن کو لوگ فراس بن عمرو کہتے تھے دردِ سر میں مبتلا ہوئے تو ان کے والد ان کو نبیؐ کے حضور میں لے گئے اور آپ سے دردِ سر کی حالت بیان کی پس آپ نے فراس کو بلایا اور اپنے پاس بٹھا دیا اور ان کی آنکھوں کے درمیان کی کھال پکڑ کر آپ نے کھینچا اس مقام پر ایک بال نکل آیا اور دردِ سر جاتا رہا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۴۲۰۴۔ حضرت فراسؓ بن نضر قریشی

حضرت فراسؓ بن نضر بن حارث بن علقمہ بن کلدہ بن عبد مناف بن عبدالدار بن قصی بن کلاب بن مرہ قریشی عبدری۔ انہوں نے حبش کی طرف ہجرت کی تھی اس کو ابن اسحاق نے ذکر کیا ہے اور ابن عقبہ نے نہیں ذکر کیا۔ یہ فراس واقعہ یرموک میں شہید ہوئے تھے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے مگر ابوموسیٰ نے ان کے نسب میں کلدہ کا نام علقمہ سے پہلے بیان کیا ہے اور ابو عمر نے ویسا ہی بیان کیا ہے جیسا ہم نے بیان کیا اور ابن کلبی اور ابن حبیب اور ابن ماکولا نے بھی ایسا ہی لکھا ہے زبیر بن بکار نے بھی ایسا ہی لکھا ہے۔

۴۲۰۵۔ حضرت فراسیؓ

حضرت فراسیؓ۔ بنی فراس بن مالک بن کنانہ سے ہیں۔ ان کی حدیث اہل مصر سے مروی ہے۔ ہمیں ابواحمد بن سکینہ نے اپنی سند کے ساتھ ابوداؤد یعنی سلیمان بن اشعث سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے قتیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے لیث نے جعفر بن ربیعہ سے انہوں نے بکر بن سوادہ سے انہوں نے مسلم بن مخشی سے انہوں نے ابن فراسی سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہؐ میں لوگوں سے کچھ مانگ لیا کروں حضرت نے فرمایا نہیں اور اگر بہت ہی ضرورت ہو تو نیک لوگوں سے سوال کیا کرو۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۲۰۶۔ حضرت فرزدقؓ

حضرت فرزدقؓ۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ ابوبکر بن ابی علی نے ان کا نام لکھا ہے اور انہوں نے حسن سے انہوں نے صعصعہ ابن معاویہ سے انہوں نے فرزدق سے روایت کی ہے کہ میں نبیؐ کے حضور میں گیا تو آپ نے یہ آیت میرے سامنے پڑھی فمن يعمل مثقال ذرة خيرا يره ومن يعمل مثقال ذرة شرا يره (جو کوئی ذرہ برابر نیکی کرے گا

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اس کا نتیجہ دیکھ لے گا اور جو کوئی ذرہ برابر بدی کرے گا وہ اس کو دیکھ لے گا) میں نے عرض کیا کہ بس یہی مجھے کافی ہے۔ابو موسیٰ نے کہا ہے کہ اس میں غلطی ہے غالباً یہ واقعہ صعصعہ بن معاویہ کا ہے جو فرزدق کے چچا تھے۔

میں کہتا ہوں کہ ابو موسیٰ نے صعصعہ بن معاویہ کو فرزدق کا چچا بیان کیا ہے اس صورت میں معاویہ فرزدق کے دادا ہوں گے حالانکہ ایسا نہیں ہے یہ فرزدق غالب بن صعصعہ بن ناجیہ کے بیٹے ہیں ان کے نسب میں معاویہ کا نام کہیں نہیں ہے ہاں اگر وہ یہ کہتے کہ صعصعہ بن ناجیہ کا یہ واقعہ ہے تو بیشک صحیح ہوتا۔ابو موسیٰ نے اس غلطی میں ابن مندہ کی پیروی کی ہے۔کیونکہ ابن مندہ نے صعصعہ کے ضمن میں یہ لکھا ہے کہ یہ مرزدق کے چچا ہیں اور ہم نے اس کو ذکر کیا ہے۔واللہ اعلم۔

۴۲۰۷۔حضرت فرقدؓ عجلی

حضرت فرقدؓ عجلی ربعی۔بعض لوگ ان کو تمیمی عنبری کہتے ہیں۔ان کا تذکرہ صحابہ میں کیا گیا ہے۔ان کی والدہ انہیں نبیؐ کے حضور میں لے گئی تھیں اس وقت ان کے گیسو دراز تھے حضرت نے ان کے اوپر ہاتھ پھیرا اور ان کو دعا دی یہ ابو عمر کا قول تھا اور ابن مندہ نے کہا ہے کہ فرقد صحابی ہیں اور انہوں نے اپنی سند کے ساتھ دہماء بنت سہل بن ملاس بن فرقد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا فرقد سے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے اپنا ہاتھ ان پر پھیرا تھا۔ابو نعیم نے ان کا تذکرہ بحوالہ ابن مندہ لکھا ہے۔

۴۲۰۸۔حضرت فرقدؓ

حضرت فرقدؓ۔انہوں نے نبیؐ کے دستر خوان پر کھانا کھایا تھا۔محمد بن سلام نے حسین بن مہران سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے فرقد صحابی نبیؐ کو دیکھا ہے اور ان کے ساتھ کھانا کھایا ہے انہوں نے نبیؐ کے دستر خوان پر کھانا کھایا تھا۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے مگر ابو نعیم نے کہا ہے کہ بعض متاخرین نے ان کو ذکر کیا ہے اور اس میں کچھ غلطی کی ہے۔

۴۲۰۹۔حضرت فروہؓ اسلمی

حضرت فروہؓ۔بعض لوگوں کا بیان ہے کہ یہ نام ابو تمیم اسلمی کا ہے اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ یہ بریدہ بن سفیان بن عروہ کے دادا ہیں۔مسعود انہیں کے غلام تھے جن کو انہوں نے رسول اللہؐ کے ہمراہ بھیجا تھا۔ان کا تذکرہ مسعود کے نام میں کیا جائے گا۔ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۲۱۰۔حضرت فروہؓ جہنی

حضرت فروہؓ جہنی شامی صحابی ہیں۔ان سے بشیر مولیٰ معاویہ نے روایت کی ہے کہ انہوں نے دس صحابہ کو یہ کہتے ہوئے سنا تھا کہ جب تم نیا چاند دیکھو تو کہو کہ یا اللہ ہمارے گزشتہ مہینہ کو ہمارے لئے اچھا کر دے اور اس کا انجام ہمارے حق میں اچھا کر اور اس مہینے کو سلامتی اور برکت اور ایمان اور عافیت کے ساتھ اور عمدہ رزق کے ساتھ ہمیں نصیب کر۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے مگر ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کا نسب نہیں بیان کیا اور صرف اس قدر بیان کیا ہے کہ فروہ صحابی ہیں۔بخاری نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۴۲۱۱۔ حضرت فروہؓ بن خراش ازدی

حضرت فروہؓ بن خراش ازدی۔ ان سے ابولبید نے روایت کی ہے کہ انہوں نے نبیؐ کو فرماتے ہوئے سنا تھا کہ اہل یمن بہت رقیق القلب ہوتے ہیں اور وہ دین الٰہی کے مددگار ہیں اور وہی لوگ ہیں جو اللہ کے محبوب اور محب ہیں۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۲۱۲۔ حضرت فروہؓ بن عامر جذامی

حضرت فروہؓ بن عامر۔ اور بعض لوگ ان کو فروہ بن عمرو کہتے ہیں اور بعض لوگ فروہ بن نفاثہ اور بعض ابن نباتہ اور بعض ابن نعامہ جذامی کہتے ہیں۔ نبیؐ کو انہوں نے اپنا ایک سفید خچر ہدیۃً دیا تھا عمان شام میں رہتے تھے۔ ہمیں ابوجعفر بن احمد نے اپنی سند کے ساتھ یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحاق سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے فروہ بن عمرو بن نافرہ جذامی نفاثی نے رسول اللہؐ کے پاس بذریعہ ایک قاصد کے اپنے اسلام کی خبر بھیجی تھی اور ایک سفید خچر ہدیۃً فروہ سلطنت روم کی طرف سے سرحد عرب کے حاکم تھے ان کا مکان معان میں اور اس کے گردنواح سرزمین شام میں تھا جب اہل روم کو ان کے اسلام کی خبر ملی تو ان لوگوں نے ان کو بلایا اور گرفتار کر کے قید کر دیا جب تمام لوگ ان کو سولی دینے کے لئے فلسطین میں ایک پانی کے چشمہ پر جس کا نام عفرا تھا جمع ہوئے تو انہوں نے یہ اشعار کہے تھے۔

الا هل اتى سلمى بان حليلها — على ماء عفراء فوق احدى الرواحل

على ناقة لم يضرب الفحل امها — مشذبة اطرافها بالمناجل

کیا سلمیٰ کو یہ خبر پہنچی کہ اس کا شوہر عفریٰ نامی چشمہ پر ہے ایک نوجوان اونٹنی پر سوار ہے۔ جس کے ہاتھ پیر بندھے ہوئے ہیں۔

ابن اسحاق نے بیان کیا ہے کہ زہری کہتے ہیں جب لوگوں نے ان کے قتل کا ارادہ کیا تو انہوں نے یہ شعر بھی کہا

بلغ سراة المسلمين بانني — مسلم لربي اعظمي وبناني

مسلمانوں کے سردار کو خبر پہنچا دے کہ میری ہڈیاں اور جوڑ اپنے پروردگار کے مطیع فرمان ہیں۔

ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۲۱۳۔ حضرت فروہؓ بن عمرو انصاری

حضرت فروہؓ بن عمرو بن ودقہ بن عبید بن عامر بن بیاضہ، انصاری بیاضی۔ بیعت عقبہ اور غزوہ بدر میں اور اس کے بعد کے تمام مشاہد میں رسول اللہؐ کے ہمراہ شریک تھے۔ حضرت نے ان کے اور عبداللہ بن مخرمہ عامری کے درمیان مواخات کرا دی تھی ان کی حدیث نبیؐ سے یہ ہے کہ تم میں سے کوئی قرآن پڑھنے میں ایک دوسرے پر آواز بلند نہ کرے۔ اس حدیث کو امام مالک نے موطا میں یحییٰ بن سعید سے انہوں نے محمد بن ابراہیم تیمی سے انہوں نے ابوحازم تمار سے انہوں نے بیاضی سے روایت کیا ہے امام مالک نے موطا میں ان کا نام نہیں لکھا ابن وضاح اور ابن مزین کہتے تھے کہ امام مالک نے ان کا نام اس سبب سے نہیں لکھا کہ یہ ان

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

لوگوں میں تھے جنہوں نے حضرت عثمان کے قتل میں اعانت کی تھی مگر ابو عمر نے کہا ہے کہ یہ بات کچھ صحیح نہیں معلوم ہوتی اور یہ کوئی وجہ بھی ذکر نہ کرنے کی نہیں ہو سکتی۔ نبیؐ ان کو اہل مدینہ کے باغوں میں میوہ جات کا تخمینہ کرنے کے لئے بھیجا کرتے تھے چنانچہ جب یہ باغ میں جاتے تھے تو خوشوں کا شمار کر لیتے تھے پھر ان میں باہم کچھ ضرب وغیرہ کے قواعد جاری کر کے جو حساب بتلاتے تھے اس میں غلطی نہ ہوتی تھی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۲۱۴۔ حضرت فروہؓ بن قیس ابو مخارق

حضرت فروہؓ بن قیس۔ کنیت ان کی ابو المخارق تھی۔ ابو القاسم بن ابی عبیداللہ نے کتاب العمر میں ان کا تذکرہ لکھا ہے۔ ابوامامہ باہلی نے فروہ بن قیس یعنی ابو المخارق سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہؐ سے سنا آپ فرماتے تھے آدمی اگر مسلمان ہو تو چالیس برس تک کے گناہ اس کے نہیں لکھے جاتے بعد اس کے آپ نے اس آیت کی تلاوت فرمائی حتی اذا بلغ اشدہ وبلغ اربعین سنۃ (جب وہ اپنی پختہ عمر کو پہنچ گیا اور چالیس برس کا ہو گیا) ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ اس اسناد سے حجت ثابت نہیں ہو سکتی اور آیت میں کوئی دلیل اس امر کی نہیں ہے کہ چالیس برس تک کے گناہ نہیں لکھے جاتے اسی حدیث کو ابوامامہ نے قیس بن قارب سے بالفاظ دیگر روایت کیا ہے جس کا ذکر انشاء اللہ تعالیٰ اپنے مقام میں آئے گا۔

۴۲۱۵۔ حضرت فروہؓ بن قیس

حضرت فروہؓ بن قیس۔ انہوں نے نبی کا زمانہ پایا تھا مگر دیکھنا ثابت نہیں ہے۔ فضل بن شعیب نے عدی بن عدی کندی سے انہوں نے اپنے دادا فروہ بن قیس سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے زمانہ جاہلیت میں ایک غلام کا ایک لونڈی سے نکاح کر دیا تھا اس لونڈی سے ایک بچہ پیدا ہوا انہوں نے اس بچہ پر حضرت عمر کے یہاں دعویٰ دائر کیا اس لڑکے کے باپ نے کہا کہ میں نے اس لڑکے کی ماں سے اس حالت میں نکاح کیا کہ وہ مجھ دار تھی جب یہ لڑکا بالغ ہوا تو میرا آقا اس پر دعویٰ کر رہا ہے حضرت عمر نے فرمایا کہ لڑکا اسی کو ملے گا جس کے نکاح میں وہ لونڈی ہے بعد اس کے کہا کہ اے لوگوں اپنے باپ سے علیحدہ نہ ہو یہ بڑی ناشکری ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ حضرت عمر کے سامنے مقدمہ دائر کرنے سے ان کا صحابی ہونا ثابت نہیں ہوتا۔

۴۲۱۶۔ حضرت فروہؓ بن مالک اشجعی

حضرت فروہؓ بن مالک اشجعی۔ ان سے ابو اسحاق سبیعی نے اور ہلال بن یساف نے اور شریک بن طارق نے روایت کی ہے۔ بعض لوگ ان کو فروہ بن نوفل بھی کہتے ہیں۔ فروہ بن نوفل خوارج میں سے تھے مغیرہ بن شعبہ کے اوپر مستورد کے ساتھ انہوں نے حضرت معاویہ کے شروع زمانہ میں خروج کیا تھا اور مغیرہ نے ایک لشکر ان کے مقابلہ پر بھیجا تھا اور بعض لوگوں نے ان کو فروہ بن نوفل اشجعی بیان کیا ہے وہ بھی خوارج میں سے ہیں مگر انہوں نے مقام نہروان میں خوارج سے علیحدگی اختیار کی تھی۔ پس یہ فروہ اگر

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

نوفل اشجعی کے بیٹے ہیں تو نہ صحابی ہیں نہ انہوں نے نبیؐ کو دیکھا ہے اپنے والد سے اور حضرت عائشہ سے روایت کرتے
ہمیں ابوالفضل بن ابی الحسن نے اپنی سند کے ساتھ ابویعلیٰ سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبدالواحد بن غیاث
بحر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالعزیز بن مسلم نے ابواسحاق سے انہوں نے فروہ بن نوفل سے روایت کر کے بیان کیا
کہتے تھے میں مدینہ گیا تو مجھے رسول اللہؐ نے فرمایا کہ تم کیوں آئے میں نے عرض کیا اس لئے آیا ہوں کہ آپ مجھے کوئی دعا بتا
میں سوتے وقت پڑھ لیا کروں آپ نے فرمایا قل یاایھا الکافرون پڑھ لیا کرو کیونکہ اس میں شرک سے بیزاری ہے
حدیث کو ثوری نے ابواسحاق سے انہوں نے فروہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ
لکھا ہے مگر ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ ان کا نام فروہ بن نوفل ہے۔

۴۲۱۷۔ حضرت فروہؓ بن مجالد

حضرت فروہؓ بن مجالد۔ لخمیین کے غلام تھے۔ فلسطین کے رہنے والے ہیں انہوں نے نبیؐ سے روایت کی ہے مگر اکثر
ان کی روایت کو مرسل کہتے ہیں۔ ان سے حسان بن عطیہ نے روایت کی ہے یہ فروہ ابدال میں شمار کئے جاتے تھے مستجاب
تھے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۴۲۱۸۔ حضرت فروہؓ بن مسیک

حضرت فروہؓ بن مسیک اور بعض لوگ ابن مسیکہ کہتے ہیں مگر پہلا ہی قول زیادہ مشہور ہے۔ یہ فروہ حارث بن سلمہ بن حا
بن ذوید بن مالک بن منبہ بن غطیف بن عبداللہ بن ناجیہ بن مراد کے بیٹے ہیں۔ اصل میں یمن کے رہنے والے ہیں رسول
کے حضور میں ۱۰ ہجری میں آئے تھے اور اسلام لائے تھے ان کو حضرت نے قبیلہ مراد اور زبید اور مذحج پر سردار بنا کر بھیجا تھا۔ ہم
جعفر یعنی عبیداللہ بن احمد نے اپنی سند کے ساتھ یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحاق سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے
فروہ بن مسیک مرادی بادشاہان کندہ سے جدا ہو کر رسول اللہؐ کے حضور میں حاضر ہوئے اسلام سے پہلے قبیلہ ہمدان اور مراد
درمیان میں ایک واقعہ ہو گیا تھا جس میں ہمدان کو کامیابی ہوئی تھی اور انہوں نے قبیلہ مراد کے لوگوں کو بہت قتل کیا تھا اس دن
عرب میں یوم الردم تھا جو شخص قبیلہ ہمدان کا قبیلہ مراد کی طرف چلا گیا تھا وہ اجدع بن مالک تھا اس نے ان لوگوں کو بہت فضیحت
اسی کے بارہ میں فروہ نے یہ اشعار کہے تھے۔

فان نغلب فغلابون قدما — وان نھزم فغیر مھزمینا
وما ان طبنا جبن ولکن — منایانا ودولۃ آخرینا
کذاک الدھر دولۃ سجال — تکر صروفہ حینا فحینا

اگر ہم غالب آئیں تو کوئی بات نہیں ہم ہمیشہ سے غالب آتے رہتے ہیں اور اگر مغلوب ہوتے تب بھی ہم بھاگنے
والے نہیں ہیں ہم نامرد نہیں ہیں مگر ہماری موت اور دوسرے کا اقبال ہو تو اس میں کیا حرج دنیا کا یہی حال ہے کہ آج
اس کے پاس تو کل دوسری کے پاس

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اس قصیدہ میں اس سے زیادہ اشعار ہیں۔ابن اسحاق نے بیان کیا ہے کہ فروہ جب رسول اللہؐ کی خدمت میں گئے تو انہوں نے یہ شعر کہے۔

لما رایت ملوک کندۃ اعرضوا کالرجل خان الرجل عرق نسائھا

یممت راحلتی اوم محمدا۔ ارجو فواضلھا وحسن سرائھا

جب میں نے بادشاہان کندہ کو دیکھا کہ وہ اعراض کرتے ہیں جس طرح عرق النساء میں ایک پیر دوسری پر سے اعراض کرتا ہے تو میں محمد کے پاس قصد کر کے آیا تا کہ ان کے اخلاق حسنہ سے بہرہ مند ہوں۔

ابن اسحاق نے بیان کیا ہے کہ جب یہ رسول اللہؐ کے پاس پہنچے تو آپ نے پوچھا کہ اے فروہ کیا تم کو اس حادثہ سے رنج ہوا جو تمہاری قوم کو یوم ردم میں پیش آیا انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کون شخص ایسا ہوگا جس کی قوم پر ایسا سانحہ گذر جائے جیسا کہ میری قوم پر گذرا اور اس کو ملال نہ ہو حضرت نے فرمایا سنو اس قصہ سے تمہاری قوم کے لئے اسلام میں اور خوبی پیدا ہوگئی۔ ہمیں اسمٰعیل بن عبیداللہ وغیرہ نے اپنی سند کے ساتھ ابوعیسٰی یعنی محمد بن عیسٰی ترمذی سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابو کریب اور عبد بن حمید نے بیان کیا وہ دونوں کہتے تھے ہم سے ابواسامہ نے حسن بن حکم نخعی سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے ابوسبرہ نخعی نے فروہ بن مسیک مرادی سے نقل کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے میں نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھے اجازت ہو تو اپنی قوم کے اہل اسلام کو ساتھ لے کر اپنی قوم کے کافروں سے قتال کروں حضرت نے مجھے اجازت دی جب میں حضرت کے پاس سے چلا تو آپ نے پوچھا کہ فروہ کہاں ہیں لوگوں نے کہا وہ تو گئے پس آپ نے آدمی بھیج کر بلوایا اور فرمایا کہ تم اپنی قوم کو اسلام کی ترغیب دینا جو شخص اسلام لے آئے گا اس کا اسلام قبول کر لینا اور جو انکار کرے اس کے بارے میں چندے توقف کرنا یہاں تک کہ میں تم کو کوئی حکم بھیجوں۔اسی اثناء میں ایک شخص نے پوچھا کہ یا رسول اللہ سبا کسی مقام کا نام ہے یا کسی عورت کا نام ہے حضرت نے فرمایا نہ مقام کا نام ہے نہ عورت کا نام ہے وہ ایک مرد تھا جس کے دس لڑکے تھے چھ لڑکے تو یمن چلے آئے تھے اور چار لڑکے شام چلے گئے تھے ان کے نام یہ ہیں لخم، جذام، غسان، عاملہ اور جو یمن میں چلے گئے تھے ان کے نام یہ ہیں ازد، اشعر، حمیر، کندہ، مذحج، انمار۔ایک شخص نے پوچھا کہ انمار کون تھا حضرت نے فرمایا جس کی اولاد میں قبیلہ خثعم اور بجیلہ ہیں۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۲۱۹۔حضرت فروہؓ بن مسیکہ

حضرت فروہؓ بن مسیکہ۔ان کا تذکرہ ابوموسٰی نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ عسکری نے ان کے اور فروہ بن مسیک کے درمیان میں فرق بیان کیا ہے اور انہوں نے مجالد سے انہوں نے عامر سے انہوں نے فروہ بن مسیکہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول اللہؐ نے فرمایا کہ کیا تم کو وہ دن یاد ہے جب تمہارے قبیلہ سے اور قبیلہ ہمدان سے لڑائی ہوئی تھی انہوں نے عرض کیا کہ ہاں یاد ہے تمام عزیز قریب اسی دن ہلاک ہوگئے تھے آپ نے فرمایا سنو جو لوگ زندہ رہے ان کے لئے وہ واقعہ اچھا رہا عسکری نے بیان کیا ہے کہ اس حدیث کو طبرانی نے فروہ بن مسکین کے نام میں روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ بعض لوگ ان کو مسکین کہتے ہیں۔

میں کہتا ہوں کہ یہ فروہ بن مسیکہ وہی ہیں جن کا تذکرہ اوپر ہو چکا حدیث بھی وہی ہے جو ابن مندہ نے ان کے تذکرہ میں ذکر

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کی ہے۔اور ابن مندہ نے یہ بھی کہا ہے کہ بعض لوگ انہیں کو فروہ بن مسیکہ بھی کہتے ہیں باقی طبرانی کا فروہ بن مسکین لکھا ہے۔

۴۲۲۰۔حضرت فروہؓ بن نعمان

حضرت فروہؓ بن نعمان بن حارث بن نعمان انصاری خزرجی۔بنی مالک بن نجار سے ہیں۔جنگ یمامہ میں شہید ہوئے احد میں اس کے بعد کے تمام مشاہد میں شریک تھے۔ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۲۲۱۔حضرت فروہؓ

www.KitaboSunnat.com

حضرت فروہؓ۔ان کا نسب نہیں بیان کیا گیا صحابی ہیں۔ان کی حدیث معاویہ بن صالح نے ابوعمرو سے انہوں نے روایت کی ہے۔بخاری نے ان کا تذکرہ صحابہ میں کیا ہے۔ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

۴۲۲۲۔حضرت فضالہؓ انصاری

حضرت فضالہؓ انصاری ثم الظفری۔ادریس بن محمد بن انس بن فضالہ کے دادا ہیں۔ادریس نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے انہوں نے نبیؐ سے ایک حدیث روایت کی ہے۔یہ جعفر کا قول ہے۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

۴۲۲۳۔حضرت فضالہؓ بن حارثہ

حضرت فضالہؓ بن حارثہ۔اسماء بن حارثہ کے بھائی ہیں۔ان کی حدیث عبدالرحمٰن بن حرملہ نے روایت کی ہے۔ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

۴۲۲۴۔حضرت فضالہؓ بن دینار خزاعی

حضرت فضالہؓ بن دینار خزاعی۔نبیؐ کا زمانہ پایا تھا۔بخاری نے ان کو ذکر کیا ہے۔یہ جعفر مستغفری کا قول ہے۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

۴۲۲۵۔حضرت فضالہؓ مولیٰ رسول اللہؐ

حضرت فضالہؓ۔رسول اللہؐ کے غلام تھے۔اہل یمن سے ہیں۔اس کو جعفر نے بیان کیا ہے اور انہوں نے ایک مقام پر بیان کیا ہے کہ یہ شام میں فروکش تھے۔ابوبکر بن جریر نے ان کو رسول اللہؐ کے غلاموں میں ذکر کیا ہے۔بعض لوگوں کا بیان ہے ان کی وفات شام میں ہوئی۔ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔ابوعمر نے کہا ہے کہ میں ان کا حال اس سے زیادہ نہیں جانتا۔

۴۲۲۶۔حضرت فضالہؓ بن عبید انصاری

حضرت فضالہؓ بن عبید بن نافذ بن قیس بن صہیب بن اصرم بن جحجبی بن کلفہ بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

انصاری اوسی عمری۔کنیت ان کی ابومحمد ہے ان کا سب سے پہلا غزوہ احد ہے اور اس کے بعد تمام مشاہد میں شریک رہے۔ان لوگوں میں تھے جنہوں نے بیعۃ الرضوان کی تھی۔بعد اس کے یہ شام چلے گئے اور فتح مصر میں شریک تھے شام ہی میں رہتے تھے۔حضرت معاویہ جب صفین جانے لگے تو ان کو دمشق کا قاضی بنا گئے تھے اور ان سے کہہ گئے تھے کہ اس سے مقصود تمہیں فائدہ پہنچانا نہیں ہے بلکہ میں تمہارے ذریعہ سے دوزخ سے بچنا چاہتا ہوں۔پھر ان کو حضرت معاویہ نے سردار لشکر بنا کر روم بھیجا چنانچہ یہ دریا میں لڑے اور کچھ لوگوں کو بھی قید کیا ان سے حنش صنعانی اور عمرو بن مالک جنبی اور عبدالرحمٰن بن جبیر اور ابن محیریز وغیرہم نے روایت کی ہے۔ہمیں ابراہیم بن محمد بن فقیہ وغیرہ نے اپنی سند کے ساتھ ابوعیسیٰ ترمذی سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے قتیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے لیث نے ابوشجاع یعنی سعید بن یزید سے انہوں نے خالد بن ابی عمران سے انہوں نے حنش صنعانی سے انہوں نے فضالہ بن عبید سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے غزوہ خیبر میں ایک ہار بارہ اشرفی کو مول لیا اس میں کچھ سونا تھا اور کچھ جواہر میں نے سونا علیحدہ کیا تو اس میں بارہ اشرفی سے زیادہ مال نکلا میں نے نبیؐ سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے حکم دیا کہ جب تک سونا علیحدہ نہ کر لیا جائے ایسی چیزیں نہ بیچی جائیں۔فضالہ نے ۵۳ھ میں بعہد خلافت حضرت معاویہ وفات پائی اور بقول بعض ۶۹ھ میں ان کا جنازہ حضرت معاویہ نے خود اٹھایا اور اپنے بیٹے عبداللہ سے کہا کہ اے بیٹے آ ؤ تم بھی اٹھاؤ اب ان کے بعد کسی ایسے شخص کا جنازہ تم نہ اٹھاؤ گے۔ان کی وفات دمشق میں ہوئی تھی اور وہیں ان کی اولاد تھی۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۲۲۷۔حضرت فضالہؓ لیثی

حضرت فضالہؓ لیثی۔ان کے والد کے نام میں اختلاف ہے بعض لوگ ان کو فضالہ بن عبداللہ کہتے ہیں اور بعض فضالہ بن وہب بن بحرہ بن بحیرہ بن مالک بن عامر۔بنی لیث بن بکر بن عبد مناۃ سے ہیں لیثی ہیں اور بعض لوگ ان کو فضالہ بن عمیر بن ملوح لیثی کہتے ہیں۔فتح مکہ کے دن بتوں کے توڑنے کے متعلق یہ اشعار انہیں کے ہیں۔

لو ما رایت محمد و جنوده ... بالفتح یوم تکسر الاصنام

لرایت نور الله اصبح بینا ... والشرک یغشی وجهه الاظلام

اگر تم محمد کو اور ان کے لشکر کو دیکھتے فتح مکہ کے دن جب انہوں نے بتوں کو توڑا تو تم دیکھتے نور خدا کو آشکارا اور شرک کو تاریکیوں میں چھپا ہوا۔

بعض لوگوں کا بیان ہے کہ یہ اشعار کسی اور کے ہیں۔ابونعیم نے کہا ہے کہ فضالہ لیثی زہرانی کے لقب سے مشہور ہیں ان کا نسب نہیں بیان کیا گیا۔ان سے ان کے بیٹے عبداللہ نے روایت کی ہے ہمیں یحییٰ بن ابی الرجاء نے اجازۃً اپنی سند کے ساتھ ابوبکر بن ابی عاصم سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن خالد بن عبداللہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ہمارے والد نے داؤد بن ابی ہند سے انہوں نے ابوحرب بن ابی الاسود سے انہوں نے عبداللہ بن فضالہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے رسول اللہؐ نے کچھ باتیں تعلیم کی تھیں جن میں ایک بات یہ تھی کہ پانچوں وقت کی نماز کی پابندی کرو میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہؐ مجھے ان اوقات میں بہت کام رہتے ہیں لہٰذا آپ مجھے کوئی ایسی جامع بات بتا دیجئے کہ میں کر لیا کروں اور وہ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

میرے لئے کافی ہو جایا کرے حضرت نے فرمایا عصرین[1] کی پابندی رکھو میں نے پوچھا کہ عصرین کیا ہے فرمایا کہ نماز فجر اور عصر یہ ابن مندہ اور ابونعیم کا قول ہے اور ابوعمر نے ان کا نسب ویسا ہی بیان کیا ہے جیسا ہم نے بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ بعض ان کو زہرانی کہتے ہیں یہ غلط ہے زہرانی تابعی ہیں۔ فضالہ لیثی کا شمار اہل بصرہ میں ہے۔ ان کی حدیث نبیؐ سے مروی ہے کہ آپ نے ان سے فرمایا تھا کہ فجر اور عصر کی نماز کا التزام رکھو۔ ان کا ذکر ان لوگوں میں کیا گیا ہے جنہوں نے نبیؐ سے روایت کی جس کو ان سے ان کے بیٹے عبداللہ نے روایت کیا ہے۔

۴۲۲۸۔ حضرت فضالہؓ بن ہلال مزنی

حضرت فضالہؓ بن ہلال مزنی۔ ان کا ان صحابہ میں ذکر کیا گیا ہے جنہوں نے نبیؐ سے روایت کی ہے۔ اس کو علی بن عمر نے کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصراً لکھا ہے۔

۴۲۲۹۔ حضرت فضالہؓ بن ہند اسلمی

حضرت فضالہؓ بن ہند اسلمی۔ ان کا شمار اہل مدینہ میں ہے۔ ان کی حدیث عبداللہ بن عامر اسلمی نے فضالہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے کہ رسول اللہؐ نے اسماء بن حارثہ کو ان کی قوم قبیلہ اسلم کی طرف بھیجا اور فرمایا کہ جاؤ اور ان لوگوں کو یوم عاشورا روزے کا حکم دو ابونعیم نے کہا ہے کہ اس روایت میں عبداللہ بن عامر نے غلطی کی ہے صحیح وہی ہے جو حاتم بن اسمٰعیل اور وہب عبدالرحمٰن بن حرملہ سے انہوں نے یحییٰ بن ہند بن حارثہ سے روایت کی ہے یہ ہند اسماء بن حارثہ کے بھائی ہیں۔ یحییٰ بن ہند اسماء سے بھی اسی طرح روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۲۳۰۔ حضرت فضلؓ بن ظالم

حضرت فضلؓ بن ظالم بن خزیمہ۔ ابن کلبی نے کہا ہے کہ یہ نبیؐ کی خدمت میں گئے تھے۔ ان کا تذکرہ ابن دباغ نے لکھا ہے۔

۴۲۳۱۔ حضرت فضلؓ بن عباس قریشی

حضرت فضلؓ بن عباس بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف قریشی ہاشمی۔ رسول اللہؐ کے چچازاد بھائی تھے۔ ان کی کنیت ابوعبداللہ تھی اور بعض لوگ کہتے ہیں ابومحمد ہے۔ ان کی والدہ ام الفضل لبابہ بنت حارث بن حزن ہلالیہ میمونہ بنت حارث زوجہ نبی کی بہن تھیں حضرت عباس کے بیٹوں میں سب سے بڑے یہی تھے حضرت عباس کی کنیت انہیں کے نام پر تھی نبیؐ کے ہمراہ فتح اور حنین میں شریک تھے اور جب لوگوں کو ہزیمت ہوئی تو یہ ثابت قدم رہے اور آپ کے ساتھ حجۃ الوداع میں شریک تھے اور اس دن آپ ہی کے ہمراہ اونٹ پر سوار تھے۔ نہایت حسین آدمی تھے۔ انہوں نے نبیؐ سے روایت کی ہے۔ ہمیں اسمٰعیل اور ابراہیم

---

[1] اس حدیث کا یہ مطلب نہ سمجھنا چاہئے کہ اور نمازیں ان سے معاف کر دی گئی تھیں کیونکہ نماز معاف نہیں ہوتی بلکہ مطلب یہ ہے کہ اور نماز وں کے وقت مستحب کی رعایت نہ ہو سکے تو خیر مگر ان نمازوں میں ضرور اس کی رعایت ہونی چاہئے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بکیر ہمانے اپنی سند کے ساتھ ابوعیسیٰ ترمذی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے ابن جریج سے انہوں نے عطاء سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے اپنے بھائی فضل بن عباس سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے مجھے رسول اللہؐ نے مزدلفہ سے منیٰ تک اپنے ساتھ سوار کر لیا تھا ہم برابر تلبیہ کرتے رہے یہاں تک کہ رمی جمرہ کی۔ یہ فضل بن عباس نبیؐ کے غسل میں شریک تھے حضرت علی کو پانی یہی دیتے تھے۔ واقعہ مرج الصفر میں شہید ہوئے اور بقول بعض واقعہ اجنادین میں یہ دونوں واقعہ ۱۳ ہجری کے ہیں اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ واقعہ یرموک میں جو ۱۵ ہجری کا واقعہ ہے شہید ہوئے کوئی اولاد سوا ام کلثوم کے نہیں چھوڑی ام کلثوم سے حضرت حسن بن علی نے نکاح کیا اور چند روز کے بعد طلاق دی ان کے بعد ابوموسیٰ اشعری کے نکاح میں آئیں۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۲۳۲۔ حضرت فضلؓ بن عبدالرحمٰن

حضرت فضلؓ بن عبدالرحمٰن ہاشمی۔ سری بن یحییٰ نے حرملہ بن اسیر سے جو ان کے چچا زاد بھائی تھے انہوں نے فضل بن عبدالرحمٰن ہاشمی سے روایت کی ہے کہ نبیؐ لڑائی میں رجز پڑھتے تھے اور فرماتے تھے کہ میں سرداروں کا بیٹا ہوں۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔ حافظ ابومسعود نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔ اور کہا ہے کہ اس میں شبہ ہے۔ میں کہتا ہوں کہ اس میں شبہ کی کوئی گنجائش نہیں کیونکہ بنی ہاشم نبیؐ کے زمانہ تک عبدالرحمٰن اور فضل نام کا کوئی شخص سوا فضل بن عباس کے نہیں ہے۔ واللہ اعلم

۴۲۳۳۔ حضرت فضلؓ بن یحییٰ ازدی

حضرت فضلؓ بن یحییٰ بن قیوم ازدی۔ ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے شام کے رہنے والے ہیں فلسطین میں رہتے تھے۔ انکی حدیث عبدالجبار بن یحییٰ بن فضل نے روایت کی ہے موسیٰ بن سہل نے کہا ہے کہ یہ فضل ازدی ہیں کنیت ان کی ابو یحییٰ تھی قیوم کے بیٹے ہیں انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا قیوم سے روایت کی ہے یہ وہی شخص ہیں جو ابوراشد کے ہمراہ رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے یہ ابن مندہ کا قول ہے اور ابونعیم نے لکھا ہے کہ یہ غلطی ہے کیونکہ فضل اپنے والد سے وہ اپنے دادا قیوم سے روایت کرتے ہیں جن کا نام نبیؐ نے عبدالقیوم رکھا تھا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۴۲۳۴۔ حضرت فضیلؓ بن عائذ

حضرت فضیلؓ بن عائذ۔ ان کی کنیت ابوالحماس تھی۔ ان کا تذکرہ ان کے بیٹے حماس کے نام میں گذر چکا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

۴۲۳۵۔ حضرت فضیلؓ بن نعمان انصاری

حضرت فضیلؓ بن نعمان انصاری۔ خیبر میں شہید ہوئے۔ ہمیں عبیداللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند کے ساتھ یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحاق سے ان لوگوں کے نام میں جو خاندان بنی سلمہ سے خیبر میں شہید ہوئے لکھا ہے کہ بشر بن براء بن معرور اور فضیل بن نعمان شہید ہوئے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے اور ابوعمر نے ان کا تذکرہ اس طرح لکھا ہے فضیل بن نعمان

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

انصاری سلمی خیبر میں شہید ہوئے۔ان کا تذکرہ ابن اسحاق نے لکھا ہے۔محمد بن سعد نے کہا ہے کہ غزوہ خیبر کے شہداء میں اگر تو ملتا ہے مگر ان کا نسب نہیں ملتا اور کہا ہے کہ میرا یہ خیال ہے کہ یہ وہم ہے ہوسکتا ہے کہ تذکرہ کرنے والوں مراد طفیل بن نعمان خنساء بن سنان ہو۔واللہ اعلم۔ بہرحال ابن اسحاق سے نقل کر کے ان کا ذکر کرنا درست ہے کیونکہ ابن اسحاق نے کتاب المغازی میں ان کو ذکر کیا ہے اور ان سے یونس اور ابن سلمہ وغیرہما نے روایت کی ہے۔واللہ اعلم

۴۲۳۶۔حضرت فلتانؓ بن عاصم جرمی

حضرت فلتانؓ بن عاصم جرمی۔بعض لوگ ان کو منقری کہتے ہیں مگر پہلا ہی قول صحیح ہے۔خلیفہ نے کہا ہے کہ جن لوگوں نے نبیؐ سے روایت کی ہے ان میں فلتان بن عاصم جرمی بھی ہیں یہ جرم بن ریان بن ثعلبہ بن حلوان بن عمران بن الحاف بن قضاعہ سے ہیں۔یہ کلیب بن شہاب جرمی کے ماموں ہیں اور عاصم ابن کلیب کے والد ہیں۔ان کا شمار اہل کوفہ میں ہے۔عاصم بن کلیب نے اپنے والد سے انہوں نے فلتان بن عاصم سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے ہم نبیؐ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے آپ نے ایک شخص کو مسجد میں چلتے ہوئے دیکھا تو آپ نے اس کو پکارا کہ اے فلاں اس نے عرض کیا کہ لبیک یارسول اللہ پھر نبیؐ نے فرمایا کہ کیا تو اس بات کی شہادت دیتا ہے کہ میں خدا کا رسول ہوں اس نے کہا نہیں آپ نے فرمایا کہ کیا تو توریت پڑھتا ہے اس نے کہا ہاں آپ نے فرمایا انجیل اس نے کہا انجیل بھی پھر آپ نے اسے قسم دے کر پوچھا کہ کیا تو میرا ذکر توراۃ وانجیل میں دیکھتا ہے اس نے کہا دیکھیے میں بیان کرتا ہوں کہ بے شک ہمیں توراۃ میں ایک شخص کی صفت ملتی ہے بالکل آپ کے مثل ہے مگر ہم سمجھتے تھے کہ وہ نبی ہم میں سے ہوں گے لیکن جب آپ ظاہر ہوئے تو ہم نے توراۃ والی صفت سے آپ کو ملا کر دیکھا تو معلوم ہوا کہ وہ آپ نہیں آپ نے پوچھا کیوں اس نے کہا اس نبی کی صفت میں لکھا کہ اس کی امت کے ستر ہزار آدمی بغیر حساب جنت میں داخل ہوں گے اور آپ کے پیرو بہت کم ہیں اس وقت رسول اللہؐ نے تکبیر پڑھی اور فرمایا قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ بیشک وہ نبی میں ہی ہوں بیشک میری امت ستر ہزار اور ستر ہزار اور ستر ہزار سے بھی زیادہ ہوگی۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۲۳۷۔حضرت فنجؓ بن دحرج

حضرت فنجؓ بن دحرج اور بعض لوگ ابن برزج کہتے ہیں۔قاری ودیناری ہیں۔بعض لوگوں نے ان کا نام فتح بیان کیا ہے تاء کے ساتھ اور بعض نے کہا ہے کہ باء اور حاء مہملہ کے ساتھ ہے۔مگر پہلا ہی قول صحیح ہے۔ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے۔ان کی حدیث یعلی بن امیہ سے مروی ہے وہ ایک غیر معلوم الاسم صحابی سے روایت کرتے ہیں وہ حدیث درخت نصب کرنے کے ثواب میں ہے۔ہمیں عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے اپنی سند کے ساتھ عبداللہ بن احمد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالرزاق نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے داؤد بن قیس صنعانی نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے عبداللہ بن وہب نے اپنے والد سے انہوں نے فنج سے روایت کر کے بیان کیا کہ میں مقام دینار میں کچھ کام کیا کرتا تھا اور علاج معالجہ کرتا تھا۔یعلی بن امیہ اہل یمن پر حاکم ہو کر آئے اور ان کے ساتھ کچھ اور اصحاب نبیؐ بھی تھے ان میں ایک

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

میرے پاس آئے جن کی آستین میں کچھ اخروٹ تھے کہ جو شخص درخت لگائے اور اس کی خدمت کرے یہاں تک کہ وہ پھلنے لگے تو اس کا پھل جس کسی کو بھی مل جائے گا اس کا ثواب اسی شخص کو ملے گا۔ ان کا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۲۳۸۔ حضرت فویکؓ

حضرت فویکؓ۔ رسول اللہؐ کے پاس حاضر ہوئے تھے ان کی آنکھیں بالکل سفید ہوگئی تھیں کہ کچھ دکھائی نہ دیتا تھا رسول اللہؐ نے اس کا سبب پوچھا انہوں نے کہا کہ ایک مرتبہ میں سانپ کے انڈوں پر گر پڑا اس کا کچھ اثر آنکھ پر پہنچ گیا اسی وقت سے میری بینائی جاتی رہی پس رسول اللہؐ نے ان کی آنکھوں پر کچھ پڑھ کر پھونک دیا تو انکی آنکھوں میں پوری روشنی آگئی یہاں تک کہ اسی برس کی عمر میں یہ سوئی میں دھاگہ ڈال لیتے تھے مگر آنکھوں کا رنگ ویسا ہی سفید تھا۔ اس حدیث کو ابن ابی شیبہ نے محمد بن بشر سے انہوں نے عبدالعزیز بن عمر سے انہوں نے قبیلہ سلامان بن سعد کے ایک شخص سے انہوں نے اپنی والدہ سے انہوں نے اپنے ماموں حبیب بن فویک سے روایت کی ہے کہ ان کے والد فویک نے ان سے بیان کیا ان کا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے مگر ابو موسیٰ نے ان کا نام فدیک بن عمرو سلامانی لکھا ہے اور کہا ہے کہ ابن مندہ نے ان کا نام دال کے ساتھ لکھا ہے اور طبرانی نے رائے مہملہ کے ساتھ اور بغوی اور ابوالفتح ازدی اور جعفر نے واو کے ساتھ لکھا ہے اور امام اسمٰعیل بن محمد بن فضل اصفہانی نے بھی ایسا ہی لکھا ہے۔

۴۲۳۹۔ حضرت فہمؓ بن عمرو

حضرت فہمؓ بن عمرو بن قیس عیلان۔ کنیت ان کی ابو ثور فہمی ہے۔ ابو بکر بن علی نے کہا ہے کہ ان کا تذکرہ ابو بکر بن ابی عاصم نے احاد میں لکھا ہے۔ ابو موسیٰ نے ان کا تذکرہ اسی طرح لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ یہ قول غلط ہے کیونکہ فہم بن عمرو بن قیس عیلان کا زمانہ اسلام سے بہت پہلے ہوا ہے قبیلہ فہم کے لوگ اسی شخص کی طرف منسوب ہیں اسی قبیلہ کا ایک شخص تابط شرا کے لقب سے مشہور ہے جس کا نام ثابت بن جابر بن سفیان بن عدی بن کعب بن حرب بن تیم بن سعد بن فہم بن عمرو بن قیس عیلان ہے یہ شخص بھی اسلام سے پہلے کا ہے حالانکہ اس کے اور فہم کے درمیان میں سات پشتیں ہیں پس یہ فہم کیونکر صحابی ہو سکتے ہیں۔ ہاں تابط شرا کا ذکر البتہ صحابہ میں کیا گیا ہے۔ واللہ اعلم۔

۴۲۴۰۔ حضرت فیروزؓ دیلمی

حضرت فیروزؓ دیلمی۔ کنیت ان کی ابو عبداللہ ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں ابو عبدالرحمٰن ہے اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے بیان کیا ہے کہ یہ نجاشی کے بھانجے تھے اسود عنسی جو یمن میں دعویٰ نبوت کرتا تھا اس کو انہیں نے قتل کیا تھا ابو عمر نے کہا ہے کہ بعض لوگ ان کو حمیری کہتے ہیں بوجہ اس کے کہ وہ حمیر میں رہتے تھے اہل فارس میں سے تھے مقام صنعا کے رہنے والے نبیؐ کے حضور میں آئے تھے۔ ان کی حدیث پینے کی چیزوں کے متعلق صحیح ہے جب انہوں نے اسود عنسی کے قتل کا ارادہ کیا تو یہ اور داذویہ اور قیس بن مکشوح اس بات پر متفق ہوئے چنانچہ فیروز اس کے پاس گئے اور انہوں نے اس کو قتل کر دیا فیروز نے اسود کو نبیؐ کی وفات سے پہلے قتل کیا تھا مگر اس وقت آپ مرض وفات میں مبتلا تھے حضرت کو اس کے قتل کی خبر بذریعہ وحی کے معلوم ہو چکی تھی چنانچہ آپ نے لوگوں سے

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بیان کیا تھا فرمایا تھا اسود کو ایک نیک بندے فیروز دیلمی نے قتل کر دیا۔ ضمرہ بن ربیعہ نے یحییٰ بن عمرو شیبانی سے انہوں نے عبداللہ دیلمی سے انہوں نے اپنے والد فیروز سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نبیؐ کے حضور میں اسود کا سر لے کر گیا تھا۔ یہ روایت صرف ضمرہ کی ہے درحقیقت اسود کا سر نبیؐ کے حضور میں نہیں گیا۔ اسود کے قتل کا قصہ تاریخ کامل میں ہم نے بالتفصیل بیان کیا ہے۔ ہمیں ابوالفضل بن ابی الحسن نے اپنی سند کے ساتھ ابویعلی سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے حکم بن موسیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ہقل بن زیاد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اوزاعی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یحییٰ بن ابی عمرو شیبانی نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے ابن دیلمی نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے فیروز دیلمی نے بیان کیا کہ وہ نبیؐ کے حضور میں گئے اور عرض کیا کہ یارسول اللہ آپ مجھے بھی جانتے ہیں اور میرے قبیلہ کو بھی جانتے ہیں بتایئے ہمارا رفیق کون ہے آپ نے فرمایا اللہ اور اس کا رسول انہوں نے عرض کیا تو بس ہمارے لئے کافی ہے۔ نیز ہم سے بہت سے راویوں نے اپنی سند ابوعیسیٰ تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے قتیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابن لہیعہ نے ابووہب جیشانی سے نقل کر کے بیان کیا کہ انہوں نے ابن فیروز دیلمی کو اپنے والد سے روایت کرتے ہوئے سنا کہ وہ کہتے تھے میں نبیؐ کے حضور میں گیا اور میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ میں اب مسلمان ہو گیا ہوں اور میرے نکاح میں دو حقیقی بہنیں ہیں نبیؐ نے فرمایا ان دونوں میں سے ایک کو رکھ لو۔ فیروز کی وفات حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت میں ہوئی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۲۴۱۔ حضرت فیروزؓ ہمدانی

حضرت فیروزؓ ہمدانی، وادعی۔ عمرو بن عبداللہ وادعی کے غلام تھے۔ جاہلیت اور سلام دونوں کا زمانہ پایا تھا۔ زکریا بن ابی زائدہ بن میمون بن فیروز ہمدانی کوفی کے دادا ہیں۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

حرف القاف۔ باب القاف والالف

۴۲۴۲۔ حضرت قاربؓ بن اسود

حضرت قاربؓ بن اسود بن مسعود بن معتب بن مالک بن کعب بن عمرو بن سعد بن عوف بن ثقیف ثقفی عروہ بن مسعود کے بھتیجے ہیں۔ ابوعمر نے ان کا نسب اس طرح بیان کیا ہے قارب بن عبداللہ بن اسود بن مسعود اور ابن مندہ نے ان کو صرف قارب تمیمی لکھا ہے اور ان سب نے ان سے یہ حدیث روایت کی ہے کہ حضرت نے فرمایا اللہ رحم کرے (احرام سے باہر ہوتے وقت) سر منڈوانے والوں پر۔ حمیدی نے ابن عیینہ سے انہوں نے ابراہیم بن میسرہ سے انہوں نے وہب بن عبداللہ بن قارب یا مارب سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے یہ حدیث روایت کی ہے حمیدی کے علاوہ اور لوگ ان کا نام بغیر شک کے قارب کہتے ہیں اور یہی صحیح ہے قارب قبیلہ ثقیف کے سرداروں میں سے تھے مشہور و معروف شخص ہیں جب احلاف نبیؐ سے لڑے تو ان کا جھنڈا انہیں کے ہاتھ میں تھا احلاف قبیلہ ثقیف کی ایک شاخ ہے قبیلہ ثقیف کی دو شاخیں ہو گئی ہیں بنی مالک اور احلاف ہم کتاب لباب فی تہذیب الانساب میں یہ سب حالات بہ تفصیل لکھ چکے ہیں۔ اس واقعہ کے بعد پھر یہ نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوئے

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تھے ہمیں ابوجعفر بن سمین نے اپنی سند کے ساتھ یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحاق سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ابوملیح بن عروہ اور قارب بن اسود دونوں نبیؐ کے پاس آئے تھے قبیلہ ثقیف کا وفد آنے سے پہلے جب کہ انہوں نے عروہ کو قتل کیا تھا یہ دونوں قبیلہ ثقیف سے قطع تعلق کر کے اس ارادہ سے آئے تھے کہ اب کبھی کسی بات پر ان سے متفق نہ ہوں گے چنانچہ یہ دونوں اسلام لائے ان سے رسول اللہؐ نے فرمایا کہ تم جس کو چاہو اپنا دوست بنا لو ان دونوں نے کہا کہ ہم اللہ اور اس کے رسول کو اپنا دوست بناتے ہیں۔ پھر جب قبیلہ ثقیف کے لوگ اسلام لائے اور رسول اللہؐ نے ابوسفیان کو اور مغیرہ کو بت خانہ کے منہدم کرنے کے لئے بھیجا تو ابوملیح بن عروہ بن مسعود نے رسول اللہؐ سے درخواست کی کہ میرے والد عروہ پر کچھ قرض ہے اس کو ادا کر دیجئے حضرت نے فرمایا اچھا قارب بن اسود نے کہا اسود پر بھی کچھ قرض ہے اس کو بھی ادا کر دیجئے عروہ اور اسود دونوں حقیقی بھائی تھے رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اسود تو بحالت شرک مرا ہے قارب نے کہا یہ تو سچ ہے مگر اس کا احسان تو ایک مسلمان پر ہوگا کیونکہ اس قرض کا مطالبہ تو مجھ ہی سے کیا جاتا ہے لہٰذا رسول اللہؐ نے ابوسفیان کو حکم دیا کہ ان دونوں کا قرض اسی بت خانہ کے مال سے ادا کر دینا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ ابن مندہ پر استدراک کرنے کے لئے لکھا ہے۔ اور کہا ہے کہ قارب بن اسود بن مسعود ثقفی اور حافظ ابوعبداللہ نے قارب کو تمیمی قرار دیا ہے۔ جبکہ یہ ثقفی مشہور ہیں اور ابوعبداللہ کے سوا کسی نے ان کو تمیمی نہیں کہا۔ اگر یہ قارب وہی ہیں تو پھر یہ ابوعبداللہ کی غلطی ہے ورنہ یہ کوئی اور قارب ہونگے۔ اور بخاری نے کہا ہے کہ قارب بن اسود ثعلبہ بن یربوع کے غلام ہیں۔ اور بعض نے ان کو مارب بھی کہا ہے۔ اور عبدان نے کہا ہے کہ اوطاس کے دن قبیلہ احلاف کا جھنڈا انہی کے پاس تھا۔ جب مشرکین کو شکست ہوئی تو جھنڈے ایک درخت کے پاس چھوڑ کر یہ اور اس کے قبیلے کے لوگ بھاگ گئے تھے۔ میں کہتا ہوں کہ ابوموسیٰ کا استدراک بلاوجہ ہے کیونکہ ابوموسیٰ ابن مندہ کی غلطیوں پر گرفت نہیں کرتے بلکہ وہ استدراک صرف وہاں کرتے ہیں جہاں ابن مندہ سے کوئی تذکرہ رہ جائے۔ اور اس میں ابن مندہ کا صرف وہم ہے کہ انہوں نے تمیمی کہا ہے جو کہ یہ ایک مشہور شخص ہیں اور نسب بھی مشہور ہے اور حدیث بھی ایک ہے اور سند بھی ایک ہے تو یہ بات یقینی ہے کہ ابن مندہ سے غلطی ہوئی ہے کہ انہوں نے تمیمی اور ثقفی کو مشتبہ کر دیا ہے۔

۴۲۴۳۔ حضرت قاسمؓ انصاری

حضرت قاسمؓ انصاری۔ ان کا ذکر جابر کی حدیث میں ہے اعمش نے سالم بن ابی الجعد سے انہوں نے جابر سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے ہم میں سے ایک شخص کے یہاں لڑکا پیدا ہوا اس نے اپنے لڑکے کا نام ابوالقاسم رکھا انصار نے کہا ہم کبھی اس کو ابوالقاسم کہہ کر نہ پکاریں گے چنانچہ سب لوگ رسول اللہؐ کے پاس گئے اور آپ سے بیان کیا آپ نے فرمایا میرا نام رکھ لو مگر میری کنیت نہ رکھو کیونکہ میں ہی قاسم ہوں تم لوگوں کے درمیان میں تقسیم کرتا ہوں۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۴۲۴۴۔ حضرت قاسمؓ مولیٰ ابی بکر الصدیق

حضرت قاسمؓ۔ ابوبکر صدیق کے غلام تھے صحابی ہیں روایت حدیث کرتے ہیں بغوی اور یحییٰ بن یونس اور جعفر مستغفری نے ایسا

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہی لکھا ہے مگر مشہور نام ان کا ابوالقاسم ہے یہ ابوموسیٰ کا قول ہے اور انہوں نے اپنی سند کے ساتھ مطرف بن طریف سے انہوں ابوالجہم غلام براء سے انہوں نے قاسم غلام ابوبکر صدیقؓ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول اللہؐ نے فرمایا جو شخص اس بودار ترکاری لہسن کو کھائے، وہ ہماری مسجد کے قریب (یہ ممانعت بطور کراہت کے ہے۔) نہ آئے تاوقتیکہ اس کی بو دفع نہ ہو جائے۔ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۲۴۵۔حضرت قاسمؓ بن ربیع

حضرت قاسمؓ بن ربیع بن عبدالعزیٰ بن عبد شمس۔کنیت ان کی ابوالعاص تھی رسول اللہؐ کے داماد یعنی حضرت زینب کے شوہر تھے ان کے نام میں اختلاف ہے بعض لوگ لقیط کہتے ہیں بعض قاسم۔زبیر بن بکار نے محمد بن ضحاک سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے ابوالعاص بن ربیع کا نام قاسم تھا۔زبیر نے کہا ہے کہ یہی نام ان کا صحیح ہے۔۱۲ ہجری میں ان کی وفات ہوئی تھی۔ان کا تذکرہ انشاء اللہ تعالیٰ کنیت کے باب میں آئے گا۔ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۲۴۶۔حضرت قاسمؓ (فرزند رسول اللہؐ)

حضرت قاسمؓ (فرزند رسول اللہؐ) معمر نے زہری سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے کہ رسول اللہؐ کی کئی لڑکیاں حضرت خدیجہ کے بطن سے پیدا ہوئیں حضرت قاسم بھی انہیں کے بطن سے تھے۔بعض علماء کا بیان ہے کہ حضرت خدیجہ کے بطن سے ایک صاحبزادے پیدا ہوئے تھے جن کا نام طاہر تھا اور حضرت ابن عباس نے بیان کیا ہے کہ حضرت خدیجہ کے بطن سے دو صاحبزادے پیدا ہوئے تھے قاسم اور عبداللہ۔ابونعیم نے کہا ہے کہ متقدمین میں سے میں کسی کو نہیں جانتا کہ جس نے قاسم بن رسول اللہؐ کو صحابہ میں ذکر کیا ہو کیونکہ قاسم آپ کے پہلوٹھی کے بیٹے تھے انہیں کے نام پر آپ کی کنیت ابوالقاسم تھی اور آپ کی اولاد میں سب سے پہلے مکہ میں انہیں کی وفات ہوئی تھی۔مجاہد نے بیان کیا ہے کہ قاسم سات دن ہو کر انتقال کر گئے تھے اور زہری نے کہا ہے کہ دو برس کے تھے اور قتادہ نے کہا ہے کہ ایسی عمر تھی کہ اپنے پیروں چلتے تھے۔قاسم کا تذکرہ رسول اللہؐ کی اولاد میں بے شک کیا جاتا ہے مگر صحابہ میں نہیں کیا جاتا اور اس میں کسی کا خلاف نہیں کہ آپ کی اولاد ذرینہ سب آپ کے سامنے ہی وفات پا چکی تھیں اور اکثر لوگوں کا قول یہ ہے کہ قاسم کی وفات دعوت اسلام سے پہلے ہو چکی تھی۔یونس بن بکیر نے ابوعبداللہ جعفی سے انہوں نے جابر سے انہوں نے محمد بن علی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے قاسم فرزند رسول اللہؐ کی عمر ایسی تھی کہ وہ گھوڑے پر اور اونٹ پر سوار ہو لیتے تھے جب ان کی وفات ہوئی تو عمرو بن عاص نے کہا کہ محمد ابتر ہو گئے۔(یعنی ان کی نسل منقطع ہو گئی) اس پر اللہ نے یہ سورت نازل فرمائی انا اعطینٰک الکوثر یعنی اے محمد اس مصیبت کے بدلے میں ہم نے تمہیں حوض کوثر عطا کیا ہے پس تم اپنے پروردگار کے لئے نماز پڑھو اور قربانی کرو اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ قاسم کی وفات بعثت اور نزول وحی کے بعد ہوئی ہے۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۴۲۴۷۔حضرت قاسمؓ (ابوعبدالرحمٰن)

حضرت قاسمؓ۔کنیت ان کی ابوعبدالرحمٰن تھی۔معاویہ کے غلام تھے۔عبدان نے ان کا تذکرہ صحابہ میں لکھا ہے داؤد بن حصین

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

نے عبدالرحمٰن بن ثابت سے انہوں نے قاسم غلام معاویہ سے روایت کی ہے انہوں نے غزوۂ احد میں ایک کافر پر حملہ کیا اور کہا کہ لے میں غلام فارسی ہوں رسول اللہؐ نے فرمایا کہ تو نے اپنے آپ کو انصاری کیوں نہ کہا حالانکہ تم انصار سے ہو کیونکہ ہر قوم کا غلام اسی قوم میں شمار کیا جاتا ہے۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے یہ قاسم حضرت معاویہ بن ابی سفیان کے غلام نہیں ہیں بلکہ یہ معاویہ بن مالک ہے جو انصار کی ایک شاخ ہے اور سیاق حدیث بھی اسی پر دلالت کرتا ہے۔واللہ اعلم۔

۴۲۴۸۔حضرت قاسمؓ بن مخرمہ قریشی

حضرت قاسمؓ بن مخرمہ بن مطلب بن عبدمناف،قریشی مطلبی۔قیس بن مخرمہ کے بھائی ہیں انہیں اور ان کے بھائی صلت کو رسول اللہؐ نے خیبر کے مال غنیمت میں سے سو وسق غلے کے دیئے تھے ان دونوں کی والدہ معمر بن امیہ بن عامر کی بیٹی جو بنی بیاضہ تھیں اور ان دونوں کے بھائی قیس کی والدہ ام ولد تھیں۔ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ میں قاسم اور صلت کی روایت کوئی نہیں جانتا۔

۴۲۴۹۔حضرت قاطعؓ بن سارق

حضرت قاطعؓ بن سارق۔کنیت ان کی ابوصفرہ تھی۔رسول اللہؐ نے ان کی کنیت ابوصفرہ رکھی تھی۔ان کی حدیث محمد بن عبدالرحمٰن بن یزید بن مہلب بن ابی صفرہ نے روایت کی ہے وہ کہتے تھے میرے والد نے اپنے اباواجداد سے روایت کی ہے کہ ابو صفرہ نبیؐ کی خدمت میں آئے اور وہ اس وقت سبز رنگ کا لباس پہنے ہوئے تھے جو دو گز ان کے پیچھے لٹک رہا تھا ان کا قد دراز اور حسن و جمال نہایت فائق اور زبان نہایت فصیح تھی جب نبیؐ نے ان کو دیکھا تو آپ ان کے جمال سے خوش ہوئے اور ان سے پوچھا کہ تمہارا کیا نام ہے انہوں نے کہا قاطع بن سارق بن ظالم بن عمرو بن شہاب بن مرہ بن ہلقام بن جلندی بن مستکبر بن جلندی۔ جلندی وہی شخص ہیں جس کی بابت اللہ تعالیٰ نے حضرت خضر کے قصہ میں بیان کیا ہے کہ وہ کشتیاں چھین لیا کرتا تھا میرے خاندان میں سلطنت کئی پشت سے آرہی ہے حضرت نے فرمایا تھا تمہارا نام ابوصفرہ رکھتا ہوں اور سارق وظالم ناموں سے درگزر کروانہوں نے کہا میں شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور آپ اس کے بندے اور اس کے رسول برحق ہیں۔میرے اٹھارہ بیٹے ہیں اور آخر میں مجھے خدا نے ایک بیٹی دی ہے جس کا نام صفرہ رکھا ہے۔ہشام بن کلبی نے ان کا نسب بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ ان کا نام ظالم بن سراق بن صبیح بن کندی بن عمرو بن عدی بن وائل بن حارث بن عتیک بن اسد بن عمران بن عمرو مزیقیا بن عامر ماءالسما ہے۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

باب القاف والباء

۴۲۵۰۔حضرت قباثؓ بن اشیم

حضرت قباثؓ بن اشیم بن عامر بن ملوح بن یعمر شداخ بن عوف بن کعب بن عامر بن لیث بن بکر بن عبدمناۃ بن کنانہ کنانی لیثی۔ابوعمر نے ان کا تذکرہ کیا ہے اور کہا ہے کہ کنانی ہیں اور بعض لوگ ان کو لیثی اور بعض تمیمی کہتے ہیں۔دمشق میں

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

رہتے تھے بدر میں مشرکوں کے ساتھ آئے تھے اس کے بعد اسلام لائے اور ان کا اسلام اچھا ہوا بہت معمر آدمی تھے عبد شمس کا زمانہ انہوں نے پایا تھا اور واقعہ فیل میں بن تمیز کو پہنچ چکے تھے اس ہاتھی کی لید بھی انہوں نے دیکھی تھی سبز رنگ کی تھی جنگ یرموک میں شریک تھے اور اس دن ایک حصہ لشکر کے یہ سردار تھے۔ ان سے عبدالملک بن مروان نے پوچھا کہ تم بڑے تھے یا رسول خدا انہوں نے (کیا عمدہ ادب کیا) جواب دیا تھا کہ رسول اللہ مجھ سے بڑے تھے مگر میں عمر میں آپ سے زیادہ تھا۔ ابن عبدالعزی نے انس سے انہوں نے ان کے دادا سلیمان ابن ابی سلیمان سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے قباث بن اشیم لیثی کے اسلام کا واقعہ اس طرح ہے کہ ان کی قوم کے کچھ لوگ ان کے پاس گئے اور ان سے کہا کہ محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب (ﷺ) لوگوں کو ایک نئے دین کی طرف بلا رہے ہیں پس قباث حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے جب یہ آپ کے پاس پہنچے تو آپ نے فرمایا کہ اے قباث بیٹھو تمہیں نے کہا ہے کہ اگر قریش کی عورتیں چاہیں تو محمد اور ان کے اصحاب کو رد کر دیں قباث نے کہا قسم اس کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے کہ نہ میری زبان سے یہ کلمہ نکلا نہ میرے ہونٹوں نے اس کے ساتھ حرکت کی نہ میرے کانوں نے اس کو سنا یہ بات صرف میرے دل میں آئی تھی میں شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ ایک ہے کوئی اس کا شریک نہیں اور شہادت دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں اور جو کچھ آپ بیان فرماتے ہیں سب حق ہے۔ ان سے عامر بن زیاد لیثی وغیرہ نے روایت کی ہے۔ ان کی حدیث نماز جماعت کی فضیلت میں ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے میں کہتا ہوں کہ ابوعمر نے جو کہا ہے کہ بعض لوگ ان کو کنانی کہتے ہیں اور بعض لوگ لیثی کہتے ہیں ان دونوں قولوں میں اختلاف نہیں ہے کیونکہ لیث قبیلہ کنانہ کی ایک شاخ ہے۔ ابن درید نے کہا ہے کہ میں نے اہل عرب کو قباث کا لفظ بولتے ہوئے سنا مگر اس کا اشتقاق مجھے معلوم نہیں ابوحاتم سے بھی میں نے پوچھا مگر ان کو بھی معلوم نہ تھا۔ ان کے نام میں قاف ضمہ ہے اور با موحدہ اور آخر پر ثاء مثلثہ ہے یہ ابن ماکولا کا قول ہے مگر قاف کو فتحہ صحیح ہے۔

۴۲۵۱۔ حضرت قبیصہ بن اسود طائی

حضرت قبیصہ بن اسود بن عامر بن جوین بن عبد بن رضا بن قمران بن ثعلبہ بن حبان بن ثعلبہ۔ ثعلبہ کا نام جرم بن عمرو بن غوث ہے۔ قبیلہ طے سے ہیں نبی کے حضور میں حاضر ہوئے تھے اور اسلام لائے تھے۔ یہ ابن کلبی کا قول ہے۔

۴۲۵۲۔ حضرت قبیصہ بجلی

حضرت قبیصہ بجلی۔ انہوں نے نبی سے نماز کسوف کی بابت روایت کی ہے ہشام دستوائی نے قتادہ سے انہوں نے ابو قلابہ سے انہوں نے قبیصہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول اللہ کے زمانہ میں ایک مرتبہ آفتاب میں گرہن پڑا تو آپ نے دو رکعت نماز پڑھی اور فرمایا کہ یہ نشانیاں خدا کی طرف سے خوف دلانے کے لئے ہیں جب تم ایسا دیکھو تو جو نماز عنقریب پڑھ چکے ہو ویسی ہی نماز پڑھو۔ اس حدیث کو ہشام نے اسی طرح روایت کیا ہے اور انیس نے اور عباد بن منصور نے ایوب سے انہوں نے ابو قلابہ سے انہوں نے ہلال بن عامر سے انہوں نے قبیصہ بن مخارق سے روایت کیا ہے اور ہند بن عمرو نے اس حدیث کو قبیصہ سے روایت کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے ابن مندہ نے کہا ہے کہ ہشام کی حدیث غلط ہے اور ابونعیم

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہے کہ بعض متاخرین نے ان کا ذکر کیا ہے مگر میرے نزدیک ان کا نام قبیصہ بن مخارق ہلالی ہے۔

۴۲۵۳۔ حضرت قبیصہؓ بن براء

حضرت قبیصہؓ بن براء۔ ان کا تذکرہ صحابہ میں کیا گیا ہے مگر ثابت نہیں ہے۔ مجاہد بن جبر نے قبیصہ بن براء سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا جب فلاں سرزمین میں خسف ہوگا تو کچھ لوگ ایسے پیدا ہوں گے جو سیاہ خضاب لگائیں گے اللہ تعالیٰ ان کی طرف نظر نہ فرمائے گا مجاہد نے کہا ہے کہ میں نے اس سرزمین کو دیکھا ہے وہاں خسف ہوا تھا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے مگر اس حدیث میں نبیؐ کا ذکر نہیں ہے۔

۴۲۵۴۔ حضرت قبیصہؓ بن برمہ

حضرت قبیصہؓ بن برمہ بن معاویہ بن سفیان بن منقذ بن وہب بن عمیر بن نصر بن قعین اسدی۔ ان کا نسب ابونعیم نے لکھا ہے۔ ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے۔ ان کے بعض لڑکوں نے کہا ہے کہ یہ صحابی ہیں۔ ابوحاتم نے کہا ہے کہ ان کا صحابی ہونا صحیح نہیں ہے۔ ان سے ان کے بیٹے یزید بن قبیصہ نے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نبیؐ کے پاس بیٹھا ہوا تھا ایک عورت آپ کے پاس آئی اور اس نے کہا کہ یارسول اللہ آپ میرے لئے اللہ سے دعا کیجئے میرا کوئی لڑکا زندہ نہیں رہتا آپ نے پوچھا کہ تمہارے کتنے لڑکے مرچکے ہیں۔ اس نے کہا تین آپ نے فرمایا کہ تو نے آگ کی حفاظت کے لئے مضبوط ٹھہرا بنالیا۔ اس حدیث کو نصیر بن عمیر بن یزید بن قبیصہ بن برمہ اسدی نے اپنے والد عمیر سے انہوں نے اپنے والد یزید سے انہوں نے ان کے دادا قبیصہ سے روایت کی ہے۔ نیز قبیصہ نے نبیؐ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ جو لوگ دنیا میں اہل خیر ہیں وہ آخرت میں بھی اہل خیر ہوں گے بیان کیا گیا ہے کہ ان کی حدیث مرسل ہے کیونکہ یہ ابن مسعود اور مغیرہ بن شعبہ سے روایت کرتے ہیں۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۲۵۵۔ حضرت قبیصہؓ بن جابر

حضرت قبیصہؓ بن جابر۔ انہوں نے جاہلیت کا زمانہ پایا تھا ان کا شمار تابعین میں ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۲۵۶۔ حضرت قبیصہؓ بن دمون

حضرت قبیصہؓ بن دمون بن عبید بن مالک بن حنظل بن سی بن نعمان بن ذی الم بن صدف صدفی۔ انہوں نے اور ان کے بھائی ہمیل بن دمون نے نبیؐ سے بیعت کی تھی۔ ان دونوں کو رسول اللہؐ نے طائف میں ٹھہرا دیا تھا یہ لوگ قبیلہ ثقیف کے ہیں اور بعض لوگ بیان کرتے ہیں کہ ان کا نسب اس طرح ہے دمون بن عمرو بن معاویہ بن عیاض بن اسد بن مالک بن صباہ بن مالک بن ماجد بن جذام بن صدف۔ واللہ اعلم۔

۴۲۵۷۔ حضرت قبیصہؓ بن ذویب

حضرت قبیصہؓ بن ذویب بن حلحلہ بن عمرو بن کلیب بن اصرم۔ ان کے والد کے نام میں ان کا نسب بیان ہو چکا ہے یہ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

خزاعی کعبی ہیں۔ کنیت ان کی ابو سعید ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ ابو اسحاق ہجرت کے پہلے سال میں پیدا ہوئے تھے اور بعض لوگ کہتے ہیں فتح مکہ کے سال۔ انہوں نے نبیؐ سے چند مرسل حدیثیں روایت کی ہیں مگر ان کا سننا آپ سے صحیح نہیں اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ یہ نبیؐ کے پاس لائے گئے تھے اور آپ نے انہیں دعا دی تھی۔ انہوں نے حضرت ابو ہریرہ اور ابو الدرداء اور زید بن ثابت وغیرہ صحابہ سے روایت کی ہے۔ ان سے زہری نے اور رجاء بن حیوۃ اور مکحول وغیرہم نے روایت کی ہے۔ اس امت کے علماء میں ان کا شمار کیا گیا ہے عبدالملک بن مروان کی انگشتری انہیں کے پاس رہتی تھیں۔ ہمیں ابو الفرج بن ابی الرجاء نے اپنی سند کے ساتھ مسلم بن حجاج سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے حرملہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے ابن وہب نے یونس سے انہوں نے ابن شہاب سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے حضرت ابو ہریرہ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ رسول اللہ نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ کوئی شخص پھوپھی بھتیجی یا خالہ بھانجی کے ساتھ یک دم نکاح کرے۔ ان کی وفات ۸۶ھ میں ہوئی۔ ان کا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۲۵۸۔ حضرت قبیصہؓ بن شبرمہ

حضرت قبیصہؓ بن شبرمہ۔ ابوبکر بن ابی علی نے ان کا تذکرہ صحابہ میں لکھا ہے نصیر بن عبید بن یزید بن قبیصہ بن شبرمہ نے روایت کی ہے وہ کہتے تھے میں نے شبرمہ بن لیث بن حارثہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں نبیؐ کے پاس بیٹھا ہوا تھا آپ فرماتے تھے کہ جو لوگ دنیا میں اہل خیر ہیں وہ آخرت میں بھی اہل خیر ہیں اور جو لوگ دنیا میں اہل شر ہیں وہ آخرت میں بھی اہل شر ہیں۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابو نعیم نے اس حدیث کو اسی حدیث کے ساتھ قبیصہ بن برمہ کے تذکرہ میں لکھا ہے۔ جن کا تذکرہ پہلے گزر چکا ہے۔ اور ابن مندہ نے قبیصہ بن برمہ کا تذکرہ لکھا ہے مگر اس حدیث کا ذکر نہیں کیا۔ اور ابو موسیٰ کی یہ عادت رہی ہے کہ باپ یا دادا کے نام میں ذرا اختلاف دیکھا تو ان کو الگ تصور کر کے تذکرہ لکھ دیتے ہیں اگر ہم ایسے تمام تذکرے لکھنے لگتے تو یہ کتاب بہت طویل ہو جاتی۔ شاید کہ بعض نسخوں میں باء سے پہلے شین کا اضافہ ہو گیا ہو۔ واللہ اعلم۔

۴۲۵۹۔ حضرت قبیصہؓ بن مخارق

حضرت قبیصہؓ بن مخارق بن عبداللہ بن شداد بن ربیعہ بن نہیک بن ہلال بن عامر بن صعصعہ عامری ہلالی۔ ان کا شمار اہل بصرہ میں ہے۔ نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر مشرف باسلام ہوئے تھے کنیت ان کی ابو بشر تھی۔ ابو العباس یعنی محمد بن یزید نے بیان کیا ہے کہ قبیصہ صحابی ہیں۔ ان سے ابو عثمان ہندی اور ابو قلابہ نے اور ان کے بیٹے قطن بن قبیصہ نے روایت کی ہے۔ ہمیں یحییٰ بن محمود نے اپنی سند کے ساتھ مسلم سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے یحییٰ بن یحییٰ نے اور قتیبہ نے بیان کیا وہ دونوں کہتے تھے ہم سے حماد بن زید نے ہارون بن رئاب سے انہوں نے کنانہ بن نعیم عدوی سے انہوں نے قبیصہ بن مخارق ہلالی سے روایت کر کے بیان کیا ہے وہ کہتے تھے میرے اوپر کچھ قرض ہو گیا تھا تو میں نبیؐ کے حضور میں گیا اور آپ سے سوال کیا آپ نے فرمایا کہ تم یہاں رہو صدقہ کا مال آ جائے تو ہم تم کو دلا دیں بعد اس کے آپ نے فرمایا کہ اے قبیصہ سوال صرف تین آدمیوں

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کے لئے حلال ہے ایک وہ کہ جس پر قرض ہو دوسرا وہ کہ جس کا مال تلف ہو گیا ہو تیسرا وہ کہ فاقہ میں مبتلا ہو حتی کہ اس کی قوم کے تین آدمی کہہ دیں کہ فلاں شخص فاقہ میں مبتلا ہے بس ان تین کے سوا اور کسی کے لئے سوال کرنا جائز نہیں ہے۔ ہمیں ابو احمد یعنی عبدالوہاب بن علی نے اپنی سند کے ساتھ ابوداؤد یعنی سلیمان بن اشعث سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے وہیب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ایوب نے ابوقلابہ سے انہوں نے قبیصہ ہلالی سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ نبیؐ کے زمانہ میں ایک مرتبہ آفتاب میں گرہن پڑا تو آپ نہایت خوف زدہ ہو کر باہر نکلے آپ کا کپڑا زمین پر لوٹا جاتا تھا میں اس وقت مدینہ میں آپ کے پاس ہی تھا پس آپ نے دو رکعت نماز پڑھی اور ان میں بہت طویل قیام کیا پھر جب نماز سے فراغت کی تو گرہن موقوف ہو گیا۔ آپ نے فرمایا کہ ان نشانیوں کے ذریعہ سے اللہ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے جب تم ان نشانیوں کو دیکھو تو جیسی فرض نماز عنقریب[1] پڑھ چکے ہو ویسی ہی نماز پڑھو۔ یہ حدیث ان لوگوں کی تائید کرتی ہے جو کہتے ہیں کہ قبیصہ کی نسبت قبیلہ بجیلہ کی طرف غلط ہے۔ صحیح یہ ہے کہ وہ ہلالی ہیں اور مسلم کی حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ قبیصہ ہلالی مخارق کے بیٹے ہیں۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۲۶۰۔ حضرت قبیصہؓ بن وقاص سلمی

حضرت قبیصہؓ بن وقاص سلمی۔ صحابی ہیں بصرہ میں رہتے تھے ابوالولید طیالسی نے ابوہاشم صاحب زعفران سے انہوں نے صالح بن عبید سے انہوں نے قبیصہ بن وقاص سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول اللہؐ نے فرمایا کچھ لوگ تم پر حاکم ہوں گے جو نماز کو اس کے وقت سے ہٹا دیا کریں گے تم نماز انہیں کے ساتھ پڑھنا تمہیں ثواب ملے گا اور ان پر گناہ ہوگا۔ ابوہاشم کا نام عمار بن عمارہ ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۲۶۱۔ حضرت قبیصہؓ وہب کے والد

حضرت قبیصہؓ۔ وہب کے والد ہیں۔ ان کا تذکرہ عسکری نے صحابہ میں لکھا ہے اور انہوں نے حیان بن مخارق سے انہوں نے وہب بن قبیصہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا چڑیوں کے ذریعہ سے فال لینا اور کہانت کرنا اور بت پرستی کرنا جاہلیت کا کام ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۲۶۲۔ حضرت قبیصہؓ

حضرت قبیصہؓ۔ ان کا نسب نہیں بیان کیا گیا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے اور آپ سے کچھ مسائل پوچھے تھے ان سے ابن عباس نے روایت کی ہے بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ ہلالی ہیں۔ ہمیں ابوالبرکات یعنی حسن بن محمد بن ہبۃ اللہ دمشقی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالعشائر محمد بن خلیل بن فارس قیسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم علی بن محمد بن علی بن ابی العلاء مصیصی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابومحمد عبدالرحمٰن بن عثمان بن قاسم نے خبر

---

[1] مطلب یہ ہے کہ اگر فجر کی نماز کے بعد یہ واقعہ ہو تو دو رکعت پڑھو ظہر کے بعد ہو تو چار رکعت مغرب کے بعد ہو تو تین رکعت

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو اسحاق یعنی ابراہیم بن محمد بن ابی ثابت نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ہلال بن معلی نے بیان کیا وہ ک
ہم سے ہمارے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ہلال بن عمر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے خلیل بن مرہ نے بیان کیا و
تھے ہم سے محمد بن فضل نے عطاء بن ابی رباح سے انہوں نے حضرت ابن عباس سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے
حضور میں آپ کے ماموں کے خاندان کے ایک شخص قبیصہ نامی آئے اور انہوں نے آپ کو سلام کیا آپ نے سلام کا جواب
فرمایا مرحبا اور فرمایا کہ اے قبیصہ تم اب آئے جب تمہارا سن زیادہ ہوگیا ہڈیاں تمہاری کمزور ہوگئیں اور موت تمہارے قریب
انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! اب میں آپ کے حضور میں حاضر ہوا مگر حاضر ہونے کی قوت مجھ میں نہ تھی میرا سن بہت
ہوگیا ہے اور ہڈیاں میری پتلی ہوگئی ہیں موت کا وقت قریب ہے اور میں محتاج ہوں اور لوگوں کی نظر میں ذلیل ہوں آپ کے
آیا ہوں کہ آپ مجھے کچھ تعلیم فرمائیں جس سے اللہ دنیا و آخرت میں مجھے نفع دے اور بہت باتیں نہ بتایئے گا کیونکہ میں بوڑھا
نسیان کا زیادہ غلبہ ہے رسول اللہؐ نے فرمایا اے قبیصہ کیا کہا پھر تو کہو چنانچہ انہوں نے پھر اپنی گفتگو کا اعادہ کیا حضرت نے فر
اس کی جس نے مجھے حق کے ساتھ بھیجا ہے کہ یہاں تمہارے گرد جس قدر درخت اور پتھر ہیں سب تمہاری گفتگو سے رونے لگ
اس کے آپ نے فرمایا کہ صبح کو نماز فجر کے بعد تم یہ دعا چار مرتبہ پڑھ لیا کرو **سبحان اللہ العظیم و بحمدہ ولا حول**
قوۃ الا باللہ اس دعا کی برکت سے اللہ تعالیٰ تمہیں چار چیزیں دنیا میں دے گا اور چار آخرت میں دنیا کی چار چیزیں یہ ہ
جنون سے اور جذام سے اور برص سے اور فالج سے محفوظ رہو گے اور آخرت کے لئے یہ دعا پڑھ لیا کرو **اللھم اھدنی**
عندک وافض علی من فضلک وانشر علی من رحمتک وانزل علی من برکاتک اس حدیث کو
عبداللہ یعنی ابوہرمز نے عطاء سے انہوں نے ابن عباس سے روایت کیا ہے کہ وہ کہتے تھے قبیصہ بن مخارق رسول اللہؐ کے
آئے معلوم ہوتا ہے کہ یہ قبیصہ اور قبیصہ بن مخارق اور قبیصہ بجلی تینوں ایک ہیں واللہ اعلم۔

باب القاف والتاء

۴۲۶۳۔ حضرت قتادہؓ اسدی

حضرت قتادہؓ اسدی۔ محمد بن اسحاق نے ابان بن صالح سے انہوں نے قتادہ اسدی سے جو بنی خزیمہ کے خاندان س
روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے عرض کیا کہ یا رسول میرے پاس ایک اونٹنی ہے میں چاہتا ہوں کہ اس کو ہدیہ کر دوں
نے فرمایا اس کو مطلق العنان نہ کرو۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۲۶۴۔ حضرت قتادہؓ بن اعور تمیمی

حضرت قتادہؓ بن اعور بن ساعدہ بن عوف بن کعب بن عبد شمس بن سعد بن زید مناۃ تمیمی۔ جون بن قتادہ کے والد ہیں
نے ان کا تذکرہ وحدان میں کیا ہے اور کہا ہے کہ محمد بن سعد نے بیان کیا ہے کہ یہ نبیؐ کی صحبت سے قبل وفد آنے کے ش
چکے تھے اور آپ نے ان کو تحریر موضع شبکہ کے لئے جو مقام دہناء میں ہے لکھ دی تھی اور انہوں نے کہا ہے کہ میں ان کی کوئی

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

نہیں جانتا۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۲۶۵۔حضرت قتادہؓ انصاری

حضرت قتادہؓ انصاری۔عرفطہ کے بھائی ہیں ہم نے ان کا ذکر ان کے بھائی کے نام میں کیا ہے۔اس کو ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

۴۲۶۶۔حضرت قتادہؓ بن اوفی

حضرت قتادہؓ بن اوفی اور بعض لوگ ان کو قتادہ بن ابی اوفی کہتے ہیں محمد بن سعد نے ان کا تذکرہ صحابہ میں کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ قتادہ بیٹے ہیں اوفی بن موالہ بن عتبہ بن ملاوس بن قتادہ بن عبد شمس بن سعد بن زید مناۃ بن تمیم کے تیمی سعدی اور عبشمی ہیں۔ والد ہیں ایاس بن قتادہ کو یہ معلوم نہیں کہ قتادہ نے کوئی حدیث روایت کی ہے۔ان کے بیٹے ایاس وہی ہیں جنہوں نے یزید بن معاویہ کے مرنے کے بعد بہت سی دیتیں اپنے ذمہ لے لی تھیں جب کہ قبیلہ تمیم اور ازد میں بمقام بصرہ لڑائی ہوئی اور قبیلہ تمیم نے مسعود بن عمر سردار ازد کو قتل کر دیا اس واقعہ میں انہوں نے دس دیتیں ادا کی تھیں۔احنف بن قیس کے بھانجے ہیں یہ اشعار انہیں کے ہیں۔

فلو اسقیتھم عسلا مصفی	بماء المزن اوماء الفرات
لقالوا انہ ملح اجاج	ارادبہ لنا احدی الھنات

اگر میں ان لوگوں کو شہد آب باراں یا آب فرات میں گھول کر پلاؤں تب بھی وہ کہیں گے کہ اس نے ہمیں کھاری پانی پلایا اس سے ہمیں تکلیف پہنچانا مقصود تھا۔

ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۲۶۷۔حضرت قتادہؓ بن عیاش

حضرت قتادہؓ بن عیاش۔کنیت ان کی ابوہشام ہے۔جرشی ہیں اور بعض لوگ رہاوی کہتے ہیں۔ان سے ان کے بیٹے ہشام نے روایت کی ہے کہ نبی ﷺ نے مجھے جب میری قوم پر سردار بنایا تو میں نے حضرت سے مصافحہ کر کے رخصت چاہی اس وقت حضرت نے فرمایا کہ اللہ تقویٰ کو تمہارا زادراہ بنائے اور تمہارے گناہ بخش دے اور جہاں تم رہو خیر کے ساتھ تم کو رکھے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۲۶۸۔حضرت قتادہؓ بن قیس صدفی

حضرت قتادہؓ بن قیس بن حبش صدفی۔صحابی ہیں فتح مصر میں شریک تھے ان کی کوئی روایت معلوم نہیں۔مصر میں ان کی کچھ نسل ہے جن لوگوں نے بیان کیا ہے۔یہ ابوسعید بن یونس کا قول ہے۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۴۲۶۹۔حضرت قتادہؓ لیثی

حضرت قتادہؓ لیثی۔کنیت ان کی ابوعمیر ہے۔اوزاعی نے عبداللہ بن عمیر لیثی سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں
کے دادا سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول اللہؐ فرض نماز میں ہر تکبیر کے ساتھ ہاتھ اٹھاتے تھے ابن شاہین نے کہا
عبداللہ بن عبید بن عمیر کے دادا قتادہ لیثی تھے جو نبیؐ کے صحابی تھے۔ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ عبداللہ بن عبید کے دادا عمیر بن
اور یہ حدیث انہیں کی معلوم ہوتی ہے۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۲۷۰۔حضرت قتادہؓ بن ملحان

حضرت قتادہؓ بن ملحان قیسی۔بنی قیس بن ثعلبہ سے ہیں۔نبیؐ نے ان کے سر اور چہرہ پر ہاتھ پھیرا تھا۔ہمیں یحییٰ بن
اجازۃً اپنی سند ابن ابی عاصم تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسحاق بن ادر
بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ہمام نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے انس بن سیرین نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالملک
بن ملحان قیسی نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا کہ رسول اللہؐ ہر مہینہ کی تیرہ چودہ پندرہ کے روزے کا حکم دیتے
فرماتے تھے کہ ان روزوں میں سال بھر کے روزہ کا ثواب ملتا ہے۔اس حدیث کو شعبہ نے انس بن سیرین سے انہوں
عبدالملک بن منہال یا ملحان سے روایت کیا ہے مگر صحیح ملحان ہے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۲۷۱۔حضرت قتادہؓ بن نعمان انصاری

حضرت قتادہؓ بن نعمان بن زید بن عامر بن سواد بن ظفر بن خزرج بن عمرو بن مالک بن اوس انصاری اوسی ظفری
ان کی ابوعمرو تھی اور بقول بعض ابوعمر بعض ابوعبداللہ کہتے ہیں۔ابوسعید خدری کے اخیافی بھائی ہیں بیعت عقبہ میں اور غزوہ
احد اور تمام مشاہد میں نبیؐ کے ساتھ شریک تھے غزوۂ بدر میں ان کی ایک آنکھ شہید ہوگئی تھی اور بعض لوگ کہتے ہیں غزوۂ
اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ خندق میں ابوعمر نے بیان کیا ہے کہ صحیح یہ ہے کہ ان کی آنکھ احد میں شہید ہوئی تھی اور رسول اللہ
علیہ وسلم نے اس کو پھر درست کر دیا تھا اور وہ ان کی دوسری آنکھ سے بھی نہایت عمدہ ہوگئی تھی۔ہمیں ابوالربیع یعنی سلیما
ابوالبرکات محمد بن محمد خمیس عدل نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں ابونصر یعنی
عبدالباقی بن طوق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابن مرجی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابویعلی نے خبر دی وہ کہتے
ابوعبدالرحمٰن ارزقی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبدالعزیز بن عمران نے عبدالرحمٰن بن حارث بن عبید سے انہوں نے ا
سے روایت کر کے بیان کیا ہے کہ وہ کہتے تھے میرے والد کی آنکھ احد میں شہید ہوگئی تھی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا لعاب
اس میں لگا دیا پس وہ آنکھ دوسری آنکھ سے بھی زیادہ عمدہ ہوگئی تھی۔نیز وہ کہتے تھے ہمیں ابویعلی نے خبر دی وہ کہتے تھے
یحییٰ بن عبدالحمید حمانی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالرحمٰن بن سلیمان غسیل نے عاصم بن عمر بن قتادہ سے انہوں نے
والد سے انہوں نے قتادہ بن نعمان سے روایت کر کے بیان کیا کہ ان کی آنکھ غزوۂ بدر میں زخمی ہوئی اور بہہ کر رخسار
لوگوں نے چاہا کہ اس کو کاٹ ڈالیں نبیؐ سے اس کو دریافت کیا آپ نے فرمایا نہیں اور ان کو اپنے پاس بلایا اور اپنی ہتھیلی

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کے حدقہ چشم کو دبا دیا اس کے بعد یہ نہ معلوم ہوتا تھا کہ ان کی کون سی آنکھ زخمی ہوئی تھی۔ ہمیں ابوجعفر بن احمد نے اپنی سند کے ساتھ یونس بن بکیر سے انہوں نے محمد بن اسحاق سے انہوں نے عاصم بن عمر بن قتادہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے قتادہ کی آنکھ احد کے دن شہید ہوئی تھی اور بہہ کر ان کے رخسار پر آ گئی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو پھر حدقہ کے اندر رکھ دیا پس وہ آنکھ ان کی دوسری آنکھ سے بھی زیادہ عمدہ ہو گئی۔ اصمعی نے ابومعشر مدنی سے روایت کی ہے کہ ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم اہل مدینہ کے قرض کے متعلق عمر بن عبدالعزیز کے پاس قتادہ بن نعمان کی اولاد میں سے ایک شخص کو لے گئے عمر بن عبدالعزیز نے پوچھا کہ تم کس خاندان سے ہو اس شخص نے یہ اشعار پڑھے۔

انا ابن الذی سالت علی الخدعینه فردت بکف المصطفی احسن الرد

فعادت کما کانت لاول امرها فیا حسن ما عین ویا حسن مارد

میں اس کا بیٹا ہوں جس کی آنکھ رخسار پر بہہ کر آ گئی تھی پھر مصطفیٰ کے دست مبارک سے وہ اپنی اصلی حالت پر آ گئی جیسے پہلے تھی ویسی ہی ہو گئی کیا عمدہ وہ آنکھ تھی اور کیا عمدہ درست ہوئی تھی۔

عمر بن عبدالعزیز نے اس کے جواب میں یہ شعر پڑھا۔

تلک المکارم لا قعبان من لبن شیبا بماء فعادا بعد ابوالا

اصلی بزرگیاں یہ ہیں یہ دودھ کے قدح نہیں ہیں جس میں پانی ملا کر پیشاب کے ہم رنگ کر دیا گیا ہو۔

یہ قتادہ بزرگان صحابہ میں سے تھے فتح مکہ کے دن بنی ظفر کا جھنڈا انہیں کے ہاتھ میں تھا ابوسلمہ نے ابوسعید خدری سے روایت کی ہے کہ نبیؐ ایک شب کو نماز عشاء کے لئے تشریف لے گئے اس وقت تاریکی بہت تھی پانی برس رہا تھا اور بجلی کوندرہی تھی رسول اللہؐ نے دیکھا کہ قتادہ بن نعمان موجود ہیں آپ نے پوچھا کہ قتادہ ہیں انہوں نے عرض کیا کہ ہاں یارسول اللہؐ میں نے خیال کیا کہ آج شب کو نماز میں حاضر ہونے والے بہت کم ہوں گے تو میں نے کہا کہ میں آج ضرور حاضر ہوں گا حضرت نے فرمایا جب تم جانے لگنا تو میرے پاس سے ہو کر جانا چنانچہ آپ نے مجھ کو ایک خمیدہ لکڑی دی اور فرمایا کہ یہ لکڑی تمہارے آگے پیچھے دس دس گز تک روشنی کر دے گی۔ یہ قتادہ عاصم بن عمرو بن قتادہ محدث علامہ نسب کے دادا ہیں۔ محمد بن اسحاق نے ان سے بہت روایتیں نقل کی ہیں۔ ابوقتادہ نے نبیؐ سے روایت کی ہے ان سے ابوسعید خدری وغیرہ نے روایت کی ہے۔ ہمیں اسمٰعیل بن علی بن عبید اور ابراہیم بن محمد بن مہران وغیرہ نے اپنی سند کے ساتھ ابوعیسیٰ یعنی محمد بن عیسیٰ سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن یحییٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسحاق بن محمد ہروی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسمٰعیل بن جعفر نے عمارہ بن غزیہ سے انہوں نے عاصم بن عمر بن قتادہ سے انہوں نے محمود بن لبید سے انہوں نے قتادہ بن نعمان سے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا جب اللہ کسی بندے کو دوست رکھتا ہے تو اس کو دنیا سے اس طرح بچاتا ہے جس طرح تم لوگ اپنے مریض کو پانی سے بچاتے ہو۔ قتادہ بن نعمان کی وفات ۲۳ ہجری میں بعمر ۶۵ سال ہوئی حضرت عمر بن خطاب نے ان کے جنازہ کی نماز پڑھائی اور ابوسعید خدری اور محمد بن مسلمہ ان کی قبر میں اترے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے مگر ابونعیم نے کہا ہے کہ ان کی دونوں آنکھیں زخمی ہو گئی تھیں اور بہہ کر رخساروں پر آ گئی تھیں رسول اللہؐ نے دونوں آنکھوں کو درست فرمایا مگر یہ صحیح نہیں ہے ان کی صرف ایک آنکھ زخمی ہوئی تھی جیسا کہ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہم ذکر کر چکے ہیں۔ واللہ اعلم۔

۴۲۷۲۔ حضرت قتادہؓ والد یزید

حضرت قتادہؓ۔ یزید کے والد ہیں۔ حماد بن زید نے ایوب سے انہوں نے ابوقلابہ سے انہوں نے ابو بلال مزنی سے روایت ہے کہ یزید بن قتادہ نے بیان کیا کہ میرے والد رسول اللہؐ کے ہمراہ حنین میں شریک تھے جب ان کی وفات ہوئی تو میں ان ترکہ کا مالک ہوا ان کے ترکہ میں صرف ایک باغ تھا اس کے بعد میری بہن اسلام لائیں اور انہوں نے میراث میں مجھ سے کیا آخر حضرت عثمان کے سامنے مقدمہ پیش ہوا عبداللہ بن ارقم نے ان سے بیان کیا کہ حضرت عمر فیصلہ کر چکے کہ جو شخص اس لائے اور اس کی میراث تقسیم نہ ہوئی ہو تو اس کو بھی حصہ ملے گا چنانچہ میری بہن بھی اس باغ میں میری شریک ہو گئیں۔ ان کا تذ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

باب القاف والثاء والدال

۴۲۷۳۔ حضرت قثمؓ بن عباس

حضرت قثمؓ بن عباس بن عبدالمطلب بن ہاشم قریشی ہاشمی۔ رسول اللہؐ کے چچازاد بھائی تھے ان کی والدہ ام الفضل لبابہ حارث بن حزن ہلالیہ تھیں۔ وہ پہلی خاتون ہیں جو حضرت خدیجہ کے بعد مکہ میں اسلام لائیں یہ کلبی کا قول ہے۔ عبداللہ بن جعفر ابی طالب کہتے تھے کہ ایک روز میں اور عبیداللہ اور قثم فرزندان عباس باہم کھیل رہے تھے اس طرف سے رسول اللہؐ سوار گزرے آپ نے فرمایا اس بچہ کو میرے پاس لاؤ چنانچہ مجھ کو آپ نے اپنے آگے بٹھالیا اور فرمایا کہ قثم کو لاؤ اور ان کو اپنے پیچھے لیا حضرت عباس کو عبیداللہ سے زیادہ محبت تھی مگر ان کو حضرت نے نہیں بلایا۔ زہیر نے ابواسحاق سے روایت کی ہے کہ کسی ل نے سے پوچھا کہ علی کیوں رسول اللہؐ کے وارث ہوئے اور تم لوگ کیوں وارث نہ ہوئے قثم نے کہا کہ وہ ہم سب سے پہلے اسلام لا تھے اور رسول اللہ کی خدمت میں حاضر باش رہتے تھے لوگوں نے بیان کیا ہے کہ یہ سوال کرنے والے عبدالرحمٰن ابن خالد انہوں نے قثم سے پوچھا کہ کیا وجہ ہے کہ رسول اللہؐ کے حضور میں جس قدر تقرب علی کو تھا عباس کو نہ تھا قثم نے وہ جواب دیا تھا جو مذکور ہوا۔

یہ قثم وہ شخص ہیں کہ سب سے آخر میں ان کو رسول اللہؐ کی زیارت کا شرف حاصل ہوا تھا آپؐ کی قبر اقدس میں جو اترے تھے ان میں یہ بھی تھے اور یہ سب کے بعد نکلے تھے اس کو علی اور ابن عباس نے بیان کیا ہے ہمیں ابو یاسر بن ہبۃ اللہ نے سند کے ساتھ عبداللہ بن احمد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یعقوب

---

۱ یہ روایت صحیح نہیں ہے اہل اسلام کے نزدیک کوئی خاص شخص انبیاء کا وارث نہیں ہوتا بلکہ ان کے علوم کے تمام امت بقدر اپنی استعداد کے وار ہوتی ہے اور اگر وراثت سے وراثت مال و دنیا مراد ہو تو وہ انبیاء کے لئے قطعاً مفقود ہے ظاہراً یہ معلوم ہوتا ہے کہ حدیث میں تصحیف ہوگئی ہے اصل قرب تھا جس کو راوی نے وارث سمجھا جیسا کہ دوسری روایت سے واضح ہے کہ سوال تقرب سے تھا نہ وراثت سے واللہ اعلم۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ہمارے والد نے ابن اسحاق سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے میں حضرت عمر کے زمانہ میں حضرت علی بن ابی طالب کے ہمراہ عمرہ کر رہا تھا جب حضرت علی اپنے عمرہ سے فارغ ہوئے تو کچھ لوگ عراق کے رہنے والے ان کے پاس آئے اور انہوں نے کہا کہ اے ابوالحسن ہم آپ سے ایک بات پوچھنے آئے ہیں ہم چاہتے ہیں کہ آپ وہ بات ہم سے بیان کر دیں حضرت علی نے کہا شاید تم سے مغیرہ بن شعبہ نے بیان کیا ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی آخری زیارت میں سب سے سابق القدم ہیں ان لوگوں نے کہا ہم اسی کے متعلق آپ سے پوچھنے آئے ہیں حضرت علی نے کہا تو یہ فضیلت قثم بن عباس میں ہے۔ جب حضرت علی خلیفہ ہوئے تو انہوں نے قثم بن عباس کو مکہ کا عامل مقرر کیا یہ برابر اسی عہدہ پر رہے یہاں تک کہ حضرت علی شہید ہو گئے یہ خلیفہ کا قول ہے اور زبیر نے بیان کیا ہے کہ ان کو مدینہ کا عامل بنایا تھا پھر قثم حضرت معاویہ کے زمانہ میں سعید بن عثمان بن عفان کے ہمراہ سمرقند چلے گئے تھے اور وہیں شہید ہوئے۔ یہ قثم رسول اللہ ﷺ کے ہم شکل تھے۔ ہمیں یحییٰ بن محمود بن سعد نے اجازۃً اپنی سند کے ساتھ ابوبکر بن عاصم سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوبکر بن ابی شیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسمعیل بن علیہ نے عیینہ بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے ابن عباس کو جب ان کے بھائی قثم کی وفات کی خبر سنائی گئی تو اس وقت وہ سفر میں تھے انہوں نے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا اور راستے سے ہٹ کر دو رکعت نماز پڑھی اور ان میں بہت دیر تک قعود کیا پھر اپنی سواری پر یہ پڑھتے ہوئے سوار ہو گئے واستعینوا بالصبر والصلوۃ وانھا لکبیرۃ الا علی الخاشعین. قثم نے کوئی اولاد نہیں چھوڑی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۲۷۴۔ حضرت قدامہؓ بن حنظلہ

حضرت قدامہؓ بن حنظلہ ثقفی۔ ان کا شمار اہل حمص میں ہے۔ ان سے غضیف بن حارث نے روایت کی ہے کہ یہ کہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ کی عادت تھی کہ جب دن چڑھ جاتا اور سب لوگ آپ کے پاس سے اٹھ جاتے تو آپ مسجد تشریف لے جاتے اور دو رکعت یا چار رکعت نماز پڑھتے پھر آپ دیکھتے اگر کوئی آیا ہوتا تو پھر آپ مسجد سے لوٹ آتے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ نے اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۴۲۷۵۔ حضرت قدامہؓ بن عبداللہ عامری

حضرت قدامہؓ بن عبداللہ بن عمار بن معاویہ۔ بنی نفیل بن عمرو بن کلاب سے ہیں عامری کلابی ہیں۔ کنیت ان کی ابو عبداللہ تھی قدیم الاسلام ہیں مکہ میں رہتے تھے انہوں نے ہجرت نہیں کی حجۃ الوداع میں شریک تھے اور بعد میں بمقام بدو جو بلاد نجد سے ہے مقیم تھے۔ ہمیں کئی راویوں نے اپنی سند کے ساتھ ابو عیسیٰ تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن منیع نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے مروان بن معاویہ نے ایمن بن نابل سے انہوں نے قدامہ بن عبداللہ سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ ﷺ کو اونٹنی پر رمی جمار کرتے ہوئے دیکھا نہ حضرت نے کسی کو مارا نہ جھڑکا نہ یہ کہا کہ ہٹ جاؤ عزرب بن ابراہیم ثقفی نے حمید بن کلاب سے انہوں نے قدامہ کلابی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ ﷺ کو شب عرفہ میں دیکھا آپ حبرہ (نامی مقام) کا بنا ہوا لباس پہنے تھے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۴۲۷۶۔ حضرت قدامہؓ بن مالک

حضرت قدامہؓ بن مالک بن خارجہ بن عمرو بن مالک بن زید بن مرہ۔ سعد العشیرہ کے خاندان سے ہیں۔ نبیؐ کے حاضر ہوئے تھے اور فتح مصر میں شریک تھے۔ بعض لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ مصر میں جو صحابی تھے وہ مالک بن قدامہ بن مالک یہ ابوسعید بن یونس کا قول ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۴۲۷۷۔ حضرت قدامہؓ مظعون

حضرت قدامہؓ بن مظعون بن حبیب بن وہب بن حذافہ بن جمح قریشی جمحی۔ کنیت ان کی ابو عمرو تھی اور بعض لوگ کہتے عمر۔ عثمان بن مظعون کے بھائی تھے اور حفصہ اور عبداللہ فرزندان حضرت عمر کے ماموں تھے اور صفیہ بنت خطاب ان کے نکاح تھیں۔ سابقین اسلام میں سے ہیں حبش کی طرف اپنے بھائیوں عثمان اور عبداللہ کے ساتھ ہجرت کی تھی۔ غزوۂ بدر میں اور احد اور تمام مشاہد میں رسول اللہؐ کے ہمراہ شریک تھے یہ عروہ اور ابن شہاب اور موسیٰ اور ابن اسحاق کا قول ہے۔ ابن عمر کہتے جب میرے ماموں عثمان بن مظعون کی وفات ہوئی تو انہوں نے اپنے بھائی قدامہ کو وصیت کی تھی اسی وصیت کے موافق نے اپنے بھائی کی بیٹی کا نکاح میرے ساتھ کیا تھا مگر مغیرہ بن شعبہ اس لڑکی کی ماں کے پاس گئے اور انہوں نے مال کا لالچ اپنی طرف راغب کر لیا اور لڑکی بھی راضی ہوگئی یہ خبر رسول اللہؐ کو ملی آپ نے قدامہ سے پوچھا قدامہ نے کہا کہ یا رسول اللہ میرے بھائی کی لڑکی ہے اور میں نے اس کے لئے اچھی جگہ تجویز کی ہے آپ نے فرمایا اس کو اس کی خواہش پر چھوڑ دو وہ خود نفس کا زیادہ اختیار رکھتی ہیں پھر آپ نے مجھ سے علیحدہ کر کے مغیرہ بن شعبہ کے ساتھ اس کا نکاح کر دیا۔ حضرت عمر نے قدامہ مظعون کو بحرین کا حاکم مقرر کیا تھا وہاں سے جارود عبدی حضرت عمر کے پاس آئے اور کہا کہ یا امیر المومنین قدامہ نے شراب اور نشہ میں مست ہوگئے میں نے چونکہ دیکھا کہ ایک حد خدا کی حدود سے معطل ہوتی ہے لہٰذا میرے اوپر حق تھا کہ میں آپ کو اطلاع دوں حضرت عمر نے فرمایا کوئی گواہ بھی تمہارے ساتھ ہے جارود نے کہا ابوہریرہ حضرت عمر نے ابوہریرہ کو بلایا اور کہا گواہی دیتے ہو حضرت ابوہریرہ نے کہا میں نے شراب پیتے نہیں دیکھا ہاں یہ دیکھا کہ نشہ کی حالت میں وہ قے کر رہے حضرت عمر نے فرمایا تم نے صاف شہادت نہ دی پھر قدامہ کو لکھا کہ تم بحرین سے چلے آؤ چنانچہ وہ آئے جارود نے پھر حضرت سے کہا کہ اس شخص پر حد جاری کرو حضرت عمر نے فرمایا کہ اب اپنی زبان بند کرو ورنہ میں تمہیں سزا دوں گا جارود نے کہا کہ خدا کی قسم یہ انصاف نہیں ہے کہ تمہارے چچا کا بیٹا شراب پیے اور سزا مجھ کو دو حضرت ابوہریرہ نے کہا اگر آپ کو ہماری شہادت شک ہے تو ولید کی بیٹی سے آپ پوچھئے جو قدامہ کی بیوی ہے حضرت عمر نے اس کو بلوا بھیجا اور اس سے پوچھا اس نے اپنے شوہر خلاف گواہی دی حضرت عمر نے قدامہ سے کہا کہ اب میں تم پر حد جاری کروں گا قدامہ نے کہا بالفرض اگر میں پیتا بھی تو جیسا لوگ بیان کرتے ہیں تب بھی آپ لوگوں کو میرے اوپر حد جاری کرنے کا اختیار نہ تھا حضرت عمر نے پوچھا کیوں قدامہ دیکھئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لیس علی الذین آمنوا وعملوا الصالحات جناح فیما طعموا اذا ما وامنوا الصالحات حضرت عمر نے فرمایا تم اس آیت کا مطلب غلط سمجھے اگر تم تقویٰ کرتے تو اللہ کی حرام کی ہوئی چیز سے

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

رکھتے بعد اس کے حضرت عمر نے اور لوگوں کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا کہ تم لوگ قدامہ پر حد جاری کرنے کی بابت کیا کہتے ہو لوگوں نے کہا ہماری رائے نہیں ہے کہ جب تک وہ مریض ہیں آپ ان کو سزا دیں حضرت عمر[1] نے فرمایا کہ میرے نزدیک ان کا دروں کے نیچے خدا سے ملنا بہتر ہے بہ نسبت اس کے کہ ان کی حد میری گردن پر رہ جائے اچھا ایک پورا درہ میرے پاس لاؤ اس کے بعد حکم دیا کہ قدامہ پر حد جاری کر و اس واقعہ سے قدامہ کو حضرت عمر سے رنج ہو گیا اور انہوں نے ترک کلام کر دیا ایک مرتبہ سفر حج میں قدامہ بھی حضرت عمر کے ساتھ تھے مگر حضرت عمر سے بولتے نہ تھے جب حج سے لوٹے اور مقام سقیا میں حضرت عمر نے قیام کیا تو سونے کے بعد جس وقت بیدار ہوئے فرمایا کہ قدامہ کو جلد میرے پاس لاؤ خدا کی قسم ایک آنے والا خواب میں میرے پاس آیا اور اس نے کہا کہ قدامہ سے صلح کر لو وہ تمہارا بھائی ہے لہٰذا جلد ان کو میرے پاس لاؤ چنانچہ لوگ ان کے پاس گئے انہوں نے انکار کیا حضرت عمر نے حکم دیا کہ ان کو گھسیٹتے ہوئے لاؤ پھر حضرت عمر نے ان سے معافی مانگی۔ اس وقت سے دونوں میں صلح ہو گئی ابن جریج نے ایوب سختیانی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے اصحاب بدر میں سے کوئی شخص قدامہ بن مظعون کے سوا شراب پینے کے جرم میں ماخوذ نہیں ہوا۔ قدامہ کی وفات ۳۶ ہجری میں بعمر ۶۸ سال ہوئی ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے میں کہتا ہوں کہ کہ رسول اللہ ؐ نے نعمان کو بھی شراب پینے کے جرم میں سزا دی تھی اور وہ بھی اصحاب بدر میں سے ہیں لہٰذا ایوب کا قول بے دلیل ہے واللہ اعلم۔

۴۲۷۸۔ حضرت قدامہؓ بن ملحان

حضرت قدامہؓ بن ملحان جحی۔ عبدالملک کے والد ہیں۔ ابو مسعود نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور انہوں نے اپنی سند کے ساتھ عبداللہ بن رجاء سے انہوں نے عبدالملک بن قدامہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا نبیؐ فتح مکہ کے سال منبر پر رونق افروز ہوئے اور اللہ کی حمد وثنا کے بعد فرمایا کہ اے لوگوں اللہ نے تم سے جاہلیت کی رسمیں اور نسبی تفاخر کی عادتیں دور کر دیں ہیں الخ۔ ہمیں یعیش بن صدقہ بن علی فقیہ نے اپنی سند کے ساتھ ابو عبدالرحمٰن یعنی احمد بن شعیب سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن معمر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے حبان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ہمام نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے انس بن سیرین نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے عبدالملک بن قدامہ بن ملحان نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے رسول اللہ ؐ ہم کو شب ماہ کی تین راتوں یعنی تیرہویں چودہویں پندرہویں کے روزہ کا حکم دیا کرتے تھے۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور بیان کیا ہے کہ یہ جحی ہیں اور انہوں نے ابن مندہ پر استدراک کیا حالانکہ ابن مندہ نے قتادہ بن ملحان کے نام میں ان کا تذکرہ لکھا ہے اور ان کو قیسی قرار دیا ہے۔ واللہ اعلم۔

---

[1] بعض تباہ کاروں نے حضرت فاروق اعظم پر یہ طعن بھی قائم کیا ہے کہ قدامہ پر حد جاری کرنے میں انہوں نے بہت جلد حجت کی بوجہ اس کے کہ وہ ان کے عزیز تھے مگر وہ آنکھیں کھول کر اس واقعہ کو دیکھیں۔ ثبوت سے پہلے بیشک انہوں نے جلد حجت کی تھی مگر ثبوت کے بعد تو انہوں نے یہ بھی انتظار نہ کیا کہ مرض سے وہ فراغت پا لیں۔ فاروق اعظم اور اجرائے حدود الٰہی میں سستی معاذ اللہ معاذ اللہ۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۴۲۷۹۔ حضرت قدامہؓ

حضرت قدامہؓ۔ ابن شاہین نے ان کا تذکرہ تفرد کر کے بیان کیا ہے اور انہوں نے عزب بن ابراہیم ثقفی سے انہوں بن کلاب سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے مجھ سے میرے چچا قدامہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہؐ کو دیکھا حمرہ کا حلہ پہنے ہوئے تھے۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ یہ قدامہ بیٹے ہیں عبداللہ ثقفی کلابی کے اور ابن مندہ نے بھی ان کا تذکرہ لکھا ہے اور اسی حدیث کو روایت کیا ہے کہ حمید بن کلاب نے کہا مجھ سے میرے چچا قدامہ بن عبداللہ بن عمار نے بیان کیا۔ پس نہ معلوم کیا وجہ ہوئی کہ موسیٰ کو باوجود علم اور ضبط اور اتقان کے یہ بات معلوم نہ ہوئی۔ ابن شاہین نے صرف اس قدر کیا ہے کہ ان کا نسب نہیں بیان یہ اور کوئی نہیں ہو سکتے واللہ اعلم۔

۴۲۸۰۔ حضرت قدؓ بن عمار سلمی

حضرت قدؓ بن عمار سلمی۔ نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔ ابن شاہین نے ان کا تذکرہ اسی طرح لکھا ہے انہوں نے اپنی سند کے ساتھ علی بن محمد مدائنی سے انہوں نے ابو معشر سے انہوں نے یزید بن رومان سے اور مدائنی کے راوی روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے پھر بنی سلیم رسول اللہؐ کی خدمت میں فتح مکہ کے سال آئے وہ سات سو آدمی تھے اور بعض کہتے ہیں ایک ہزار۔ لوگوں نے کہا یہ سب لوگ مال غنیمت کے لئے آئے ہیں پھر رسول اللہؐ نے ان میں سے ایک لڑکے کو پوچھا کہ وہ زبان آور صادق الایمان خوش رو لڑکا کہاں ہے لوگوں نے کہا آپ قد بن عمار کو پوچھتے ہیں اس کا انتقال ہو گیا آپ نے اس کے لئے دعائے مغفرت مانگی قد اس سے پہلے نبیؐ کے حضور میں آ چکے تھے اور آپ سے بیعت کی تھی اور آپ سے کہا تھا کہ میں بنی سلیم کے ہزار آدمیوں کو لے کر آؤں گا چنانچہ اپنی قوم کے پاس جا کر انہوں نے حضرت کے حالات بیان کئے آدمی لے کر وہاں سے چلے اور ایک سو آدمی قبیلہ میں چھوڑ دیئے ان کو لے کر آ رہے تھے کہ اثنائے راہ موت آ گئی پس انہوں نے اپنے قبیلہ کے تین آدمیوں کو وصی بنایا تھا عباس بن مرداس کو اور ان کو تین سو آدمیوں پر سردار بنایا تھا اور اخنس میں یزید کو اور تین سو آدمیوں پر سردار بنایا تھا اور حیان بن حکم کو اور ان کو بھی تین سو آدمیوں پر سردار بنایا تھا پس جب یہ سب لوگ حضرت کے پاس پہنچے تو آپ نے پوچھا کہ وہ لڑکا کہاں ہے ان کی تعریف کی پھر حضرت نے پوچھا کہ سو آدمی اور کہاں ہیں لوگوں نے کہا وہ رہ گئے ہیں حضرت نے حکم دیا کہ ان کو بھی بلا بھیجو چنانچہ وہ لوگ آئے اور ان پر مقنع بن مالک بن امیہ سردار تھے جن کی نسبت عباس بن مرداس نے یہ شعر کہا ہے۔

القــائـد المـائـة التي وفي بهــا   تسـع الـمـئـيـن فـتـم الـفـا اقـرعـا

وہ سردار جو سو آدمیوں کو لئے آ رہا تھا نو سو کی تعداد سے پوری ہو کر ہزار ہو گئی۔

ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۴۲۸۱۔حضرت قداد بن حدرجان

حضرت قداد بن حدرجان بن مالک یمانی۔ہم ان کا تذکرہ ان کے بھائی جزء بن حدرجان کے نام میں لکھ چکے ہیں۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

باب القاف والراء

۴۲۸۲۔حضرت قردہ بن نفاثہ سلولی

حضرت قردہ بن نفاثہ بن عمرو بن ثواب بن عبداللہ بن جمیمہ سلولی۔مرہ بن صعصعہ بن معاویہ بن بکر بن ہوازن کی اولاد کو سلولی کہتے ہیں۔مرہ بھائی ہیں عامر بن صعصعہ کے مرہ کی اولاد ان کی ماں سلول بنت ذہل بن شیبان بن ثعلبہ کی طرف منسوب ہے یہ قردہ شاعر تھے اور ان کی بڑی عمر تھی بنی سلول کی ایک جماعت کے ساتھ نبیؐ کی خدمت میں آئے تھے اور اس سے پہلے یہ سب لوگ اسلام لا چکے تھے اس وقت انہوں نے یہ اشعار پڑھے۔

بان الشباب فلم احفل به بالا ... واقبل الشيب والاسلام اقبالا

وقد اروی ندیمی من مشعشعة ... وقد اقلب اوراکا واکفالا

فالحمدلله اذ لم یاتنی اجلی ... حتی اکتسیت من الاسلام سربالا

جوانی رخصت ہوگئی مگر کچھ پرواہ نہیں ہوئی۔بڑھاپا اور اسلام ساتھ ساتھ آئے۔میرے ساتھ والے سب (قبر کے) سایہ میں سیراب ہوگئے اور ان کے سرین وشانے بھی گل گئے۔خدا کا شکر ہے کہ مجھ کو موت نہیں آئی یہاں تک کہ میں نے اسلام سے کچھ حاصل کرلیا۔

بعض لوگوں کا قول ہے کہ آخری شعر لبید کا ہے اسلام کے بعد اور کسی نے یہ شعر نہیں کہا یہ ابوعبیدہ کا بیان ہے نیز قردہ کے اشعار یہ بھی ہیں۔

اصبحت شيخا اری الشخصين اربعة ... والشخص شخصين لما مسی الکبر

لا اسمع الصوت حتی استدیر له ... وحال بالسمع دونی المنظر العسر

وکنت امشی علی الساقین معتدلا ... فصرت امشی علی ما تنبت الشجر

اذا اقوم عجنت الارض متکئا ... علی البراجم حتی یذهب النفر

ترجمہ میں بوڑھا ہوگیا دو آدمی چار دکھائی دیتے ہیں اور ایک شخص دو معلوم ہوتے ہیں یہ سب بڑھاپے کی وجہ سے ہے۔اب میں آواز نہیں سن سکتا یہاں تک کہ اس کی طرف میرے اور سماعت کے درمیان میں کوئی سخت چیز حائل ہو جاتی۔میں اپنے پیروں کے بل سیدھا چلتا تھا اب تو درخت کی طرح جھک کر چلتا ہوں۔جب میں کھڑا ہوں تو زمین کو گوندھ ڈالتا ہوں اپنے پیروں سے یہاں تک کہ تازگی جاتی رہتی ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ ابوالفتح ازدی اور ابن شاہین نے بھی ان کا تذکرہ لکھا ہے حالانکہ یہ غلط ہے صحیح نام ان کا فروہ ہے جو پہلے گزر چکا۔

۴۲۸۳۔ حضرت قرطؓ بن جریر ازدی

حضرت قرطؓ بن جریر ازدی۔ جریر بن عبدالحمید ازدی کے دادا ہیں۔ محمد بن قدامہ نے روایت کی ہے وہ کہتے تھے ہم بن عبدالحمید نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے اپنے والد عبداللہ بن قرط سے انہوں نے ان کے دادا قرط سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے رسول اللہؐ نے فرمایا اللہ میری امت کو صبح کے وقت میں برکت دے نیز اسی سند سے ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا جو اللہ کا شکر نہیں کرتا وہ بندوں کا شکریہ بھی نہیں ادا کرتا۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۲۸۴۔ حضرت قرطؓ بن ربیعہ

حضرت قرطؓ بن ربیعہ۔ قاضی ابواحمد بن عسال نے ان کا ذکر کیا ہے۔ قدامہ بن عائذ بن قرط نے اپنے والد سے انہوں ان کے دادا قرط بن ربیعہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے رسول اللہؐ کا ذکر کیا تو میں نے کہا کہ آپ کا حلیہ شریف مجھ سے کہئے انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ کے دندان مبارک روشن تھے۔ حضرت نے ان کو حضرموت میں زمین دی تھی۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۲۸۵۔ حضرت قرظہؓ بن کعب

حضرت قرظہؓ بن کعب بن ثعلبہ بن عمرو بن کعب بن اطنابہ، انصاری خزرجی۔ یہ ابوعمر کا قول ہے اور ابونعیم نے کہا ہے کہ ان کا نسب اس طرح ہے) قرظہ بن کعب بن عمرو بن عامر بن زید مناۃ بن مالک بن ثعلبہ بن کعب بن خزرج بن حارث بن خزرج کلبی نے بھی ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے۔ ان کی والدہ جندبہ بنت ثابت بن سنان تھیں اور ان کے اخیافی بھائی عبداللہ ایاس تھے۔ یہ قرظہ غزوہ احد میں اور اس کے بعد کے تمام مشاہد میں شریک تھے۔ یہ انصار کے ان دس آدمیوں میں سے تھے حضرت عمر نے عمار بن یاسر کے ہمراہ کوفہ بھیجا تھا۔ بہت بزرگ آدمی تھے انہوں نے ۲۳ ہجری میں بعہد خلافت حضرت عمر رے فتح کیا تھا اور حضرت علی نے ان کو کوفہ کا حاکم بنایا جب کہ وہ جنگ جمل کے لئے جانے لگے اور جب صفین کے لئے جانے لگے کو اپنے ہمراہ لے لیا تھا اور ابومسعود بدری کو کوفہ کا حاکم بنایا۔ زکریا بن ابی زائدہ نے ابواسحاق سے انہوں نے عامر بن سعد روایت کر کے کہا میں ابومسعود بدری اور قرظہ بن کعب اور ثابت بن یزید کی خدمت میں گیا یہ سب حضرات کسی کے نکاح میں ہوئے تھے اور وہاں کچھ لڑکیاں گا رہی تھیں میں نے کہا آپ لوگ اصحاب نبی ہو کر سنتے ہیں ان لوگوں نے کہا نکاح میں گا اور میت پر بغیر بیان کے رونے کی اجازت دی گئی ہے۔ قرظہ حضرت علی کے ساتھ ان کی لڑائیوں میں شریک رہے اور ان کی خلافت میں اپنے گھر میں بمقام کوفہ وفات پائی حضرت علی نے ان کے جنازہ کی نماز پڑھائی اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ حضرت معاویہ شروع زمانہ خلافت میں جب کہ مغیرہ بن شعبہ کوفہ کے حاکم تھے ان کی وفات ہوئی مگر پہلا صحیح ہے۔ یہ پہلے شخص ہیں جن پر رونے یہ علی بن ربیعہ کا بیان ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۴۲۸۶۔ حضرت قرہؓ بن ایاس

حضرت قرہؓ بن ایاس بن ہلال بن رباب بن عبید بن ساریہ بن ذبیان بن ثعلبہ بن سلیم بن اوس بن عمرو مزنی۔ یہ دادا ہیں ایاس بن معاویہ بن قرہ کے جو بصرہ کے قاضی تھے اور بڑے ذہین مشہور تھے۔ یہ قرہ بصرہ میں رہتے تھے شعبہ نے ابوایاس یعنی معاویہ بن قرہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میرے والد رسول اللہؐ کے حضور میں آئے اس وقت وہ کم سن بچہ تھے تو حضرت نے ان کے سر پر ہاتھ پھیرا اور ان کے لئے استغفار کیا شعبہ کہتے تھے میں نے ان سے پوچھا کہ وہ صحابی تھے انہوں نے کہا نہیں وہ رسول اللہؐ کے عہد میں بچے تھے ہم سے ابراہیم وغیرہ نے اپنی اسناد محمد بن عیسیٰ تک پہنچا کر بیان کر کے کہا کہ ہم سے محمود بن غیلان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوداؤد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے شعبہ نے معاویہ بن قرہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے کہ رسول اللہؐ فرماتے تھے جس وقت اہل شام میں خرابی آ جائے اس وقت تم میں خیریت رہے گی میری امت میں ہمیشہ ایک گروہ فتح یاب رہے گا جو شخص ان کی مخالفت کرے گا ان کو کچھ ضرر نہ پہنچا سکے گا قیامت تک یہی کیفیت رہے گی۔ ہمیں ابوالفضل یعنی عبداللہ بن احمد خطیب نے اپنی سند کے ساتھ ابوداؤد طیالسی سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے قرہ بن خالد نے معاویہ بن قرہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے میں رسول اللہؐ کے حضور میں گیا اور میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ مجھے مہر نبوت دکھا دیجئے آپ نے فرمایا اپنا ہاتھ ڈالو چنانچہ میں نے اپنا ہاتھ آپ کے گریبان میں ڈالا اور مہر نبوت پر ہاتھ پھیرا اور اس کو دیکھا تو وہ آپ کے شانہ پر مثل بیضہ کے تھی میرا ہاتھ آپ کے گریبان کے اندر تھا اور آپ میرے لئے دعا مانگ رہے تھے۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ ان قرہ کو ازارقہ نے قتل کیا تھا واقعہ اس کا اس طرح ہے کہ عبدالرحمن بن عبس بن کریز قریشی عبشمی حضرت معاویہ کے زمانہ میں قریب بیس ہزار فوج لے کر ازارقہ کی لڑائی کے لئے نکلے ان کے ساتھ ان کے بھائی مسلم بن عبس بھی تھے اور یہ دونوں عبداللہ بن عامر بن کریز کے چچازاد بھائی تھے اسی لشکر میں قرہ بن ایاس مزنی اور ان کے بیٹے معاویہ بھی تھے قرہ اس لڑائی میں شہید ہوئے اور معاویہ نے اپنے والد کے قاتل کو قتل کیا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۲۸۷۔ حضرت قرہؓ بن حصین

حضرت قرہؓ بن حصین بن فضالہ بن حارث بن زہیر بن جذیمہ بن رواحہ بن ربیعہ بن مازن بن حارث بن قطیعہ بن عبس بن بغیض عبسی۔ یہ قبیلہ عبس کے ان نو آدمیوں میں ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے اور اسلام لائے تھے اور قیس بن زہیر عبسی جو جنگ داحس اور غبراء کے لڑنے والے تھے فضالہ کے چچا اور قرہ کے دادا تھے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۴۲۸۸۔ حضرت قرہؓ بن دعموص

حضرت قرہؓ بن دعموص بن ربیعہ بن عوف بن معاویہ بن قریع بن حارث بن نمیر نمیری۔ بنی نمیر بن عامر بن صعصعہ سے ہیں۔ بصری ہیں رسول اللہؐ کی خدمت میں اپنی قوم کی ایک جماعت کے ہمراہ جن میں قیس بن عاصم وغیرہ بھی تھے حاضر ہوئے تھے جریر

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بن حازم کہتے تھے میں نے ایوب کی مجلس میں ایک اعرابی کو دیکھا کہ صوف کا لباس پہنے ہوئے تھا جب اس نے لوگوں کو بیان کرتے ہوئے دیکھا تو اس نے کہا کہ مجھ سے میرے آقا قرہ بن دعموص کہتے تھے کہ میں مدینہ گیا تو میں نے دیکھا کہ نبی ہوئے ہیں اور آپ کے اصحاب آپ کے گرد ہیں میں نے بہت چاہا کہ آپ کے قریب بیٹھوں مگر آپ تک نہ پہنچ سکا پس میں عرض کیا کہ یارسول اللہؐ اس غلام نمیری کے لئے استغفار کیجئے آپ نے فرمایا اللہ تیرے گناہ بخش دے اور وہ کہتے تھے کہ ر نے ضحاک بن قیس کو زکوٰۃ وصول کرنے کے لئے ہمارے یہاں بھیجا تھا۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

قریع: قاف کے ضمہ اور راء کے فتحہ اور یاء جس کے نیچے دو نقطے ہیں کے ساتھ ہے۔

۴۲۸۹۔حضرت قرہؓ بن عقبہ

حضرت قرہؓ بن عقبہ بن قرہ، انصاری اشہلی۔ یہ ابوعمر کا قول ہے اور ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ یہ بنی عبدالاشہل کے حلیف وہ دونوں بیان کرتے ہیں کہ یہ احد میں شہید ہوئے۔ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

۴۲۹۰۔حضرت قرہؓ بن ہبیرۃ

حضرت قرہؓ بن ہبیرہ بن عامر بن سلمۃ الخیر بن قشیر بن کعب بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ قشیری۔رسول اللہؐ کی خدمت حاضر ہوئے تھے یہ وفد کے سرداروں میں سے تھے۔عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر نے ابوسعید سے جو ساحل کے رہنے والے تھے انہوں نے قرہ بن ہبیرہ سے روایت کی ہے کہ وہ نبیؐ کی خدمت میں گئے تھے اور انہوں نے عرض کیا تھا کہ زمانہ جاہلیت ہمارے کچھ مذکر خدا اور کچھ مونث خدا تھے الی آخر الحدیث۔ہمیں ابوالقاسم بن علی بن عساکر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں والد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابن سمرقندی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابن نقور نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عیسیٰ بن بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن محمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے ابراہیم بن ہانی نے بیان کیا وہ کہتے تھے عبداللہ بن صالح اور یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے لیث بن سعد نے خالد بن یزید سے انہوں نے سعید بن سے انہوں نے سعید بن نشیط سے روایت کر کے بیان کیا کہ قرہ بن ہبیرہ عامری رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہو الوداع میں رسول اللہؐ نے ان کو دیکھا یہ ایک پستہ قد اونٹنی پر سوار تھے آپ نے ان کو پکارا چنانچہ یہ آپ کے قریب گئے آ پوچھا کہ تم جب میرے پاس آئے تھے تو تم نے مجھ سے کیا کہا تھا انہوں نے عرض کیا میں نے یہ کہا تھا کہ[1] اللہ کے سوا ہمارے مذکر تھے کچھ مونث تھے ہم ان کو پکارا کرتے تھے مگر وہ جواب نہ دیتے تھے اور ہم ان سے سوال کرتے تھے مگر وہ سوال کرتے تھے پھر جب اللہ نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا تو ہم ان کو چھوڑ کر آپ کے پاس آئے اور آپ کی دعوت قبول کی جب یہ چلے تو رسول اللہؐ نے فرمایا کہ جس شخص کو عقل دی گئی ہے وہ کامیاب ہوگا پھر جب رسول اللہؐ نے عمرو بن عاص کو بحر تو یہ قرہ بھی ان کے ساتھ تھے اور ان کو رسول اللہؐ نے اپنے استعمال کئے ہوئے دو کپڑے عنایت کئے تھے۔ابوعمر نے کہا ہے صمّہ قشیری شاعر کے دادا تھے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

---

[1] کفار عرب اللہ کو بھی مانتے تھے اور اس کے سوا اور بھی بہت سے خدا انہوں نے بنا رکھے تھے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۴۲۹۱۔ حضرت قریطؓ بن ابی رمثہ

حضرت قریطؓ بن ابی رمثہ۔ امرء القیس بن زید مناہ بن تمیم کے خاندان سے ہیں۔ اپنے والد کے ہمراہ رسول اللہؐ کی خدمت میں ہجرت کر کے آئے تھے جب یہ لوگ آپ کے پاس پہنچے اور آپ نے ابو رمثہ کو اور ان کے ہمراہ ان کے بیٹے قریط کو دیکھا تو حضرت نے پوچھا کہ کیا یہ تمہارا لڑکا ہے انہوں نے کہا ہاں آپ گواہ رہیں حضرت نے فرمایا آگاہ رہو نہ اس کے کسی قصور کا اثر تم تک پہنچ سکتا ہے نہ تمہارے کسی قصور کا اثر اس تک اس کے بعد آپ نے قریط کو بلایا اور ان کو اپنے زانو پر بٹھالیا اور ان کو برکت کی دعا دی اور ان کے سر پر ہاتھ پھیرا۔ یہ قریط لاہز بن قریط کے والد ہیں ان سرداروں میں سے ایک شخص ہیں جو ابو مسلم کے ساتھ تھے اور ابو رمثہ کا اپنے بیٹے کے ساتھ آنا مشہور ہے مگر ہاں اکثر روایات میں ان کے بیٹے کا نام نہیں مذکور ہوا۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

باب القاف والزاء والسین والشین

۴۲۹۲۔ حضرت قزعہؓ بن کعب

حضرت قزعہؓ بن کعب۔ عبدان نے ان کا تذکرہ صحابہ میں کیا ہے مگر اس سے زیادہ کچھ نہیں لکھا۔ ابو موسیٰ نے ان کا تذکرہ مختصر لکھا ہے۔

۴۲۹۳۔ حضرت قسؓ بن ساعدہ

حضرت قسؓ بن ساعدہ، ایادی۔ یہ ایک مشہور شخص ہیں۔ عبدان نے اور ابن شاہین نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور ان کی حدیث بھی روایت کی ہے مگر ان کا دیکھنا نبیؐ کو اگر ثابت ہو جائے تو قبل از نبوت ہے۔ واللہ اعلم۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۲۹۴۔ حضرت قسامہؓ بن حنظلہ

حضرت قسامہؓ بن حنظلہ طائی۔ نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے طلحہ بن عبید اللہ کی حدیث میں ان کا تذکرہ ہے ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے مختصر لکھا ہے۔

۴۲۹۵۔ حضرت قسامہؓ بن زہیر

حضرت قسامہؓ بن زہیر۔ ابن شاہین نے ان کا تذکرہ صحابہ میں کیا ہے۔ یزید رقاشی نے موسیٰ بن سیار سے انہوں نے قسامہ بن زہیر سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول اللہؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ مومن کے قاتل (کی مغفرت) سے انکار کرتا ہے۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ غالباً یہ حدیث مرسل ہے کیونکہ قسامہ اکثر ابو موسیٰ (اشعری) وغیرہ سے روایت کرتے ہیں۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۴۲۹۶۔ حضرت قشیرؓ (ابواسرائیل)

حضرت قشیرؓ۔کنیت ان کی ابواسرائیل تھی۔یہ وہی شخص ہیں جنھوں نے آفتاب میں کھڑے ہونے کی اور کلام کرنے کی نذر کی تھی۔ بغوی نے ان کا نام قشیر بیان کیا ہے اور انھوں نے اسی طرح کریب سے انھوں نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے ابوسرائیل یعنی قشیر نے یہ نذر کی تھی۔ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔واللہ اعلم۔

باب القاف والصاد والضاد

۴۲۹۷۔ حضرت قصیؓ بن ظالم

حضرت قصیؓ بن ظالم بن خزیمہ بن جریر بن عمرو بن جریر بن مخشب بن جریر بن لبید بن سنبس طائی سنبسی۔ نبیؐ کے حضور آئے تھے۔یہ ابن کلبی کا قول ہے۔

۴۲۹۸۔ حضرت قصیؓ بن عمرو

حضرت قصیؓ بن عمرو۔ان کا ذکر علاء بن حضرمی کی کتاب میں ہے اوپر ان کا تذکرہ ہو چکا ہے۔جعفر نے ان کا نام قصی بن عمرو حمیری بیان کیا ہے۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۲۹۹۔ حضرت قضاعیؓ بن عامر دیلی

حضرت قضاعیؓ بن عامر دیلی۔جعفر نے کہا ہے کہ ان کا ذکر ایک حدیث میں ہے جو ان کے صحابی ہونے پر دلالت کرتی ہے۔ اوزاعی نے ابن سراقہ سے روایت کی ہے کہ خالد بن ولید نے اہل دمشق کو یہ تحریر لکھ دی تھی کہ میں نے ان لوگوں کی جان اور مال عبادت خانوں کو امان دیا اور اس تحریر کے آخر میں یہ عبارت تھی گواہ شد ابوعبیدہ بن جراح و شرحبیل بن حسنہ و قضاعی بن عامر یہ ۱۳ ہجری کی لکھی ہوئی تھی۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ اس روایت میں کلام ہے کیونکہ تاریخ کا رواج حضرت ابوبکر کی خلافت میں اور حضرت عمر کی خلافت کے زمانے میں نہ تھا بعد اس کے ہوا ہے واللہ اعلم۔

۴۳۰۰۔ حضرت قضاعیؓ بن عمرو

حضرت قضاعیؓ بن عمرو۔رسول اللہؐ کی طرف سے بنی اسد پر حاکم تھے یہ سیف بن عمرو کا قول ہے ابن دباغ نے ان کا تذکرہ ابوعمر پر استدراک کرنے کے لئے لکھا ہے۔واللہ اعلم۔

---

[1] یہ نذر زمانے جاہلیت کی ہے اسلام میں ایسی نذر جائز نہیں واللہ اعلم۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

باب القاف والطاء والعین

۴۳۰۱۔ حضرت قطبہؓ بن جزی

حضرت قطبہؓ بن جزی۔ اور بعض لوگ ابن جریر کہتے ہیں۔ کنیت ان کی ابوالحوصلہ تھی اور بعض لوگ کہتے ہیں ابوالحویصلہ نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے اور اسلام لائے تھے اور بیعت کی تھی۔ ان سے مقاتل بن معدان نے روایت کی ہے صحابی ہیں۔ ان کی حدیث عمران بن جریر نے مقاتل بن معدان سے انہوں نے ان سے روایت کی ہے کہ نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ میں آپ سے اپنے لئے اور اپنی بیٹی حویصہ کے لئے مضبوط اسلام پر بیعت کرتا ہوں میں شہادت دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں۔ ابوحاتم رازی نے کہا ہے کہ یہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے مقام ایلہ کو فتح کیا ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ یہ قطبہ بن قتادہ کے علاوہ ہیں باقی ان دونوں نے صرف قطبہ بن قتادہ کا تذکرہ لکھا ہے کہ بعض لوگ ان کو ابن جریر کہتے ہیں۔ ان دونوں کے ایک ہونے کی تائید اس سے بھی ہوتی ہے کہ ابوعمر نے قطبہ بن قتادہ کے تذکرہ میں لکھا ہے کہ خالد نے ان کو بصرہ کا حاکم اپنی جگہ پر مقرر کیا تھا اور یہ کہ ان سے مقاتل بن معدان نے روایت کی ہے اور یہاں انہوں نے بیان کیا ہے کہ سب سے پہلے ایلہ کو انہوں نے فتح کیا تھا اور یہ کہ ان سے مقاتل بن معدان نے روایت کی ہے۔ بخاری نے بھی ان کو قطبہ بن قتادہ لکھا ہے اور امیر ابونصر نے قطبہ بن جریر ابوالحوصلہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ بعض لوگ ابوالحویصہ کہتے ہیں صحابی ہیں نبیؐ سے روایت کرتے ہیں۔

۴۳۰۲۔ حضرت قطبہؓ بن عامر

حضرت قطبہؓ بن عامر بن حدیدہ بن عمرو بن سواد بن غنم بن کعب بن سلمہ انصاری خزرجی سلمی۔ کنیت ان کی ابوزید ہے بیعت عقبہ اولی و ثانیہ میں شریک تھے اس میں کسی کا اختلاف نہیں ہے بدر اور احد میں اور خندق میں اور تمام مشاہد میں رسول اللہؐ کے ہمراہ شریک تھے فتح مکہ کے دن بنی سلمہ کا جھنڈا انہیں کے ہاتھ میں تھا۔ غزوۂ احد میں ان کے جسم پر نو زخم لگے تھے غزوۂ بدر میں انہوں نے ایک پتھر دونوں صفوں کے درمیان میں ڈال دیا تھا اور کہا تھا کہ اگر یہ پتھر بھاگ جائے گا تو میں بھی بھاگ جاؤں گا ورنہ نہیں۔ ابوصالح نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ ایک دن بحالت احرام ایک باغ میں تشریف لے گئے قطبہ بن عامر انصاری نے جو خاندان بنی سلمہ میں سے تھے آپ کو دیکھ لیا تو وہ آپ کے پیچھے ہو لئے آپ نے جوان کو دیکھا تو پوچھا کہ تم تو احرام باندھے ہوئے ہو تم یہاں کیسے آئے انہوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہؐ میں آپ کی روش اور دین اور طریقہ کو پسند کرتا ہوں اس پر اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل فرمائی لیس البربان تاتوا البیوت من ظھورھا قطبہ کی وفات حضرت عثمان کی خلافت میں ہوئی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۳۰۳۔ حضرت قطبہؓ بن عبد عمرو

حضرت قطبہؓ بن عبد عمرو بن مسعود بن کعب بن عبدالاشہل بن حارثہ بن دینار بن نجار، انصاری خزرجی ثم من بنی دینار، غزوہ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بیر معونہ میں شہید ہوئے۔ان کا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے۔

۴۳۰۴۔حضرت قطبہؓ بن قتادہ

حضرت قطبہؓ بن قتادہ سدوسی اور بعض لوگ ان کو قطبہ بن جریر سدوسی کہتے ہیں۔بنی ثعلبہ بن سدوس بن ذہل بن شیبان سے ہیں اور عمران بن جدیر نے ان کا نسب اس طرح بیان کیا ہے قطبہ بن قتادہ بن جریر۔یہ ابن مندہ اور ابو نعیم کا قول ہے۔ یہی ہیں جن کو خالد بن ولید نے ۱۲ ہجری میں بصرہ پر اپنی جگہ حاکم مقرر کیا تھا اور خود سواد کی طرف گئے تھے۔قطبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے اور آپ سے بیعت کی تھی۔ان سے مقاتل سدوسی نے روایت کی ہے کہ یہ کہتے تھے میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ اپنا ہاتھ بڑھایئے میں آپ سے اپنی طرف سے اور اپنی بیٹی حوبصلہ کی طرف سے بیعت کرتا ہوں۔ یہ کہتے تھے کہ حضرت نے خالد بن ولید کو لشکر دے کر ہم لوگوں کی طرف بھیجا تھا ہم لوگوں نے کہا کہ ہم مسلمان ہیں پس خالد نے ہمیں چھوڑ دیا۔یہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے مقام ابلہ کو فتح کیا اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ سب سے پہلے جس نے مقام ابلہ کو فتح کیا وہ عتبہ بن غزوان تھے۔قطبہ سرزمین بصرہ میں برابر حاکم رہے یہاں تک کہ عتبہ بن غزوان وہاں پہنچے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۳۰۵۔حضرت قطبہؓ بن قتادہ عذری

حضرت قطبہؓ بن قتادہ عذری۔غزوۂ موتہ میں مسلمانوں کے لشکر کے داہنی جانب کے سردار تھے۔ہمیں ابو جعفر نے اپنی سند کے ساتھ یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحاق سے روایت کر کے خبر دی کہ قطبہ بن قتادہ عذری جو غزوۂ موتہ مسلمانوں کے میمنہ کے سردار تھے جب انہوں نے مالک بن رافلہ پر جو مستعربہ کا سردار تھا حملہ کیا اور اس کو قتل کر دیا تو یہ اشعار کہے۔

طعنت ابن رافلہ الراشی	برمح مضی فیہ ثم انحطم
ضربت علی جیدہ ضربۃ	فمال کما مال غصن السلم
وسقنا نساء بنی عمہ	غداۃ رقوقین سوق النعم

میں نے ابن رافلہ کو جو شاہان یمن کے خاندان سے تھا ایک نیزہ مارا وہ نیزہ اس کے جسم میں گھس کر ٹوٹ گیا۔میں نے اس کی گردن پر ایک ضرب دے ماری اور وہ اس طرح جھک گیا جیسے سلم کی شاخ جھک جاتی ہے اور ہم اس کے خاندان کی عورتوں کو اس کے دفن کے دوسرے ہی دن بکریوں کی طرح ہانک لائے۔

یہ قطبہ عذری ہیں اور جو ان سے پہلے ہیں وہ سدوسی ہیں اگر انہیں کو کسی نے عذری بھی لکھا ہو اور سدوسی بھی تو یہ دونوں ایک ہیں ورنہ دو واللہ اعلم۔

۴۳۰۶۔حضرت قطبہؓ بن مالک

حضرت قطبہؓ بن مالک ثعلی۔اور بعض لوگ ثعلبی کہتے ہیں اور صحیح بھی ثعلبی ہیں۔قبیلہ بنی ثعلبہ بن سعد بن ذبیان سے ہیں اور بعض لوگ ان کو ذبیانی کہتے ہیں اہل کوفہ سے ہیں۔زیاد بن علاقہ کے چچا ہیں اور ابن عقدہ نے کہا ہے کہ صحیح یہ ہے کہ قطبہ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

شغل سے ہیں مگر اور لوگ اس سے مخالفت کرتے ہیں۔ ہمیں ابراہیم وغیرہ نے اپنی سند کے ساتھ ابویعلیٰ سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ہناد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے وکیع نے مسعر اور سفیان سے انہوں نے زیاد بن علاقہ سے انہوں نے اپنے چچا قطبہ بن مالک سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہؐ کو نماز فجر کی پہلی رکعت میں **والنخل باسقات لها طلع نضيد** پڑھتے ہوئے سنا تھا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۳۰۷۔ حضرت قطنؓ بن حارثہ

حضرت قطنؓ بن حارثہ، کلبی، علیمی۔ بنی علیم بن جناب بن ہبل بن عبداللہ بن کنانہ بن بکر بن عوف بن عذرہ بن زید لات بن رفیدہ بن ثور بن کلب بن وبرہ سے ہیں۔ نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے اور آپ سے اپنے لئے اور اپنی قوم کے لئے دعا کی درخواست کی تھی تاکہ پانی برسے یہ ایک بہت بڑی حدیث ہے جس کے الفاظ بہت نادر ہیں اس کو ابن شہاب نے عروہ سے روایت کیا ہے۔ ان کی ایک دوسری روایت بھی ہے جس کو ہشام بن کلبی نے اپنے والد سے وہ ابراہیم بن سعد بن ابی وقاص سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے قطن بن حارثہ کے ہاتھ ایک تحریر قبیلہ کلب اور ان کے حلفاء کو بھیجی تھی۔ ان کا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۳۰۸۔ حضرت قعقاعؓ بن ابی حدرد

حضرت قعقاعؓ بن ابی حدرد اسلمی۔ اور بعض لوگ ان کو قعقاع بن عبداللہ بن ابی حدرد اسلمی کہتے ہیں۔ عبداللہ بن سعید بن ابی سعید مقبری نے اپنے والد سے انہوں نے قعقاع بن ابی حدرد اسلمی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول اللہؐ نے فرمایا جفاکشی اور محنت کی عادت ڈالو جوتی پہنو اور برہنہ پا بھی چلو ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے ابو عمر نے بیان کیا ہے کہ قعقاع اور ان کے والد دونوں صحابی ہیں اور بعض لوگوں نے قعقاع کے صحابی ہونے کو ضعیف کہا ہے کیونکہ ان کی حدیث بسند عبداللہ بن سعید عن ابیہ مروی ہے اور یہ ضعیف ہے واللہ اعلم۔

۴۳۰۹۔ حضرت قعقاعؓ بن عمرو تمیمی

حضرت قعقاعؓ بن عمرو تمیمی۔ ان سے مروی ہے کہ یہ کہتے تھے نبیؐ کی وفات میں حاضر تھا۔ یہ سیف کا قول ہے۔ مقام قادسیہ وغیرہ میں اہل فارس کی لڑائی میں قعقاع سے بڑے کارنمایاں ہوئے بہت بڑے شجاع اور بڑے جفاکش تھے۔ حضرت علی کے ساتھ جنگ جمل اور نیز ان کی دوسری لڑائیوں میں شریک رہے ان کو حضرت علی نے طلحہ و زبیر سے گفتگو کرنے کے لئے بھیجا تھا چنانچہ انہوں نے بہت عمدہ گفتگو کی چنانچہ قریب تھا کہ صلح ہو جائے اور وہ کوفہ میں رہتے تھے۔ یہی ہیں جن کی بابت ابوبکر صدیقؓ نے فرمایا تھا کہ قعقاع کی آواز لشکر میں ہزار مردوں سے بہتر ہے۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

۴۳۱۰۔ حضرت قعقاعؓ بن معبد تمیمی

حضرت قعقاعؓ بن معبد بن زرارہ بن عدس بن زید بن عبداللہ بن دارم تمیمی دارمی۔ قبیلہ تمیم کے سرداروں میں سے تھے۔ نبیؐ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کی خدمت میں تمیم کے وفد کے ساتھ یہ اور اقرع بن حابس وغیرہ حاضر ہوئے۔ حضرت ابوبکر نے (حضرت عمر سے) کہا کہ تم میری مخالفت کیا کرتے ہو یہاں تک کہ دونوں میں کچھ گفتگو بلند آواز سے ہوئی اس پر یہ آیت نازل ہوئی یا ایھا الذین آمنوا لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی. ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۳۱۱۔ حضرت قعقاعؓ

حضرت قعقاعؓ۔ ان کا نسب نہیں بیان کیا گیا۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ جعفر نے ان کا تذکرہ اول سے علیحدہ کر کے لکھا ہے ممکن ہے کہ یہ بھی انہیں میں سے ہوں اور انہوں نے اپنی سند کے ساتھ ابن عیینہ سے انہوں نے زہری انہوں نے کثیر بن عباس سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا ہے کہ وہ کہتے تھے حنین میں رسول اللہؐ نے قعقاع کو خبر لانے کے لئے بھیجا تھا چنانچہ یہ گئے تو انہوں نے عوف بن مالک سردار قبیلہ ہوازن کو دیکھا کہ اس نے اپنے ساتھ والوں کو جمع کر کے لڑائی کے لئے مستعد کیا تھا یہ حدیث طویل ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

باب القاف والفاء واللام والمیم

۴۳۱۲۔ حضرت قفیرؓ

حضرت قفیرؓ۔ نبیؐ کے غلام تھے۔ ابوبکر بن عبیداللہ بن انس نے حضرت انس سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے نبیؐ کے غلام تھے جن کا نام قفیر تھا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے مختصر لکھا ہے۔

۴۳۱۳۔ حضرت قلیبؓ

حضرت قلیبؓ۔ محمد بن سعید عوفی نے اپنے والد سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے مجھ سے میرے چچا نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے اپنے والد سے انہوں نے ابن عباس سے اللہ تعالیٰ کے قول ولا تقولوا لمن القی الیکم السلام لست مومنا کی تفسیر میں روایت کیا ہے کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ ایسے شخص کو قتل نہ کرو یہ ایک شخص تھے جن کا مرداس تھا یا اپنی قوم سے جب کہ وہ اس لشکر سے شکست کھا کر بھاگے جس کو رسول اللہؐ نے بھیجا تھا جس پر قلیب سردار تھے علیحدہ ہو گئے تھے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۳۱۴۔ حضرت قمذاؓ

حضرت قمذاؓ۔ ابوالفتح ازدی نے اسمائے مفردہ میں ان کا ذکر کیا ہے۔ صالح بن ساعدہ نے روایت کی ہے وہ کہتے تھے ہم سے ذکر کیا گیا کہ ایک اعرابی سب چھوڑ کر اللہ کے ہو رہے تھے ذی علم اور معمر تھے ان کے متعلق ایک حدیث بھی بیان کی گئی ہے جس کو قمذا نے بیان کیا ہے کہ انہوں نے رسول اللہؐ سے پیاسے کو پانی پلانے کی بابت پوچھا تھا تو آپ نے فرمایا تھا کہ تمہیں اس کا ثواب ملے گا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

باب القاف والنون والهاء

۴۳۱۵۔ حضرت قنانؓ بن دارم

حضرت قنانؓ بن دارم بن افلت بن ناشب بن ہدم بن عوذ بن غالب بن قطیعہ بن عبس عبسی۔ قبیلہ عبس کے ان نو آدمیوں میں سے ہیں جو رسول اللہؐ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے اور اسلام لائے تھے۔ یہ کلبی اور دار قطنی اور امیر ابونصر کا بیان ہے۔

۴۳۱۶۔ حضرت قنانؓ (ابوعبداللہ) اسلمی

حضرت قنانؓ۔ کنیت ان کی ابوعبداللہ تھی۔ اسلمی ہیں عبدان نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے۔ عبیداللہ بن زحر نے یزید بن ابی منصور سے انہوں نے عبداللہ بن قنان اسلمی سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول اللہؐ نے فرمایا مسلمان آدمی جب اپنی فراخی کی حالت میں صدقہ دیتا ہے تو اس کی خوشبو مثل مشک کی خوشبو کے تیز گھوڑے کی چال سے ایک دن کی مسافت سے محسوس ہوتی ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

۴۳۱۷۔ حضرت قنفذؓ بن عمیر

حضرت قنفذؓ بن عمیر بن جدعان تیمی۔ صحابی ہیں حضرت عمر نے ان کو مکہ کا حاکم مقرر کیا تھا بعد اس کے معزول کر دیا اور نافع بن عبدالحارث کو ان کی جگہ پر مقرر کیا۔ سعید بن ابی ہند نے قنفذ تیمی سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہؐ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میری قبر اور منبر کے درمیان میں ایک باغ ہے جنت کے باغوں میں سے ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ اس حدیث کو حارث بن محمد نے دو جگہ روایت کیا ہے ایک کی سند اس طرح بیان کی ہے کہ سعید سے مروی ہے وہ کہتے تھے مجھ سے قنفذ تیمی نے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے زبیر کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا اور دوسری سند اس طرح بیان کی ہے کہ مجھ سے ابن قنفذ نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ میں نے ابن زبیر کو دیکھا اور انہوں نے کہا ہے کہ یہی صحیح ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۳۱۸۔ حضرت قہیدؓ بن مطرف

حضرت قہیدؓ بن مطرف یا ابن ابی مطرف مگر پہلا ہی قول زیادہ مشہور ہے۔ یہ غفاری ہیں حجاز میں رہتے تھے مقام طلوح میں جو عرج اور سقیا کے درمیان میں ہے ان کی سکونت تھی۔ ہمیں ابویاسر یعنی عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے اپنی سند کے ساتھ عبداللہ بن احمد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے یعقوب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالعزیز بن مطلب مخزومی نے اپنے بھائی حکم بن مطلب سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے قہید سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے ایک شخص نے رسول اللہؐ سے پوچھا کہ اگر کوئی شخص میرے اوپر ظلم کرے تو میں کیا کروں تو حضرت نے اسے حکم دیا کہ تین مرتبہ اس کو منع کر و انہوں نے کہا اگر وہ نہ مانے تو حضرت نے ان کو لڑنے کی اجازت دی انہوں نے پوچھا کہ اس لڑائی میں ہماری کیا حالت ہوگی حضرت نے فرمایا اگر وہ تمہیں قتل کر دے گا تو تم جنت میں جاؤ گے اور اگر تم اس کو قتل کر دو گے تو وہ دوزخ میں۔ قہید نے حضرت ابوہریرہ سے روایت کی

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

باب القاف والیاء

۴۳۱۹۔حضرت قیس (ابوالافلح)

حضرت قیسؓ۔کنیت ان کی ابوالافلح تھی۔بیٹے ہیں عصمہ بن مالک بن امہ بن ضبیعہ اوس کے خلفاء میں سے ہیں غزوۂ احد میں شریک تھے۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے اسی طرح مختصر لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ یہ قیس دادا ہیں عاصم بن ثابت بن ابی الافلح کے ابوالافلح کا نام قیس بن عصمہ بن مالک بن امہ بن ضبیعہ بن زید بن مالک تھا۔یہ صحابی نہیں ہیں نبیؐ سے پہلے گذر چکے تھے ان کے پوتے عاصم وہی شخص ہیں جن کی حفاظت بھڑوں نے کی تھی قصہ ان کا مشہور ہے۔شاید ان کا نام اور ان کے والد کا نام رہ گیا ہے۔ابوموسیٰ نے اس قول کو کسی سے نقل نہیں کیا۔ابوموسیٰ جو ان کو قبیلہ اوس کے حلفا میں لکھا ہے یہ بھی صحیح نہیں ہے ان کا نسب قبیلہ اوس میں مشہور ہے۔بنی ضبیعہ بن زید ایک مشہور شاخ کی ہے واللہ اعلم۔

۴۳۲۰۔حضرت قیسؓ انصاری

حضرت قیسؓ انصاری۔عدی بن ثابت کے دادا ہیں۔ان کی حدیث استحاضہ والی عورت کے متعلق مرفوع ہے ہمیں ابو... وغیرہ نے اپنی سند کے ساتھ محمد بن عیسیٰ تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے قتیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے شریک نے ابو... سے انہوں نے عدی بن ثابت سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے انہوں نے نبیؐ سے روایت کی کہ آپ فرماتے تھے استحاضہ والی عورت اپنے حیض والے زمانہ میں یعنی جس زمانہ میں اس کو حیض آتا تھا نماز ترک کرے زمانہ کے ختم ہو جانے کے بعد غسل کرے اور ہر نماز کے وقت وضو کیا کرے اور روزہ رکھے اور نماز پڑھے۔عدی بن ثابت کے نام میں اختلاف ہے۔بعض نے کہا ہے کہ قیس ہے۔ترمذی نے کہا ہے کہ میں نے محمد یعنی بخاری سے عدی بن ثابت کے نام پوچھا تو انہوں نے کہا مجھے نہیں معلوم پھر میں نے ان سے یحییٰ بن معین کا قول بیان کیا ہے کہ وہ کہتے تھے ان کا نام دینار ہے انہوں نے اس پر توجہ نہیں کی اور حسن بن سفیان نے اور مطین نے ان کا نام قیس بیان کیا ہے اور ابونعیم اور ابوموسیٰ نے کہا ہے کا نام قیس بن دینار تھا اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ان کا نام عبداللہ بن یزید خطمی تھا اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ان کا نام ... بن یزید تھا اور وہ عدی بن ثابت کے نانا تھے واللہ اعلم۔ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۳۲۱۔حضرت قیسؓ بن بجدا

حضرت قیسؓ بن بجدا۔اور بعض لوگ ان کو قیس بن بحر بن طریف بن تحمہ بن عبداللہ بن ہلال کہتے ہیں۔اشجعی ہیں

---

[1] یہ قصہ حضرت عاصمؓ کے نام میں بیان ہو چکا ہے۔مختصر کیفیت یہ ہے کہ جب کافروں نے ان کو شہید کیا تو انہوں نے دعا مانگی کہ میری لاش کافروں کے تصرف سے محفوظ رہے چنانچہ بھڑوں نے آ کر ان کی نعش کو گھیر لیا جس کی وجہ سے کوئی کافر نعش کے پاس نہ جا سکا۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تعریف میں ان کے کچھ اشعار بھی ہیں جن کو جعفر نے ابن اسحاق سے مغازی میں نقل کیا ہے۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۳۲۲۔حضرت قیسؓ تمیمی

حضرت قیسؓ تمیمی۔ان سے مغیرہ بن شبیل نے روایت کی ہے کہ یہ کہتے تھے میں نے رسول اللہؐ کو زرد رنگ کا لباس پہنے ہوئے دیکھا تھا اور میں نے دیکھا تھا کہ آپ (نماز میں) بائیں جانب بھی سلام پھیرتے تھے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۳۲۳۔حضرت قیسؓ بن جابر

حضرت قیسؓ بن جابر بن غنم بن دودان۔مہاجرین اولین میں سے ہیں ابوموسیٰ نے ان کا نسب ایسا ہی بیان کیا ہے مگر یہ غلط ہے ان کے نسب سے کچھ نام گر گئے ہیں کیونکہ غنم بن دودان بیٹے ہیں اسد بن خزیمہ بن غنم بن جابر کے اور اگر یہ کوئی اور شخص ہیں تو چاہیے تھا کہ دونوں میں کچھ فرق کیا جاتا تا کہ اشتباہ نہ رہتا واللہ اعلم۔

۴۳۲۴۔حضرت قیسؓ ابوجبیرہ

حضرت قیسؓ۔کنیت ان کی ابوجبیرہ تھی۔ضحاک کے بیٹے ہیں کہتے تھے کہ یہ آیت ہمیں لوگوں کے حق میں نازل ہوئی تھی ولا تنابزو بالالقاب (کسی کو برے لقب سے یاد نہ کرو) ان کی حدیث میں اضطراب بہت ہے۔ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے۔

۴۳۲۵۔حضرت قیسؓ بن جحدر

حضرت قیسؓ بن جحدر بن ثعلبہ بن عبدرضی بن مالک بن امان بن عمرو بن ربیعہ بن جرول بن ثعل بن عمرو بن غوث بن طی طائی نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے طرماح شاعر کے دادا تھے طرماح کا نسب اس طرح ہے طرماح بن حکیم بن نفیر بن قیس بن جحدر۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۳۲۶۔حضرت قیسؓ جذامی

حضرت قیسؓ جذامی۔ان کے والد کے نام میں اختلاف ہے بعض لوگ عامر کہتے ہیں اور بعض لوگ زید اور بعض لوگ قیس بن زید بیان کرتے ہیں۔شام میں رہتے تھے ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے۔ان کے بیٹے ناتل شام میں قبیلہ جذام کے سردار تھے۔ہمیں عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے اپنی سند کے ساتھ عبداللہ بن احمد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے زید بن یحییٰ بن عبید دمشقی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابن ثوبان نے اپنے والد سے انہوں نے مکحول سے انہوں نے کثیر بن مرہ سے انہوں نے قیس جذامی سے جو صحابی تھے روایت کر کے بیان کیا کہ رسول اللہؐ فرماتے تھے شہید کو اللہ کے ہاں چھ فضیلتیں ملتی ہیں جیسے ہی اس کا خون گرتا ہے اس کے [1] تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اور اس کو جنت میں اس کا مقام دکھا دیا جاتا ہے اور حورعین کے ساتھ اس کا نکاح کر دیا جاتا ہے اور قیامت کی دہشت اور عذاب قبر سے اسے بے خوف کر

[1] صغیرہ اور کبیرہ ہر قسم کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں ہاں حق العباد میں گفتگو ہے مگر تحقیق یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو بھی صاحبان حقوق سے بخشوا دے گا۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

دیا جاتا ہے اورز یورایمان سے اس کوسجادیا جاتا ہے۔ان کا تذکرہ قیس بن زید کے نام میں اس سے مفصل ہوگا۔

۴۳۲۷۔حضرت قیسؓ بن جروہ

حضرت قیسؓ بن جروہ بن کشف بن واثلہ بن عمرو بن عامر بن حصن بن خرشہ بن حیہ طائی۔رسول اللہؐ کے حضور ہوئے تھے یہ ابن کلبی کا قول ہے جس کو ابن دباغ نے نقل کیا ہے۔

۴۳۲۸۔حضرت قیسؓ بن حارث تمیمی

حضرت قیسؓ بن حارث،تمیمی۔ابن اسحاق نے ان کا تذکرہ بنی تمیم کے وفد میں کیا ہے۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ

ہے۔

۴۳۲۹۔حضرت قیسؓ بن حارث اسدی

حضرت قیسؓ بن حارث اسدی اور بعض لوگ ابن حارث بن قیس بن عمیرہ کہتے ہیں۔ان سے حمیضہ بن شمردال نصیب نے روایت کی ہے اور قیس بن ربیع نے کہا ہے کہ وہ میرے دادا تھے اہل عرب ان سے اپنے معاملات کا فیصلہ کر ہمیں یحییٰ بن محمود نے اجازۃً اپنی سند کے ساتھ ابن ابی عاصم سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوبکر بن ابی شیبہ وہ کہتے تھے ہم سے ابوبکر بن عبدالرحمٰن نے عیسی بن مختار سے انہوں نے ابن ابی لیلیٰ سے انہوں نے حمیضہ سے انہوں حارث سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے جب میں اسلام لایا تو میری آٹھ بیویاں تھیں مجھے نبیؐ نے حکم دیا کہ ان میں چار تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۳۳۰۔حضرت قیسؓ بن حارث انصاری

حضرت قیسؓ بن حارث بن عدی بن جشم بن مجدعہ بن حارثہ انصاری۔براء بن عازب کے چچا ہیں۔واقدی کا قیس بن محرث ہیں اور انہوں نے بیان کیا ہے کہ یہ پہلے شخص ہیں جو مسلمانوں میں سے غزوۂ احد میں ہزیمت کے انصار کے ساتھ شہید ہوئے ان لوگوں کو مشرکوں نے گھیر لیا تھا ایک بھی ان میں سے نہ بچ سکا یہ قیس کافروں سے لڑ سے کئی آدمیوں کو مارا یہ تلوار سے لڑ رہے تھے اور کافروں نے اپنے نیزوں میں ان کو پرو لیا ان کے جسم پر چودہ زخم نیز جن میں سے دس جوف تک پہنچ گئے تھے۔ابن سعد نے کہا ہے کہ عبداللہ بن محمد بن عمارہ نے بیان کیا ہے کہ میں حارث بن عدی کا نہیں سمجھتا بلکہ واقدی نے اس واقعہ کو قیس بن محرث کے نام میں بیان کیا ہے اور شاید قیس بن محرث ہیں۔قیس بن حارث تو جنگ یمامہ میں شہید ہوئے تھے۔ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۴۳۳۱۔حضرت قیسؓ بن ابی حازم

حضرت قیسؓ بن ابی حازم بجلی احمسی۔ان کا نسب ان کے والد کے نام میں گذر چکا ہے۔انہوں نے جاہلیت کا اور اسلام کا بھی مگر انہوں نے نبیؐ کو نہیں دیکھا آپ کی حیات ہی میں اسلام لے آئے تھے اور اپنے مال کا صدقہ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ان سے اسمٰعیل بن ابی خالد نے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں مسجد میں اپنے والد کے ہمراہ گیا اس وقت رسول اللہؐ خطبہ پڑھ رہے تھے جب میں مسجد سے نکلا تو مجھ سے میرے والد نے کہا کہ اے قیس رسول اللہؐ یہی تھے اس وقت میری عمر سات یا آٹھ برس کی تھی مگر صحیح یہی ہے کہ انہوں نے حضرت کو نہیں دیکھا چنانچہ ان سے مروی ہے کہ یہ کہتے تھے میں حضرت سے بیعت کرنے کے لئے حاضر ہوا تو معلوم ہوا کہ آپ کی وفات ہو گئی اور ابوبکر صدیق آپ کے جانشین ہوئے ہیں پس انہوں نے حضرت کی صفات جمیلہ بیان کئے اور بہت روئے۔ یہ قیس تابعین کے اعلیٰ طبقہ میں سے ہیں سوا عبدالرحمٰن بن عوف کے سب عشرہ مبشرہ سے روایت کی ہے۔ ۷۷ھ یا ۸۷ھ میں وفات پائی۔ عثمانی (حضرت عثمان کی شہادت کے بعد مسلمانوں کے تین گروہ ہو گئے تھے کچھ حضرت عثمان کے طرفدار تھے اور ان کا قصاص چاہتے تھے حضرت علی کی مخالف تھے کچھ حضرت علی کے طرفدار تھے اور طالبان قصاص کے مخالف تھے اور تیسرا گروہ دونوں سے الگ تھا یعنی کسی کا مخالف نہ تھا اہل سنت نے اسی تیسرے گروہ کا مسلک اختیار کیا ہے کیونکہ اس میں سلامت روی ہے۔) تھے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۳۳۲۔ حضرت قیسؓ بن حازم منقری

حضرت قیسؓ بن حازم منقری۔ بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ بخاری نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔ ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ مختصر لکھا ہے۔

۴۳۳۳۔ حضرت قیسؓ بن حذافہ قریشی

حضرت قیسؓ بن حذافہ بن قیس بن عدی بن سعد بن سہم قریشی سہمی ہیں۔ سابقین اسلام میں سے ہیں۔ انہوں نے حبشہ کی طرف ہجرت کی تھی۔ یہ عبداللہ بن حذافہ کے بھائی ہیں۔ ان کا تذکرہ ابونعیم ابوعمر اور ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

۴۳۳۴۔ حضرت قیسؓ بن حصین مذحجی

حضرت قیسؓ بن حصین ذی الغصہ بن یزید بن شداد بن قنان بن سلمہ بن وہب بن عبداللہ بن ربیعہ بن حارث بن کعب مذحجی حارثی ان کو لوگ ابن ذی الغصہ کہتے تھے۔ بخاری نے ان کو ذکر نہیں کیا۔ اور دارقطنی نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے اور ابن اسحاق نے بھی ذکر کیا ہے۔ ہمیں عبیداللہ بن احمد نے اپنی سند کے ساتھ یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحاق سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ خالد بن ولید رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان کے ہمراہ حارث بن کعب کے لوگ تھے جن میں قیس بن حصین اور یزید بن عبدالمدان اور یزید بن محجل اور عبداللہ بن قریط اور شداد بن عبداللہ قنانی اور عمرو بن عبداللہ ضبابی تھے جب یہ لوگ رسول اللہؐ کے حضور میں حاضر ہوئے تو اسلام لائے اور کہنے لگے ہم شہادت دیتے ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور آپ اللہ کے رسول ہیں رسول اللہؐ نے فرمایا میں بھی اس بات کی شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی خدا نہیں بعض لوگ کہتے ہیں ان کا نام حصین بن یزید تھا ہم اس کو ذکر کر چکے ہیں ابوعمر نے قنان ذی الغصہ کا ذکر کیا ہے اور ابن کلبی نے بیان کیا ہے کہ یزید کا لقب ذوالغصہ تھا ذوالغصہ ان کو اس سبب سے کہتے ہیں کہ غصہ گرہ کو کہتے ہیں اور ان کے حلق میں گرہ تھی۔ سو برس تک انہوں نے بنی حارث بن کعب کی سرداری کی تھی۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۴۳۳۵۔ حضرت قیسؓ بن خارجہ

حضرت قیسؓ بن خارجہ، حضرمی ہیں۔ اور بغوی نے ان کو صحابہ میں شمار کیا ہے۔ اوزاعی نے عبادہ بن نسی سے انہوں نے قیس بن خارجہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ نے فریب کی بات کرنے سے منع فرمایا ہے۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۳۳۶۔ حضرت قیسؓ بن خرشہ قیسی

حضرت قیسؓ بن خرشہ قیسی۔ بنی قیس بن ثعلبہ سے ہیں۔ نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے اور آپ سے اس بات پر بیعت کی تھی کہ حق کہیں گے۔ حرملہ بن عمران نے یزید بن ابی حبیب سے روایت کی ہے کہ ان کو محمد بن یزید ابی زیاد ثقفی نے یہ کہتے سنا کہ قیس بن خرشہ اور کعب احبار دونوں ساتھ ساتھ سفر کر رہے تھے یہاں تک کہ صفین میں پہنچے کعب تھوڑی دیر وہاں ٹھہرے کہنے لگے لا الہ الا اللہ اس مقام پر مسلمانوں کا خون اس قدر بہایا جائے گا کہ کسی زمین پر اس قدر نہ بہایا گیا ہوگا قیس کو اس پر غصہ آیا اور انہوں نے کہا کہ اے ابواسحاق یہ تم کو کیونکر معلوم ہوا یہ تو غیب کی باتیں ہیں جن کا علم اللہ کے سوا کسی کو نہیں کعب نے کہا زمین کے چپہ چپہ کا حال توارت میں لکھا ہوا ہے جو اللہ نے اپنے نبی موسیٰ علیہ السلام پر نازل کی تھی قیامت تک کی ہونے والی باتیں اس میں درج ہیں۔ محمد بن یزید نے پوچھا کہ قیس بن خرشہ کون ہیں یزید بن ابی حبیب نے کہا کیا تم ان کو نہیں جانتے وہ تمہارے شہروں کے رہنے والے تھے محمد بن یزید نے کہا واللہ میں ان کو نہیں جانتا یزید نے کہا قیس بن خرشہ نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوئے اور عرض کیا تھا کہ میں آپ سے بیعت کرتا ہوں جو کچھ اللہ کی طرف سے آپ پر نازل ہوا ہے اس پر ایمان لاتا ہوں اور حق بولوں گا رسول اللہؐ نے فرمایا اے قیس عنقریب کچھ زمانہ کے بعد تم کو ایسے حاکموں سے سابقہ پڑے گا کہ تم ان کے سامنے حق نہ کہہ سکو گے قیس نے کہا نہیں خدا کی قسم میں جس بات پر آپ سے بیعت کرتا ہوں اس کو پورا کروں گا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا انشاء اللہ تم کو کوئی نقصان بھی نہ پہنچے گا چنانچہ قیس زیاد اور اس کے بیٹے عبید اللہ کو برا کہا کرتے تھے اس کی خبر عبید اللہ بن زیاد کو ہوئی اس نے ان کو بلوا بھیجا اور کہا کہ تم ہی رسول اللہؐ پر افترا کیا کرتے ہو انہوں نے کہا نہیں خدا کی قسم لیکن اگر تو چاہے تو میں بتا دوں کون اللہ و رسول پر افترا کیا کرتا ہے اس نے کہا بتاؤ انہوں نے کہا جو شخص کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ پر عمل چھوڑ دے عبید اللہ نے پوچھا وہ کون شخص ہے قیس نے کہا تو اور تیرا باپ۔ عبید اللہ نے کہا تو ہی کہتا ہے کہ مجھ کو کوئی نقصان نہ پہنچے گا قیس نے کہا ہاں عبید اللہ نے کہا آج تجھے معلوم ہو جائے گا کہ تو اپنے قول میں جھوٹا ہے اچھا جلاد کو بلاؤ یہ سنتے ہی قیس جھکے اور روح پرواز کر گئی رضی اللہ عنہ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۳۳۷۔ حضرت قیسؓ بن خشخاش

حضرت قیسؓ بن خشخاش بن خباب بن حارث تمیمی عنبری۔ ان کا نسب اوپر بیان ہو چکا ہے نبیؐ کے حضور میں اپنے والد عبید بن خشخاش کے ہمراہ حاضر ہوئے تھے حضرت نے ان کو ایک فرمان امان کا لکھ دیا تھا یہ سب لوگ مسلمان ہو کر اپنی قوم میں لوٹ گئے تھے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۴۳۳۸۔ حضرت قیسؓ بن دینار

حضرت قیسؓ بن دینار عدی بن ثابت کے دادا ہیں۔ان کے نام میں اختلاف ہے۔ان کا تذکرہ قیس انصاری کے نام میں گذر چکا ہے۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۳۳۹۔ حضرت قیسؓ بن رافع

حضرت قیسؓ بن رافع۔عبدان نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے۔قتیبہ نے لیث سے انہوں نے حسن بن ثوبان سے انہوں نے قیس بن رافع سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول اللہ نے فرمایا ان دونوں چیزوں میں کس قدر شفا ہے شر اور فتنہ سے علیحدہ رہنے میں عبدان نے کہا ہے کہ میں خیال کرتا ہوں اس حدیث کی پوری سند نہیں بیان ہوئی صحابی کا نام چھوٹ گیا ہے مگر چونکہ بعض اہل حدیث کو میں نے دیکھا کہ انہوں نے اس کو مستند حدیثوں میں داخل کیا ہے اس لئے میں نے بھی ذکر کیا ہے۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۳۴۰۔ حضرت قیسؓ بن ربیع

حضرت قیسؓ بن ربیع۔ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ ابوالعباس یعنی احمد بن منصور زاہد اصفہانی نے اپنی کتاب الروضہ میں جس کی نقل ان سے ابومنصور یعنی معمر بن احمد بن زیاد نے لی تھی بیان کیا ہے کہ میں نے ابوعبداللہ بن علان سے سنا وہ اپنی سند کے ساتھ علی بن موسیٰ رضا سے وہ اپنے والد موسیٰ بن جعفر سے وہ اپنے والد جعفر سے وہ اپنے والد محمد باقر سے وہ اپنے والد علی یعنی زین العابدین سے وہ اپنے والد حسین سے وہ اپنے والد علی بن ابی طالب سے روایت کرتے تھے کہ انہوں نے بیان کیا رسول اللہ نے کوئی چیز عرب کے کسی قبیلہ میں جس کو ذوی الاضغان کہتے تھے بھیجی تاکہ فقیروں پر تقسیم کر دی جائے اس قبیلہ میں ایک بوڑھا بڑا زبان آور تھا اس کا نام قیس بن ربیع تھا نبیؐ نے اس کو تھوڑی چیز دینے کا حکم دیا تھا اس پر اس کو غصہ آ گیا اور اس نے آپ کی ہجو کی رسول اللہؐ کو جب یہ معلوم ہوا کہ قیس نے آپ کی ہجو کی ہے تو آپ کو ناگوار گزرا۔قیس کو بھی اس کی اطلاع پہنچی کہ رسول اللہؐ کو میری ہجو کی خبر ہو گئی پس وہ مدینہ میں آئے اور رسول اللہؐ کے حضور میں حاضر ہو کر آپ کو سلام کیا آپ نے ان کی طرف سے منہ پھیر لیا اس پر قیس نے یہ اشعار پڑھے۔

حي ذوی الاضغان لتسب قلوبهم	تحيتک الحسنى فقديد يغ النغل
وان جنحو للسلم فاجنح لمثلها	وان كتموا عنک الحديث فلا تسل
فان الذی يؤذيک منه سماعه	وان الذی قالوا وراءک لم يقل

قبیلہ ذوی الاضغان کے قلوب کو آپ کا عمدہ سلام مسخر کر لیتا ہے۔جب کہ وہ صلح کی طرف مائل ہیں تو آپ بھی صلح کر لیجئے اور اگر کوئی بات وہ آپ سے چھپانا چاہتے ہیں تو نہ پوچھئے۔اس کے سننے سے آپ کو تکلیف ہوگی اور جو بات آپ کے پیچھے کہی گئی گویا وہ نہیں کہی گئی۔

ان اشعار کو سن کر نبیؐ کا قلب خوش ہو گیا کیونکہ معذرت انہوں نے عمدہ کی تھی اور آپ نے فرمایا کہ جو شخص کسی معذرت

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کرنے والے کا عذر قبول نہ کرے خواہ وہ عذر سچا ہو یا جھوٹا وہ میرے ساتھ حوض کوثر پر نہ آسکے گا۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا

۴۳۴۱۔حضرت قیسؓ بن رفاعہ

حضرت قیسؓ بن رفاعہ بن مہیر بن عامر بن عائشہ بن نمیر بن سالم۔ شعراء عرب میں سے ہیں ان کا ذکر عدوی نے کیا

۴۳۴۲۔حضرت قیسؓ بن زید جہنی

حضرت قیسؓ بن زید جہنی ۔اور بعض لوگ کہتے ہیں ابن یزید۔ان کا شمار اہل کوفہ میں ہے۔ان سے شعبی نے روایت کی رسول اللہؐ نے فرمایا جو شخص ایک روزہ نفل رکھتا ہے اس کے لئے جنت میں ایک درخت لگایا جاتا ہے۔ان کا تذکرہ ابن ابونعیم نے لکھا ہے۔

۴۳۴۳۔حضرت قیسؓ بن زید

حضرت قیسؓ بن زید۔مجہول شخص ہیں۔بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ بصرہ کے رہنے والے تھے۔ان سے ابوعمران روایت کی ہے مگر ان کا صحابی ہونا صحیح نہیں بعض لوگوں کا بیان ہے کہ ان کی حدیث مرسل ہے ان کی حدیث یہ ہے کہ نبیؐ بنت عمر رضی اللہ عنہا کو طلاق دی تھی پس جبریل آپ کے پاس آئے اور کہا کہ حفصہ سے رجوع کیجئے وہ روزہ دار اور قائم اور جنت میں بھی وہ آپ کی بیوی ہے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۳۴۴۔حضرت قیسؓ بن زید جزامی

حضرت قیسؓ بن زید بن حبا بن امرأ القیس بن ثعلبہ بن حبیب بن ذبیان بن عوف بن انمار بن ذنباع بن مازن بن مالک بن زید بن افصی بن سعد بن ایاس بن حرام بن جزام جذامی۔نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے اپنی قوم کے سردار نے ان کو بنی سعد بن مالک پر سردار مقرر فرمایا تھا۔ان کا تذکرہ ابن دباغ نے ابن کلبی سے ابوعمر پر استدراک کر کے روایت کیا ہے حالانکہ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ بعض لوگ ان کو قیس جذامی کہتے ہیں اور بعض لوگ قیس شام میں رہتے تھے۔پس کوئی وجہ استدراک کی نہیں ہے۔

۴۳۴۵۔حضرت قیسؓ بن زید بن عامر

حضرت قیسؓ بن زید بن عامر بن سواد بن کعب ظفر انصاری ،اوسی ،ظفری ،صحابی ہیں۔ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا

۴۳۴۶۔حضرت قیسؓ بن سائب بن عویمر

حضرت قیسؓ بن سائب بن عویمر بن عائذ بن عمران بن مخزوم۔یہ ابوعمر اور زبیر بن بکار کا قول ہے۔ابونعیم نے کہا بن سائب بن عائذ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم قریشی مخزومی بقول بعض زمانہ جاہلیت میں نبیؐ کے ساتھ شریک تھے ا میسرہ نے مجاہد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے قیس بن سائب سے سنا کہ وہ کہتے تھے ماہ رمضان کا فدیہ لوگ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہیں کہ ہر روزہ کے عوض میں ایک مسکین کو کھلاتے ہیں مگر میری طرف سے تم لوگ ہر روزے کے عوض میں ایک صاع دو ان کی عمر اس وقت سو برس سے زائد ہو چکی تھی اور بہت ضعیف تھے چنانچہ ایسا ہی کیا گیا اور وہ کہتے تھے کہ رسول اللہؐ زمانہ جاہلیت میں میرے شریک تھے اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ سائب بن ابی سائب آپ کے شریک تھے اور بعض لوگوں نے کسی اور کا نام بتایا ہے غرض اس میں اختلاف ہے جس کو ہم بیان کر چکے ہیں بعض لوگوں نے کہا ہے کہ یہ مجاہد کے غلام تھے اور بعض لوگوں کا قول ہے کہ مجاہد کے غلام عبداللہ بن سائب تھے جن کا ذکر اوپر ہو چکا ہے۔ ان کی حدیث میں بہت اختلاف ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۳۴۷۔ حضرت قیسؓ بن سعد انصاری

حضرت قیسؓ بن سعد بن ثابت، انصاری۔ جعفر مستغفری نے ان کا تذکرہ صحابہ میں لکھا ہے۔ عقیل نے زہری سے انہوں نے ثعلبہ بن ابی مالک قرظی سے انہوں نے قیس بن سعد بن ثابت انصاری سے جو رسول اللہؐ کے علمبردار تھے روایت کی ہے کہ انہوں نے حج کا ارادہ کیا اور اپنے سر پر ایک جانب کنگھی کر چکے تھے کہ ان کے غلام نے قربانی کے جانور کو قلادہ پہنا دیا پس یہ دیکھ کر انہوں نے سر کے دوسری جانب کنگھی نہیں کی۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ میں ان کو قیس بن سعد بن عبادہ سمجھتا ہوں۔ میں کہتا ہوں کہ یہ قیس بن سعد بن عبادہ ہیں۔ سعد کی کنیت ابو ثابت تھی میرا خیال ہے کہ ان کے نسب میں بجائے ابو ثابت کے ابن ثابت غلطی کاتب سے بن گیا ہے۔ یہی شخص ہیں جو بعض غزوات میں رسول اللہؐ کے علم بردار تھے۔ ابن شہاب نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہؐ کے ہمراہ انصار کا جھنڈا اٹھانے والے قیس بن سعد بن عبادہ تھے۔ ہمیں مسمار بن عمرو وغیرہ نے اپنی سند کے ساتھ محمد بن اسمٰعیل سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے سعید ابن ابی مریم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے لیث نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے عقیل نے ابن شہاب سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ مجھے ثعلبہ بن ابی مالک قرظی نے خبر دی کہ قیس بن سعد انصاری نے جو رسول اللہؐ کے علم بردار تھے حج کا ارادہ کیا اور کنگھی کرنے لگے الخ۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ وہی شخص ہیں جن کا تذکرہ ہم نے لکھا واللہ اعلم۔

۴۳۴۸۔ حضرت قیسؓ بن سعد بن عبادہ

حضرت قیسؓ بن سعد بن عبادہ بن دلیم بن حارثہ بن ابی خزیمہ بن ثعلبہ بن طریف بن خزرج بن ساعدہ انصاری خزرجی ساعدی۔ کنیت ان کی ابوالفضل تھی اور بعض لوگ کہتے ہیں ابوعبداللہ اور بعض لوگ کہتے ہیں ابوعبدالملک۔ والدہ ان کی فکیہہ بنت عبید بن دلیم بن حارثہ تھیں۔ فضلائے صحابہ میں سے تھے اور عرب کے عقلا اور اہل کرم میں تھے رائے ان کی صائب ہوتی تھی تدبیر جنگ خوب جانتے تھے اور شجاع اور عالی نسب تھے اپنی قوم کے مسلم سردار تھے۔ ہمیں ابراہیم اور اسمٰعیل وغیرہ نے اپنی سند کے ساتھ ابوعیسیٰ سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن مرزوق بصری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن عبداللہ انصاری نے بیان کیا ہے وہ کہتے تھے ہم سے ابوموسیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے وہب بن جریر نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے ثمامہ سے انہوں نے انس سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے قیس بن سعد بن عبادہ انصاری کو نبیؐ کے

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

یہاں وہ تقرب حاصل تھا جیسا کسی حاکم کو بادشاہ کے یہاں ہوتا ہے۔ نیز وہ کہتے تھے ہم سے ابوعیسیٰ نے بیان کیا وہ کہتے
سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے منصور بن زاذان سے سنا وہ میمون بن ابی شبیب سے وہ قیس بن سعد
سے روایت کرتے تھے کہ ان کے والد نے ان کو نبیؐ کی خدمت میں کام کرنے کے لئے دیا تھا وہ کہتے تھے کہ ایک روز
طرف سے گزرے میں نماز پڑھ چکا تھا حضرت نے پیر سے ایک ٹھوکر (بطور پیار کے) مجھے مار کر فرمایا کہ کیا میں تجھے
ایک دروازہ نہ بتاؤں میں نے عرض کیا کہ ہاں بتایئے تو آپ نے فرمایا لاحول ولاقوۃ الا باللہ پڑھا کرو۔ ابن شہاب نے
کہ قیس بن سعد رسول اللہؐ کے ہمراہ انصار کا جھنڈا اٹھایا کرتے تھے بیان کیا گیا ہے کہ ایک مرتبہ یہ ایک لشکر میں تھے جس
بکر و عمر رضی اللہ عنہما بھی تھے قیس قرض لے کر لوگوں کو کھلاتے تھے حضرت ابوبکر و عمر نے کہا اگر ہم اس جوان کو اس کے حال
دیں تو یہ اپنے باپ کا سب مال خرچ کر ڈالے گا چنانچہ انہوں نے اس کا تذکرہ لوگوں سے کیا سعد نے جب اس کو سنا تو وہ
پیچھے کھڑے ہوئے اور عرض کیا کہ ابن ابی قحافہ اور ابن خطاب کی طرف سے کون میرے سامنے معذرت کر سکتا ہے وہ
میرے بیٹے کو بخیل بنانا چاہتے ہیں۔ ابن شہاب نے کہا ہے کہ جب فتنہ پھیلا تو عرب میں پانچ آدمی بڑے عقل مند سمجھے
تھے اور ان کو عرب کا اہل الرائے کہا جاتا تھا وہ پانچ آدمی یہ ہیں (۱) معاویہ (۲) عمرو بن عاص (۳) قیس بن سعد (۴) مغیرہ بن
شعبہ (۵) عبداللہ بن بدیل بن ورقاء۔ قیس اور ابن بدیل حضرت علی کے ساتھ تھے اور مغیرہ طائف میں خانہ نشین ہو گئے
عمرو بن عاص حضرت معاویہ کے ساتھ تھے قیس کہتے تھے اگر میں نے رسول اللہؐ سے یہ نہ سنا ہوتا کہ مکروفریب دوزخ میں
جائے گا تو یقیناً اس امت میں سب سے زیادہ مکار ہوتا۔ ان کی بخشش (سخاوت) کی بھی بہت سی روایتیں ہیں جن کو ذکر
ہم طول دینا نہیں چاہتے۔ حضرت علی سے جب بیعت خلافت کی گئی تو یہ حضرت علی کے ساتھ رہے اور ان کی تمام لڑائیوں
شریک ہوئے حضرت علی نے ان کو مصر کا حاکم بنا دیا تھا حضرت معاویہ نے ان کے ساتھ بہت حکمت عملی کے کارروائیاں
ان سے پیش نہ پایا پھر انہوں نے حضرت علی کو فریب دیا اور یہ ظاہر کیا کہ قیس میرے ساتھ ہو گئے ہیں اور عثمان کا قصاص
کرتے ہیں یہ خبر حضرت علی کو پہنچی تو محمد بن ابی بکر وغیرہ نے اصرار کر کے ان کو معزول کرا دیا ان کے بعد حضرت علی نے اشتر
کا حاکم بنایا مگر اشتر کا اثنائے راہ انتقال ہو گیا پھر محمد بن ابی بکر کو حضرت علی نے حاکم بنایا مگر نتیجہ یہ ہوا کہ مصر ان سے لے لیا
وہ قتل کر دیے گئے۔ جب قیس معزول ہو کر مدینہ پہنچے تو مروان بن حکم نے ان کو ڈرایا پس وہ حضرت کے پاس کوفہ چلے
انہیں کے ساتھ رہے یہاں کہ حضرت علی شہید ہو گئے پھر حضرت حسن کے ساتھ رہے اور ان کے لشکر کے مقدمۃ الجیش میں
جب حضرت حسن نے حضرت معاویہ سے بیعت کر لی تو قیس بھی حضرت معاویہ کی بیعت میں داخل ہو گئے اور مدینہ لوٹ آئے
انہیں نے صفین میں یہ اشعار پڑھے تھے۔

هذا اللواء الذی کنا نحف به — مع النبی و جبریل لنا مدد

ماضر من کانت الانصار عیبته — ان لا یکون له من غیرهم احد

قوم اذا حاربوا طالت اکفهم — بالمشرفیة حتی یفتح البلد

یہ وہی جھنڈا ہے جس کو ہم رسول کے ساتھ لیتے تھے اور جبریل ہماری مدد کرتے تھے جس کے مددگار انصار ہوں اس کو کوئی

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

نقصان نہیں پہنچا سکتا اگرچہ ان کے ساتھ ان کے علاوہ اور کوئی نہ ہو۔ لوگ جب لڑتے ہیں تو ہمارے ہاتھ تلوار کے ساتھ دراز رہتے ہیں یہاں تک کہ وہ شہر فتح ہو جائے۔

انہوں نے نبیؐ سے کئی حدیثیں روایت کی ہیں۔ ان سے ابو عمار یعنی غریب بن حمید ہمدانی اور ابن ابی لیلیٰ اور شعبی اور عمرو بن شرحبیل وغیرہم نے روایت کی ہے۔ ہمیں فقیہ ابوالفضل طبری نے اپنی سند کے ساتھ احمد بن علی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوبکر بن ابی شیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابن عیینہ نے ابن ابی نجیح سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے قیس بن سعد سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے اگر علم ثریا میں چلا جائے تو فارس کے کچھ لوگ اس کو لے آئیں گے ان کی وفات ۵۹ھ میں اور بقول بعض ۶۰ھ میں ہوئی۔ ان کے چہرہ پر داڑھی کا ایک بال بھی نہ تھا انصار کہا کرتے تھے کہ ہم چاہتے ہیں کہ اپنے مال کے عوض میں قیس داڑھی نکلنے کی کوئی تدبیر کرتے مگر باوجود اس کے یہ نہایت حسین تھے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ ان کا واقعہ سراویل کے متعلق حضرت معاویہ کے یہاں بالکل غلط ہے اس کی کچھ اصل نہیں۔

۴۳۴۹۔ حضرت قیسؓ بن سکن انصاری

حضرت قیسؓ بن سکن بن قیس بن زعوراء بن حرام بن جندب بن عامر بن غنم بن عدی بن نجار کنیت ان کی ابوزید ہے۔ انصاری ہیں خزرجی ہیں۔ ان کی کنیت ہی زیادہ مشہور ہے۔ ان کے نام میں اختلاف ہے بعض لوگ سعد بن عمیر کہتے ہیں اور بعض ثابت اور بعض قیس بن سکن ان کی کوئی اولاد نہ تھی۔ حضرت انس بن مالک نے بیان کیا ہے کہ میرے ایک چچا ان لوگوں میں سے تھے جنہوں نے رسول اللہؐ کے عہد میں قرآن کو حفظ کر لیا تھا اور یہ چار آدمی انصار کے تھے (۱) زید بن ثابت (۲) معاذ بن جبل (۳) ابی بن کعب (۴) ابوزید۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ انس کی مراد اس حدیث میں انصار کے حفاظ قرآن ہیں ورنہ مہاجرین میں تو حفاظ قرآن بہت تھے مثل حضرت علی و حضرت عثمان و حضرت ابن مسعود و حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص و سالم مولی ابی حذیفہ۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۳۵۰۔ حضرت قیسؓ بن سلع

حضرت قیسؓ بن سلع اور بعض لوگ کہتے ہیں قیس بن اسلع مگر پہلا ہی قول زیادہ مشہور ہے یہ انصاری ہیں مدینہ کے رہنے والے ان سے نافع مولی حمنہ نے روایت کی ہے کہ ان کے بھائیوں نے نبیؐ سے ان کی شکایت کی اور کہا کہ انہوں نے فضول خرچی بہت شروع کی ہے اور اپنے مال کو بہت خرچ کرتے تھے رسول اللہؐ نے ان سے پوچھا کہ اے قیس یہ کیا معاملہ ہے تمہارے بھائی تمہاری فضول خرچی کی شکایت کرتے ہیں یہ کہتے تھے میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہؐ میں اپنے حصہ کی کھجوریں لیتا ہوں اور ان کو فی سبیل اللہ تقسیم کر دیتا ہوں اور اپنے ساتھیوں کو کھلا دیتا ہوں رسول اللہؐ نے فرمایا اے قیس تم خوب خرچ کرو اللہ تمہیں زیادہ دے گا اور آپ نے میرے سینہ پر ہاتھ پھیرا چنانچہ بعد اس کے اپنے گھرانے میں میرے برابر مال کسی کے پاس نہ تھا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور ابوعمر نے کہا ہے کہ ان کا نام قیس بن اسلع تھا مگر یہ صحیح نہیں ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۴۳۵۱۔ حضرت قیسؓ بن سلمہ بن شراحیل جعفی

حضرت قیسؓ بن سلمہ بن شراحیل بن شیطان بن حارث بن اصہب۔ اصہب کا نام عوف بن کعب بن حارث بن سعد بن عمر بن ذہل بن مران بن جعفی بن سعد العشیرہ ہے جعفی ہیں۔ نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے۔ یہ ابن کلبی کا قول ہے۔

۴۳۵۲۔ حضرت قیسؓ بن سلمہ بن یزید جعفی

حضرت قیسؓ بن سلمہ بن یزید بن مسجعہ بن مجمع بن مالک بن کعب بن سعد بن عوف بن حریم بن جعفی جعفی معروف با بن ملیکہ یہ اوران کے والداوران کے بھائی یزید سب صحابی ہیں اور نبیؐ کے حضور میں گئے تھے۔ یہ ابن کلبی کا قول ہے۔

۴۳۵۳۔ حضرت قیسؓ بن شماس

حضرت قیسؓ۔ ابن شماس عسکری نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اورانہوں نے اپنی سند کے ساتھ جراح بن منہال سے انہوں نے ابن عطاء بن مسلم سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ثابت بن قیس بن شماس سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ وہ کہتے تھے میں مسجد میں گیا نبیؐ اس وقت نماز میں تھے جب آپ نے سلام پھیرا تو میری طرف متوجہ ہوئے میں اس وقت نماز پڑھ رہا تھا جب میں نماز سے فارغ ہوا تو آپ نے پوچھا کہ کیا تم نے ہمارے ساتھ نماز پڑھی تھی میں نے عرض کیا کہ پڑھی تو تھی آپ نے فرمایا پھر یہ اب کیسی نماز پڑھ رہے ہو میں نے عرض کیا کہ یہ فجر کی سنتیں ہیں میں نے نہیں پڑھی تھیں پھر آپ نے کچھ نہیں فرمایا۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ اسی طرح ابن جریج نے عطاء بن ابی رباح سے انہوں نے قیس بن سہل سے اس کو روایت کیا ہے اور یہی صحیح ہے۔

۴۳۵۴۔ حضرت قیسؓ بن صرمہ

حضرت قیسؓ بن صرمہ۔ بعض نے صرمہ بن قیس اور بعض نے قیس بن مالک بن اوس بن صرمہ مازنی کہا ہے۔ ان کا تذکرہ عبدان نے لکھا ہے اورانہوں اپنی سند کے ساتھ اسرائیل سے انہوں نے ابواسحاق سے انہوں نے حضرت براءؓ سے جو کہ نبیؐ کے صحابی ہیں روایت کیا ہے بیان کیا ہے کہ پہلے یہ ہوتا تھا کہ اگر آدمی روزہ دار ہے اور رات کو افطار کئے بغیر وہ سو گیا تو اگلے دن بھی وہ کچھ نہ کھاتا تھا۔ قیس بن صرمہ انصاری بھی روزہ سے اور دن بھر ان زمینوں میں کام کرتے رہے۔ اور پوری حدیث بیان کی۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے مختصراً لکھا ہے۔ اور ابوعمر نے ان کا ذکر قیس بن مالک کے نام میں کیا ہے کہ یہ وہی ہیں۔ اوران کے بارے میں بعض نے کہا ہے کہ صرمہ بن انس ہیں اور بعض نے صرمہ بن ابی انس کہا ہے۔ ہم اس کو اس کے مقام پر ذکر کریں گے۔

۴۳۵۵۔ حضرت قیسؓ بن صعصعہ

حضرت قیسؓ بن صعصعہ۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ میں ان کا نسب نہیں جانتا ان کی حدیث ابن لہیعہ نے حبان بن واسع سے انہوں نے اپنے والد واسع بن حبان سے انہوں نے قیس بن صعصعہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ میں کتنے دنوں میں قرآن ختم کروں الخ۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۴۳۵۶۔ حضرت قیسؓ بن ابی صعصعہ

حضرت قیسؓ بن ابی صعصعہ۔ ابی صعصعہ کا نام عمرو بن زید بن عوف بن مبذول بن عمرو بن غنم بن مازن بن نجار ہے۔ انصاری خزرجی مازنی ہیں۔ بیعت عقبہ اور بدر میں شریک تھے۔ رسول اللہؐ نے ان کو بدر میں ایک حصہ لشکر کا سردار بنا دیا تھا۔ یہ عروہ اور ابن شہاب اور ابن اسحاق کا قول ہے۔ یحییٰ بن بکیر اور سعد بن ابی مریم نے ابن لہیعہ سے انہوں نے حبان بن واسع سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے قیس بن ابی صعصعہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں کتنے دنوں میں قرآن ختم کیا کروں آپ نے فرمایا پندرہ دن میں انہوں نے عرض کیا کہ میں اپنے کو اس سے بھی زیادہ قوی دیکھتا ہوں آپ نے فرمایا کہ ہر جمعہ کو عرض کیا کہ میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں تو آپ خاموش رہے چنانچہ یہ ایک زمانہ تک ایک ہفتہ میں قرآن ختم کیا کرتے تھے جب ان کی عمر بہت زیادہ ہوگئی اور یہ اپنی آنکھوں میں پٹی باندھنے لگے اس وقت پندرہ روز میں قرآن ختم کرنے لگے کہتے تھے اور فرماتے تھے کہ کاش میں نے نبیؐ کی اجازت قبول کر لی ہوتی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابو عمر نے اس حدیث کو اس تذکرہ میں نہیں لکھا بلکہ اس سے پیشتر کے تذکرہ میں یعنی قیس بن صعصعہ کے نام میں لکھا ہے یہ دونوں درحقیقت ایک ہیں واللہ اعلم۔

۴۳۵۷۔ حضرت قیسؓ بن صعصعہ بن وہب

حضرت قیسؓ بن صعصعہ بن وہب بن عدی بن مالک بن عدی بن عامر بن غنم بن عدی بن نجار انصاری۔ احد میں شریک تھے یہ عدوی کا قول ہے اور انہوں نے ان کو مالک بن صعصعہ کا بھائی بیان کیا ہے اس کو ابن دباغ نے بیان کیا ہے۔

۴۳۵۸۔ حضرت قیسؓ بن صیفی

حضرت قیسؓ بن صیفی بن اسلت انصاری۔ یہی ہیں جن کے والد کی منکوحہ ان کے والد کی وفات کے بعد رسول اللہؐ کے حضور میں حاضر ہوئی تھیں اور عرض کیا تھا کہ یا رسول اللہ قیس کے والد کا انتقال ہو گیا اور قیس جو قبیلہ کے ایک اچھے آدمی ہیں انہوں نے مجھے پیغام نکاح کا دیا ہے لہٰذا میں کیا کروں اس پر یہ آیت نازل ہوئی ولا تنکحوا ما نکح اباء کم من النساء لآیہ۔ اس کو ابن دباغ اندلسی نے بیان کیا ہے۔

۴۳۵۹۔ حضرت قیسؓ بن ضحاک

حضرت قیسؓ بن ضحاک بن خلیفہ بن ثعلبہ۔ ابو حاتم بستی نے کہا ہے کہ ان کی کنیت ابو جبیرہ تھی انصاری ہیں جعفر نے کہا ہے کہ حافظ ابو احمد کا بیان ہے کہ یہ ثابت بن ضحاک اشہلی کے بھائی ہیں اور بعض لوگوں نے ان کو کلابی کہتے ہیں۔ بعض لوگ ان کو صحابی کہتے ہیں۔ ابو جبیرہ کہتے تھے کہ یہ آیت ہمیں لوگوں کے حق میں نازل ہوئی تھی ولا تنابزوا بالالقاب ان کی حدیث میں بہت اضطراب ہے۔ ان کا تذکرہ انشاء اللہ تعالیٰ کنیت کے باب میں آئے گا۔ ابن کلبی نے کہا ہے کہ ابو جبیرہ کا نام قیس تھا ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۴۳۶۰۔ حضرت قیسؓ بن طخفہ

حضرت قیسؓ بن طخفہ۔ کنیت ان کی ابوعیش غفاری تھی اور ابوجعفر مستغفری نے کہا ہے کہ یہ قیس بن طخفہ نہدی ہیں اور ا
روایت سے انہوں نے ایک طویل حدیث بھی لکھی ہے۔ ان کا مشہور نام طخفہ ہے اور ان کے اصلی نام میں بہت اختلاف ہے
لوگوں کا بیان ہے کہ یہ اصحاب صفہ سے تھے۔ یحییٰ بن ابی کثیر نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے روایت کی ہے کہ یعیش بن قیس
نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے رسول اللہؐ نے (ایک دن اصحاب صفہ کو اپنے اصحاب پر تقسیم فرمایا او
کہ اے فلاں اسکو اپنے ساتھ لیتے جاؤ ہم چار آدمی بچ گئے تو ہم لوگوں سے رسول اللہؐ نے فرمایا کہ تم لوگ میرے ساتھ چلو چنا
لوگ حضرت عائشہ کے گھر میں گئے ہمیں ابومنصور بن مکارم بن احمد بن مودب نے اپنی سند کے ساتھ ابوزکریا یعنی یزید بن ا
سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ اصحاب صفہ میں طہفہ بن ابی زہیر نہدی بھی تھے اور بعض لوگوں نے ان کا نام قیس بن
بیان کیا ہے بنی مالک بن نہد کے خاندان سے موصل میں گئے تھے اور رسول اللہؐ کی تحریر ان کے پاس تھی یا یہ کہا اہل موصل ا
تھے اور وہ تحریر ان کے پاس تھی نیز انہوں نے کہا کہ مجھ سے عبداللہ بن خالد قریشی نے احمد بن معاویہ بن بکر سے روایت کر کے
کیا وہ کہتے تھے ہم سے خالد بن حنیش محاربی نے لیث بن ابی سلیم سے انہوں نے مجاہد سے روایت کر کے بیان نیز وہ کہتے تھے
سے زکریا بن یحییٰ بن عبدالرحمٰن نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یحییٰ بن یونس نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے محبوب بن مس
نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے وہب اسدی نے بنی نہد کے چند شیوخ سے روایت کر کے بیان کیا کہ ان میں سے ایک شخص
کا نام قیس بن طہفہ تھا اور بنی مالک بن نہد کے خاندان سے تھے نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے اور عرض کیا تھا کہ مجھے کچھ
کرنے کی اجازت دیجئے آپ نے فرمایا کہ کہو تو انہوں نے عرض کیا کہ امابعد یا رسول اللہؐ ہم آپ کے حضور میں تہامہ کی نش
سے اونٹوں پر سوار ہو کر آئے ہیں پھر اسی قسم کا واقعہ بیان کیا جو ہم طہفہ کے نام میں ذکر کر آئے ہیں۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابو
ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۳۶۱۔ حضرت قیسؓ بن طلق

حضرت قیسؓ بن طلق۔ عبدان اور جعفر وغیرہما نے ان کا تذکرہ صحابہ میں لکھا ہے۔ عبداللہ بن بدر نے قیس بن طلق سے روا
کی ہے وہ کہتے تھے کہ طلق بن علی کو نبیؐ کے حضور میں ایک بچھو نے کاٹ کھایا تو نبیؐ نے زخم پر کچھ پھوک دیا اور اس پر ہاتھ پھیر
ان کی حدیث وفد عبدالقیس اور پینے کے متعلق مروی ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۳۶۲۔ حضرت قیسؓ بن ابی العاص

حضرت قیسؓ بن ابی العاص بن قیس بن عدی بن سعد بن سہم۔ فتح مصر میں شریک تھے اور ایک گھر وہاں انہوں نے بنا لیا تھا
حضرت عمر بن خطاب کی طرف سے مصر کے قاضی تھے۔ اس کو ابن لہیعہ نے یزید بن ابی حبیب سے روایت کیا ہے۔ یہ ابن یو
قول ہے ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۴۳۶۳۔ حضرت قیسؓ بن عاصم نمیری

حضرت قیسؓ بن عاصم بن اسد بن جعونہ بن حارث بن نمیر بن عامر بن صعصعہ نمیری۔ ابن کلبی نے بیان کیا ہے کہ یہ نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے اور آپ نے ان کے منہ پر ہاتھ پھیرا تھا اور دعا دی تھی کہ یا اللہ اس پر اور اس کے ساتھیوں پر برکت نازل فرما انہیں کے متعلق شاعر نے یہ شعر کہا ہے۔

الیک ابن خیر الناس قیس بن عاصم   خشمت من الامر العظیم المجاشما

اے بہترین شخص کے بیٹے اے قیس بن عاصم۔ میں ایک سخت ضرورت سے تیرے پاس آیا ہوں۔

۴۳۶۴۔ حضرت قیسؓ بن عاصم منقری

حضرت قیسؓ بن عاصم بن سنان بن خالد بن منقر بن عبید بن مقاعس۔ مقاعس کا نام حارث بن عمرو بن کعب بن سعد بن زید مناۃ بن تمیم تھا۔ تمیمی منقری ہیں۔ حارث کا نام مقاعس اس وجہ سے رکھا گیا کہ انہوں نے بنی سعد بن زید کے حلیف بننے سے تقاعس (یعنی انکار) کیا تھا۔ کنیت ان کی ابوعلی ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں ابوطلحہ اور بعض لوگ کہتے ہیں ابوقبیصہ مگر پہلا ہی قول زیادہ مشہور ہے۔ ان کی والدہ ام اسفر بنت خلیفہ تھیں۔ نبیؐ کے حضور میں بنی تمیم کے وفد کے ساتھ حاضر ہوئے تھے اور ۹ ہجری میں اسلام لائے تھے جب ان کو نبیؐ نے دیکھا تو فرمایا کہ یہ بدویوں کا سردار ہے یہ بڑے عاقل اور بردبار تھے۔ بردباری ان کی مشہور ہے لوگوں نے احنف بن قیس سے پوچھا کہ تم نے بردباری کس سے سیکھی انہوں نے جواب دیا حضرت قیس بن عاصم سے ایک روز میں نے ان کو دیکھا کہ اپنے گھر کے سامنے بیٹھے ہوئے تھے اپنی تلوار کی حمائل لپیٹے ہوئے اپنی قوم کے لوگوں سے باتیں کر رہے تھے اسی حالت میں ایک شخص لایا گیا جس کی مشکیں کسی ہوئی تھیں اور ایک مقتول کی نعش لائی گئی اور ان سے کہا گیا کہ دیکھیے آپ کے اس بھتیجے نے آپ کے بیٹے کو قتل کر دیا احنف کہتے تھے خدا کی قسم انہوں نے تلوار کی حمائل نہیں کھولی نہ اپنی گفتگو کو درمیان میں چھوڑا جب وہ اپنی گفتگو مکمل کر چکے تو اپنے بھتیجے سے کہا کہ تو نے بہت برا کام کیا خدا کا گنہگار ہوا اور حق قرابت کو قطع کر دیا اور اپنے ابن عم کو قتل کر دیا اپنا تیر تو نے اپنے ہی مار لیا اور خود اپنی جماعت کم کر دی بعد اس کے اپنے دوسرے بیٹے سے کہا کہ اے بیٹے اپنے چچازاد بھائی کی مشکیں کھول دے اور اپنے بھائی کو دفن کر دے اور اپنی ماں کو اس کے بیٹے کی دیت میں دے دے کیونکہ وہ غریب ہے۔ قیس بن عاصم نے زمانہ جاہلیت ہی میں شراب اپنے اوپر حرام کر لی تھی اس کا سبب یہ ہوا کہ انہوں نے نشہ کی حالت میں اپنی بیٹی کے شکم پر ہاتھ رکھ دیا تھا اور اس کے ماں باپ کو گالیاں دیں تھی اور چاند کو دیکھ کر کچھ باتیں کیں تھی اور شراب فروش کو اپنا بہت سا مال دے دیا تھا جب نشہ دور ہوا تو لوگوں نے یہ حرکات ان سے بیان کیں اس وقت سے انہوں نے شراب کو اپنے اوپر حرام کر لیا تھا اور اسی کے متعلق یہ اشعار کہے تھے۔

رایت الخمر صالحۃ وفیہا   خصال تفسد الرجل الحلیما

فلا واللہ اشربہا صحیحا   ولا اشفی بہا ابدا سقیما

ولا اعطی بہا ثمنا حیاتی   ولا ادعو لہا ابدا ندیما

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

فان الخمر تفضح شار بیھا ۔۔۔ وتجنیم بھا امر العظیما

میں نے شراب کو دیکھا کہ وہ اچھی ہے مگر اس میں چند اثر ایسے ہیں کہ بردبار آدمی کو بھی خراب کر دیتی ہیں۔ پس خدا کی قسم میں نے اب اس کو حالت صحت میں پیوں گا اور نہ حالت مرض میں نہ کبھی دوائی میں اس کا استعمال کروں نہ کبھی زندگی میں کبھی اس کی قیمت دوں نہ کبھی اس کے لئے اپنے ہم نشینوں کو بلاؤں بیشک شراب اپنے پینے والوں کی برائیاں ظاہر کر دیتی ہے اور ان سے بڑے بڑے گناہ صادر کرا دیتی ہے۔

ان سے مروی ہے کہ انہوں نے نبیؐ سے عرض کیا تھا کہ میں نے بارہ یا تیرہ لڑکیاں زندہ دفن کر دی تھیں تو ان سے نبیؐ نے کہ ہر لڑکی کے عوض میں ایک غلام آزاد کرو۔ ہمیں ابراہیم بن محمد وغیرہ نے اپنی سند کے ساتھ محمد بن عیسیٰ سے نقل کر کے خبر دی کہتے تھے ہم سے بندار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالرحمٰن بن مہدی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سفیان نے اغر صباح سے انہوں نے خلیفہ بن حصین سے انہوں نے قیس بن عاصم سے روایت کر کے خبر دی کہ جب وہ اسلام لائے تو نبیؐ نے حکم دیا کہ بیری کی پتے پانی میں جوش دے کر اس سے غسل کریں حسن بصری نے بیان کیا ہے کہ جب قیس بن عاصم کی وفات کا وقت آیا تو انہوں نے اپنے بیٹوں کو بلایا اور کہا کہ اے بیٹو یہ چند باتیں میری یاد رکھو کوئی شخص مجھ سے زیادہ تمہارا خیر خواہ نہیں جب میں مر جاؤں تو جو تم میں بڑا ہو اس کو سردار بنانا چھوٹے کو سردار بناؤ گے تو لوگ تمہارے بڑوں کو بے وقوف سمجھیں گے اور ان کی نظروں میں ہلکے ہو جاؤ گے اور اپنے مال کی اصلاح لازم سمجھ کیونکہ مال کریم کے لئے باعث عزت ہے اور لئیم سے محفوظ رکھے اور لوگوں سے سوال نہ کیا کرو کیونکہ سوال نہایت مجبوری کے درجے میں جائز ہے اور کسی رونے والی عورت کے پاس نہ کھڑے کیونکہ میں نے رسول اللہؐ سے سنا ہے آپ نے عورتوں کو رونے سے منع فرمایا ہے۔ ان سے حسن اور احنف اور خلیفہ بن حصین اور ان کے بیٹے حکیم بن قیس نے روایت کی ہے۔ ہمیں یحییٰ بن محمود نے اجازۃً اپنی سند کے ساتھ ابن ابی عاصم سے روایت کر دی وہ کہتے تھے ہم سے ہدبہ بن عبدالوہاب یعنی ابو صالح مروزی نے نضر بن شمیل سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے شعبہ نے قتادہ سے انہوں نے مطرف بن شخیر سے انہوں نے حکیم بن قیس بن عاصم سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا کہ انہوں نے اپنی وفات کے وقت یہ نصیحت کی تھی کہ جب میں مر جاؤں تو میرے اوپر نوحہ نہ کرنا کیونکہ رسول اللہؐ پر نہیں کیا گیا۔ انہوں نے بتیس ۳۲ اولاد نرینہ چھوڑی تھیں ابو الاشہب نے حسن بصری سے انہوں نے قیس بن عاصم منقری سے روایت کی ہے کہ وہ نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے تو آپ نے فرمایا کہ یہ بدویوں کے سردار ہیں کہتے تھے کہ میں نے آپ کو سلام کیا اور عرض کیا کہ یارسول اللہؐ! وہ مال کس قدر ہے جس میں میرے اوپر گناہ نہ ہو۔ آپ نے فرمایا کہ اچھا مال چالیس اور زیادہ ہوں تو ساٹھ اور سو اونٹ والوں کے لئے تو خرابی ہے مگر وہ شخص جوان کے چراگاہ میں اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرے اور ان کی نر کو جفتی کے لئے عاریتاً دے اور فقیروں کو سوار کرائے اور ان کا دودھ خیرات کرے اور فربہ جانوروں کو ذبح کرے اور قناعت والے اور محتاج لوگوں کو کھلائے۔ میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ یہ اوصاف تو بہت ہی اچھے ہیں آپ نے پوچھا کہ اے قیس اپنا مال زیادہ محبوب ہے یا اپنے وارثوں کا میں نے عرض کیا کہ اپنا مال فرمایا تمہارا مال تو وہی ہے جو تم کھاؤ اور فنا کر دو یا پہن کر پھٹا دے کر گذر جاؤ اور جو باقی رہ گیا وہ تمہارے وارثوں کا ہے میں نے کہا یارسول اللہؐ! اگر میں زندہ رہا تو بہت تھوڑا چھوڑ جاؤں گا

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بصری کہتے تھے انہوں نے ایسا ہی کیا ہے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۳۶۵۔ حضرت قیسؓ بن عائذ

حضرت قیسؓ بن عائذ۔کنیت ان کی ابو کاہل ہے۔احمسی ہیں۔اپنی کنیت ہی سے زیادہ مشہور ہیں۔ان کے نام میں اختلاف ہے بعض نے عبداللہ بن مالک کہا ہے یہ بخاری کا قول ہے مگر قیس زیادہ مشہور ہے ہم ان کا حال کنیت کے باب یہاں سے زیادہ انشاءاللہ تعالیٰ لکھیں گے۔ان سے اسماعیل بن خالد نے روایت کی ہے انہوں نے کہا کہ یہ اپنے قبیلے کے امام تھے۔ہمیں ابن ابی حبہ نے اپنی سند کے ساتھ عبداللہ بن احمد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن عبید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسماعیل بن ابی خالد نے قیس بن عائذ سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہؐ کو دیکھا کہ آپ ایک اونٹنی پر سوار خطبہ پڑھ رہے تھے اور ایک حبشی اس اونٹنی کی نکیل پکڑے ہوئے تھے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۳۶۶۔ حضرت قیسؓ بن عباد

حضرت قیسؓ بن عباد۔ان کا شمار اہل شام میں ہے۔انہوں نے نبیؐ سے خودکشی کرنے والے کے متعلق ایک حدیث روایت کی ہے مگر ان کا دیکھنا یا صحابی ہونا ثابت نہیں۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۴۳۶۷۔ حضرت قیسؓ بن عبداللہ اسدی

حضرت قیسؓ بن عبداللہ اسدی۔قبیلہ بنی اسد بن خزیمہ سے ہیں۔کنیت ان کی ابو آمنہ ہے آمنہ بنت قیس سے یہ آمنہ وہی ہیں جو حضرت ام حبیبہ کے ساتھ تھیں۔قیس نے حبش کی طرف اپنی بیوی برکہ بنت یسار کنیزہ ابو سفیان بن حرب کے ساتھ ہجرت کی تھی موسیٰ بن عقبہ نے کہا ہے کہ یہ عبیداللہ بن جحش اور ام حبیبہ کے رضاعی باپ تھے۔ان کا تذکرہ ابو موسیٰ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۴۳۶۸۔ حضرت قیسؓ بن عبداللہ نابغہ جعدی

حضرت قیسؓ بن عبداللہ بن عدس۔نابالغہ جعدی۔شاعر ہیں اپنے لقب نابغہ سے زیادہ مشہور ہیں ہم انشاءاللہ تعالیٰ ردیف نون میں ان کا تذکرہ یہاں سے زیادہ لکھیں گے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۳۶۹۔ حضرت قیسؓ بن عبداللہ

حضرت قیسؓ بن عبداللہ۔ان کا نسب نہیں بیان کیا گیا۔ان کا تذکرہ یحییٰ بن یونس نے بحوالہ حدیث ابن لہیعہ لکھا ہے جس کو انہوں نے ابن ہبیرہ سے انہوں نے قیس سے روایت کیا ہے کہ غزوۂ احزاب میں رسول اللہؐ کی نماز عصر فوت ہو گئی تھی جعفر نے کہا ہے کہ یہ حدیث مرسل ہے اور قیس کو ہم صحابی نہیں سمجھتے۔ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۴۳۷۰۔ حضرت قیسؓ بن عبداللہ کندی

حضرت قیسؓ بن عبداللہ بن قیس بن وہب بن بکیر بن امرا القیس بن حارث بن معاویہ کندی۔ نبیؐ کے حضور میں حاضر ہو
تھے یہ ہشام بن کلبی کا قول ہے۔

۴۳۷۱۔ حضرت قیسؓ بن عبدالعزی

حضرت قیسؓ بن عبدالعزی۔ ان سے انس بن مالک نے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا لا الہ الا اللہ ہمیشہ غضب ا
دفع کرتا رہے گا یہاں تک کہ لوگ زبان سے تو اس کلمہ کو کہیں گے مگر اپنے دین کو دنیا کے لئے خراب کرنے لگیں گے اس وقت
تعالیٰ فرمائے گا کہ تم جھوٹے ہو۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۴۳۷۲۔ حضرت قیسؓ بن عبدالمنذر

حضرت قیسؓ بن عبدالمنذر، انصاری۔ ان کا نسب ان کے بھائی رفاعہ کے نام میں ہو چکا ہے۔ غزوۂ بدر میں شہید ہوئے
ان کے اور ان کے ساتھیوں کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ اموات الخ اس غزوہ
مہاجرین کے چھ آدمی شہید ہوئے تھے (۱) عبیدہ بن حارث (۲) عمیر بن ابی وقاص (۳) ذوالشمالین بن عمرو (۴) عاقل بن
(۵) مہجع غلام عمر بن خطاب (۵) صفوان اور انصار کے آٹھ آدمی شہید ہوئے تھے (۱) سعد بن خیثمہ (۲) قیس بن عبدا
(۳) زید بن حارث (۴) تمیم بن حمام (۵) رافع بن معلیٰ (۶) حارثہ بن سراقہ (۷) معوذ بن عفراء (۸) عوف بن عفراء ان سا
تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے اور ابونعیم نے کہا ہے کہ ان کے نام میں کچھ غلطی ہوگئی ہے صحیح نام ان کا مبشر بن عبدالمنذر
بنی عمرو بن عوف سے ہیں اس میں کسی کا اختلاف نہیں اور تمیم بن حمام کے نام میں بھی غلطی ہوگئی ہے۔ صحیح نام ان کا عمیر بن سالم
یہی اہل سیر کا قول ہے اور یہی صحیح ہے۔

۴۳۷۳۔ حضرت قیسؓ بن عبدیغوث

حضرت قیسؓ بن عبدیغوث بن مکشوح۔ یہ ان لوگوں میں سے ہیں جو اسود عنسی کے قتل میں شریک تھے ان کا ذکر قیس بن مک
کے ذکر میں پورا آئے گا کیونکہ یہ اسی نام سے مشہور ہیں یہاں ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۳۷۴۔ حضرت قیسؓ بن عبید

حضرت قیسؓ بن عبید بن حریر بن عبید بن جعد بن عوف بن مبذول بن عمرو بن غنم بن مازن بن نجار۔ کنیت ان کی ابوشر
صحابی ہیں احد میں اور تمام مشاہد میں شریک تھے اور جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔

حریر حاء مہملہ کے ضمہ اور دو راؤں کے ساتھ ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۴۳۷۵۔ حضرت قیسؓ بن عمرو انصاری

حضرت قیسؓ بن عمرو۔ ان کے والد عمرو بن قیس بن زید بن سواد بن مالک بن غنم بن مالک بن نجار انصاری خزرجی ہیں یہ دونوں غزوۂ احد میں شہید ہوئے تھے۔ ہمیں عبیداللہ بن احمد نے اپنی سند کے ساتھ یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحاق سے شہدائے احد کے ناموں میں لکھا ہے کہ بنی سواد بن مالک بن غنم سے عمرو بن قیس اور ان کے بیٹے قیس بھی تھے۔ ان کا تذکرہ عمرو کے نام میں اس سے زیادہ ہو چکا ہے قیس کی شرکت بدر میں اختلاف ہے ابن کلبی نے ان کو شرکائے بدر میں شمار کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۳۷۶۔ حضرت قیسؓ بن عمرو بن قہد

حضرت قیسؓ بن عمرو اور بعض لوگ کہتے ہیں قیس بن قہد کہتے ہیں اور بعض لوگ کہتے ہیں قیس بن سہل۔ یحیٰ بن سعید انصاری کے دادا ہیں پس بعض لوگ ان کا نسب یوں بیان کرتے ہیں قیس بن عمرو بن قہد بن ثعلبہ۔ اور بعض لوگ یوں بیان کرتے ہیں قیس بن عمرو بن سہیل بن ثعلبہ بن حارث بن یزید بن ثعلبہ بن عبید بن غنم بن مالک بن نجار۔ ان کے نسب میں اختلاف ہے ان سے ان کے بیٹے سعید نے اور عطاء بن ابی رباح نے اور محمد بن ابراہیم نے روایت کی ہے۔ ہمیں ابو یاسر نے اپنی سند کے ساتھ عبداللہ بن احمد سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبداللہ بن نمیر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سعد بن سعید نے بیان کیا کہ محمد بن ابراہیم نے قیس بن عمرو سے روایت کر کے ان کو خبر دی وہ کہتے تھے نبیؐ نے ایک شخص کو بعد نماز فجر کے دو رکعت نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو پوچھا کہ کیا صبح کی نماز تو نے دو مرتبہ پڑھی اس نے عرض کیا کہ آج سنت فجر میں نے نہ پڑھی تھی اس کو اب پڑھ لیا پس نبیؐ چپ ہو رہے اس حدیث کو لیث نے یحیٰ بن سعید سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کیا ہے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۳۷۷۔ حضرت قیسؓ بن عمرو بن لبید

حضرت قیسؓ بن عمرو بن لبید۔ زیاد بن لبید کے بھتیجے ہیں۔ احد میں اور اس کے بعد تمام مشاہد میں شریک رہے یہ ابن قداح کا قول ہے ان کا تذکرہ ابن دباغ نے لکھا ہے۔

۴۳۷۸۔ حضرت قیسؓ بن عمیر

حضرت قیسؓ بن عمیر۔ ابن قانع نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور انہوں نے اپنی سند کے ساتھ حمید بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے قیس بن عمیر سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نبیؐ کے حضور میں گیا اور میں نے اسلام قبول کیا اور میں نے اپنی قوم کو بھی مسلمان کیا حضرت نے مجھے میری قوم کا سردار مقرر کر دیا تھا ان کا تذکرہ ابن دباغ نے ابو عمر پر استدراک کرنے کے لئے لکھا ہے۔

۴۳۷۹۔ حضرت قیسؓ بن ابی غرزہ

حضرت قیسؓ بن ابی غرزہ بن عمیر بن وہب غفاری۔ بعض لوگ انہیں جہنی کہتے ہیں کوفہ میں رہتے تھے اور وہیں وفات پائی ان

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

سے صرف ایک حدیث مروی ہے ہمیں خطیب عبداللہ بن احمد نے اپنی سند کے ساتھ ابوداؤد طیالسی سے نقل کر کے خبر دی تھے ہم سے شعبہ نے اعمش سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے ابووائل کو قیس بن ابی غرزہ سے روایت کر سنا کہ وہ کہتے تھے ایک روز بازار میں رسول اللہؐ ہمارے پاس تشریف لائے ہم بازار میں خرید و فروخت کر رہے تھے ہم لو کو دلال کہتے تھے حضرت نے ہمارا نام اس سے بھی بہتر رکھا جو ہم نے خود اپنے لئے تجویز کیا تھا فرمایا کہ اے گروہ تجار بیع میں قسم کی آمیزش بہت ہوتی ہے لہٰذا اس کو صدقہ کے ساتھ مخلوط کر دو (یعنی نفع میں سے کچھ صدقہ دے دیا کرو) ان تینوں نے لکھا ہے۔

۴۳۸۰۔ حضرت قیسؓ بن غربہ

حضرت قیسؓ بن غربہ۔ کنیت ان کی ابوغربہ تھی احمسی ہیں نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے اور اپنی قوم کو اسلام کی تر تھی۔ ان کو مستغفری نے کتاب الوفود میں ذکر کیا ہے۔ ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ مختصر لکھا ہے۔

۴۳۸۱۔ حضرت قیسؓ (ابوغنیم)

حضرت قیسؓ۔ کنیت ان کی ابوغنیم تھی۔ نبیؐ کو انہوں نے دیکھا تھا۔ بصرہ میں رہتے تھے۔ شعبہ نے عاصم احول نے غنیم بن قیس اسدی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے اپنے والد سے چند کلمات سنے تھے جو انہوں نے رسو مرثیہ میں کہے تھے۔

الا لی الویل علی محمد　　قد کنت فی حیاته بمقعد

ابیت لیلی آمنا الی الغد

میری خرابی ہو محمد (ﷺ) کے غم میں ان کی زندگی میں میں آرام سے بیٹھا ہوا تھا شام سے صبح تک چین سے سوتا تھا ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۳۸۲۔ حضرت قیسؓ بن قارب ضبی

حضرت قیسؓ بن قارب ضبی۔ دارقطنی نے ان کو ذکر کیا ہے۔ جعفر بن زبیر نے قاسم بن ابی امامہ سے انہوں نے قارب ضبی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول اللہؐ نے فرمایا اللہ ابن آدم کے گناہ پر چالیس ۴۰ دن تک مواخذہ نہیں وہ توبہ کرے۔ یہ حدیث فرودہ بن قیس سے بھی مروی ہے جو ان کے نام میں بیان ہو چکی ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا

۴۳۸۳۔ حضرت قیسؓ بن قبیصہ

حضرت قیسؓ بن قبیصہ۔ عبدان نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے۔ بقیہ نے عبداللہ مولیٰ عثمان بن عفان سے انہوں بن یحییٰ الہانی سے انہوں نے قیس بن قبیصہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا جو شخص وصیت [1] نہ کرے گا ا

---

[1] یہ حکم اس وقت کا ہے جب کہ میراث کی فرضیت نہ ہوئی تھی اور ہر شخص پر فرض تھا کہ اپنے عزیزوں کے لئے وصیت کر جائے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مردوں سے بات کرنے کی اجازت نہ ملے گی۔ کسی نے پوچھا یارسول اللہ کیا مردے بھی باتیں کرتے ہیں فرمایا ہاں وہ ایک دوسرے کو دیکھنے کو بھی جاتے ہیں۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۳۸۴۔ حضرت قیسؓ بن قہد

حضرت قیسؓ بن قہد، انصاری۔ بنی مالک بن نجار سے ہیں۔ یہ قیس بیٹے ہیں قہد بن قیس بن عبید بن ثعلبہ بن غنم بن مالک بن نجار کے۔ انصاری خزرجی ہیں۔ مصعب زبیری نے بیان کیا ہے کہ یہ قیس یحییٰ بن سعید انصاری کے دادا ہیں اور انہوں نے کہا ہے کہ قیس کا نام نبیؐ کے اصحاب میں کچھ پسندیدہ نہ تھا۔ ابن ابی خیثمہ نے کہا ہے کہ یہ مصعب کی غلطی ہے۔ یحییٰ بن سعید کے دادا قیس بن عمرو ہیں اور قیس بن قہد کی کنیت ابومریم اور نام عبدالغفار بن قاسم ہے انصاری کوفی ہیں۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ ابن ابی خیثمہ کا قول ہے کہ مصعب سے غلطی ہوگئی ہے سب لوگوں نے مصعب کے اس قول کو غلط کہا ہے امیر ابونصر نے کہا ہے کہ قیس بن قہد صحابی ہیں ان سے قیس بن ابی حازم نے اور ان کے بیٹے سلیم نے روایت کی ہے۔ بدر میں اور اس کے بعد کے غزوات میں شریک تھے۔ حضرت عثمانؓ کی خلافت میں وفات پائی۔

۴۳۸۵۔ حضرت قیسؓ بن قیس

حضرت قیسؓ بن قیس۔ حضرت علیؓ کے ساتھ صفین میں شریک تھے۔ ابن کلبی نے ان کو ان لوگوں سے ذکر کیا ہے جو حضرت علی کے ساتھ صفین میں شریک تھے ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے۔

۴۳۸۶۔ حضرت قیسؓ بن ابی قیس

حضرت قیسؓ بن ابی قیس بن اسلت۔ یہ قیس بیٹے ہیں صیفی کے ان کا ذکر اوپر ہو چکا ہے۔ انہیں کے متعلق ان کے والد نے یہ شعر کہا تھا

اقیس ان ھلکت وانت حی   فلا یحرم فواضلک العدیم

اگر میں مرجاؤں اور تم زندہ رہو تو تمہاری بزرگیوں میں سے ایک معدوم شخص محروم نہ رہے یعنی مجھ کو ایصال ثواب کرتے رہنا۔

۴۳۸۷۔ حضرت قیسؓ بن کعب

حضرت قیسؓ بن کعب۔ ان کا ذکر ارطاہ کے نام میں ہو چکا ہے۔ ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ مختصر لکھا ہے۔

۴۳۸۸۔ حضرت قیسؓ بن کلاب

حضرت قیسؓ بن کلاب، کلابی۔ صحابی ہیں یمن کے رہنے والے۔ ان کی حدیث عبداللہ بن حکیم کنانی سے مروی ہے۔ محمد بن عبداللہ بن عبدالحکیم نے سعید بن بشیر قریشی مصری سے جو یمن کے ایک شخص تھے۔ انہوں نے قیس بن کلاب سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہؐ کو کعبہ مکرمہ کی چھت پر یہ اعلان فرماتے ہوئے سنا کہ بیشک اللہ نے تمہارے خون اور تمہارے مال

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اور تمہاری اولاد ہمیشہ کے لئے اس طرح حرام[1] کئے ہیں جیسے آج کے دن اس مہینہ اور جیسے یہ مہینہ اس سال میں یا اللہ میں نے حکم پہنچا دیا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۳۸۹۔ حضرت قیسؓ بن مالک ارحبی

حضرت قیسؓ بن مالک ارحبی۔ ارحب ایک شاخ قبیلہ ہمدان کی ہے۔ ان کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک تحریر بھیجی تھی اس تحریر کے بعد یہ اسلام لے آئے تھے۔ عمرو بن یحیٰی بن عمرو بن سلمہ ہمدانی نے روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ مجھ سے میرے والد نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کر کے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیس بن مالک ارحبی کو خط بھیجا تھا سلام علیکم اما بعد ذلک فانی استعملتک علی قومک عربہم وخمورہم وموالیہم واقطعتک من ذرۃ نسار مائتی صاع ومن زبیب خیوان مائتی صاع جارلک ذلک و لعقبک بعد ابدا ابدا ابدا (تم پر سلام ہو بعد اس کے واضح ہو کہ میں نے تم کو تمہاری قوم پر خواہ بدوی ہوں یا شہری یا غلام سب پر حاکم بنایا اور مقام نسار کے غلہ سے اور اس وادی کے کھجوروں کے دو سو صاع تمہارے لئے مقرر کئے۔ یہ عطیہ تمہارے اور تمہاری اولاد کے لیے ہمیشہ ہمیشہ جاری رہے گا) قیس کہتے تھے کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ابدا ابدا ابدا کہنا بہت محبوب ہے اس سے مجھے امید ہے کہ میری نسل ہمیشہ قائم رہے گی۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔ ابن ماکولا نے کہا ہے کہ حبان بن ہانی بن مسلم بن قیس بن عمرو بن مالک بن لای ہمدانی ارحبی اپنے اساتذہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ کہتے تھے قیس بن مالک بن سعد بن مالک بن لای ارحبی نبیؐ کی خدمت میں جب کہ آپ مکہ میں تھے حاضر ہوئے اور ایک حدیث ذکر کی ہے ان سے ابن اسحاق نے روایت کی ہے۔

حبان: حاء کے کسرہ اور باء موحدہ کے ساتھ ہے۔

۴۳۹۰۔ حضرت قیسؓ بن مالک بن انس

حضرت قیسؓ بن مالک بن انس۔ کنیت ان کی ابوصرمہ تھی۔ ان کا ذکر قیس بن صرمہ کے نام میں ہو چکا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۳۹۱۔ حضرت قیسؓ بن مالک بن محسر

حضرت قیسؓ بن مالک بن محسر۔ زید بن حارثہ کے ہمراہ اس لشکر میں جو ام قرفہ کی طرف گیا تھا یہ بھی تھے انہیں نے ام قرفہ کو گرفتار کیا اور اسے قتل کیا اور عبداللہ اور نعمان فرزندان مسعدہ فرازی کو قتل کیا۔ ابن اسحاق نے ان کا ایک شعر نقل کیا ہے جب غزوۂ موتہ سے حضرت خالد بن ولید کے ساتھ لوٹے۔ ام قرفہ کا نام فاطمہ بنت یزید بن ربیعہ ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔ ابن ماکولا نے کہا ہے کہ محسر: میم کے ضمہ اور حاء کے فتحہ اور سین مہملہ کی تشدید کے ساتھ ہے۔

---

[1] یعنی باہم خونریزی نہ کرنا کسی مسلمان کا؟ ہو کو قتل نہ کرنا۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۴۳۹۲۔ حضرت قیسؓ بن محصن

حضرت قیسؓ بن محصن۔ بعض لوگ ان کو بن حصن بن خالد بن مخلد بن عامر بن زریق کہتے ہیں۔ انصاری زرقی ہیں بدر میں اور احد میں شریک تھے ہمیں ابوجعفر نے اپنی سند کے ساتھ یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحاق سے شرکائے بدر کے ناموں کے متعلق روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے خاندان بنی زریق بن عامر بن عبد بن حارثہ بن مالک ثم من نبی مخلد بن عامر بن زریق سے قیس بن محصن بن خالد بن مخلد تھے۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

۴۳۹۳۔ حضرت قیسؓ ابو محمد

حضرت قیسؓ۔ کنیت ان کی ابو محمد تھی۔ طبرانی نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ ہمیں ابو موسیٰ نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو غالب یعنی احمد بن عباس نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو بکر بن ریذہ نے خبر دی نیز ابو موسیٰ کہتے تھے ہمیں ابو علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو نعیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے سلیمان بن احمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے محمد بن خالد راسی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو میسرہ نہاوندی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبد المجید بن عبد العزیز بن ابی رواد نے ابن جریج سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عثمان بن محمد بن قیس سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے میرے والد نے میرے ہاتھ میں ایک کوڑا دیکھا جس میں رسی نہ تھی۔ تو انہوں نے کہا رسول اللہؐ نے ایک شخص سے فرمایا تھا کہ اپنے کوڑے کی رسی درست کر اللہ تعالیٰ جمیل اور جمال کو دوست رکھتا ہے۔ ان کا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔ اور کہا ہے کہ ابو موسیٰ نے اسی طرح لکھا ہے مگر اس روایت سے کچھ معلوم نہیں ہوتا کہ قیس صحابی ہیں مگر شاید عثمان نے اپنے والد کے والد کی نسبت ایسا کہا ہو واللہ اعلم۔

۴۳۹۴۔ حضرت قیسؓ جد محمد بن اشعث

حضرت قیسؓ۔ محمد بن اشعث بن قیس کے دادا ہیں۔ محمدؒ نے اپنے دادا سے انہوں نے نبیؐ سے ایک حدیث روایت کی ہے احمد بن سیار نے جعفر بن مسافر سے انہوں نے محمد بن تمیم سے اس کو روایت کیا ہے یہ جعفر کا قول ہے جو ان سے برذعی نے سمرقند میں بیان کیا تھا۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے اسی طرح مختصر لکھا ہے۔ میرا غالب گمان یہ ہے کہ یہ محمد بن اشعث بن قیس کندی وہی امیر مشہور ہیں جو عبد الرحمن کے والد تھے جنہوں نے حجاج سے قتال کیا تھا اگر یہ وہی ہیں تو ان کے دادا قیس صحابی نہیں ہیں اور اگر یہ کوئی اور ہیں تو میں ان کو نہیں جانتا۔

۴۳۹۵۔ حضرت قیسؓ بن مخرمہ

حضرت قیسؓ بن مخرمہ بن مطلب بن عبد مناف بن قصی، قریشی مطلبی۔ کنیت ان کی ابو محمد تھی اور بعض لوگ ابو سائب بیان کرتے ہیں ان کی والدہ عبد اللہ بن سبیع بن مالک بن جنادہ کی بیٹی تھیں جو قبیلہ بنی غنزہ بن اسد بن ربیعہ بن نزار سے تھیں۔ یہ اور رسول اللہؐ واقعہ فیل کے سال میں پیدا ہوئے تھے۔ اس کو ابن اسحاق نے مطلب بن عبد اللہ بن قیس سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا قیس بن مخرمہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں اور رسول اللہ ﷺ ایک سال کی پیدائش ہیں ہم

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

دونوں واقعہ فیل کے سال میں پیدا ہوئے تھے۔ یہ ان مولفۃ القلوب میں سے تھے جن کا اسلام آخر میں بہت اچھا ہو گیا تھا
اللہ نے ان کو حنین میں سو اونٹ نہیں دیئے اور خیبر میں آپ نے ان کو پچاس وسق دیئے تھے ان کی آواز بہت بلند تھی کعبہ کے
کھڑے ہو کر یہ چیختے تھے تو ان کی آواز کو حرا پر سنائی دیتی تھیں۔ ان سے ان کو دونوں بیٹے عبداللہ اور محمد روایت کرتے ہیں۔ یہ
بزرگ لوگوں میں سے تھے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۳۹۶۔ حضرت قیسؓ بن مخلد

حضرت قیسؓ بن مخلد بن ثعلبہ بن صخر بن حبیب بن حارث بن ثعلبہ بن مازن بن نجار۔ انصاری خزرجی مازنی۔ بدر میں شر
تھے یہ ابن شہاب اور ابن اسحاق کا قول ہے اور احد میں شہید ہوئے۔ ان کا تذکرہ ابو عمر اور ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔ میں
ہوں کہ ابو موسیٰ نے قیس بن مخلد کا تذکرہ اپنی کتاب میں دو جگہ کیا ہے ایک جگہ تو یوں لکھا ہے کہ قیس بن مخلد انصاری اور اپنی سند
ساتھ ابن شہاب سے شرکائے بدر کے ناموں میں انصار کے خاندان خزرج کی شاخ بنی ثعلبہ بن مازن بن نجار سے قیس بن
نام روایت کیا ہے اور دوسرے مقام میں یوں لکھا ہے قیس بن مخلد بن ثعلبہ بن مازن نجاری بدر میں شریک تھے اور احد میں
ہوئے۔ ابو موسیٰ نے چونکہ ایک جگہ قیس کو ثعلبہ بن مازن کا بیٹا لکھا ہوا دیکھا اور یہ دیکھا ہے کہ وہ احد میں شہید ہو گئے تھے اور دو
جگہ ثعلبہ اور مازن کے درمیان میں کئی نام دیکھے اور شہادت احد کا ذکر اس میں نہیں دیکھا لہٰذا انہوں نے ان کو دو شخص سمجھ لیا حالانکہ
دونوں ایک ہیں اس میں کوئی شبہ نہیں واللہ اعلم۔

۴۳۹۷۔ حضرت قیسؓ بن مسحر کنانی

حضرت قیسؓ بن مسحر کنانی، شاعر۔ کلب بن عوف بن کعب بن عامر بن لیث بن بکر بن عبد مناۃ بن کنانہ کی اولاد سے ہیں
ہشام بن کلبی کا قول ہے کہ سین حاء سے پہلے ہے۔ اور ابو موسیٰ نے ان کو قیس بن مسحل یعمری لکھا ہے اور کہا ہے کہ یعمری منسو
ہے یعمر شداخ بن عوف کنانی لیثی کی طرف یہ بھائی ہیں کلب بن عوف کے اور اکثر بھائی کی طرف اگر وہ مشہور ہو نسبت کر دی
ہے غزوۂ اجذام میں جو بمقام حسمی میں ہوا تھا زید بن حارثہ کے ساتھ تھے اور غزوۂ موتہ میں بھی شریک تھے اور اس دن انہوں
ایک شعر بھی کہا تھا جس کو ابن اسحاق نے مغازی میں نقل کیا ہے اور انہوں نے مثل ابن کلبی کے ان کا نام قیس بن مسحر بیان کیا۔
ابو موسیٰ نے ان کا تذکرہ لکھا ہے میں کہتا ہوں کہ ابو عمر نے ان کو قیس بن مسحر: یعنی حاء سین سے پہلے ہے۔ لکھا ہے اور بیان کیا ہے
زید بن حارثہ کے ساتھ ام فرقہ کے خلاف جہاد میں شریک تھے اور ام فرقہ کو انہی نے قتل کیا تھا مگر ابو موسیٰ نے ان کو قیس بن مسحل
ہے۔ ابن ماکولا نے بھی ابو عمر کے موافق لکھا ہے جیسا کہ ہم نے بیان کیا اور ابن اسحاق اور ابن کلبی نے ایسا ہی لکھا ہے اور ابو
نے جو لکھا ہے کہ مقام حسمی میں غزوۂ جذام میں یہ شریک تھے یہ غلط ہے صحیح یہی ہے کہ زید کے ساتھ بنی فزارہ پر انہوں نے جہاد کیا
اور ام فرقہ کو قتل کیا تھا یہ دونوں غزوے مختلف اوقات اور مختلف مقامات میں ہوئے ہیں دونوں میں جمع ممکن نہیں واللہ اعلم۔

۴۳۹۸۔ حضرت قیسؓ بن معبد

حضرت قیسؓ بن معبد، حنفی۔ یزید بن معبد کے بھائی ہیں۔ ان کا تذکرہ ان کے بھائی یزید کے نام میں ہو چکا ہے۔ ابن منہ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اور ابونعیم نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

۴۳۹۹۔ حضرت قیسؓ بن مکشوح

حضرت قیسؓ بن مکشوح۔ کنیت ان کی ابوشداد تھی۔ ان کے والد کے نام میں اختلاف ہے بعض لوگ عبدیغوث کہتے ہیں اور بعض ہبیرہ بن ہلال اور یہی زیادہ مشہور ہے اور بعض لوگ خود ان کو بجائے قیس کے عبدیغوث بن ہبیرہ بن ہلال بن حارث بن عمرو بن عامر بن علی بن اسلم بن احمس بن انمار بن اراش بن عمرو بن غوث کہتے ہیں۔ یہ بجلی ہیں اور قبیلہ مراد کے حلیف ہیں۔ یہ ابوعمر کا بیان ہے اور ابوموسیٰ نے ان کو قیس بن عبدیغوث بن مکشوح لکھا ہے اور اس سے زیادہ کچھ نہیں لکھا اور ابن کلبی نے قیس بن مکشوح لکھ کر کہا ہے کہ مکشوح کا نام ہبیرہ بن عبدیغوث بن غزیل بن بدا بن عامر بن عوثبان بن زاہر بن مراد تھا۔ پس انہوں نے ان کو قبیلہ مراد کے نسب میں کر دیا۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ مکشوح ان کو اس سبب سے کہتے ہیں کہ ان کے پہلو میں داغ دیا گیا تھا یا چوٹ آ گئی تھی بعض لوگ ان کو صحابی کہتے ہیں اور بعض کہتے ہیں صحابی نہیں ہیں اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ ان کا اسلام ابوبکر صدیق کے زمانہ میں ہوا ہے اور بقول بعض حضرت عمر کے زمانہ میں۔ یہی ہیں جنہوں نے اسود عنسی سے قتل میں فیروز کے ساتھ کوشش کی تھی اور ان کو اسود نے قتل کر دیا تھا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ رسول اللہؐ کی حیات میں مسلمان ہو چکے تھے قبیلہ مذحج کے مسلم شہسوار تھے پھر عراق میں چلے گئے اور وہاں حضرت سعد بن ابی وقاص کے مقدمۃ الجیش تھے۔ قادسیہ وغیرہ میں اہل فارس کی لڑائی میں ان سے کار نمایاں ظاہر ہوئے نعمان بن مقرن کے ساتھ نہاوند میں بھی شریک تھے پھر صفین میں حضرت علی کے ساتھ شہید ہوئے۔ بڑے شہسوار اور جوان مرد اور شاعر تھے۔ عمرو بن معدیکرب کے بھانجے تھے۔ زمانہ جاہلیت میں بھی اپنے ماموں کے مخالف رہتے تھے اور اسلام میں بھی دونوں میں باہم بغض رہا انہوں نے عمرو بن معدیکرب کی نسبت یہ شعر کہا تھا۔

فلولا قیتنی لاقیت قرنا   وودعت الحبائب بالسلام

اس کے علاوہ اور اشعار بھی ہیں۔ ان کی شہادت کا واقعہ اس طرح پر ہے کہ قبیلہ بجیلہ کے لوگوں نے ان سے کہا کہ اے ابوشداد آج ہمارا جھنڈا تم لو انہوں نے کہا کوئی دوسرا شخص تمہارے لئے زیادہ بہتر ہے مگر ان لوگوں نے کہا کہ ہم تمہارے سوا کسی کو نہیں چاہتے انہوں نے کہا واللہ اگر میں لوں گا تو پھر اس سنہری ڈھال والے کے ادھر نہ ٹھہروں گا۔ سنہری ڈھال حضرت معاویہ کے سر پر ایک شخص لگائے رہتا تھا۔ الغرض انہوں نے جھنڈا لیا اور لڑتے لڑتے حضرت معاویہ کے پاس پہنچے پس حضرت معاویہ کا ایک رومی غلام سامنے آیا اور اس نے ایک ضرب ان کے پیر پر ایسی ماری کہ ان کا پیر کٹ گیا مگر قیس نے اس رومی غلام کو قتل کر دیا اس کے بعد نیزوں میں گھر گئے اور شہید ہو گئے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے مگر ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ یہ قیس عبدیغوث کے بیٹے ہیں۔

۴۴۰۰۔ حضرت قیسؓ بن منتفق

حضرت قیسؓ بن منتفق۔ مغیرہ بن عبداللہ یشکری نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں کوفہ کی مسجد میں داخل ہوا تو میں نے قیس بن منتفق کو دیکھا وہ کہہ رہے تھے کہ مجھ سے رسول اللہؐ کا حلیہ بیان کیا گیا تو میں نے آپؐ کو مکہ منیٰ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اور عرفات میں تلاش کرتے ہوئے آپؐ تک پہنچا اور پوری حدیث بیان کی۔ ان کے نام میں اختلاف ہے اور متعدد نام بیان
گئے ہیں۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

۴۴۰۱۔ حضرت قیسؓ بن نشبہ

حضرت قیسؓ بن نشبہ سلمی۔ ابومعشر نے اپنی سند کے ساتھ روایت کی ہے کہ جب اہل بدر کے ہاتھوں سے واقع ہوا جو
تو اہل عرب خصوصاً اہل نجد پر بڑا شاق تھا پھر جب غزوۂ خندق کا واقعہ پیش آیا اور مشرکین اپنے شہروں میں لوٹ کر گئے تو قیس
نشبہ نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے آسمانوں کا حال پوچھا آپ نے ان سے سات آسمانوں کا اور فرشتوں کا
کی عبادت کا ذکر کیا اور زمین کا ذکر فرمایا اور جو کچھ زمین میں ہے اس کو بیان کیا پس یہ اسلام لائے اور اپنی قوم کے پاس لوٹ
اور کہا کہ اے بنی سلیم میں نے روم وفارس کا کلام سنا ہے اور عرب کے اور کاہنوں کے اشعار سنے ہیں اور قبیلہ حمیر کے لوگوں کی
سنی ہیں مگر محمد کا کلام ان میں سے کسی چیز کے مشابہ نہیں ہے پس تم لوگ محمد کے بارے میں میری اطاعت کرو کیونکہ تم ان کے
ہو۔ دیکھو اگر فتح یاب ہوگئے تو تم سب ان سے نفع اٹھاؤ گے اور اگر کوئی دوسری صورت ہوئی تو عرب تم پر پیش قدمی نہ کریں
بعض لوگوں کا بیان ہے کہ یہ قیس بن نشبہ جنہوں نے آسمان وغیرہ کے متعلق آپ سے سوال کیا تھا عباس بن مرداس کے چچا
بعض نے کہا ہے کہ وہ اصم بن عباس رعلی تھے مگر صحیح قیس بن نشبہ ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۴۰۲۔ حضرت قیسؓ بن نعمان

حضرت قیسؓ بن نعمان سکونی اور بعض لوگ ان کو عبسی کہتے ہیں۔ ان کی حدیث اہل کوفہ و اہل بصرہ سے مروی ہے۔ ان
ایاد بن لقیط اور زید بن علی یعنی ابوالقموص نے روایت کی ہے ابونعیم اور ابوعمر نے ان سے حدیث مذکور بالا روایت کی ہے اور ا
نے ابوالقموص والی حدیث روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے مجھ سے ان لوگوں میں سے ایک شخص نے جو قبیلہ عبدالقیس سے رسول
کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے یعنی قیس بن نعمان نے بیان کیا کہ قبیلہ عبدالقیس کے لوگوں نے رسول اللہؐ کے حضور
کھجوریں ہدیتاً پیش کی تھی ابوالقموص کہتے تھے کہ قیس بن نعمان نے رسول اللہؐ کے زمانے میں قرآن پڑھنا شروع کیا تھا اور
عمر (رضی اللہ عنہ) کی خلافت میں اس کو پورا کیا۔ ان سے ایاد بن لقیط نے روایت کی ہے کہ یہ کہتے تھے جب نبیؐ اور ابوبکر
(رضی اللہ عنہ) غار کی طرف بقصد ہجرت گئے تو ایک غلام پر ان کا گذر ہوا جو بکریاں چرا رہا تھا ان دونوں نے اس سے دودھ
کیا اس نے کہا میرے پاس کوئی ایسی بکری نہیں جو دوہی جاسکے پس حضرتؐ نے ایک بکری کو پکڑ کر اس کے تھن پر ہاتھ پھیرا اور
نے اس کو دوہا پھر سب لوگوں نے اس کو پیا اس چرواہے نے پوچھا کہ آپ کون ہیں حضرت نے فرمایا میں محمدؐ رسول اللہ ہوں
اس نے اسلام قبول کرلیا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۴۰۳۔ حضرت قیسؓ بن نعمان عبدی

حضرت قیسؓ بن نعمان عبدی۔ وفد عبدالقیس کے ایک شخص یہ بھی ہیں۔ ان سے ابوالقموص نے روایت کی ہے کہ یہ نبی
حضور میں حاضر ہوئے تھے۔ ہمیں عبدالوہاب بن علی امین نے اپنی سند کے ساتھ ابوداؤد تک خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے د

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بقیہ نے خالد سے انہوں نے عوف سے انہوں نے ابوالقموص یعنی زید بن علی سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے مجھ سے وفد عبدالقیس کے ایک شخص نے جن کا نام شاید قیس بن نعمان تھا بیان کیا کہ نقیر اور مزفت اور دبا اور حنتم میں نبیذ نہ پیو بلکہ چمڑے کے ظرف میں پیو۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے اور پہلے تذکرہ سے ان کو علیحدہ کیا ہے مگر ابن مندہ اور ابونعیم نے ان دونوں کو ایک کر دیا ہے اور کہا ہے کہ ان سے ایاد بن لقیط اور ابوالقموص نے روایت کی ہے واللہ اعلم۔

۴۴۰۴۔ حضرت قیسؓ جدابی ہبیرہ

حضرت قیسؓ۔ یہ ابو ہبیر کے دادا ہیں۔ ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ ان کا تذکرہ بعض حفاظ حدیث نے شیخ سعید بن ابی الرجاء سے روایت کیا ہے اور ابوہشام رفاعی سے روایت ہے وہ حفص سے وہ اشعث سے وہ ہبیرہ وہ اپنے دادا قیس سے راوی ہیں کہ وہ کہتے تھے میں سحری کھا کر مسجد نبوی میں گیا اور حجرہ شریفہ سے تکیہ لگا کر بیٹھ گیا پھر مجھے کھانسی آئی تو نبیؐ نے پوچھا کہ کیا ابویحییٰ ہیں میں نے عرض کیا کہ ہاں آپ نے فرمایا آؤ کھانا کھاؤ میں نے عرض کیا کہ آج میرا ارادہ روزہ رکھنے کا ہے فرمایا میں بھی روزہ کا ارادہ رکھتا ہوں (ابھی وقت سحری کھانے کا ہے) ہمارے مؤذن نے آج فجر سے پہلے اذان دے دی ہے شاید اس کی آنکھ میں کچھ فرق آ گیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور انہوں نے ایسا ہی بیان کیا ہے مگر صحیح یہ ہے کہ ابو ہبیرہ کے دادا شیبان تھے نہ قیس۔

۴۴۰۵۔ حضرت قیسؓ بن ہثیم

حضرت قیسؓ بن ہثیم، شامی۔ بنی سلمہ بن لوی کے خاندان سے ہیں۔ یہ ابو عمر کا قول ہے اور ابن مندہ نے ان کو سلمی بیان کیا ہے یعنی قبیلہ بنی سلیم سے عبدالقاہر سلمی کے دادا ہیں۔ صحابی ہیں ان سے عطیہ نے روایت کی ہے اور کہا ہے کہ بخاری نے ان کو کتاب وحدان میں صحابہ میں ذکر کیا ہے مگر ان کی کوئی حدیث نہیں لکھی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۴۰۶۔ حضرت قیسؓ بن وہرز

حضرت قیسؓ بن وہرز بن عمرو بن رفاعہ بن حارث بن سوادہ بن غنم بن مالک بن نجار اور بعض لوگ ان کو قیس بن ابی ودیعہ کہتے ہیں۔ حضرت سعد بن عبادہ کے ہاتھ پر مشرف باسلام ہوئے تھے رسول اللہؐ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے اور خراسان میں حکم بن عمرو کے ساتھ تھے۔ اس کو حاکم ابوعبداللہ نے بیان کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۴۰۷۔ حضرت قیسؓ بن یزید

حضرت قیسؓ بن یزید۔ ان سے ان کی اولاد نے روایت کی ہے کہ یہ رسول اللہؐ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے اور اسلام لائے تھے اور آپؐ نے ان کو ان کی قوم پر سردار مقرر کیا تھا اور ان کے سر پر ہاتھ پھیرا تھا۔ انہوں نے سلمان نامی پہاڑ پر چڑھ کر اپنی قوم کو اسلام کی طرف بلایا اور وہ سب مسلمان ہو گئے ان کے سر پر جس مقام میں رسول اللہؐ نے ہاتھ پھیرا تھا وہاں کے بال سفید نہ ہوئے تھے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۴۴۰۸۔ حضرت قیسؓ بن یزید جہنی

حضرت قیسؓ بن یزید جہنی۔ ان سے شعبی نے روایت کی ہے کہ یہ کہتے تھے رسول اللہؐ نے فرمایا جو شخص ایک روزہ نفل رکھتا ہے اس کے لئے جنت میں ایک درخت لگایا جاتا ہے۔ ان کا تذکرہ ابواحمد عسکری نے لکھا ہے۔

۴۴۰۹۔ حضرت قیسؓ

حضرت قیسؓ۔ ان کا نسب نہیں بیان کیا گیا۔ ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور کہا کہ میں نہیں جانتا شاید یہ گذشتہ ناموں میں سے کسی کا تذکرہ ہے۔ ام نائلہ خزاعیہ نے بریدہ سے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے قیس نامی ایک شخص سے پوچھا اور فرمایا کہ زمین اس کو ٹھکانا نہ ملے پس وہ جب کسی مقام میں جاتے تھے تو وہاں ان کا قیام نہ ہوتا تھا۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

۴۴۱۰۔ حضرت قیسیؓ

حضرت قیسیؓ۔ قیس کی طرف منسوب ہیں۔ عمارہ بن عثمان بن حنیف نے قیسی سے روایت کی ہے کہ وہ کسی سفر میں رسول اللہؐ کے ہمراہ تھے وہ کہتے تھے کہ آپ کے پاس پانی لایا گیا تو آپ نے اپنے دونوں ہاتھوں پر پانی گرایا اور ان کو ایک مرتبہ دھویا پھر منہ دھویا اور کہنیاں ایک مرتبہ دھوئیں پھر داہنے ہاتھ سے اپنے دونوں پیر ایک مرتبہ دھوئے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے مگر اس کی سند میں اختلاف ہے۔

۴۴۱۱۔ حضرت قیسبہؓ بن کلثوم

حضرت قیسبہؓ بن کلثوم بن حباشہ۔ نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے اور فتح مصر میں شریک تھے۔ ان کا تذکرہ کیا گیا ہے ان کی کوئی روایت نہیں ہے یہ ابوسعید بن یونس کا قول ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے مختصرا لکھا ہے۔

۴۴۱۲۔ حضرت قیظیؓ بن قیس

حضرت قیظیؓ بن قیس بن لوذان بن ثعلبہ بن عدی بن مجدعہ بن حارثہ بن خزرج بن عمرو عمرو کا نام عبیت بن مالک بن اوس اوسی انصاری ہیں۔ ان کی والدہ لیلیٰ بنت رافع بن عدی بن زید بن جشم بن حارثہ تھیں۔ بقول واقدی یہ اور ان کے تین بیٹے عبداللہ اور عبدالرحمٰن احد میں شریک تھے اور تینوں جسر ابوعبیدہ میں شہید ہوئے اور ان کے بھائی عباد بن قیظی رسول اللہؐ کے ساتھ تھے مگر احد میں شریک نہ تھے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ وہ بھی احد میں شریک تھے۔ ابوالقاسم بن عساکر دمشقی نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور ان کو قیظی بن قیس لوذان بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ انہوں نے نبیؐ کا زمانہ پایا تھا اور اجنادین میں شہید ہوئے تھے۔ ابن قداح نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

۴۴۱۳۔ حضرت قینؓ اشجعی

حضرت قینؓ اشجعی ہیں۔ ان کا ذکر ابوہریرہ کی حدیث میں ہے۔ اس کو یحییٰ بن ابی کثیر نے سلمہ سے انہوں نے

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ابوہریرہ سے روایت کیا ہے کہ قین انجمی نے کہا کہ او کلی (ایک ظرف ہے جس میں غلہ وغیرہ موسل سے کوٹا جاتا ہے) کا کیا حکم ہے ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے اور ابونعیم نے کہا ہے کہ بعض متاخرین نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے مگر اس کی کچھ اصل نہیں۔

۴۴۱۴۔ حضرت قیومؓ

حضرت قیومؓ۔ کنیت ان کی ابویحییٰ ہے۔ ازدی ہیں۔ نبیؐ کی خدمت میں وفد یمن کے ساتھ حاضر ہوئے تھے۔ اور رسول اللہؐ نے ان کا نام عبدالقیوم رکھا ہے ہم حرف عین میں ان کا تذکرہ لکھ چکے ہیں۔ ان کی حدیث عبدالجبار بن یحییٰ بن فضل بن یحییٰ بن قیوم سے مروی ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے مختصر لکھا ہے۔

حرف الکاف۔ باب الکاف والباء والثاء

۴۴۱۵۔ حضرت کباثہؓ بن اوس

حضرت کباثہؓ بن اوس بن قیظی۔ انصاری اوسی۔ بنی حارثہ کے خاندان سے ہیں۔ غزوۂ احد میں شریک تھے عرابہ بن اوس اوسی کے بھائی تھے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے کیا ہے۔

۴۴۱۶۔ حضرت کبیشؓ بن ہوذۃ

حضرت کبیشؓ بن ہوذہ۔ بنی حارث بن سدوس میں سے ایک شخص ہیں سیف بن عمر نے عبداللہ بن شبرمہ سے انہوں نے ایاد بن لقیط سدوسی سے انہوں نے کبیش بن ہوذہ سے جو بنی حارث بن سدوس کے ایک شخص تھے روایت کی ہے کہ وہ نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے اور آپ سے بیعت کی تھی اور آپ نے ایک تحریر ان کو لکھ دی تھی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۴۱۷۔ حضرت کثیرؓ ازدی

حضرت کثیرؓ ازدی۔ یہ کثیر ابوکثیر کے بیٹے ہیں۔ صحابی ہیں۔ ان کا شمار اہل مصر میں ہے۔ ابن وہب نے حیوۃ بن شریح سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے عقبہ بن مسلم سے پوچھا کہ آگ کی پکی ہوئی چیز کے کھانے سے وضو کرنا پڑتا ہے انہوں نے کہا کہ کثیر جو نبیؐ کے صحابی تھے کہتے تھے کہ ہم نبیؐ کے پاس تھے ہم سب لوگوں کے لئے کھانا لایا گیا اور ہم نے کھایا اس کے بعد نماز کی تکبیر ہوئی پھر ہم نے نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے مگر ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کو کثیر بن ابی کثیر بیان کیا ہے اور ابوعمر نے ان کو کثیر ازدی میں لکھا ہے۔ یہ کوئی اختلاف نہیں ہے۔

۴۴۱۸۔ حضرت کثیرؓ انصاری

حضرت کثیرؓ انصاری ہیں۔ بصری میں رہتے تھے۔ انہوں نے نبیؐ سے روایت کی ہے کہ جب آپؐ فرض پڑھتے تو دائیں طرف مڑ کر بیٹھتے تھے۔ بعض نے کہا ہے کہ ان کی حدیث مرسل ہے۔ ان سے ان کے بیٹے جعفر بن کثیر نے روایت کی ہے۔ ان کا

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۴۴۱۹۔ حضرت کثیرؓ خال البراء

حضرت کثیرؓ۔ براء بن عازب کے ماموں ہیں۔ شعبی نے براء بن عازب سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے کہ میرے ماموں کا نام قلیل تھا رسول اللہؐ نے ان کا نام کثیر رکھا اور فرمایا کہ اے کثیر ہم عید الاضحیٰ کی قربانی نماز کے بعد کرتے ہیں۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۴۲۰۔ حضرت کثیرؓ بن زیاد

حضرت کثیرؓ بن زیاد بن شاس بن ربیعہ بن رباح بن ربیعہ بن عوف بن ہلال بن شمخ بن فزارہ فزاری۔ نبیؐ کے صحابی اور جنگ قادسیہ میں شریک تھے۔ یہ ہشام بن کلبی کا قول ہے۔

۴۴۲۱۔ حضرت کثیرؓ بن سائب

حضرت کثیرؓ بن سائب۔ علی بن عبدالعزیز نے حجاج بن منہال سے انہوں نے حماد بن سلمہ سے انہوں نے ابوجعفر خطمی سے انہوں نے محمد بن کعب سے انہوں نے عمارہ بن خزیمہ سے انہوں نے کثیر بن سائب سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے کہ ہم حنین میں (بحالت کفر جنگ میں گرفتار ہو گئے اور) رسول اللہؐ کے سامنے پیش کیے گئے پس جس قدر لوگ بالغ تھے وہ قتل کر دیے گئے اور نابالغ چھوڑ دیے گئے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے کہا ہے کہ ابومسلم کجی نے حجاج سے اپنی سند کے ساتھ روایت کیا ہے کہ یہ واقعہ جنگ قریظہ کا ہے اور ابونعیم نے کہا ہے کہ حنین میں تو کوئی بھی قتل نہیں کیا گیا نہ بالغ نہ نابالغ۔ میں کہتا ہوں کہ یہی صحیح ہے۔

۴۴۲۲۔ حضرت کثیرؓ بن سعد عبدی

حضرت کثیرؓ بن سعد عبدی۔ حکم بن رقید نے روایت کی ہے کہ مجھ سے میرے والد نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے عباد بن عمرو بن شیبان سے انہوں کثیر بن سعد عبدی سے جو قبیلہ بنی عبداللہ بن غطفان سے تھے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ رسول اللہؐ کی خدمت میں گئے تھے اور آپ نے ان کو عمیق نامی زمین کا ایک ٹکڑا جو ملک شام کے مقام بیت جبرین میں تھی دیا تھا۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۴۲۳۔ حضرت کثیرؓ بن شہاب حارثی

حضرت کثیرؓ بن شہاب حارثی۔ ان کے صحابی ہونے میں کلام ہے۔ ان کا شمار اہل کوفہ میں ہے۔ یہی ہیں جنہوں نے قادسیہ میں جالینوس فارسی کو قتل کیا تھا۔ اور اس کا سامان لیا تھا۔ بعض نے کہا ہے کہ اس زہرہ بن حویہ نے قتل کیا تھا۔ اگر ان کا صحابی ہونا محفوظ ہو تو ان سے عدی بن حاتم نے روایت کی ہے۔ احمد بن عمار بن خالد نے عمر بن حفص بن غیاث سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کر کے کہا ہے کہ میرا خیال ہے کہ انہوں نے اعمش سے انہوں نے عثمان بن قیس سے انہوں نے ا

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سے انہوں نے عدی بن حاتم سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا کہ مجھ کثیر بن شہاب نے ایک ایسے آدمی کے متعلق بیان کیا کہ جس نے کسی کو تھپڑ مارا تھا لوگوں نے کہا یارسول اللہ! ہم آپؐ سے اپنے ایسے حکمرانوں کی اطاعت کے بارے میں سوال نہیں کرتے جو تقویٰ اختیار کرے اور اصلاح کرے لیکن یا یہ کام کرے اس کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں آپؐ نے فرمایا کہ اللہ سے ڈرو! سنو! اور اطاعت کرو۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔اور ابونعیم نے کہا ہے کہ بعض متاخرین نے احمد بن عمار کی حدیث کا ذکر کیا ہے جو انہوں نے عمر بن حفص سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے عثمان بن قیس سے روایت کیا ہے۔مگر صحیح وہ ہے جو علی بن عبدالعزیز' ابوزرعہ اور ابوشیبہ ابراہیم بن عبداللہ نے عمر بن حفص سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عثمان بن قیس سے انہوں نے عدی سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا کہ ہم نے عرض یارسول اللہ! الی آخرہ۔اور اعمش اور کثیر کا ذکر نہیں کیا۔

۴۴۲۴۔حضرت کثیرؓ بن صلت

حضرت کثیرؓ بن صلت بن معدیکرب، کندی۔ان کا شمار بنی جمح میں ہے کنیت ان کی ابوعبداللہ تھی۔نبیؐ کے زمانے میں پیدا ہو چکے تھے زبید بن صلت کے بھائی ہیں۔ان کا نام قلیل تھا رسول اللہؐ نے ان کا نام کثیر رکھا۔عبیداللہ بن عمر بن نافع نے ابن عمر سے روایت کی ہے کہ کثیر بن صلت کا نام پہلے قلیل تھا رسول اللہؐ نے ان کا نام کثیر رکھا اور مطیع بن اسود کا نام عاصی تھا رسول اللہؐ نے ان کا نام مطیع رکھا اور ام عاصم اخت حضرت عمر کا نام عاصیہ تھا رسول اللہؐ نے ان کا نام جمیلہ رکھا حضرت اچھے نام سے فال نیک لیتے ہیں۔کثیر نے حضرت ابوبکر و عمر و عثمان و زید بن ثابت سے روایت کی ہے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۴۲۵۔حضرت کثیرؓ بن عباس

حضرت کثیرؓ بن عباس بن عبدالمطلب۔رسول اللہؐ کے چچازاد بھائی ہیں ۱۰ ہجری میں نبیؐ کی وفات سے چند ماہ پہلے پیدا ہوئے تھے کنیت ان کی ابوتمام ہے ان کی والدہ ایک رومی کنیز تھیں اور بقول بعض ان کی والدہ حمیریہ تھیں۔بڑے فقیہ اور فاضل تھے۔ان سے عبدالرحمٰن اعرج نے اور ابن شہاب نے روایت کی ہے۔یزید بن ابی زیاد نے عباس بن کثیر بن عباس سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول اللہؐ مجھے اور عبداللہ و عبیداللہ و قثم کو جمع کرتے تھے اور اپنا ہاتھ ہماری طرف بڑھاتے تھے اور فرماتے تھے جو شخص سب سے پہلے میرے پاس پہنچ [1] جائے گا اس کو فلاں چیز ملے گی۔انہوں نے کوئی اولاد نہ چھوڑی۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے مگر اس میں کلام ہے کیونکہ جو شخص رسول اللہؐ کی وفات سے چند ماہ پہلے پیدا ہوا وہ ایسا کیونکر ہو سکتا ہے کہ حضرت اس کو بلائیں اور وہ چلا آئے۔واللہ اعلم۔

۴۴۲۶۔حضرت کثیرؓ بن عبداللہ

حضرت کثیرؓ بن عبداللہ۔بقول بعض بخاری نے ان کو ذکر کیا ہے۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے اسی طرح مختصر لکھا ہے۔

---

[1] جس طرح لوگ لڑکوں کو پیار میں کھلاتے ہیں اسی حالت کا ذکر ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۴۴۲۷۔ حضرت کثیرؓ بن عمرو

حضرت کثیرؓ بن عمرو سلمی۔ بنی اسد کے حلیف تھے اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ بنی عبد شمس کے حلیف تھے اور بنی ا
عبد شمس کے حلیف تھے۔ غزوۂ بدر میں شریک تھے یہ ابن اسحاق کا قول ہے زیادہ نے اس کو روایت کیا ہے اور انہوں نے کہا
غزوۂ بدر میں ان کے دونوں بھائی مالک اور ثقف بھی شریک تھے ان کا تذکرہ ابو عمر نے کیا ہے اور کہا ہے کہ سوا اس روایت
کسی روایت میں میں نے کثیر کا نام نہیں دیکھا۔

۴۴۲۸۔ حضرت کثیرؓ بن قیس

حضرت کثیرؓ بن قیس۔ انہوں نے نبیؐ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا جو شخص طلب علم کا سفر کرتا ہے اللہ تعالیٰ ا
لئے جنت کا راستہ آسان کر دیتا ہے۔ یہ ابن قانع کا قول ہے مگر یہ غلط ہے یہ روایت دراصل کثیر بن قیس سے مروی
ابو الدرداء سے روایت کرتے ہیں۔ واللہ اعلم۔

۴۴۲۹۔ حضرت کثیرؓ بن مرہ

حضرت کثیرؓ بن مرہ۔ عبدان نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے قتیبہ نے لیث سے انہوں نے معاویہ بن صالح سے انہ
ابو الزاہریہ سے انہوں نے کثیر بن مرہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہؐ نے فرمایا سلطان زمین میں خدا کا
کہ ہر مظلوم اس کے سایہ میں پناہ لیتا ہے لہٰذا اگر وہ عدل کرے گا تو اس کو ثواب ملے گا اور رعیت پر اس کا شکر واجب ہے اور
کرے گا تو اس پر گناہ ہوگا اور رعیت کو صبر کرنا چاہئے جب بادشاہ لوگوں پر ظلم کرتے ہیں تو زمین پر قحط پڑ جاتا ہے اور جب ز
جاتی ہے تو مویشی ہلاک ہو جاتے ہیں اور جب زنا علانیہ ہونے لگتی ہے تو فقر و مسکنت کا غلبہ ہو جاتا ہے اور جب بد عہدی
ہے تو دشمن کا غلبہ ہو جاتا ہے ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث مرسل ہے کثیر کو ابو موسیٰ کے سوا اور کسی
میں شمار نہیں کیا۔

۴۴۳۰۔ حضرت کثیرؓ ہاشمی

حضرت کثیرؓ ہاشمی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ یہ حضرت عباس کے بیٹے ہیں جن کا ذکر اوپر ہو چکا ہے ان سے ان کے بیٹے
روایت کی ہے کہ نبیؐ جب فرض نماز پڑھتے تھے اور اس کے بعد کچھ نوافل پڑھنا چاہتے تھے تو بائیں طرف ہٹ جاتے
قدر جی چاہتا تھا پڑھتے تھے اور اپنے اصحاب کو بھی آپؐ نے حکم دیا تھا بائیں طرف ہٹ جایا کریں داہنی طرف نہ ہٹا کریں
تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔ اور ابو نعیم نے کہا ہے یہ کثیر بن عباس ہی ہیں جن کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

۴۴۳۱۔ حضرت کثیرؓ

حضرت کثیرؓ۔ ان کا نسب نہیں بیان کیا گیا۔ حسن بن عبد الرحمٰن بن عوف نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے
نے کثیر سے کہا جو صحابی تھے الخ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے مختصر لکھا ہے اور ابن مندہ نے کہا ہے کہ یہ حدیث منکر

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

باب الکاف والدال والراء

۴۴۳۲۔حضرت کدنؓ بن عبد

حضرت کدنؓ بن عبد اور بعض لوگ ان کو ابن عبید کہتے ہیں عکی ہیں اور بقول بعض عکی فلسطین میں رہتے تھے ان کی حدیث ان کی اولاد سے مروی ہے۔یہ نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے اور آپ سے بیعت کی تھی ان سے ان کے بیٹے لقاف بن کدن نے روایت کی ہے کہ یہ کہتے تھے میں نبیؐ کے حضور میں یمن سے آیا اور میں نے آپ سے بیعت کی اور آپ کے ہاتھ پر اسلام لایا۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۴۳۳۔حضرت کدیرؓ ضبی

حضرت کدیرؓ ضبی۔بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ ان کے والد کا نام قتادہ تھا۔ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے کوفے میں رہتے تھے ان سے ابو اسحاق سبیعی نے روایت کی ہے۔ہمیں خطیب ابوالفضل بن ابی نصر نے اپنی سند کے ساتھ ابوداؤد طیالسی سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے شعبہ نے بیان کیا وہ ابو اسحاق سے روایت کرتے تھے وہ کہتے تھے میں نے کدیر ضبی سے سنا ابو اسحاق کہتے تھے مجھے کدیر سے سنے ہوئے پچاس برس ہو گئے اور شعبہ کہتے تھے مجھے ابو اسحاق سے سنے ہوئے چالیس سال ہوئے ابوداؤد کہتے تھے مجھے شعبہ سے سنے ہوئے پینتالیس یا چھیالیس سال ہوئے غرض وہ کہتے تھے کہ ایک شخص نبیؐ کی خدمت میں آیا اور اس نے عرض کیا کہ یارسول اللہ مجھے کوئی کام ایسا بتائیے جو مجھ کو جنت میں لے جائے آپ نے فرمایا ٹھیک بات کہا کرو اور تمہاری حاجت سے جس قدر زائد ہوا کرے کسی کو دے دیا کرو اس نے عرض کیا کہ اگر ایسا نہ کرسکوں تو آپ نے فرمایا لوگوں کو کھانا کھلایا کرو اور ہر شخص کو سلام کیا کرو اس نے کہا اگر ایسا بھی نہ کرسکوں تو آپ نے فرمایا تمہارے پاس کچھ اونٹ ہیں اس نے کہاں ہاں تو آپ نے فرمایا کہ ایک اونٹ ان میں سے لے لو اور ڈول لے لو اور جن لوگوں کو دوسرے دن پانی ملتا ہو ان کو پانی پلاؤ جب وہ آئیں اور جب وہ نہ ہوں تو ان کا کام کر دیا کرو امید ہے کہ تمہارا اونٹ بیکار نہ ہونے پائے گا اور تمہارا ڈول پھٹنے نہ پائے گا کہ جنت تمہارے لئے واجب ہو جائے گی۔یہ حدیث ابو اسحاق کی روایت سے مشہور ہے اور ابو اسحاق سے اس کو معمر اور ثوری اور فطر بن خلیفہ اور یزید بن عطاء وغیرہم نے روایت کیا ہے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور ابوعمر نے کہا ہے کہ اکثر لوگوں کے نزدیک ان کی حدیث مرسل ہے۔

۴۴۳۴۔حضرت کرامہؓ بن ثابت

حضرت کرامہؓ بن ثابت انصاری۔صفین میں حضرت علی کے ساتھ تھے۔ان کے صحابی ہونے میں کلام ہے ابن کلبی نے ان کا ذکر ان صحابہ میں کیا ہے جو صفین میں حضرت علی کے ساتھ تھے۔ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۴۴۳۵۔ حضرت کردمؓ بن سفیان

حضرت کردمؓ بن سفیان ثقفی۔ ان سے ان کی بیٹی میمونہ نے اور عبداللہ بن عمرو بن عاص نے روایت کی ہے یزید ہارون نے عبداللہ بن یزید بن مقسم سے انہوں نے اپنی پھوپھی سارہ بنت مقسم سے انہوں نے میمونہ بنت کردم سے روایت کی ہے کہ وہ کہتی تھیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ میں دیکھا آپ کے ہاتھ میں ایک درہ تھا جیسا معلموں کے ہاتھ میں ہوتا ہے لوگوں نے رفتار کی آواز سے زمین گونج رہی تھی میرے والد آپ کے قریب گئے اور انہوں نے آپ کا قدم مبارک لیا رسول اللہؐ نے ان کے لئے اپنی اونٹنی روک لی میمونہ کہتی تھیں کہ مجھے خوب یاد ہے کہ آپ کے پائے مبارک کے بیچ کی باقی سب انگلیوں سے بڑی تھی۔ میرے والد نے آپ سے عرض کیا کہ میں جیش عثران میں شریک تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جیش کو پہچان لیا اسی جیش میں طارق بن مرقع نے کہا تھا کہ کون شخص ہے کہ کون شخص مجھے اپنا نیزہ مع اس کے ثواب دیتا ہے الخ ہم یہ حدیث طارق بن مرقع کے نام میں ذکر کر چکے ہیں۔ ہمیں ابن ابی حبہ نے عبداللہ بن احمد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالصمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوالحویرث یعنی جو نے جو عثمان بن ابی العاص کی اولاد سے تھے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن یعلی بن کعب نے میمونہ بنت کردم سے انہوں نے اپنے والد سے کردم بن سفیان سے روایت کر کے بیان کیا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی ایک نذر کے متعلق جو انہوں نے زمانہ جاہلیت میں کی تھی مسئلہ پوچھا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ وہ نذر کسی بت کے لئے تھی میرے والد نے عرض کیا کہ نہیں بلکہ اللہ کے لئے تھی تو آپ نے فرمایا کہ اللہ کے لئے جو نذر تھی اس کو پورا کرو ثواب ملے گا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۴۳۶۔ حضرت کردمؓ بن ابی السائل

حضرت کردمؓ بن ابی السائل۔ اور بعض لوگ ان کو ابن ابی سائب کہتے ہیں۔ انصاری ہیں صحابی ہیں مدینہ میں رہتے تھے ان کی حدیث اہل کوفہ سے مروی ہے۔ قرہ بن ابی المغرا نے قاسم بن مالک مزنی سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن اسحاق سے انہوں نے اپنے والد کردم بن ابی سائب انصاری سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے کہ میں اپنے والد کے ہمراہ ایک ضرورت سے مدینہ کی طرف گیا یہ وہ زمانہ تھا کہ رسول اللہؐ کا چرچا مکہ میں شروع ہو چلا تھا اتفاقاً ہم کو رات کے وقت ایک چرواہے کے یہاں ٹھہرنا پڑا نصف شب کو ایک بھیڑیا آیا اور اس نے بکری کا بچہ اٹھا لیا چرواہا یہ دیکھ کر اٹھا اور اس نے کہا کہ اے عامر الوادی (نام ایک جن کا ہے) اپنے پڑوسی کی مدد کر پس ایک آواز دینے والے نے جس کی صورت ہم نے نہیں دیکھی کہا کہ اے بھیڑیے اس کو چھوڑ دے فوراً وہ بکری کا بچہ دوڑتا ہوا گلہ میں مل گیا اور اس کے کہیں زخم نہ تھا اس کے متعلق رسول اللہؐ پر یہ آیت نازل ہوئی وانہ کان رجال من الانس یعوذون برجال من الجن فزادهم رهقا (اور بے شک کچھ لوگ انسانوں میں سے پناہ مانگتے تھے جنوں کے ساتھ مگر ان جنوں نے ان کی ہلاکت زیادہ کر دی) ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۴۴۳۷۔ حضرت کردمؓ بن قیس ثقفی

حضرت کردمؓ بن قیس ثقفی۔ یہ ابوعمر کا قول ہے اور ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کو خشنی کہا ہے اور کہا ہے کہ ابوحاتم نے ان کے اور کردم بن سفیان کے درمیان میں فرق بیان کیا ہے اور ابونعیم نے کہا ہے کہ طبرانی نے بھی ان دونوں میں فرق کیا ہے مگر ابن مندہ نے کہا ہے کہ میں ان دونوں کو ایک سمجھتا ہوں کیونکہ ان دونوں کی حدیث بلفظہ ایک ہے ان کی حدیث جعفر بن عمرو بن امیہ نے ابراہیم بن عمرو سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے ہمیں نے کردم بن قیس سے سناوہ کہتے تھے میں اپنے ایک ساتھی کے ہمراہ جن کا نام ابوثعلبہ تھا چلا انہوں نے مجھ سے کہا کہ اپنی جوتیاں مجھے عاریتاً دے دو میں نے کہا اس شرط پر دوں گا کہ اپنی بیٹی کا نکاح مجھ سے کردو اس دن گرمی بہت تھی ابوثعلبہ نے کہا اچھا جوتیاں مجھے دے دو میں نے اس کا نکاح تمہارے ساتھ کردیا بعد اس کے جب گھر پہنچ گئے تو ابوثعلبہ نے میری جوتیاں مجھے واپس بھیج دیں اور کہلا بھیجا کہ میں نکاح نہ کروں گا میں نے یہ واقعہ نبیؐ سے ذکر کیا آپ نے فرمایا اس کو چھوڑ دو تمہارے لئے اس میں بہتری نہیں ہے۔ میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ میں نے یہ نذر کی تھی کہ فلاں مقام میں کچھ اونٹ قربانی کروں گا آپ نے فرمایا اپنی نذر پوری کرو جو نذر پوری نہیں کی جاتی وہ وہ ہے جو صلہ رحم کے قطع کرنے میں ہو یا اس چیز میں ہو جس میں ابن آدمی کا اختیار نہیں ہے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ ابن مندہ کا یہ کہنا کہ میں ان دونوں کو ایک سمجھتا ہوں باوجودیکہ انہوں نے کردم بن سفیان کو ثقفی بیان کیا ہے اور ان کو خشنی بیان کیا ہے ایک تعجب کی بات ہے اگر وہ ان دونوں کو ثقفی بیان کرتے ہیں جیسا کہ ابوعمر نے بیان کیا تو بے شک ایک بات ہوتی واللہ اعلم۔

۴۴۳۸۔ حضرت کردوسؓ بن عمرو

حضرت کردوسؓ بن عمرو۔ حسن بن سفیان اور عبداللہ بن ابی داؤد نے ان کا تذکرہ صحابہ میں لکھا ہے مگر اور لوگوں نے ان کی مخالفت کی ہے۔ ان سے ابووائل یعنی شقیق بن سلمہ نے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے جو کچھ اللہ عزوجل نے نازل کیا ہے اس میں یہ بھی تھا کہ اللہ کسی بندہ کو مصیبت میں مبتلا کرتا ہے اور وہ چاہتا ہے کہ اس کی فریاد کی آواز سنے اور مروان بن سالم نے ابن کردوس بن عمرو سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول اللہؐ نے فرمایا جو شخص عیدین کی شب اور پندرھویں شعبان کی شب کو عبادت کرے ان کا قلب نہ مرے گا جب کہ اور سب قلب مرجائیں گے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۴۴۳۹۔ حضرت کردوسؓ

حضرت کردوسؓ۔ عبدان نے اور علی بن سعید عسکری نے اور ابن شاہین نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے۔ احمد بن سیار نے ابوعباد بصری سے انہوں نے مفضل بن فضالہ قتبانی یعنی ابومعاویہ سے انہوں نے عیسیٰ بن ابراہیم سے انہوں نے سلمہ بن سلیمان جزری سے انہوں نے شداد بن سالم سے انہوں نے ابن کردوس سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول اللہ نے فرمایا جو شخص عیدین اور نصف شعبان کی شب میں شب بیداری کرے گا اس کا قلب نہ مرے گا جس دن کہ اور قلب مرجائیں گے اس حدیث کو یحییٰ بن بکیر نے فضل بن فضالہ سے روایت کیا ہے اور انہوں نے بجائے شداد بن سالم کے مروان بن سالم کا نام بیان کیا ہے اور حسن بن سفیان نے احمد بن سیار سے اس کو اسی طرح روایت کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے میں کہتا ہوں

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کہ ابوموسیٰ نے یہ حدیث اس تذکرہ میں لکھی ہے اور اس کو کردوس بن عمرو کے تذکرہ سے علیحدہ کر کے بیان کیا ہے مگر ابونعیم حدیث کردوس بن عمرو کے تذکرہ میں لکھی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ دونوں ایک ہیں پھر نہیں معلوم کہ ابوموسیٰ نے ان سمجھ لیا۔ ابونعیم نے ان دونوں کو ایک قرار دیا ہے اور پہلے نام کا تذکرہ ہی نہیں لکھا۔

۴۴۴۰۔ حضرت کردوسؓ

حضرت کردوسؓ۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے کہ یہ دوسرے شخص ہیں ابن شاہین نے ان کو صحابہ میں شمار کیا ہے بن جریر نے شعبہ سے انہوں نے عبدالملک بن میسرہ سے انہوں نے کردوس سے جو اصحاب نبیؐ سے ایک شخص ہیں نے روا ہے کہ نبیؐ نے فرمایا کہ مجلس ذکر میں بیٹھنا مجھے چار غلاموں کے آزاد کرنے سے بھی زیادہ محبوب ہے۔ اس حدیث کو علی بن شعبہ سے انہوں نے عبدالملک سے انہوں نے کردوس صحابی سے روایت کیا ہے اور یہ حدیث مرفوع نہیں بلکہ خود کردوس کا ہے اور یہی صحیح ہے۔ ان تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۴۴۱۔ حضرت کرزؓ بن اسامہ

حضرت کرزؓ بن اسامہ۔ بعض لوگ ان کو ابن اسامہ کہتے ہیں۔ بنی عامر بن صعصعہ سے ہیں بعض لوگ ان کو ابن اسل ہیں۔ نبیؐ کی خدمت میں نابغہ جعدی کے ہمراہ حاضر ہوئے تھے اور اسلام لائے تھے اور ابوالفرج بن محمود نے کتابۃً اپنی ساتھ ابن ابی عاصم سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عمر بن بشر یعنی ابوحفص نے بیان کیا ہے وہ کہتے تھے ہم سے راشد نے رحال بن منذر سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے اپنے والد سے انہوں نے کر روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے کہ نبیؐ سے عرض کیا گیا کہ آپ بنی عامر پر لعنت فرمایئے۔ حضرت نے فرمایا میں لعنت والا بنا کر نہیں بھیجا گیا۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ ابوزکریا نے ان کا تذکر دادا پر استدراک کرنے کے لئے لکھا ہے حالانکہ ان کے دادا نے ان کا تذکرہ کریز کے نام میں لکھا ہے ان کے نام میں اختلا بعض لوگ کرز کہتے ہیں اور بعض لوگ کریز ابن مندہ نے ان کو کریز بن سلمہ بیان کیا ہے مگر یہ غلط ہے لفظ صحیح سامہ ہے نہ سلمہ

۴۴۴۲۔ حضرت کرزؓ تمیمی

حضرت کرزؓ تمیمی۔ ان کا نسب نہیں بیان کیا گیا۔ ابوحاتم اور حضرمی وغیرہ نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے۔ اسحاق نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن بدیل سے انہوں نے بنت کرز تمیمی سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ رسول اللہؐ کو مدینہ کے اس پہاڑ پر کھڑے ہوئے دیکھا آپ کے پیچھے دو صفیں تھیں جنہوں نے پورے پہاڑ کو بھر لیا تھا یہ کا قول ہے اور ابونعیم نے کریز سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے نبیؐ کو اس پہاڑ کے پیچھے حدیبیہ کے دن دیکھا کے پیچھے دو صفیں تھیں یہی صحیح معلوم ہوتا ہے۔ ہمیں یحییٰ بن محمود نے اجازۃً اپنی سند کے ساتھ ابن ابی عاصم سے نقل کر کے کہتے تھے ہم سے محمد بن مسلم بن وارہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے موسیٰ بن مسعود نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمیں نافع عبداللہ بن بدیل سے یا ان کے چچا سے انہوں نے بنت کرز سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

نے حدیبیہ کے پہاڑ پر چڑھ کر نبیؐ کو دیکھا کہ پہاڑ کے پیچھے اپنے اصحاب کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے آپ کے پیچھے دو صفیں مقتدیوں کی تھیں جنہوں نے اس میدان کو یعنی وادی حدیبیہ کو بھر لیا تھا اور اس روایت سے بھی ابو نعیم کے قول کی تائید ہوتی ہے اور ابو عمر نے بیان کیا ہے کہ کرز کہتے ہیں میں نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے آپکو پہاڑ پر نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔ان سے ان کے بیٹے نے روایت کی ہے میں نہیں کہہ سکتا کہ یہ وہی کرز ہیں جن سے عبداللہ بن ولید نے روایت کی ہے یا کوئی اور ہیں۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۴۴۳۔حضرت کرزؓ بن جابر

حضرت کرزؓ بن جابر بن حسیل اور بقول بعض حسل بن احب بن حبیب بن عمرو بن شیبان بن محارب بن فہر بن مالک قریشی فہری۔ہجرت کے بعد اسلام لائے تھے۔ابن اسحاق نے کہا ہے کہ کرز بن جابر فہری نے ایک مرتبہ مدینہ میں شبخون مارا تھا تو رسول اللہؐ ان کے تعاقب کے لئے تشریف لے گئے یہاں تک کہ وادی صفوان تک پہنچ گئے مگر یہ نہیں ملے اس کے بعد یہ اسلام لائے اور ان کا اسلام بہت اچھا رہا ان کو رسول اللہؐ نے اس لشکر کا سردار بنایا تھا جس کو قبیلہ عرینہ کے تعاقب پر آپ نے مامور کیا تھا قبیلہ عرینہ کے لوگوں نے صدقہ کے اونٹ لے لیے تھے اور چرواہے کو قتل کر دیا تھا کرز کی شہادت فتح مکہ ۸ ہجری میں ہوئی۔ہمیں ابو جعفر نے اپنی سند کے ساتھ یونس سے انہوں نے ابن اسحاق سے روایت کر کے خبر دی کہ وہ کہتے تھے کہ جب فتح مکہ کے دن کفار سے اور مسلمانوں سے یعنی حضرت خالد بن ولید کے ساتھیوں سے مقابلہ ہوا تو کرز بن جابر بن حسل اور حبیش جو دونوں حضرت خالد کے لشکر میں تھے مگر لشکر سے علیحدہ ہو کر دوسرے راستہ میں جا رہے تھے دونوں شہید ہو گئے پہلے حبیش شہید ہوئے تو کرز نے ان کو اپنے دونوں پیروں کے درمیان میں رکھ کر لڑنا شروع کیا اور بطور رجز کے کہتے تھے۔

قد علمت صفراء من بنی فهر   نقية الوجه نقية الصدر

لا ضربن اليوم عن ابی صخر

قبیلہ بنی فہر کے خوبصورت لوگ مشہور ہیں کہ چہرہ بھی ان کا صاف ہوتا ہے سینہ بھی ان کا صاف ہوتا ہے۔آج میں ابو صخر کی طرف سے لڑوں گا۔

جیش کی کنیت ابو صخر تھی۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ حبیش: حاء مہملہ کے ضمہ کے ساتھ اور باء موحدہ اور اس کے بعد یاء جس کے نیچے دو نقطے ہیں اور آخر پر شین معجمہ ہے۔

۴۴۴۴۔حضرت کرزؓ بن علقمہ

حضرت کرزؓ بن علقمہ بن ہلال بن جریبہ بن عبد نہم بن جلیل بن حبشیہ بن سلول بن کعب بن عمرو بن ربیعہ۔ربیعہ کا نام لحی ہے۔خزاعی کعبی ہیں۔یہی عمرو بن لحی قبیلہ خزاعہ کے جد امجد ہیں۔زہری نے ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے اور عروہ نے ان کو کرز بن حبیش لکھا ہے یہ کرز فتح مکہ میں اسلام لائے تھے اور بڑی عمر پائی تھی۔یہی ہیں جنہوں نے حرم کی نشانیاں حضرت معاویہ کی خلافت میں جب کہ مروان بن حکم مدینہ کا حاکم تھا قائم کی تھیں۔ہمیں ابو اسحاق یعنی ابراہیم اور ابو محمد یعنی عبدالعزیز نے خبر دی وہ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کہتے تھے ہمیں ابوطاہر یعنی برکات بن ابراہیم بن طاہر خشوعی وغیرہما نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم علی بن حسن حافظ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالحسن یعنی محمد اور ابوبکر یعنی عمر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں محمد بن محمد بن باذویہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالفضل یعنی محمد بن علی سہلکی بسطامی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر جبری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعتبہ یعنی احمد بن فرج نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے بقیہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اوزاعی نے عبدالواحد بن قیس سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے کرز بن علقمہ خزاعی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ایک اعرابی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں آیا اور اس نے پوچھا کہ اسلام کی انتہا بھی ہوگی آپ نے فرمایا ہاں اللہ جس عرب یا عجم کے ساتھ بھلائی کرنا چاہے گا اس کو اس سے مشرف فرمائے گا۔ اس کے بعد فتنے پیدا ہوں گے کہ ایک دوسرے کی گردن مارے دے گا پس اس وقت سب سے بہتر وہ ہے جو پہاڑ کے کسی درہ میں جا کر بیٹھ جائے اور اپنے پروردگار سے ڈرے اور اس سے کسی آدمی کو ضرر نہ پہنچے۔ یہ کرز وہی ہیں جنہوں نے شب غار میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا تعاقب کیا تھا مگر جب انہوں نے غار کے منہ پر مکڑی کا جالا دیکھا تو کہا کہ یہیں سے نشان گم ہوگیا ہے انہیں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیر کو دیکھ کر کہا تھا کہ یہ قدم اسی قدم سے نکلا ہے۔ جس کا نشان مقام ابراہیم میں ہے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

جریہ: جیم کے ضمہ اور راء کے فتحہ اور اس کے یاء جس کے نیچے دو نقطے ہیں پھر باء موحدہ ہے۔

۴۴۴۵۔ حضرت کرزؓ بن ہبیرہ

حضرت کرزؓ بن وبرہ حارثی۔ عبدان نے ان کا تذکرہ لکھا ہے یہ صحابی نہیں ہیں ایک حدیث بھی ان کی لکھی ہے جس کو انہوں نے مرسلاً نبیؐ سے روایت کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۴۴۶۔ حضرت کرزؓ

حضرت کرزؓ۔ ان سے عبداللہ بن ولید نے روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے۔

۴۴۴۷۔ حضرت کرکرہؓ

حضرت کرکرہؓ۔ صحابی ہیں مگر ان کی کوئی روایت معلوم نہیں۔ ان کا ذکر ایک حدیث میں جو ہم سے بہت سے لوگوں نے اپنی سند کے ساتھ محمد بن اسمعیل سے روایت کر کے بیان کی وہ کہتے تھے ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سفیان نے عمرو سے انہوں نے سالم بن ابی الجعد سے انہوں نے عبداللہ بن عمرو سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ غنیمت پر ایک شخص متعین تھے جن کو لوگ کرکرہ کہتے تھے جب وہ مرے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ دوزخ میں جائے لوگوں نے جا کر دیکھا تو ایک عبا (مال غنیمت کی) انہوں نے چرائی تھی بخاری نے کہا ہے کہ ابن سلامہ نے بھی ان کا نام بیان کیا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۴۴۴۸۔ حضرت کریبؓ بن ابرہہ

حضرت کریبؓ بن ابرہہ۔ ان کے صحابی ہونے میں کلام ہے۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ ہم نے کوئی روایت نہیں دیکھی مگر صحابہ سے۔ حضرت حذیفہ بن یمان سے ابولدرداء سے ابوریحانہ سے اور ان سے شام کے بڑے بڑے تابعین نے روایت کی ہے کہ کعب احبر نے سلیم بن عامر نے مرہ بن کعب وغیرہ نے روایت کی ہے۔ مستغفری نے کہا ہے کہ ان کا صحابی ہونا ابوحاتم کے نزدیک ثابت نہیں ہے بخاری نے ان کی کنیت ابوراشد بیان کی ہے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۴۴۹۔ حضرت کریبؓ مولی النبیؐ

حضرت کریبؓ۔ نبیؐ کے غلام تھے۔ ابان بن یزید نے یحییٰ بن کثیر سے انہوں نے زید سے انہوں نے ابوسلام سے انہوں نے کریب غلام نبیؐ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا مبارک ہو مبارک ہو پانچ چیزیں میزان اعمال میں کس قدر وزنی اور زبان پر کس قدر ہلکی ہیں ایک شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ وہ پانچ چیزیں کون ہیں آپ نے فرمایا سبحان اللہ اور الحمد للہ اور لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر اور فرزند صالح جس کو خدا موت دے دے اور اس کا والد صبر کرے۔ اس حدیث کو دستوائی نے یحییٰ سے انہوں نے ابوسلام سے انہوں نے ابوامامہ سے روایت کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ ابوسلام دو ہیں ایک کبیر جن کا نام ممطور حبشی تھا اور وہ تابعین میں سے تھے دوسرے ابوسلام صغیر ان کا نام زید تھا پس اس سند میں زید عن ابی سلام غلط ہے کیونکہ زید ہی کی کنیت ابوسلام ہے۔

۴۴۵۰۔ حضرت کریزؓ بن سامہ

حضرت کریزؓ بن سامہ۔ اور بعض لوگ بن اسامہ کہتے ہیں۔ عامری ہیں یہ ابوعمر کا قول ہے اور ابن مندہ نے کہا ہے کہ کریز بن سلمہ صحابی ہیں ان کا شمار اہل بصر کے خاندان بنی عامر میں ہے اور بعض لوگ ان کو کرز بن اسامہ بھی کہتے ہیں جیسا کہ کرز کے نام میں گزر چکا ہے ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابن مندہ نے لکھا ہے۔

۴۴۵۱۔ حضرت کریمؓ بن جزی

حضرت کریمؓ بن جزی۔ نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔ ان کی حدیث کی سند میں کلام ہے۔ عتبہ بن قیس نے محمد بن اسحاق سے انہوں نے خالد بن جزی سے انہوں نے اپنے بھائی کریم بن جزی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نبیؐ کی خدمت میں خشاش ارض کا مسئلہ پوچھنے کے لئے حاضر ہوا تھا۔ اس حدیث کو ابن ابی داؤد نے کثیر بن عبید سے انہوں نے بقیہ سے روایت کیا ہے مگر یہ غلط ہے اس حدیث کو بہت سے لوگوں نے محمد بن اسحاق سے انہوں نے عبدالکریم بصری سے انہوں نے حبان بن جزی سے انہوں نے اپنے بھائی خزیمہ بن جزی سے روایت کیا ہے اور یہی صحیح ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۴۴۵۲۔ حضرت کریمؓ بن حارث

حضرت کریمؓ بن حارث۔ زرارہ کے دادا ہیں۔ ان کا شمار اہل بصرہ میں ہے۔ محمد بن اسمٰعیل بخاری نے صحابہ میں ان کو ذکر ہے مگر ان کی کوئی حدیث نہیں لکھی۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے مختصر لکھا ہے واللہ اعلم۔

باب الکاف مع الشین والعین

۴۴۵۳۔ حضرت کشدؓ جہنی

حضرت کشدؓ جہنی۔ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا۔ ان کی حدیث محمد بن عمر واقدی نے عبدالعزیز بن عمران سے انہوں نے واقد بن عبداللہ سے انہوں نے کشد جہنی سے روایت کی ہے بشرطیکہ محفوظ ہو۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۴۴۵۴۔ حضرت کعبؓ انصاری

حضرت کعبؓ انصاری۔ ابن شاہین نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ عبداللہ بن سلیمان نے بیان کیا ہے کہ یہ کعب بن مالک نہیں ہیں اور انہوں نے ابن نمیر سے انہوں نے حجاج سے انہوں نے نافع سے انہوں نے کعب انصاری سے روایت کی ہے انہوں نے نبیؐ سے پوچھا کہ ایک لونڈی نے پتھر سے[1] کسی جانور کو ذبح کر دیا آپ نے فرمایا کچھ حرج نہیں۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۴۵۵۔ حضرت کعبؓ بن جماز

حضرت کعبؓ بن جماز بن ثعلبہ بن خرشہ بن عمرو بن سعد بن ذبیان بن رشدان بن قیس بن جہینہ اور بعض لوگ ان کے والد کا نسب اس طرح بیان کرتے ہیں جماز بن مالک بن ثعلبہ جہنی اور بعض لوگ ان کا نام حمان بیان کرتے ہیں اور بقول بعض یہ غسانی ہیں بنی ساعدہ بن کعب بن خزرج کے حلیف اور بقول بعض بنی طریف بن خزرج کے حلیف ہیں ابن شہاب نے ان لوگوں کے نام میں جو انصار کے خاندان کعب بن خزرج سے غزوۂ بدر میں شریک تھے کعب بن جماز بن ثعلبہ کا نام بھی لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ قبیلہ غسان کے تھے مگر کعب بن خزرج کے حلیف تھے اور ابن اسحاق نے ان انصار کے نام میں جو قبیلہ طریف بن خزرج سے غزوۂ بدر میں شریک تھے کعب بن جماز بن ثعلبہ کا نام لکھا ہے اور میں کہتا ہوں کہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے کہ بنی ساعدہ کے حلیف ہیں اور ان دونوں نے یہ بھی لکھا ہے کہ بقول بعض یہ بنی طریف کے حلیف ہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کا خیال یہ ہے بنی طریف اور ہیں اور بنی ساعدہ اور ہیں حالانکہ وہ دونوں ایک ہی ہیں ابن کلبی نے بھی ابن اسحاق کے موافق ان کو جہنی لکھا ہے اور دارقطنی نے ان کے والد کا نام حمان بیان کیا ہے واللہ اعلم۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ میرے نزدیک جماز جہنی اور

---

[1] بعض پتھروں کے کنارہ پتلے ہوتے ہیں وہ بالکل چاقو چھری کا کام دیتے ہیں۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

زاء کے ساتھ ہے۔

۴۴۵۶۔حضرت کعبؓ بن خداریہ

حضرت کعبؓ بن خداریہ۔ بنی بکر بن کلاب کے خاندان سے ہیں۔ صحابی ہیں۔ ان کا تذکرہ ابوزرین عقیلی کی حدیث میں ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۴۵۷۔حضرت کعبؓ بن خزرج

حضرت کعبؓ بن خزرج انصاری۔ بنی حارث سے ہیں۔ بخاری نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے۔ محمد بن میمون بن کعب بن خزرج نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے حکم بن ابی الحکم غزوۂ تبوک میں نبیؐ کے ساتھ میرے ہم سفر تھے اور وہ کیا عمدہ ہم سفر تھے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۴۴۵۸۔حضرت کعبؓ بن زہیر

حضرت کعبؓ بن زہیر بن ابی سلمی۔ ابوسلمی کا نام ربیعہ ریاح بن قرط بن حارث بن مازن بن خلاوہ بن ثعلبہ بن ثور بن ہذمہ بن لاطم بن عثمان بن عمرو بن اد بن طابخہ تھا۔ مزنی ہیں۔ صحابی ہیں۔ کعب اور ان کے بھائی بجیر جو زہیر کے بیٹے تھے رسول اللہؐ کی خدمت میں گئے تھے جب مقام ابرق العزاف میں پہنچے تو بجیر نے کعب سے کہا کہ تم اسی مقام میں ہماری بکریوں کو دیکھتے رہنا کہ میں اس شخص سے یعنی رسول اللہؐ سے مل آؤں اور سنوں کہ وہ کیا کہتے ہیں چنانچہ کعب وہیں ٹھہرے رہے اور بجیر گئے اور رسول اللہؐ کی خدمت میں پہنچے حضرت نے اسلام کی ان کو ترغیب دی چنانچہ یہ مسلمان ہو گئے یہ خبر کعب کو پہنچی تو انہوں نے یہ اشعار نظم کیے۔

الا ابلغا عنی بجیرا رسالة	علی ای شیء ویب غیرک دلکا
علی خلق لم تلف اما ولا ابا	علیه ولم تدرک علیه اخالکا
سقاک ابوبکر بکاس روية	وانهلک المامور منها وعلکا

اے قاصد بجیر کو میرا یہ پیغام دے کہ کس وجہ سے تو نے غیر کا دین اختیار کیا وہ دین جس پر نہ تو نے اپنے باپ کو دیکھا نہ ماں کو نہ بھائی کو ابوبکر نے تجھے بہت ہی بری تعلیم دی جس سے تو ہلاک ہو گیا۔

جب ان اشعار کا علم رسول اللہؐ کو ہوا تو آپ نے ان کا خون مباح کر دیا اور فرمایا کہ جو شخص کعب کو پائے وہ اس کو قتل کر دے بجیر نے اپنے بھائی کو اس کی اطلاع کر دی اور کہا کہ اب اپنے بچاؤ کی فکر کرو اور میں سمجھتا ہوں کہ تم نہ بچ سکو گے بعد اس کے لکھا کہ رسول اللہؐ کے پاس جو شخص لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی شہادت دیتا ہے آپ قبول کر لیتے ہیں اور پیچھے قصور معاف کر دیتے ہیں لہٰذا میرے اس خط کے پہنچتے ہی تم چلے آؤ اور اسلام لاؤ چنانچہ کعب بھی آئے اور انہوں نے ایک نعتیہ قصیدہ بھی نظم کیا جب یہ مدینہ پہنچے تو اپنا اونٹ مسجد نبوی کے دروازے پر بٹھا دیا اور مسجد کے اندر چلے گئے دیکھا کہ رسول اللہؐ اپنے اصحاب کے بیچوں بیچ میں بیٹھے ہوئے ہیں اور کبھی اس کی طرف ملتفت ہو کر اس سے باتیں کرتے ہیں اور کبھی اس کی طرف ملتفت ہوتے ہیں کعب کہتے تھے میں نے اس

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

طریقہ سے رسول اللہؐ کو پہچان لیا اور میں آپؐ کے قریب کے جا کر بیٹھا اور اپنا اسلام ظاہر کیا اور عرض کیا کہ مجھے امان آپ نے فرمایا تم کون ہو میں نے عرض کیا کہ کعب بن زہیر آپ نے فرمایا تمہیں معاد نے یہ اشعار نظم کئے ہیں اور آپ نے ابو بکر صدیق کو اشارہ کیا کہ ان اشعار کو پڑھو چنانچہ انہوں نے وہ اشعار پڑھے جب یہ مصرعہ پڑھا گیا اور انہلک الما مور منہا تو میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں نے ایسا نہیں کہا تھا بلکہ میں نے بجائے مامور کے لفظ مامون کہا تھا اس کے بعد پھر نے قصیدہ نعتیہ سنایا۔

بانت معاد فقلبی الیوم متبول ۔۔۔ متیم اثر ھالم یفد مکبول

ان الرسول السیف یستضاء بہ ۔۔۔ مھند من سیوف اللہ مسلول

انبئت ان رسول اللہ اوعدنی ۔۔۔ والعفو عند رسول اللہ مامول

معاد (نامی محبوبہ) نے جدائی اختیار کر لی جس سے میرا دل بے چین ہے۔ اس کے بعد نہایت ذلت ہے اور اس قیدی کا فدیہ نہیں دیا جا سکتا۔ بیشک رسولؐ ایک تلوار ہیں جن کی روشنی پھیل رہی ہے۔ خدا کی تلواروں میں سے ایک برہنہ شمشیر ہے مجھے خبر دی گئی ہے کہ رسول اللہؐ نے مجھے ڈرایا مگر رسول اللہؐ سے بخشش کی امید ہے۔

رسول اللہؐ نے (خوش ہو کر) حاضرین کو اشارہ کیا کہ سنو یہاں تک کہ انہوں نے اپنا قصیدہ پورا کیا۔ یہ رسول اللہ صلی اللہ وسلم کی خدمت میں اس وقت حاضر ہوئے ہیں جب آپ طائف سے واپس تشریف لائے تھے۔ ان کے عمدہ اشعار میں سے شعر یہ ہیں۔

لو کنت اعجب من شی لا عجبنی ۔۔۔ سعی الفتی وھو مخبوءٌ لہ القدر

یسعی الفتی لامور لیس یدرکھا ۔۔۔ والنفس واحدۃ والھم منتشر

والمرء ماعاش ممدود لہ امل ۔۔۔ لا تنتھی العین حتی ینتھی الاثر

اگر مجھے کسی چیز پر تعجب ہوتا تو آدمی کی اس کوشش پر ضرور تعجب ہوتا جس کے خلاف تقدیر میں ثابت ہو چکا ہے آدمی ایسی باتوں کے لئے کوشش کرتا ہے جن کو وہ پا نہیں سکتا نفس ایک ہی ہے اور مقاصد بہت ہیں۔ آدمی جب تک زندہ رہے گا ہوس کم نہ ہوگی اثر نہیں جاتا جب تک نشان رہتا ہے۔

نیز اشعار ذیل بھی ان کے عمدہ کلام میں ہیں۔

ان کنت لا ترھب ذمی لما ۔۔۔ تعرف من صفحی عن الجاھل

فاخش سکوتی اذانا منصت ۔۔۔ فیک لمسموع خنی القائل

فالسامع الذام شریک لہ ۔۔۔ ومطعم الماکول کالاکل

مقالۃ السوء الی اھلھا ۔۔۔ اسرع من منحدر سائل

ومن دعا الناس الی ذمہ ۔۔۔ ذموہ بالحق وبالباطل

اگر تو میری مذمت سے نہ ڈرتا ہو اس سبب سے کہ جاہلوں سے میرے اعراض کو جانتا ہے۔ مگر تجھے میرے سکوت سے

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ڈرنا چاہئے۔ کیونکہ میں بیہودہ گویاں تیری سنتا ہوں سننے والا برائی کرنے والے کا شریک ہے کسی چیز کا کھلانے والا مثل کھانے والے کے ہے۔ بری بات اس کے اہل تک سیال چیز سے بھی تیز پہنچ جاتی ہے۔ جو لوگوں کو اپنی مذمت کی طرف ہو جو لوگ اس کو حق باطل غرض ہر طرح برا کہنے لگتے ہیں۔

اس قصیدہ میں اس سے زیادہ اشعار ہیں۔ رسول اللہؐ نے ان کو ایک چادر عنایت فرمائی تھی جو اب تک شاہان اسلام کے پاس ہے ان کے والد زہیر کی وفات بعثت سے ایک برس پہلے ہوگئی ہے۔ یہ ابواحمد عسکری کا قول ہے۔

۴۴۵۹۔ حضرت کعبؓ بن زید انصاری

حضرت کعبؓ بن زید بن قیس بن مالک بن کعب بن حرثہ بن دینار بن نجار، انصاری نجاری۔ بدر میں شریک تھے۔ یہ ابن شہاب اور ابن اسحاق اور ابن کلبی کا قول ہے۔ ابن کلبی نے کہا ہے کہ ان کی شہادت غزوۂ خندق میں ہوئی واقدی نے بیان کیا ہے کہ غزوہ خندق میں ان کو ضرار بن خطاب نے قتل کیا تھا اور ابن اسحاق نے کہا کہ غزوۂ خندق میں ایک نامعلوم تیر ان کے لگ گیا تھا اسی سے یہ شہید ہو گئے اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ نامعلوم تیر جس کے لگا تھا وہ امیہ بن ربیعہ بن صخر دولی تھے جو بیر معونہ کے واقعہ میں بچ گئے تھے۔ ان کا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۴۶۰۔ حضرت کعبؓ بن زید بن قیس

حضرت کعبؓ بن زید بن قیس، انصاری۔ بنی دینار بن نجار سے ہیں۔ بدر میں شریک تھے انہوں نے نبیؐ سے احادیث کی روایت کی ہے۔ یہ ابو نعیم کا قول ہے اور ابو عمر نے کہا ہے کہ کعب بن زید کو بعض لوگ زید بن کعب کہتے ہیں۔ انہوں نے قبیلہ غفار کی اس عورت کا قصہ روایت کیا ہے جس کے جسم پر رسول اللہؐ نے سفید داغ دیکھا تھا اور فرمایا تھا کہ تو اپنے کپڑے پہن لے اور اپنے عزیزوں سے جا کے مل جا۔ (اس عورت سے حضرت نے نکاح کیا تھا) ان سے جمیل بن زید نے روایت کی ہے مگر اس روایت میں اضطراب بہت ہے۔ ابو عمر نے ان کا نسب اس سے زیادہ نہیں بیان کیا اگر ابو نعیم کی طرح وہ بھی ان کا نسب اس سے زیادہ بیان کرتے تو معلوم ہوتا کہ یہ وہی ہیں جن کا تذکرہ اوپر ہو چکا یا کوئی اور ہیں ابو نعیم نے ابن اسحاق سے انصار کے ناموں میں جو انصار کے خاندان خزرج کی شاخ بنی قیس بن مالک بن کعب بن حارثہ بن دینار سے بدر میں شریک تھے کعب بن زید بن قیس بن مالک کا نام بھی روایت کیا ہے۔ ہمیں ابو یاسر نے اپنی سند کے ساتھ عبداللہ بن احمد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے قاسم بن مالک مزنی یعنی ابو جعفر نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے جمیل بن زید نے خبر دی وہ کہتے تھے میں انصار کے ایک شیخ کی صحبت میں رہا ہوں جو صحابی تھے ان کا نام کعب بن زید یا زید بن کعب تھا وہ مجھ سے بیان کرتے تھے کہ رسول اللہؐ نے قبیلہ بنی غفار کی ایک عورت سے نکاح کیا تھا مگر جب آپ اس کے پاس تشریف لے گئے اور دست مبارک اس کے جسم پر رکھا اور بستر پر لیٹے تو دیکھا کہ اس کے پہلو میں ایک سفید داغ ہے تو آپ بستر سے اٹھ گئے اور فرمایا کہ اپنے کپڑے پہن لو اور جس قدر آپ نے اس عورت کو دیا تھا اس میں سے کچھ واپس نہیں لیا۔ اس حدیث کو نوح بن ابی مریم نے جمیل سے اسی طرح روایت کیا ہے اور محمد بن فضیل نے جمیل سے انہوں نے عبداللہ بن کعب سے روایت کیا ہے اور اسمٰعیل بن زکریا نے اور قاسم بن

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

غصن نے جمیل سے انہوں نے عبداللہ بن عمر سے اس کو روایت کیا ہے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ اگر غفاری عورت کا قصہ ان سے مروی نہ ہوتا تو یہ کعب اور وہ کعب جن کا ذکر اس سے پہلے ہوا دونوں ایک ہوتے کیونکہ نسب اور قبیلہ دونوں کا ایک ہے اور بدر میں دونوں شریک تھے واللہ اعلم۔

۴۴۶۱۔ حضرت کعبؓ بن سلیم قرظی

حضرت کعبؓ بن سلیم، قرظی، ثم الاوسی۔ بنی قریظہ قبیلہ اوس کے حلیف ہیں۔ یہ قریظہ کے ان قیدیوں میں سے ہیں۔ جو نابالغ ہونے کے باعث سے قتل نہ کئے گئے تھے۔ ان کی کوئی روایت معلوم نہیں۔ یہ محمد بن کعب قرظی کے والد ہیں۔ یہ ابوعمر کا قول ہے ابن مندہ نے کہا ہے کہ کعب بن سلیم قرظی جو محمد کے والد ہیں ان کی حدیث حاتم بن اسمٰعیل نے سعید بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے موسیٰ بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے محمد بن کعب سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے ابونعیم نے ابن مندہ کا یہ کلام ذکر کر کے کہا ہے کہ یہ غلط ہے کیونکہ محمد بن کعب نے اپنے والد سے روایت نہیں کی بلکہ موسیٰ کے والد یعنی عبدالرحمٰن سے روایت کی خود ابن مندہ نے بھی اس کو صحیح طریق پر عبدالرحمٰن خطمی کے تذکرہ میں لکھا ہے ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۴۶۲۔ حضرت کعبؓ بن سوار ازدی

حضرت کعبؓ بن سور بن بکر بن عبید بن ثعلبہ بن سلیم بن ذہل بن لقیط بن حارث بن مالک بن فہم بن غنم بن دوس بن عدثان بن عبداللہ بن زہران بن کعب بن حارث بن کعب بن عبداللہ بن نصر بن ازد ازدی۔ بیان کیا گیا ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا تھا یہ بصرہ کے قاضی تھے حضرت عمر بن خطاب نے ان کو بصرہ کا قاضی مقرر کیا تھا۔ محمد بن سیرین نے ان کے بہت سے احکام اور احادیث نقل کی ہیں۔ شعبی نے روایت کی ہے کہ کعب بن سور ایک روز حضرت عمر کے پاس بیٹھے ہوئے تھے ایک عورت آئی اور اس نے کہا میں نے اپنے شوہر سے زیادہ بزرگ کسی کو نہیں دیکھا شب بھر تو وہ عبادت کرتے ہیں اور ایسی سخت گرمی کے زمانے میں بھی ہر روز روزہ رکھتے ہیں کبھی ناغہ نہیں کرتے پس حضرت عمر نے اس عورت کے لئے دعاء مغفرت کی اور اس کی تعریف کی اور فرمایا کہ تو تعریف کی زیادہ مستحق ہے وہ عورت شرمندہ ہو کر چلی گئی کعب بن سور نے کہا یاامیرالمومنین آپ نے اس عورت کی مصیبت دور نہ کی وہ اپنی مصیبت دور کرانے کے لئے آپ کے پاس آئی تھی حضرت عمر نے کہا ایسی بات ہے۔ انہوں نے کہا ہاں پس حضرت عمر نے فرمایا کہ اس عورت کو میرے پاس واپس لاؤ چنانچہ وہ واپس لائی گئی حضرت عمر نے فرمایا سچ کہنے میں کچھ مضائقہ نہیں کعب کہتے ہیں کہ تم میرے پاس اپنے شوہر کی شکایت کرنے آئی تھیں کہ وہ تمہارے بستر سے علیحدہ رہتا ہے اس عورت نے کہا ہاں یہی بات ہے میں ایک جوان عورت ہوں اور میں بھی وہی چاہتی ہوں جو اور عورتیں چاہتی ہیں پس حضرت نے عمر اس کے شوہر کو بلا بھیجا جب وہ آیا تو کعب سے فرمایا کہ تم ان دونوں کے درمیان میں فیصلہ کر دو انہوں نے کہا کہ امیرالمومنین فیصلہ کرنے کے زیادہ حق دار ہیں حضرت عمر نے فرمایا کہ میں تم کو تاکید کرتا ہوں کہ تم ان دونوں کی بات سمجھ گئے اور میں نہیں سمجھ سکا کعب نے کہا میری رائے یہ ہے کہ اس عورت کو چار دنوں میں سے ایک دن ملنا چاہیے گویا اس کے شوہر کی چار بیویاں ہیں۔ پس ایک دن یہ اپنی اس بیوی کے پاس سوئے اور تین دن عبادت کرے حضرت عمر

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

فرمایا واللہ جیسے تمہاری پہلی رائے مجھے پسند آئی ویسی ہی آخری رائے بھی مجھے پسند ہے اچھا جاؤ تم کو میں نے بصرہ کا قاضی بنا دیا پھر حضرت ابوموسیٰ کو ایک تحریر ان کی تقرر کی لکھ دی چنانچہ حضرت عمر کی خلافت بھر بصرہ کے قاضی رہے اور حضرت عثمان کی خلافت میں قاضی رہے پھر جنگ جمل میں حضرت عائشہ کی طرف سے شہید ہوئے اس دن یہ دونوں صفوں کے درمیان نکل کر آئے تھے اور ان کے ہاتھ میں مصحف تھا یہ لوگوں کو خون ریزی کی ممانعت کر رہے تھے اور کہتے تھے کتاب اللہ سے فیصلہ کر لو اتنے میں نامعلوم تیر آیا اور یہ شہید ہو گئے اس وقت ان کے ہاتھ میں مصحف تھا اور دوسرے ہاتھ میں اونٹ کی بھاگ تھی۔ قتال فارس میں ان سے کارنمایاں ظاہر ہوئے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۴۶۳۔ حضرت کعبؓ بن عاصم اشعری

حضرت کعبؓ بن عاصم، اشعری۔ کنیت ان کی ابومالک ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ کنیت عمرو کی ہے۔ ان کا شمار اہل شام میں ہے۔ بعض لوگوں نے کہا ہے کہ یہ مصر میں رہتے تھے۔ یہ اصحاب سفینہ میں سے ہیں۔ ان سے حضرت جابر اور ام الدرداء اور عبدالرحمٰن بن غنم اور خالد بن ابی مریم نے روایت کی ہے ان کی حدیث اہل مدینہ سے مروی ہے۔ ابن جریج نے ابن شہاب سے انہوں نے صفوان بن عبداللہ بن صفوان سے انہوں نے ام الدرداء سے انہوں نے کعب بن عاصم اشعری سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول اللہؐ نے فرمایا سفر میں روزہ رکھنا نیکی نہیں ہے۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ ان سے ام الدرداء نے روایت کی ہے کنیت ان کی ابومالک ہے یہی ہیں جن سے عبدالرحمٰن بن غنم نے اور اہل شام نے روایت کی ہے اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ابومالک اور شخص ہیں مگر میرے خیال میں ابومالک کا نام کعب بن عاصم ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۴۶۴۔ حضرت کعبؓ بن عامر سعدی

حضرت کعبؓ بن عامر سعدی، صحابی ہیں۔ یہ جعفر کا قول ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے مختصراً لکھا ہے۔

۴۴۶۵۔ حضرت کعبؓ بن عجرہ

حضرت کعبؓ بن عجرہ بن امیہ بن عدی بن عبید بن حارث بن عمرو بن عوف بن غنم بن سواد بن مری بن اراشہ بن عامر بن عبیلہ بن قسمیل بن فران بن بلی۔ بلوی، انصار کے حلیف ہیں اور بقول بعض بنی حارثہ بن حارث بن خزرج کے حلیف ہیں اور بقول بعض بنی عوف بن خزرج کے حلیف ہیں اور بقول بعض انصار کے خاندان بنی سالم کے ہیں اور واقدی نے کہا ہے کہ یہ انصار کے حلیف نہیں ہیں بلکہ خود انصاری ہیں مگر ابن سعد نے کہا ہے کہ میں نے ان کا نام انصار کے نام میں بہت ڈھونڈا مگر مجھے نہ ملا۔ ان کی کنیت ابومحمد ہے اور ابن کلبی نے ان کا نسب بلی تک بیان کر کے کہا ہے کہ یہ کعب انصار کے خاندان بنی عمرو بن عوف کی طرف منسوب ہیں ان کا اسلام متاخر ہے اسلام کے بعد یہ تمام مشاہد میں شریک رہے۔ ان سے ابن عمر نے اور جابر بن عبداللہ اور عبداللہ بن عمرو بن عاص اور ابن عباس اور طارق بن شہاب اور ابووائل اور زید بن وہب اور ابن ابی لیلیٰ نے اور ان کے بیٹوں یعنی اسحاق اور عبدالملک اور محمد اور ربیع وغیرہم نے روایت کی ہے یہ آیت انہیں کے حق میں نازل ہوئی تھی (ففدیة من صیام او صدقة او نسک۔) کوفہ میں رہتے تھے۔ ہمیں ابراہیم اور اسماعیل نے اپنی سند کے ساتھ ابوعیسیٰ ترمذی تک

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابن ابی عمر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سفیان بن عیینہ نے ایوب سے اور ابن ابی نجیح اور حمید اور عبدالکریم نے مجاہد سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلی سے انہوں نے کعب بن عجرہ سے روایت کر کے بیان کیا کہ نبی گذران کی طرف مقام حدیبیہ میں ہوا ابھی مکہ نہ پہنچے تھے یہ اس وقت دیگ کے نیچے آگ جلا رہے تھے اور جوئیں ان کے سے نکل نکل کر ان کے منہ پر گرتی تھیں حضرت نے پوچھا کہ کیا جوئیں تم کو تکلیف دیتی ہیں انہوں نے عرض کیا کہ ہاں تو آپ فرمایا سر منڈوا ڈالو اور ایک فرق غلہ چھ مسکینوں کو دے دو ایک فرق تین صاع کا ہوتا ہے یا تین دن روزہ رکھ لو یا ایک قربانی کر کعب کی وفات مدینہ میں ۵۱ ہجری اور بقول بعض ۵۲ اور بقول بعض ۵۳ ہجری میں بعمر ۷۳ سال اور بقول بعض ۷۵ سال ہوئی ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۴۶۶۔ حضرت کعبؓ بن عدی

حضرت کعبؓ بن عدی بن حنظلہ بن عدی بن عمرو بن ثعلبہ بن عدی بن ملکان بن عوف بن عذرہ بن زید لات۔ انہیں کو تنوخی بھی کہتے ہیں۔ حیرہ کے لوگوں میں سے ہیں کیونکہ بنی ملکان بن عوف تنوخ کے حلیف تھے ان کی حدیث اہل مصر سے مروی ہے حیرہ کا جو وفد رسول اللہؐ کی خدمت میں آیا تھا اس میں یہ بھی تھے۔ ابوبکر صدیق کے عہد میں اسلام لائے تھے زمانہ جاہلیت میں حضرت عمر کے ساتھ شریک تھے ۱۵ ہجری میں حضرت عمر کی طرف سے قاصد بن کر مقوقس کے پاس اسکندریہ گئے تھے اور فتح مصر میں شریک تھے ان کی اولاد مصر ہی میں رہی۔ یزید بن ابی حبیب نے ناعم بن عبداللہ سے انہوں نے کعب بن عدی سے روایت کی کہ وہ کہتے تھے میرے والد حیرہ کے اسقف (عالم پیشوائے) انصاری تھے جب محمد رسول اللہؐ مبعوث ہوئے تو میرے والد نے کہ کیا یہ ہوسکتا ہے کہ تم میں سے کچھ لوگ اس شخص (یعنی نبی ﷺ) کے پاس جائیں اور جا کر تم لوگ اس سے کچھ اس کی باتیں کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ مر جائیں اور تم کہو کہ کاش ہم ان کی کچھ باتیں سنتے چنانچہ چار آدمی منتخب ہوئے اور وہ حضرت کی طرف روانہ کئے گئے میں نے اپنے والد سے کہا کہ میں بھی ان لوگوں کے ساتھ جاؤں میرے والد نے کہا تم جا کر کیا کرو گے میں نے کہا میں ان کی حالت دیکھوں گا چنانچہ ہم لوگ رسول اللہؐ کے پاس آئے نماز صبح کے بعد ہم لوگ آپ کے پاس بیٹھا کرتے تھے اور آپ کلام اور قرآن سنا کرتے تھے کوئی ہمیں منع نہ کرتا تھا پھر تھوڑے ہی دنوں کے بعد حضرت کی وفات ہوگئی تو ان چاروں آدمیوں نے کہا کہ اگر یہ سچے نبی ہوتے تو نہ مرتے چلو واسط واپس چلیں میں نے ان سے کہا ابھی توقف کرو دیکھو ان کی جگہ پر کون قائم ہوتا ہے معلوم ہو جائے گا کہ یہ کام منقطع ہو گیا یا پورا ہو گا مگر وہ لوگ چلے گئے اور میں ٹھہرا رہا مگر اس حال میں تھا کہ نہ مسلمان تھا نہ نصرانی پھر جب حضرت ابوبکر نے یمامہ کی طرف ایک لشکر بھیجا تو میں بھی اس لشکر کے ساتھ گیا جب مسلمانوں کو مسیلمہ کذاب کی لڑائی سے فراغت ہوئی تو میرا گذر ایک راہب کی طرف سے ہوا میں اس کے پاس گیا اور میں نے اس سے کچھ تسلی حاصل کرنی چاہی سے اس نے پوچھا کہ تم نصرانی ہو میں نے کہا نہیں اس نے کہا یہودی ہو میں نے کہا نہیں پھر میں نے محمدؐ کا ذکر کیا اس نے کہا ان کا تذکرہ ہماری کتابوں میں ہے میں نے کہا تو مجھے دکھا دو چنانچہ اس نے ایک کتاب [1] نکالی اور مجھ سے پوچھا کہ تمہارا نام

[1] یہ کتاب توراۃ انبیائے بنی اسرائیل کا صحیفہ ہوگا۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہے میں نے کہا کعب پس اس نے وہ کتاب کھولی میں نے پڑھا تو محمدؐ کی صفت اور ان کی نعت اس میں دیکھی اسی وقت سے میرے دل میں ایمان آ گیا اور میں اس وقت مسلمان ہو گیا پھر میں اپنے وطن حیرہ گیا تو لوگوں نے مجھے اسلام کی بابت بہت طعنہ دیئے اس کے بعد حضرت ابوبکر کی وفات ہوگئی پھر میں حضرت عمر کے پاس آیا تو انہوں نے مجھے مقوقس کے پاس بھیجا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے مگر ابوعمر نے مختصر لکھا ہے۔

۴۴۶۷۔ حضرت کعبؓ بن عمرو بن خدیج

حضرت کعبؓ بن عمرو بن خدیج۔ کنیت ان کی ابوزعنہ ہے۔ شاعر ہیں۔ طبری نے ان کا ذکر شرکائے بدر میں کیا ہے ہم ان کا تذکرہ انشاء اللہ تعالیٰ کنیت کے باب میں لکھیں گے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے۔

۴۴۶۸۔ حضرت کعبؓ بن عمرو خزاعی

حضرت کعبؓ بن عمرو۔ کنیت ان کی ابوشریح تھی۔ خزاعی ہیں۔ ان کے نام میں اختلاف ہے بعض لوگ ان کو خویلد کہتے ہیں اور بعض لوگ کعب بن عمرو۔ یحییٰ بن یونس اور ابوحاتم بستی اور احمد بن زہیر نے کہا ہے کہ ابوشریح خزاعی کا نام کعب بن عمرو تھا ابن شاہین نے اور جعفر مستغفری نے کعب کے نام میں ان کا تذکرہ لکھا ہے مگر یہ اپنی کنیت ہی کے ساتھ زیادہ مشہور ہیں ہم ان کا تذکرہ کنیت کے باب میں انشاء اللہ تعالیٰ اس سے زیادہ لکھیں گے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۴۶۹۔ حضرت کعبؓ بن عمرو خزرجی' ابوالیسر

حضرت کعبؓ بن عمرو بن عباد بن عمرو بن سواد بن غنم بن کعب بن سلمہ بن سعد بن علی بن اسد بن ساردہ بن تزید بن جشم بن خزرج۔ انصاری خزرجی سلمی۔ کنیت ان کی ابوالیسر تھی بیعت عقبہ میں شریک تھے اور بدر میں جب شریک ہوئے تو ان کی عمر بیس سال کی تھی بیان کیا گیا ہے کہ انہیں نے منبہ بن حجاج سہمی کو قتل کیا تھا اور انہیں نے حضرت عباس بن عبدالمطلب کو بدر کے دن گرفتار کیا تھا قد ان کا پستہ تھا۔ مدینہ میں جن اصحاب بدر کی وفات ہوئی ان میں سب سے آخری شخص ہیں۔ ان کی وفات ۵۵ ہجری میں ہوئی ان سے ان کے بیٹے عمار نے اور موسیٰ بن طلحہ نے روایت کی ہے۔ ہمیں شریف ابوالمحاسن یعنی محمد بن عبدالخالق جوہری نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالفتح یعنی احمد بن محمد بن احمد حداد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالحسن بن ابی عمر بن حسن نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں سلیمان بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن نصر ازدی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوالاحوص نے عاثم بن سلیمان سے انہوں نے عون بن عبداللہ سے بن عتبہ سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے ابوالیسر کا قرض ایک شخص کے ذمہ تھا وہ تقاضا کے لئے اس کے لئے گھر پر گئے اس شخص نے لونڈی سے کہا کہ کہہ یہاں نہیں ہیں ابوالیسر نے یہ آواز سن لی اور کہنے لگے باہر نکل میں نے تیری آواز سن لی چنانچہ وہ نکلا ابوالیسر نے اس سے کہا کہ تو نے ایسا کیوں کیا اس شخص نے کہا تنگدستی کی وجہ سے تو انہوں نے کہا کہ اللہ اللہ جا میں نے اپنا قرض معاف کیا میں نے رسول اللہؐ سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ جو شخص کسی قرض دار کو مہلت دے یا معاف کر دے قیامت کے دن وہ اللہ کے سائے میں ہوگا۔ ان کا تذکرہ انشاء اللہ تعالیٰ کنیت کے باب میں اس سے زیادہ ہوگا کیونکہ یہ اپنی کنیت سے زیادہ مشہور

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہیں ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۴۷۰۔ حضرت کعبؓ بن عمرو نجاری

حضرت کعبؓ بن عمرو بن عبید بن حارث بن کعب بن معاویہ بن عمرو بن مالک بن نجار انصاری نجاری۔ احد میں اور ان کے بعد کے تمام مشاہد میں شریک ہوئے اور جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔ اس کو غسانی نے عدوی سے نقل کیا ہے۔

۴۴۷۱۔ حضرت کعبؓ بن عمرو ہمدانی

حضرت کعبؓ بن عمرو ہمدانی، یامی۔ یام ایک شاخ قبیلہ ہمدان کی ہے بعض لوگ ان کو کعب بن عمر کہتے ہیں مگر پہلا قول زیادہ مشہور ہے نسب ان کا اس طرح ہے کعب بن عمرو بن جحدب بن معاویہ بن سعد بن حارث بن ذہل بن ودل بن جشم بن حاشد بن جشم بن خیوان بن نوف بن ہمدان۔ یہ کعب طلحہ بن مصرف کے دادا ہیں۔ کوفہ میں رہتے تھے صحابی ہیں ان کی حدیث وہ ہے جو طلحہ بن مصرف نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتے ہوئے دیکھا ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ ابوعمر نے کہا کہ ان کے حال میں اختلاف ہے مگر صحیح یہی ہے جو بیان کیا گیا۔

۴۴۷۲۔ حضرت کعبؓ بن عمیر

حضرت کعبؓ بن عمیر غفاری۔ کبار صحابہ سے ہیں۔ رسول اللہؐ نے ان کو کئی مرتبہ سردار لشکر بنایا یہی ہیں جن کو رسول اللہ نے سرزمین شام کے مقام ذات الاطلاح میں بھیجا تھا ان کے ساتھی وہاں شہید ہو گئے اور یہ زخمی ہو کر بچ گئے قبیلہ قضاعہ کے لوگوں نے ان کو شہید کر دیا تھا یہ واقعہ ۸ ہجری کا ہے یہ دولابی وغیرہ کا قول ہے اور ابن اسحاق نے کہا ہے کہ یہ اور ان کے ساتھی دونوں اسی میں شہید ہو گئے تھے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۴۷۳۔ حضرت کعبؓ بن عیاض اشعری

حضرت کعبؓ بن عیاض اشعری۔ ان کا شمار اہل شام میں ہے۔ ہمیں عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے اپنی سند کے ساتھ عبداللہ بن احمد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوالعلاء یعنی حسن بن سوار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے لیث بن سعد نے معاویہ بن صالح سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن جبیر بن نفیر سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے کعب بن عیاض سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہر امت کے لئے کوئی نہ کوئی چیز باعث فتنہ ہوتی ہے اور میری امت کے لئے باعث فتنہ مال ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے اور ابوعمر نے کہا ہے کہ ان سے جابر بن عبداللہ نے روایت کی ہے اور بعض لوگوں کا قول ہے کہ ان سے ام الدرداء نے روایت کی ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۴۴۷۴۔ حضرت کعبؓ بن عیاض مازنی

حضرت کعبؓ بن عیاض مازنی۔ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ ان کا تذکرہ جعفر نے اشعری سے روایت کیا ہے۔ یحییٰ بن یونس نے زید بن حریش سے انہوں نے یعقوب بن محمد سے انہوں نے کرامہ بنت حسین سے انہوں نے حارث بن عبداللہ بن کعب مازنی سے انہوں نے ابوعیاش سے انہوں نے جابر بن عبداللہ سے انہوں نے کعب بن عیاض سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ ؐ کو ایام قربانی کے درمیانی دنوں میں جمرہ کے پاس خطبہ پڑھتے ہوئے دیکھا تھا۔یہ حدیث ہم سے اسمٰعیل بن علی وغیرہ نے اپنی سند کے ساتھ ابوعیسیٰ ترمذی سے روایت کر کے بیان کیا ہے کہ وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن منیع نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حسن بن سوار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے لیث بن سعد نے معاویہ بن صالح سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن جبیر بن نفیر سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے کعب بن عیاض سے روایت کر کے اسی کے مثل بیان کیا ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے کیا ہے۔مگر انہوں نے جابر کا ذکر نہیں کیا۔ابوعمر نے کہا ہے کہ کعب بن عیاض اشعری سے حضرت جابر نے روایت کی ہے ممکن ہے کہ یہ دونوں ایک ہوں اس کی تائید اس سے بھی ہوتی ہے کہ دونوں کے حدیث کی سند بالکل ایک ہے واللہ اعلم۔

۴۴۷۵۔ حضرت کعبؓ بن عیینہ

حضرت کعبؓ بن عیینہ بن عائشہ تمیمی۔صحابی ہیں۔نیشاپور میں عبداللہ بن عامر کے ساتھ رہتے تھے۔ان کا تذکرہ یحییٰ یعنی ابن مندہ نے لکھا ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ یہ سلمو یہ اور حاکم ابوعبداللہ کا بیان کیا ہے۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۴۷۶۔ حضرت کعبؓ بن قطبہ

حضرت کعبؓ بن قطبہ۔ان کا تذکرہ ابورزین عقیلی کی حدیث میں ہے۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے مختصر لکھا ہے اور ابوموسیٰ نے بھی ان کا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ طبرانی نے اور عبداللہ نے اور ابونعیم نے ان کا ذکر لکھا ہے مگر کسی نے ان کی کوئی حدیث نہیں لکھی۔ہم سے حسن بن احمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن عبداللہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سلیمان بن احمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن زہیر تستری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے علی بن حسین بن اشکاب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسحاق ازرق نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سعید بن عبید نے علی بن ربیعہ سے انہوں نے کعب بن قطبہ سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ ؐ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ میرے اوپر جھوٹ جوڑنا ایسا نہیں ہے جیسا کسی اور پر جھوٹ جوڑنا جو شخص میرے اوپر عمداً جھوٹا جوڑے وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں سمجھ لے۔

۴۴۷۷۔ حضرت کعبؓ بن مانع

حضرت کعبؓ بن مانع۔انہیں کا لقب کعب احبار ہے۔کنیت ان کی ابواسحاق ہے انہوں نے نبیؐ کا زمانہ پایا تھا مگر آپ کو دیکھا نہ تھا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے زمانے میں اسلام لائے ابوادریس خولانی نے ابومسلم جلیلی معلم کعب الخیر سے روایت کی ہے کہ وہ کعب احبار کو رسول اللہ ؐ کی خدمت میں حاضر نہ ہونے پر ملامت کر رہے تھے تو کعب نے کہا کہ میں حضرت ہی

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے خدمت میں حاضر ہونے کے ارادہ سے چلا تھا مگر جب میں مقام ذاقرنات میں پہنچا تو اس بت نے مجھ سے پوچھا کہ اے کعب تم کہاں جاتے ہو میں نے کہا اس نبی کے پاس جاتا ہوں اس نے کہا بیشک وہ نبی تھے مگر اب وہ زمین کے نیچے ہیں اس کے بعد مجھے ایک سوار ملا میں نے اس سے پوچھا کہ کیا خبر ہے اس نے کہا محمدؐ کی وفات ہوگئی اور اہل عرب مرتد ہو گئے اس کے بعد پوری حدیث ذکر کی۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۴۴۷۸۔ حضرت کعبؓ بن مالک خزرجی

حضرت کعبؓ بن مالک بن ابی کعب۔ابو کعب کا نام عمرو بن قین بن سواد بن غنم بن کعب بن سلمہ بن سعد بن علی تھا۔انصاری خزرجی سلمی ہیں کنیت ان کی ابو عبداللہ تھی اور بعض لوگ کہتے ہیں ابو عبدالرحمٰن۔والدہ ان کی لیلی بنت زید بن ثعلبہ تھیں وہ بھی خاندان بنی سلمہ سے تھیں۔باتفاق بیعت عقبہ میں شریک تھے مگر شریک بدر ہونے میں اختلاف ہے صحیح یہ ہے کہ شریک نہ تھے جب رسول اللہؐ مدینہ تشریف لائے تو آپ نے ان کے اور طلحہ بن عبیداللہ کے درمیان میں مواخات کرادی تھی جب کہ آپ مہاجرین وانصار کے درمیان میں مواخات کرائی تھی صرف غزوۂ بدر اور تبوک میں یہ رسول اللہؐ کے ہمراہ نہیں گئے بدر میں شریک ہونے سے رسول اللہ نے کسی شخص پر عتاب نہیں فرمایا بوجہ اس کے کہ بدر کا واقعہ جلدی میں پیش آ گیا تھا باقی رہا تبوک اس میں شدت گرما کے سبب سے شریک نہیں ہوئے یہ ان تین آدمیوں میں سے ایک شخص ہیں جو حضرت کے ساتھ سے رہ گئے تھے تینوں آدمیوں کے نام یہ ہیں کعب بن مالک' مرارہ بن ربیعہ اور ہلال بن امیہ انہیں تینوں کے حق میں اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل فرمائی وعلی الثلاثة الذین خلفوا حتی اذا ضاقت علیهم الارض بما رحبت (اللہ نے ان تین آدمیوں کی توبہ قبول کی جو پیچھے رہ گئے تھے یہاں تک کہ ان پر زمین باجود وسعت کے تنگ ہوگئی) پھر اللہ نے ان کی توبہ قبول کی یہ قصہ مشہور ہے انہوں نے احد کے دن نبی کا لباس[1] جو زرد رنگ کا تھا پہن لیا اور نبیؐ نے ان کا لباس پہن لیا تھا احد کے دن ان کے جسم پر گیارہ زخم لگے تھے۔

یہ رسولؐ کے شعرا میں سے تھے ابن سیرین نے بیان کیا ہے کہ نبیؐ کے شعرا یہ لوگ تھے۔(۱) حسان بن ثابت (۲) کعب بن مالک (۳) عبداللہ بن رواحہ کعب بن مالک اپنے کلام میں لوگوں کو جنگ کا خوف دلاتے تھے اور حسان نسب کی برائیاں کرتے تھے اور عبداللہ بن رواحہ کفر سے عار دلاتے تھے ابن سیرین نے بیان کیا ہے کہ مجھے یہ روایت پہنچی ہے کہ قبیلہ دوس کے لوگ صرف کعب بن مالک کے اس شعر سے اسلام لائے تھے۔

قضینا من تهامة کل وتر — وخیبر ثم اغمدنا السیوفا

نخیرها ولو نطقت لقالت — قواطعهن دوسا او ثقیفا

ہم تہامہ اور خیبر میں پورا کام کر چکے اس کے بعد اپنی تلواریں میان میں رکھیں وہ تلواریں ہم کو خبر دیتی اگر ان میں قوت نطق ہوتی تو صاف صاف کہتیں کہ قبیلہ اوس اور ثقیف کے بھی ہم ٹکڑے کر دیں گے۔

[1] تبدیل لباس سے مقصود محض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت تھی یہ جان نثاری کا کام تھا۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ان اشعار کو سن کر قبیلہ دوس کے لوگ بولے کہ چلو اپنے بچاؤ کا سامان کریں ایسا نہ ہو کہ جو قبیلہ ثقیف کی حالت ہوئی وہی تمہاری بھی حالت ہو جائے۔ان سے ابوجعفر یعنی محمد بن علی اور عمر بن حکم بن ثوبان وغیر ہمانے روایت کی ہے ہمیں ابراہیم بن محمد وغیرہ نے خبر دی وہ محمد بن عیسیٰ ترمذی سے روایت کرتے تھے کہ انہوں نے کہا ہم سے عبد بن حمید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالرزاق نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے معمر نے زہری سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن کعب بن مالک سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نبیؐ سے کبھی کسی غزوہ میں پیچھے نہیں رہا یہاں تک کہ غزوۂ تبوک واقع ہوا ہاں بدر میں البتہ میں آپ کے ساتھ نہ تھا مگر رسول اللہؐ نے بدر میں شریک نہ ہونے کے سبب سے کسی پر عتاب نہیں کیا کیونکہ آپ تو صرف قریش کے ایک قافلہ کے لئے گئے تھے اہل قریش اپنے قافلہ کی مدد کے لئے آ گئے اس وجہ سے جنگ ہو گئی اور نہ جنگ کا کوئی سامان پہلے سے تھا خدا کی قسم رسول اللہؐ کے غزوات میں سب سے زیادہ شہرت لوگوں میں غزوۂ بدر کی ہے مگر نہیں پسند کرتا کہ بعوض اپنی شرکت بیعت عقبہ کے میں غزوۂ بدر میں شریک ہوتا کیونکہ بیعت عقبہ میں ہم لوگوں نے (ایک بہت نازک وقت میں) اسلام پر اتفاق کیا تھا پھر میں بیعت عقبہ کے بعد کسی غزوہ میں نبیؐ سے پیچھے نہیں رہا یہاں تک کہ غزوۂ تبوک پیش آیا اور وہ نبیؐ کے غزوات میں سب سے آخری غزوہ تھا اس میں نبیؐ نے سب لوگوں کو کوچ کا حکم دیا تھا اس کے بعد انہوں نے پوری حدیث بیان کی جس میں اپنی معذوری شرکت غزوۂ تبوک اور نبیؐ کا ناخوش ہو جانا اور ترک کلام فرمانا اور ان کا اپنی زندگی سے سیر ہو جانا بتفصیل مذکور ہے آخر نتیجہ یہ ہوا کہ کہتے تھے میں ایک روز نبیؐ کی خدمت میں گیا تو آپ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے اور آپ کے گرد مسلمان بیٹھے ہوئے تھے آپ کا چہرہ اس وقت ایسا روشن تھا جیسے چاند میں آپ کے سامنے بیٹھ گیا آپ نے فرمایا کہ اے کعب بن مالک خوش ہو جو دن آج تمہیں ملا ہے ایسا دن جب سے تم پیدا ہوئے ہو نصیب نہ ہوا ہوگا میں نے عرض کیا کہ یا نبی اللہ وہ دن آپکی طرف سے مجھے ملا ہے یا خدا کی طرف سے آپ نے فرمایا خدا کی طرف سے پھر آپ آیتیں پڑھیں **لقد تاب الله على النبى و المهاجرين والانصار الذين اتبعوه فى ساعة العسرة من بعد ما كاد يزيغ قلوب فريق منهم ثم تاب عليهم انه بهم رؤف رحيم** (اللہ نے رحمت نازل کی نبی پر مہاجرین اور انصار پر جنہوں نے تنگی کے وقت (یعنی غزوۂ تبوک میں نبی کا ساتھ دیا بعد اس کے کچھ لوگوں کے دل راہ راست سے ہٹے جاتے تھے پھر مگر ان پر رحمت نازل کی۔اسی آیت کے اخیر میں ان کی عفو تقصیر کا بھی ذکر ہے) الحدیث۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۴۷۹۔حضرت کعبؓ بن مرہ

حضرت کعبؓ بن مرہ اور بعض لوگ ان کو مرہ بن کعب کہتے ہیں مگر پہلا ہی قول زیادہ صحیح ہے۔ابوعمر نے بھی کہا کہ کعب بن مرہ ہی صحیح ہے اور ابن ابی خیثمہ نے کہا ہے کہ کعب بن مرہ اور شخص ہیں اور مرہ بن کعب اور شخص ہیں۔یہ کعب شام کے مقام اردن میں رہتے تھے ان سے شرحبیل بن سمط اور ابوالاشعث صنعانی اور ابوصالح خولانی اور سالم بن ابی الجعد نے روایت کی ہے۔عمرو بن مرہ نے سالم بن الجعد سے روایت کی ہے کہ شرحبیل بن سمط نے کہا کہ اے کعب بن مرہ ہم سے کوئی حدیث بیان کیجئے جو آپ نے رسول اللہؐ سے قبیلہ مضر کے متعلق سنی ہو تو انہوں نے کہا کہ میں ایک روز رسول اللہؐ کے پاس گیا اور میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ! اللہ نے آپ کو فتح مند کیا ہے اور بہت کچھ دیا ہے اور آپ کی دعا مقبول کی ہے آپ کی قوم (قحط سالی سے) مری جاتی ہے آپ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اللہ سے ان کے لئے دعا کیجئے تو آپ نے دعا کی کہ یا اللہ مینہ برسا جو ہماری مصیبت کو دور کر دے عالمگیر بارش ہو اور بکثرت ہو دیر نہ ہو نفع دے ضرر نہ پہنچائے ان کعب سے بہت سی حدیثیں مروی ہیں ان حدیثوں کو اہل کوفہ شرحبیل بن سمط سے وہ کعب روایت کرتے ہیں اور اہل شام انہیں حدیثوں کو شرحبیل سے وہ عمرو بن عبسہ سے روایت کرتے ہیں واللہ اعلم یہ ابوعمر کا قول انہوں نے کہا ہے کہ بعض لوگوں کا بیان ہے کہ کعب بن مرہ کی وفات ملک شام میں ۵۹ ہجری میں ہوئی۔ ہمیں یعیش بن صد علی فقیہ نے اپنی سند کے ساتھ احمد بن شعیب سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوکریب نے ابومعاویہ سے روا کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے اعمش نے عمرو بن مرہ سے انہوں نے سالم بن ابی الجعد سے روایت کرکے بیان کیا کہ شرحبیل بن نے کعب بن مرہ سے کہا کہ ہم سے رسول اللہؐ کی کوئی حدیث بیان کیجئے اور بہت احتیاط کے ساتھ بیان کیجئے انہوں نے کہا نے رسول اللہؐ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ جو شخص اللہ کی راہ میں جوانی ختم کرے اور بوڑھا ہو جائے قیامت کے دن اس ایک نور ہوگا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۴۸۰۔ حضرت کعبؓ بن یسار

حضرت کعبؓ بن یسار بن ضبہ بن ربیعہ بن قرعہ بن عبداللہ بن مخزوم بن غالب بن قطیعہ بن عبس بن بغیض بن ر غطفان عبسی ثم المخزومی۔ فتح مصر میں شریک تھے اور وہاں انہوں نے ایک احاطہ گھیر لیا تھا وہاں یہ قاضی بھی تھے۔ سعید بن عفی کہا ہے کہ اسلام میں یہ سب سے پہلے قاضی ہیں جو مصر میں متعین کئے گئے تھے زمانہ جاہلیت میں بھی عہد قضاء سے ممتاز بن ابی مریم نے بیان کیا ہے کہ یہ خالد بن سنان عبسی کے نواسے تھے جن کے حق میں نبیؐ نے فرمایا کہ وہ بھی ایک نبی تھے مگر قوم نے ان کو ضائع کر دیا اور حیوۃ بن شریح نے ضحاک بن شرحبیل غافقی سے انہوں نے عمار بن سعد تجیبی سے روایت کی حضرت عمر نے عمرو بن عاص کو لکھا تھا کہ کعب بن ضبہ کو قاضی بنا دو چنانچہ عمرو بن عاص نے ان کو بلوایا اور حضرت عمر کا خط ان کو انہوں نے کہا کہ ہرگز نہ ہوگا کہ خدا نے مجھ کو جاہلیت سے اور اس کے مہلکوں سے نجات دی اب میں پھر اسی میں لے پڑوں ہو کر عمرو بن عاص نے ان کو چھوڑ دیا۔ ابونعیم نے کہا ہے کہ حضرت عمر کے قاضی بنانے کے ارادہ سے یہ لازم نہیں آتا کہ انہوں نہ اس حدیث میں کوئی دلیل ان کے صحابی ہونے کی ہے اور یہ بھی کوئی ضروری نہیں ہے کہ جس نے جاہلیت کا زمانہ صحابی ہو۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابن مندہ اور ابونعیم نے جو لکھا ہے کہ یہ قاضی بنائے گئے تھے اور یہ سب سے پہلے قاضی تھے اور روا معلوم ہوا کہ انہوں نے عہد قضا قبول نہیں کیا اس میں کوئی تناقض نہیں ہے اصل یہی ہے کہ حضرت عمر نے ان کو قاضی بنانا چا اس کے متعلق انہوں نے عمرو بن عاص کو لکھا ہے۔

۴۴۸۱۔ حضرت کعبؓ

حضرت کعبؓ صحابی ہیں۔ ان کے ہاتھ جنگ یمامہ میں کٹ گئے تھے۔ عبدالکریم بن ابراہیم نے حرملہ بن یحییٰ سے

ل حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو شخص قاضی بنایا گیا وہ بغیر چھری کے ذبح کیا گیا۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

نے ابن وہب سے انہوں نے عمرو بن حارث سے انہوں نے بکر بن سوادہ سے انہوں نے زیاد بن نافع سے انہوں نے کعب سے روایت کی ہے کہ نماز خوف [1] ہر ٹکڑے کے لئے ایک رکعت ہے یہ ابن مندہ اور ابو نعیم کا بیان ہے ابن مندہ نے عبدالکریم سے اسی طرح روایت کیا ہے مگر صحیح یہ ہے کہ حسن بن قتیبہ نے حرملہ سے انہوں نے ابن وہب سے انہوں نے عمرو سے انہوں نے بکر بن سوادہ سے انہوں نے زیاد سے انہوں نے ابوموسیٰ غافقی سے روایت کی ہے کہ جابر بن عبداللہ نے ان سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لڑائی کے دن نماز خوف پڑھی اور ہر ٹکڑے نے ایک رکعت آپ کے ساتھ پڑھی۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۴۸۲۔حضرت کعبؓ

حضرت کعبؓ۔ان کا نسب نہیں بیان کیا گیا۔ان سے علقمہ بن نضلہ نے روایت کی ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ جو شخص امیرانہ زندگی بسر کرتا ہے قیامت کے دن وہ اللہ عزوجل کے سامنے طوق اور زنجیر کے ساتھ لایا جائے گا پھر اللہ چاہے تو اس پر رحم کرے یا کوئی دوسرا فیصلہ اس کے حق میں فرمائے۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ اس حدیث کے بعض ٹکڑے کعب بن عجرہ سے بھی مروی ہیں۔

باب الکاف واللام

۴۴۸۳۔حضرت کلابؓ بن امیہ

حضرت کلابؓ بن امیہ۔عبدان نے کہا ہے کہ یہ امیہ اشکر کے بیٹے ہیں۔اور ابن کلبی نے کہا ہے کہ یہ امیہ حرثان بن اشکر بن عبداللہ بن زہرہ بن جندع بن لیث کے بیٹے ہیں کنانی لیثی ہیں بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ یہ اور ان کے والد دونوں اسلام لائے تھے انہیں کے والد کا یہ کلام ہے۔اتاہ مہاجران فولیاہ۔ابو جعفر نے کہا ہے کہ کلاب بن امیہ کی عثمان بن ابی العاص سے ملاقات ہوئی کلاب نے پوچھا کہ تم یہاں کیسے آئے عثمان نے کہا میں مقام ابلہ کا عشر تحصیل کرنے پر مقرر کیا گیا ہوں تو کلاب نے ان کو ایک حدیث نبیؐ کو عشر لینے والے کی مذمت [2] میں سنائی اس حدیث کو خلید بن دعلج نے سعید بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے کلاب سے روایت کیا ہے۔بخاری نے کہا ہے کہ ان کی کنیت ابو ہارون ہے انہوں نے نبیؐ سے حدیث سنی ہے اس کے بعد انہوں نے حدیث اور پورا قصہ بیان کیا ہے۔ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۴۸۴۔حضرت کلابؓ بن عبداللہ

حضرت کلابؓ بن عبداللہ۔حافظ ابو مسعود نے ان کا ذکر کیا ہے اور انہوں نے اپنی سند کے ساتھ یزید بن ابی خالد سے انہوں نے زید جزری سے انہوں نے شرحبیل مدنی سے انہوں نے کلاب بن عبداللہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے ابو الہیثم بن تیہان

---

[1] مطلب اس کا یہ ہے کہ امام مسافر ہو اور قصر نماز پڑھ رہا ہو ورنہ اگر امام مقیم ہو تو ہر ٹکڑے کو دو رکعت پڑھ جائے۔

[2] عشر لینے والے کی مذمت صرف اس سبب سے کی گئی کہ اس کام میں خیانت وظلم سے بچنا بہت دشوار ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

نے کھانا پکایا اور نبیؐ کی دعوت کی ہم بھی آپ کے ہمراہ تھے جب ہم لوگ کھا پی چکے تو حضرت نے فرمایا کہ اس کا بدلہ اپنے بھائی کو دو ہم لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہم اس کا کیا بدلہ دیں آپ نے فرمایا اس کے لئے اللہ سے برکت کی دعا مانگو جب کوئی شخص کسی کے یہاں کھانا کھائے اور اس کا پانی پیے بعد اس کے اس کے لئے برکت کی دعا مانگے تو یہی اس کا بدلہ ہے۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۴۸۵۔ حضرت کلثومؓ بن حصین

حضرت کلثومؓ بن حصین بن عبید بن خلف بن بدر بن احمیس بن غفار بن ملیل بن ضمرہ بن بکر بن عبد مناۃ بن کنانہ۔ کنیت ان کی ابورہم تھی غفاری ہیں۔ اپنی کنیت ہی سے زیادہ مشہور ہیں۔ نبیؐ کے مدینہ میں تشریف لے آنے کے بعد اسلام لائے تھے بدر میں شریک نہ تھے مگر احد میں شریک تھے۔ ان لوگوں میں ہیں جنہوں نے درخت کے نیچے بیعت الرضوان کی تھی احد کے دن ان کے نحر یعنی سینہ میں ایک تیر لگ گیا تھا پس یہ نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوئے حضرت نے اپنا لعاب دہن ان کے زخم پر لگا دیا تھا وہ فوراً اچھا ہو گیا اسی وجہ سے لوگ ان کو منحور کہنے لگے۔ رسول اللہؐ نے ان کو دو مرتبہ مدینہ کا قاضی بنایا ایک مرتبہ عمرہ قضا میں اور ایک مرتبہ سال فتح مکہ میں جب آپ مکہ اور طائف اور حنین تشریف لے گئے تھے۔ یہ کلثوم مدینہ ہی میں رہتے تھے۔ ان کا تذکرہ ان شاء اللہ تعالیٰ کنیت کے باب میں کیا جائے گا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۴۸۶۔ حضرت کلثومؓ بن علقمہ خزاعی

حضرت کلثومؓ بن علقمہ بن ناجیہ خزاعی مصطلقی۔ ان کے بیٹے حضرمی نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں بنی مصطلق کے وفد میں تھا جب کہ وہ رسول اللہؐ کے حضور میں ولید بن عقبہ بن ابی معیط کے بارے میں حاضر ہوئے تھے پس حضرت نے فرمایا کہ تم لوگ لوٹ جاؤ تم قید نہ کیے جاؤ گے۔ ابو نعیم اور ابو عمر نے کہا ہے کہ ان کا صحابی ہونا صحیح نہیں ان کی حدیثیں مرسل ہیں انہوں نے حضرت ابن مسعود سے حدیثیں سنی ہیں۔ ان سے ان کے بیٹے حضرمی روایت کرتے ہیں اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ ان سے ان کے بیٹے حضرمی اور جامع بن شداد روایت کرتے ہیں ابو نعیم نے یہ بھی کہا ہے کہ ان کے والد علقمہ بن ناجیہ صحابی ہیں اس حدیث کو یعقوب بن حمید نے اور یعقوب زہری نے حضرمی سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کیا ہے اور ابن مندہ نے اس حدیث کو دو سندوں سے روایت کیا ہے ایک سے معلوم ہوتا ہے کہ کلثوم صحابی ہیں اور دوسری سے معلوم ہوتا ہے کہ علقمہ صحابی ہیں یہی صحیح ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۴۸۷۔ حضرت کلثومؓ خزاعی

حضرت کلثومؓ خزاعی۔ ان کا تذکرہ صحابہ میں کیا گیا ہے مگر صحیح نہیں ہے۔ ان کا شمار اہل کوفہ میں ہے۔ ان سے جامع بن شداد نے اور زبیر بن عدی وغیرہ نے روایت کی ہے یہ بیان ابو نعیم کا تھا۔ ہمیں ابو منصور بن مکارم نے اپنی سند کے ساتھ ابو زکریا سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ابراہیم بن ہیثم زہری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابراہیم بن محمد حیری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو معاویہ نے اعمش سے انہوں نے جامع بن شداد سے انہوں نے کلثوم خزاعی سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ایک شخص نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ کوئی طریقہ ایسا ہو سکتا ہے جب میں اچھا کام کروں تو مجھے معلوم ہو جائے کہ میں نے اچھا کام کیا اور جب کوئی برا کام کروں تو مجھے معلوم ہو جائے کہ میں نے برا کام کیا ہے رسول اللہؐ نے فرمایا جب تمہارے پڑوسی کہیں کہ تم نے اچھا کام کیا تو سمجھ لو کہ میں نے اچھا کام کیا اور جب تمہارے پڑوسی کہیں کہ تم نے برا کام کیا تو سمجھ لو کہ میں نے برا کام کیا۔ میں کہتا ہوں کہ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے اور دونوں نے ان کو اور ان کلثوم کو جو ان سے پہلے مذکور ہوئے علیحدہ علیحدہ ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ پہلے کلثوم سے ان کے بیٹے حضرمی نے روایت کی ہے اور ان سے جامع بن شداد نے روایت کی ہے مگر ابو عمر نے ان دونوں کو ایک بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ کلثوم علقمہ کے بیٹے ہیں ان سے ان کے بیٹے حضرمی اور جامع نے روایت کی ہے میں نہیں جانتا کہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان دونوں کے درمیان میں فرق کیوں سمجھا اور ان کو دو کیوں کہا درصورتیکہ دوسرے کلثوم کا نسب مذکور نہیں ہے اور نہ کوئی ایسی بات مذکور ہے جو فرق پر دلالت کرے اور دونوں خزاعی بھی ہیں اس سے صاف ظاہر ہے کہ دونوں ایک ہیں واللہ اعلم۔

۴۴۸۸۔ حضرت کلثومؓ بن ہرم اوسی

حضرت کلثومؓ بن ہرم بن امرأالقیس بن حارث بن زید عبید بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس انصاری اوسی۔ یہ ابو عمر اور ابن کلبی کا قول ہے اور ابو موسیٰ نے بیان کیا ہے کہ کلثوم بن ہرم بنی عمرو بن عوف سے تھے اور بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ قبیلہ بنی زید بن مالک سے تھے اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ قبیلہ بنی عبید سے تھے قباء میں رہتے تھے رسول اللہؐ کے صحابی مشہور تھے بہت بوڑھے آدمی تھے رسول اللہؐ کے مدینہ پہنچنے سے پہلے مسلمان ہو چکے تھے یہی ہیں جن کے یہاں مقام قباء میں (بوقت ہجرت) رسول اللہ مہمان ہوئے تھے اس کو موسیٰ بن عقبہ اور ابن اسحاق اور واقدی نے بالاتفاق بیان کیا ہے اور چار دن تک آپ ان کے یہاں مہمان رہے بعد اس کے حضرت ابو ایوب انصاری کے یہاں تشریف لے گئے اور ان کے یہاں فروکش رہے یہاں تک کہ آپ نے مکانات تعمیر فرمائے اور ان مکانوں میں سکونت اختیار کی جس وقت رسول اللہؐ بوقت ہجرت کلثوم کے یہاں پہنچے اس وقت کلثوم اپنے غلام کو پکار رہے تھے کہ اے نجیح رسول اللہؐ نے (لفظ نجیح سے فال نیک لی اور) ابو بکر صدیق سے فرمایا کہ اے ابو بکر نجاح یعنی کامیابی ہوگئی اور بعض لوگوں کا بیان ہے کہ آپ سعد بن ابی خیثمہ جو قبیلہ بنی عمرو بن عوف سے ہیں کے یہاں فروکش ہوئے تھے۔ واقدی نے کہا ہے کہ رسول اللہؐ فروکش کلثوم بن ہرم کے یہاں تھے مگر نشست آپ کی سعد کے مکان میں ہوتی تھی جس کو لوگ منزل الغراب کہتے تھے اسی وجہ سے لوگوں نے کہا کہ آپ سعد بن خیثمہ کے یہاں فروکش ہوئے تھے۔ رسول اللہ ﷺ کا قیام قباء میں بنی عمرو بن عوف کے یہاں دوشنبہ سہ شنبہ چہار شنبہ پنج شنبہ (کل چار دن) رہا انہیں دنوں میں آپ نے مسجد قبا کی بنیاد ڈالی جب آپ قبا سے چلے تو جمعہ کا وقت بنی سالم بن عوف کے یہاں آ گیا آپ نے نماز جمعہ بطن وادی میں پڑھی اس کے بعد آپ حضرت ایوب کے یہاں تشریف لے گئے۔ کلثوم بن ہرم کی وفات بدر سے کچھ پہلے ہوئی تھی بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہؐ کے مدینہ آنے کے بعد آپ کے اصحاب میں سب سے پہلے انہیں کی وفات ہوئی تھی ان کو کسی غزوہ میں شرکت کا موقع نہیں ملا اس کو طبری نے ذکر کیا ہے ان کے بعد پھر حضرت اسعد بن زرارہ کی وفات ہوئی۔ ان کا تذکرہ ابو نعیم اور ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

میں کہتا ہوں کہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ کا یہ کہنا کہ کلثوم بن ہرم قبیلہ بنی عمرو بن عوف سے ہیں اور بقول بعض بنی زید بن مالک اور بقول بعض بنی عبید سے اس عبارت کو اگر کوئی ناواقف دیکھے تو سمجھے کہ یہ اختلاف ہے حالانکہ ان سب اقوال کا نتیجہ ایک ہی واللہ اعلم۔

۴۴۸۹۔ حضرت کلدہؓ بن حنبل

حضرت کلدہؓ بن حنبل۔ بعض لوگ ان کو کلدہ بن عبداللہ بن حنبل کہتے ہیں مگر صحیح کلدہ بن حنبل بن ملیل ہے ان کے نسب قبیلہ میں اختلاف ہے بعض لوگ غسانی کہتے ہیں اور بعض اسلمی۔ ان کی والدہ لیفہ بنت معمر بن حبیب بن وہب بن حذافہ تھیں اور بعض لوگ ان کی والدہ کا نام صفیہ بتاتے ہیں۔ بنی جمح کے حلیف تھے۔ صفوان بن امیہ بن خلف جمحی کے اخیافی بھائی ابن اسحاق اور واقدی اور مصعب کا قول ہے اور کلبی اور ہیثم بن عدی نے بیان کیا ہے کہ کلدہ بن حنبل صفوان بن امیہ کے اخیافی تھے اور ان دونوں نے بیان کیا ہے کہ حنبل معمر بن حبیب بن وہب بن حذافہ بن جمح کے غلام تھے۔ یہ کلدہ صفوان کے ساتھ میں شریک تھے جب مسلمانوں کو شکست ہوئی تو انہوں نے کہا کہ ابن ابی کبشہ (یعنی رسول اللہؐ) کا سحر آج مٹ گیا صفوان خدا تیرے منہ کو چاک کرے مجھے زیادہ پسند ہے کہ قریش کا کوئی آدمی میری تربیت کرے بہ نسبت اس کے کہ ہوازن کا کوئی میرا مربی ہو۔ یہی ہیں جن کو صفوان بن امیہ نے فتح مکہ کے دن نبیؐ کے پاس کچھ تحائف دے کر بھیجا تھا کچھ دودھ تھا اور کچھ کے بچہ اور کچھ ککڑیاں۔ یہ کلدہ عبدالرحمٰن بن حنبل کے حقیقی بھائی تھے یہ دونوں بھائی یمن سے مکہ چلے آئے تھے یہ قول وغیرہ کا ہے اور دوسروں نے بیان کیا ہے کہ کلدہ بن حنبل مکہ کے حبشیوں میں سے تھے صفوان بن امیہ کے پاس رہتے تھے اور خدمت کیا کرتے تھے سفر اور حضر میں کبھی ان سے جدا نہ ہوتے تھے بعد اس کے صفوان کی وجہ سے مسلمان ہو گئے اور مکہ میں کی اور وہیں وفات پائی۔ ہمیں بہت سے لوگوں نے اپنی سند کے ساتھ ابو عیسیٰ (ترمذی) تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں سفیان وکیع نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے ہم سے روح بن عبادہ نے ابن جریج سے روایت کر کے بیان کیا کہ مجھے عمرو بن سفیان نے کہ عمرو بن عبیداللہ بن صفوان نے ان سے بیان کیا کہ کلدہ بن حنبل کو صفوان بن امیہ نے کچھ دودھ اور ہرن کے بچہ اور ککڑی کر نبیؐ کی خدمت میں بھیجا تھا اس وقت آپ وادی کی بلندی پر مقیم تھے کلدہ کہتے تھے میں گیا اور نہ میں نے آپ کو سلام کیا نہ آپ سے اسے اندر آنے کی اجازت مانگی نبیؐ نے فرمایا لوٹ جاؤ اور کہو السلام علیکم کیا میں اندر آؤں (اس کے بعد جب اجازت ملے تب اندر آؤ) یہ واقعہ صفوان کے مسلمان ہونے کے بعد کا ہے عمرو نے بیان کیا ہے کہ مجھ سے یہ حدیث امیہ بن صفوان نے اور انہوں نے یہ نہیں کہا کہ میں نے کلدہ سے سنا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۴۹۰۔ حضرت کلیبؓ بن اساف

حضرت کلیبؓ بن اساف۔ ہم نے ان کا ذکر ان کے بھائی خالد بن اساف کے نام میں لکھا ہے۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

www.KitaboSunnat.com

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۴۴۹۱۔ حضرت کلیبؓ بن تمیم

حضرت کلیبؓ بن تمیم بن بشر۔ بعض لوگ ان کو کلیب بن بشر بن تمیم کہتے ہیں۔ بنی حارث بن خزرج کے حلیف تھے۔ احد میں اور اس کے بعد کے تمام غزوات میں شریک رہے اور جنگ یمامہ میں شہید ہوئے ان کا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے میں نے کتاب استیعاب کے بہت سے صحیح نسخوں میں ان کے دادا کا نام بشر دیکھا مگر امیر ابو نصر نے نسر نون اور سین مہملہ کے ساتھ بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ کلیب تمیم بن نسر کے بیٹے ہیں قبیلہ بنی حارث سے ہیں اور واقدی نے کہا ہے کہ یہ اس قبیلہ کے حلیف تھے جنگ یمامہ میں شہید ہوئے ابن اسحاق نے بھی ایسا ہی بیان کیا ہے۔

۴۴۹۲۔ حضرت کلیبؓ بن جزی عقیلی

حضرت کلیبؓ بن جزی بن معاویہ بن خفاجہ بن عمرو بن عقیل عقیلی اور بعض لوگ ان کو کلیب بن حزن کہتے ہیں ابو عمر نے ایسا ہی بیان کیا ہے اور ان کی کتاب کے بعض نسخوں میں ان کا نام کلیب بن جرز جیم اور راء اور زاء کے ساتھ لکھا ہوا ہے۔ ابو عمر نے روایت کی ہے کہ کلیب کہتے تھے کہ رسول اللہؐ نے ہم سے فی سو بکری دو بکریاں زکوۃ کی لی تھیں۔ اور یعلی بن اشدق نے ان سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہؐ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ جنت کو اپنی پوری کوشش کے ساتھ طلب کرو اور دوزخ سے اپنی پوری کوشش کے ساتھ بھاگو۔ دیکھو جنت کا طالب سوتا نہیں ہے اور نہ دوزخ سے نفرت کرنے والا سوتا ہے آگاہ ہو جاؤ جنت مصائب میں مخفی کر دی گئی اور دوزخ نفسانی خواہشوں کے ساتھ آراستہ ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۴۴۹۳۔ حضرت کلیبؓ بن شہاب

حضرت کلیبؓ بن شہاب جرمی۔ کنیت ان کی ابو عاصم تھی۔ ان کا تذکرہ صحابہ میں کیا گیا ہے۔ سفیان ثوری نے عاصم بن کلیب سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں ایک جنازہ کے ساتھ جس کے ہمراہ رسول اللہؐ بھی تھے چلا میں اس وقت بچہ تھا مگر سمجھ دار تھا رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اللہ اس بات کو دوست رکھتا ہے کہ جب کوئی شخص عبادت کرے تو اس کو اچھی طرح ادا کرے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے ابو عمر نے بیان کیا ہے کہ یہ کلیب اور ان کے والد شہاب دونوں صحابی ہیں۔

۴۴۹۴۔ حضرت کلیبؓ ابو کثیر جہنی

حضرت کلیبؓ۔ کنیت ان کی ابو کثیر تھی۔ جہنی ہیں۔ ان کی حدیث ان کی اولاد سے مروی ہے۔ عثیم بن کثیر بن کلیب جہنی نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ عرفات سے بعد غروب آفتاب چلے تھے یہ کہتے تھے کہ میں وہیں رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے آپ سے اسلام کی بیعت کی اور مسلمان ہوا حضرت نے مجھے حکم دیا کہ زمانہ کفر کے بال منڈوا لو چنانچہ میں نے منڈوا ڈالے نیز اسی سند کے ساتھ انہوں نے بیان کیا کہ نبیؐ نے فرمایا بڑا بھائی بمنزلہ باپ کے ہوتا ہے۔

عثیم: عین مہملہ کے ضمہ ثاء مثلثہ کے فتحہ اور یاء جس کے نیچے دو نقطے کے ساتھ اور آخر میں میم ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۴۴۹۵۔ حضرت کلیبؓ ابو منفعہ

حضرت کلیبؓ۔ کنیت ان کی ابو منفعہ تھی۔ ان سے ان کے بیٹے منفعہ نے روایت کی ہے۔ یحییٰ حمانی نے حارث بن مرہ حنفی سے انہوں نے کلیب بن منفعہ بن کلیب حنفی سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں کس کے ساتھ حسن سلوک کروں آپ نے فرمایا اپنی ماں کے ساتھ اپنے باپ کے ساتھ اپنی بہن کے ساتھ اپنے بھائی کے ساتھ اور اپنے غلام کے ساتھ یہ حق واجب ہے اور رحمت متواترہ ہے اس حدیث کو عبدالصمد بن عبدالوارث نے حارث بن مرہ اور ضمضم بن عمرو سے روایت کیا ہے وہ دونوں کہتے تھے ہم سے کلیب بن منفعہ نے اپنے دادا سے روایت کر کے بیان کیا کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تھا کہ میں کس کے ساتھ حسن سلوک کروں الخ اور ضمضم بن عمرو نے اس حدیث کو کلیب سے بھی روایت کیا ہے کہ وہ کہتے تھے میرے دادا نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا الخ مگر یہ مرسل ہے اور احمد بن مسلم نے حارث سے انہوں نے کلیب بن منفعہ سے انہوں نے سراج بن مجاعہ سے روایت کی کہ وہ کہتے تھے میرے دادا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں گئے اس کے بعد انہوں نے اسی حدیث کو بیان کیا ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۴۹۶۔ حضرت کلیبؓ

حضرت کلیبؓ۔ ان کا نام ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔ ابو بکر بن ابی علی نے ان کو صحابہ میں شمار کیا ہے اور انہوں نے صخر بن عکرمہ سے انہوں نے کلیب سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر گناہ میں مومن کے لئے یہ فائدہ نہ ہوتا کہ وہ عجب سے بچ جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ کبھی کسی مومن کو گناہ نہ کرنے دیتا۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۴۹۷۔ حضرت کلیبؓ

حضرت کلیبؓ۔ صحابی ہیں۔ ان کو ابولولو نے قتل کیا تھا جس دن کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو اس نے شہید کیا تھا۔ ... نے بیان کیا ہے کہ ابولولو نے بارہ آدمیوں کو زخمی کیا تھا جن میں سے چھ مر گئے منجملہ ان کے حضرت عمر اور حضرت کلیب ... چھ آدمی زندہ رہے ان آدمیوں کو زخمی کرنے کے بعد اس نے اپنی ہی خنجر سے اپنا گلا کاٹ لیا۔ یہ کلیب وہی ہیں جن کی نسبت حضرت عمر سے کہا گیا تھا کہ ایک عورت جنگل میں مری ہوئی پڑی تھی بہت سے لوگ اس طرف سے گذرے مگر کسی نے ان کی خبر نہ کیا آخر کلیب نے اس کو دفن کیا تو حضرت عمر نے فرمایا کہ میں امید کرتا ہوں کہ کلیب کو فائدہ پہنچے گا ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔ واللہ اعلم

باب الکاف والنون

۴۴۹۸۔ حضرت کنازؓ بن حصین

حضرت کنازؓ بن حصین بن یربوع بن خرشہ بن سعد بن طریف بن جلان بن غنم بن غنی بن یعصر بن سعد بن قیس غیلان

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ابن اسحاق کا قول ہے اور ابن کلبی نے کہا ہے کہ ان کا نام کناز بن حصین بن یربوع بن طریف بن خرشہ بن عبید بن سعد بن عوف بن کعب بن جلان بن غنم بن غنی ہے کنیت ان کی ابومرثد تھی۔غنوی ہیں۔حضرت حمزہ بن عبدالمطلب کے حلیف تھے۔اکابر صحابہ اور فضلائے صحابہ سے ہیں۔بدر میں یہ اور ان کے بیٹے مرثد دونوں شریک تھے۔ان سے واثلہ بن اسقع نے روایت کی ہے کہ یہ کہتے تھے میں نے نبیؐ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ قبروں پر نہ بیٹھو نہ قبروں کی طرف نماز پڑھو۔بعض لوگوں کا بیان ہے کہ ان کی وفات بعہد خلافت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ۱۲ ہجری میں ہوئی اس وقت ان کی عمر ۶۶ سال کی تھی ہم انشاء اللہ تعالیٰ کنیت کے باب میں ان کا تذکرہ اس سے زیادہ کریں گے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۴۹۹۔حضرت کنانہؓ بن عبد یالیل ثقفی

حضرت کنانہؓ بن عبد یالیل ثقفی۔قبیلہ ثقیف کے ان سرداروں میں سے تھے جو رسول اللہؐ کے حضور میں محاصرہ طائف سے لوٹنے کے بعد حاضر ہوئے تھے یہ لوگ عروہ بن مسعود کو قتل کر چکے تھے۔یہ سب لوگ مشرف باسلام ہوئے عثمان بن ابی العاص بھی انہیں میں سے تھے۔ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابوعمر نے ردیف عین میں عبدیلیل کا نام لکھا ہے کہ وہ نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوئے تھے اور کتاب کے حاشیہ پر لکھا ہے کہ انہوں نے یہ روایت ابن اسحاق سے نقل کی ہے مگر صحیح یہی ہے کہ وہ کنانہ بن عبد یالیل تھے اور اس کو موسیٰ بن عقبہ نے بیان کیا ہے اور مدائنی نے کہا ہے کہ کنانہ بن عبد یالیل نبیؐ کے حضور میں قبیلہ ثقیف کے وفد کے ساتھ آئے تھے وہ سب لوگ سوا کنانہ کے مسلمان ہو گئے کنانہ نے کہا کہ کوئی قریشی شخص میرا وارث نہیں ہو سکتا اس کے بعد وہ نجران چلے گئے اور وہاں سے روم گئے اور وہیں بحالت کفر انتقال کیا واللہ اعلم۔

۴۵۰۰۔حضرت کنانہؓ بن عدی عبشمی

حضرت کنانہؓ بن عدی بن ربیعہ بن عبدالعزیٰ بن عبدشمس بن عبد مناف عبشمی۔یہی ہیں جو زینب بنت رسول اللہؐ کو لے کر آئے تھے جب ان کے شوہر ابوالعاص بن ربیع نے ان کو رسول اللہؐ کے پاس مدینہ میں بھیجا یہ کنانہ ابوالعاص کے بھتیجے تھے۔ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۴۵۰۱۔حضرت کندیرؓ بن سعید

حضرت کندیرؓ بن سعید بن حیدہ بن قشیر قشیری۔اور بعض لوگ ان کو حرنی کہتے ہیں ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے۔ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے بعض لوگوں نے کہا ہے کہ انہوں نے نبیؐ کو دیکھا تھا اور ان کے والد صحابی تھے۔خالد بن عبداللہ نے داؤد بن ابی ہند سے انہوں نے عباس بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے کندیر بن سعید سے اور ایک مرتبہ انہوں نے کہا کہ کندیر بن سعید نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ یہ کہتے تھے میں نے ایک مرتبہ زمانہ جاہلیت میں حج کیا تھا میں نے وہاں دیکھا کہ ایک آدمی طواف کر رہا ہے اور یہ شعر پڑھ رہا ہے۔

یا رب ردّ راکبی محمدا   ردّہ إلیّ واصطنع عندی یدا

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اے میرے پروردگار میرے راکب دوش محمد مصطفیٰ کو واپس کر دے اور میرے اوپر احسان کر۔

اس کے بعد انہوں نے پوری حدیث بیان کی۔ مگر صحیح یہی ہے کہ یہ روایت کندیر کے والد کی ہے۔ اس روایت کو مسلمہ بن علقمہ نے داؤد سے انہوں نے بہز بن حکیم سے انہوں نے اپنے دادا حیدہ بن معاویہ سے روایت کیا ہے کہ وہ زمانہ جاہلیت میں عمرہ کرنے گئے تھے تو انہوں نے ایک شخص کو طواف میں یہ شعر پڑھتے ہوئے سنا کہتے تھے میں نے پوچھا کہ یہ کون شخص ہیں لوگوں نے کہا یہ قریش کے سردار عبدالمطلب ہیں۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب الکاف والہاء والواو

۴۵۰۲۔ حضرت کہمس ؓ ہلالی

حضرت کہمس ؓ ہلالی۔ صحابی ہیں ان سے معاویہ بن قرہ نے روایت کی ہے۔ بصرہ میں رہتے تھے حماد بن یزید بن مسلم منقری نے معاویہ بن قرہ سے انہوں نے کہمس ہلالی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں مسلمان ہو کر رسول اللہ ؐ کی خدمت میں گیا اور میں نے آپ کو اپنے اسلام کی خبر دی پھر ایک سال تک میں نہیں گیا بعد اس کے پھر گیا اس وقت میرا پیٹ ہلکا ہو گیا تھا اور جسم لاغر ہو گیا تھا آپ نے بہت غور سے مجھے دیکھا میں نے کہا کیا آپ مجھے نہیں پہچانتے میں کہمس ہلالی ہوں جو گذشتہ سال آپ کی خدمت میں آیا تھا آپؐ نے پوچھا کہ تمہاری یہ کیا حالت ہو گئی میں نے عرض کیا کہ آپ سے ملنے کے بعد پھر میں نہ شب کو سویا نہ دن کو نہ کبھی روزہ ترک کیا آپ نے فرمایا یہ تمہیں کس نے حکم دیا کہ اپنی جان کو ستاؤ سنو صرف رمضان کے روزہ رکھا کرو اور ہر ماہ میں دو دن روزہ رکھ لیا کرو میں نے کہا کچھ اور زیادہ اجازت دیجئے کیونکہ مجھے اس سے زیادہ طاقت ہے آپ نے فرمایا اچھا رمضان کے علاوہ ہر مہینہ میں تین روزہ رکھ لیا کرو۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۴۵۰۳۔ حضرت کہیل ؓ ازدی

حضرت کہیل ؓ ازدی۔ ہمیں ابوموسیٰ نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعلی مقری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابونعیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوعمرو بن حمدان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے حسن بن سفیان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے داؤد بن رشید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالملک بن محمد یعنی ابوالدرداء نے اور بروایت دیگر ابوالزرقاء نے علقمہ بن عبداللہ قریشی سے انہوں نے قاسم بن محمد سے انہوں نے کہیل ازدی سے جو صحابی تھے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے احد میں جب لوگ بہت زخمی ہوئے تو ایک شخص نبیؐ کے پاس گیا اور اس نے کہا کہ یا رسول اللہ بہت لوگ زخمی ہو گئے ہیں آپ نے فرمایا کہ جاؤ راستہ میں کھڑے ہو جاؤ جب کوئی زخمی تمہاری طرف سے گذرے تو بسم اللہ پڑھ کر اس کے زخم پر لعاب لگا دو اور یہ دعا پڑھو۔ ماسم ربنا الحي الحميد من كل حديد و حجر تليد اللهم اشف لا شافي الا انت. (اپنے پروردگار زندہ تعریف والے کے ساتھ پناہ لیتا ہوں ہر دھار اور لوہے اور کہنہ پتھر سے یا اللہ شفا دے تیرے سوا کوئی شفا دینے والا نہیں) کہیل کہتے تھے کہ اس دعا کے پڑھ دینے سے زخم میں پیپ پڑتی ہے نہ ورم پیدا ہوتا ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۴۵۰۴۔ حضرت کوزؓ بن علقمہ

حضرت کوزؓ بن علقمہ۔ خطیب نے ان کا نام کرز بن علقمہ کے نام کے ساتھ لکھا ہے ابن ماکولا نے بھی ایسا ہی کہا ہے یہ قبیلہ بنی بکر بن وائل سے ہیں۔ رسول اللہ ؐ کی خدمت میں وفد نجران کے ساتھ حاضر ہوئے تھے اس وقت یہ نصرانی تھے بعد اس کے اسلام لائے۔ ابراہیم بن سعد نے ابن اسحاق سے انہوں نے یزید بن سفیان سے انہوں نے ابن سلمانی سے کوز بن علقمہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول اللہ ؐ کی خدمت میں بخران کے نصرانیوں کا وفد آیا ساٹھ آدمی تھے منجملہ ان کے چوبیس آدمی اوراشراف تھے ان چوبیس میں تین آدمی ایسے تھے کہ باقی لوگ سب ان کی طرف رجوع کرتے تھے ان سب کا سردار اور اہل الرائے اور صاحب مشورۃ اور حاکم عبدالمسیح تھا اور ختظم ان کا ایہم تھا اور قبیلہ بنی بکر بن وائل کا ایک شخص ابو حارثہ بن علقمہ ان کا عالم اور امام اور مدرس تھا جب یہ سب لوگ رسول اللہ ﷺ کی طرف بخران سے چلے تو ابو حارثہ نے اپنے ساتھ اپنے خچر پر اپنے بھائی کو جس کا نام کوز بن علقمہ تھا سوار کرلیا تھا جب ابو حارثہ کا خچر پھسلا تو کوز نے کہا کہ خیانت کرنے والا ہو ہلاک ہوجائے اسکی مراد رسول اللہ ؐ کی ذات تھی۔ ابو حارثہ نے کہا بلکہ تو ہلاک ہوجائے کوز نے کہا اے بھائی تم نے یہ کیوں کہا ابو حارثہ نے کہا خدا کی قسم یہ وہی نبی ہیں جن کا ہم انتظار کرتے تھے کوز نے کہا پھر جب تم یہ جانتے ہو تو کیوں ایمان نہیں لاتے ابو حارثہ نے کہا دیکھو قوم نے ہم کو اتنی بزرگی دی ہے کہ ہم اپنے اوپر سردار اور راہنما بنایا ہے اور وہ ہماری تکریم کرتے ہیں۔ اور ان میں کوئی شخص اس کے خلاف کا سوچتا بھی نہیں۔ اور اگر میں اس نبی پر ایمان لے آؤں تو یہ عزت وتوقیر جو تو دیکھ رہا ہے وہ لوگ ہم سے چھین لیں۔ ابو حارث کی یہ بات اس کے بھائی کوز کے دل کو لگ گئی۔ یہاں تک کہ وہ اس کے بعد اسلام لے آیا۔ اس مقام پر ابوموسیٰ نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔ لیکن ہم نے یونس کی روایت میں ابن اسحاق سے ''کوز'' زاء کے ساتھ سنا ہے۔ اور ہم پہلے تفصیل سے اس کا ذکر کر چکے ہیں۔

باب الکاف والیاء

۴۵۰۵۔ حضرت کیانؓ

حضرت کیانؓ۔ انصار کے غلام تھے۔ احد کے دن شہید ہوئے۔ بعض لوگوں کو بیان کیا ہے کہ یہ بنی عدی بن نجار کے مولیٰ ہیں اور بعض نے کہا ہے کہ یہ بنی مازن بن نجار کے غلام ہیں۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۵۰۶۔ حضرت کیانؓ مولیٰ رسول اللہ ؐ

حضرت کیانؓ۔ رسول اللہ ؐ کے غلام تھے۔ بعض نے کہا ہے کہ ان کا نام مہران تھا اور بعض نے کہا ہے کہ طہمان تھا اور بعض نے ان کا نام ہرمز بیان کیا ہے۔ ان کی حدیث عطاء بن سائب نے ام کلثوم بنت علی سے انہوں نے ان سے آل رسول پر صدقہ کی حرمت کے بارے میں روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۴۵۰۷۔ حضرت کیانؓ بن عبداللہ

حضرت کیانؓ بن عبداللہ بن طارق اور بعض لوگ ان کو ابن بشر کہتے ہیں۔ کنیت ان کی ابوعبدالرحمٰن تھی خالد بن اسید کے خادم تھے۔ ان کا شمار اہل حجاز میں ہے۔ ان سے ان کے دونوں بیٹوں عبدالرحمٰن اور نافع نے روایت کی ہے۔ ہمیں ابو یاسر نے اپنی سند کے ساتھ عبداللہ بن احمد سے روایت کر کے خبر دی انہوں نے کہا کہ مجھ سے میرے والد نے بیان کیا انہوں نے کہا کہ ہم سے یونس بن محمد نے بیان کیا انہوں نے کہا کہ ہم سے عمرو بن کثیر مکی نے بیان کیا انہوں نے کہا کہ میں نے عبدالرحمٰن بن کیسان خالد بن اسید کے غلام سے پوچھا کہ کیا آپ مجھ سے اپنے والد کی حدیث نہیں بیان کرتے تو انہوں نے کہا کہ مجھ سے میرے والد نے بیان کیا کہ میں نے نبیؐ کو دیکھا کہ آپؐ مکہ کی وادی سے نکلے آپؐ کے اوپر صرف تہبند تھی چادر نہ تھی آپ کنوئیں کے پاس اور اپنی ازار کو ایک طرف سے کندھے پر ڈالا اور دو رکعت نماز پڑھی مجھے نہیں معلوم کہ وہ نماز ظہر کی تھی یا عصر کی۔

ابن لہیعہ نے سلیمان بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے نافع بن کیسان سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ نبیؐ کے زمانہ میں شراب کی تجارت کرتے تھے جب شراب حرام ہوئی تو وہ نبیؐ نے ان کو اس کی تجارت سے منع کر دیا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے مگر ابن مندہ نے انہیں کیان کو عبدالرحمٰن اور نافع دونوں کا والد بیان کیا ہے اور ابونعیم نے کہا ہے کہ جو کیسان عبدالرحمٰن کے والد تھے وہ اور ہیں اور جو کیان نافع کے والد تھے اور ہیں اور ابوعمر نے بھی ان کو دو قرار دیا ہے مگر ابونعیم نے جن کیان کو عبدالرحمٰن کا والد کہتے تھے ابن عمران کو نافع کا والد بتاتے ہیں واللہ اعلم۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۵۰۸۔ حضرت کیسانؓ بن عبد

حضرت کیسانؓ بن عبد۔ نافع بن کیسان کے والد ہیں۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہی کیسان بن عبداللہ بن طارق ہیں انہوں نے نبیؐ سے شراب اور اس کی قیمت کے حرام ہونے کے متعلق روایت کی ہے ان سے ان کے بیٹے نافع نے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہؐ سے سنا آپؐ فرماتے تھے کہ عیسیٰ بن مریم دمشق کے مشرقی سفید منارہ کے پاس اتریں گے۔ یہ ابوعمر کا قول ہے اور ابونعیم نے کہا ہے کہ یہ کیسان۔ نافع بن کیسان کے والد ہیں کنیت ان کی ابونافع تھی یہ وہ کیسان نہیں جن کا ذکر اوپر ہوا ابونعیم نے بھی ان سے نزول عیسیٰ کی روایت کی ہے باقی رہی حرمت شراب کی حدیث وہ ہم سے ابو یاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند کے ساتھ عبداللہ بن احمد سے روایت کر کے بیان کی وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابن لہیعہ نے سلیمان بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے نافع بن کیسان سے روایت کر کے بیان کیا کہ ان کے والد رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں شراب کی تجارت کرتے تھے ایک مرتبہ وہ شام سے شراب کی بھری ہوئی مشکیں بغرض تجارت لائے اور رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے کہ یا رسول اللہ اب کی مرتبہ نہایت عمدہ شراب لایا ہوں رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اے کیسان شراب تو حرام ہو گئی اور اس کی قیمت بھی حرام ہو گئی یہ سنتے ہی کیسان نے جا کر ان مشکوں کو بہا دیا۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے کہ یہ کیسان نافع کے والد تھے طبرانی اور ابن شاہین اور جعفر وغیرہم نے کیسان ابوعبدالرحمٰن سے روایت کی ہے اور ابن مندہ نے دونوں کو ایک کر دیا ہے لیکن غالباً یہ دو ہیں۔ واللہ اعلم۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

میں کہتا ہوں اگر چہ ابونعیم اور ابوعمر نے اس بات پر اتفاق کیا ہے کہ ابونافع ابوعبدالرحمٰن کے علاوہ ہیں مگر ابوعمر نے کیسان ابوعبدالرحمٰن کو کیسان بن عبداللہ بن طارق کے علاوہ قرار دیا ہے۔ اور انہی یعنی کیسان بن عبداللہ بن طارق کو ابونافع قرار دیا ہے اور یہ خالد بن اسید کے غلام ہیں۔ جبکہ ابونعیم اور ابن مندہ نے کیسان بن عبداللہ کو عبدالرحمٰن کا والد قرار دیا ہے۔ ابونعیم نے کیسان کو ابونافع کی طرف منسوب نہیں کیا۔

ابوالقاسم بن عساکر دمشقی نے کیسان ابونافع کو ذکر کیا ہے اور تحریم خمر کی حدیث ان سے روایت کی ہے۔ اور انہی کیسان سے ایک اور حدیث نزول عیسیٰ بن مریم کی حدیث بھی روایت کی ہے۔ اور کہا ہے کہ ابن مندہ اپنی کتاب میں بہت بڑی غلطی کی ہے اور کہا ہے کہ کیسان بن عبداللہ بن طارق۔ اور بعض نے ابن بشر کہا اور ان کو اہل حجاز میں شمار کیا ہے۔ ان سے ان کے دونوں بیٹے عبدالرحمٰن اور نافع نے روایت کی ہے۔ اور عبدالرحمٰن کی حدیث اپنے والد سے ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ میں نے نبیؐ کو ایک کپڑے میں نماز پڑھتے دیکھا اور کہا ہے کہ یہ دو ہیں ایک مدنی اور دوسرے دمشقی۔ اور بخاری نے اپنی تاریخ' ابن ابی حاتم نے اپنی کتاب اور بغوی نے اپنے معجم میں ان دونوں میں فرق کیا ہے مگر ابن ابی حاتم نے ان کے نسب میں کہا ہے کہ ابونافع کیسان بن عبداللہ ہیں اور اسی کو ابن لہیعہ نے ذکر کیا ہے۔ اور جو کچھ ان حضرات نے کہا ہے یہی زیادہ صحیح ہے۔ اور ابن ابی عاصم نے کیسان ابونافع ان کو قرار دیا ہے۔ جن سے تحریم خمر اور نزول عیسیٰ کی احادیث مروی ہیں۔ واللہ اعلم

۴۵۰۹۔ حضرت کیسانؓ مولیٰ عتاب

عتاب ابن اسید کے غلام تھے نبیؐ کا زمانہ پایا تھا عمرو بن ابی عقرب نے عتاب بن اسید سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے جو چیزیں رسول اللہ ﷺ نے مجھے دی تھیں ان میں سے صرف دو کپڑے میرے ہاتھ لگے جو میں نے اپنے غلام کیسان کو دے دیئے تھے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے ابونعیم نے کہا ہے کہ اس روایت میں ان کے صحابی ہونے کی کوئی دلیل نہیں ہے۔ کیونکہ بہت سے صحابہ کے پاس غلام تھے مگر یہ نہیں تھا کہ سب غلاموں نے نبیؐ کو دیکھا بھی ہو واللہ اعلم [1]

حرف اللام

۴۵۱۰۔ حضرت لاحبؓ بن مالک بلوی

حضرت لاحبؓ بن مالک بلوی۔ نبیؐ کے اصحاب میں سے ہیں فتح مصر میں شریک تھے۔ کوئی روایت ان کی معلوم نہیں ہوتی یہ ابوسعید بن یونس کا قول ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہے۔

۴۵۱۱۔ حضرت لاحقؓ بن ضمیرہ

حضرت لاحقؓ بن ضمیرہ۔ باہلی۔ ابوعباد صالح بن یحییٰ نے عفیر سے انہوں نے سلیم یعنی ابوعامر سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے

[1] اس کے بعد مصنف نے ابن مندہ کی غلطی اور ابونعیم کے قول کی تائید میں بہت سے شواہد پیش کئے ہیں جن کو ہم نے غیر ضروری سمجھ کر چھوڑ دیا۔ (شاید مترجم کے پیش جو نسخہ ہو اس میں یہ دلائل ہوں مگر ہمارے پیش نظر نسخہ میں یہ دلائل نہیں ہیں۔ محمد احمد)

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تھے میں نے لاحق بن ضمیرہ سے سنا کہ وہ کہتے تھے میں رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے آپ سے پوچھا کہ جو شخص جہاد اس غرض سے کرتا ہے کہ آخرت میں اس کو ثواب ملے اور دنیا میں ناموری حاصل ہو اس کا کیا انجام ہوگا نبیؐ نے فرمایا آخرت میں اس کو کچھ نہ ملے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ اسی عمل کو قبول فرماتا ہے جو خالص ہو اور جس سے محض اسی کی خوشنودی مقصود ہو۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۵۱۲۔ حضرت لاحقؓ بن مالک ملیلی

حضرت لاحقؓ بن مالک ملیلی۔ کنیت ان کی ابوعقیل تھی مسور بن مخرمہ نے ابوعقیل یعنی لاحق سے جو بنی ملیل سے کے ایک شخص تھے انہوں نے نبیؐ سے روایت کی ہے کہ آپ فرماتے تھے میرے اوپر جھوٹ نہ جوڑو کیونکہ میرے اوپر جو جھوٹ گا وہ دوزخ میں جائے گا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۵۱۳۔ حضرت لاحقؓ بن معد

حضرت لاحقؓ بن معد بن ذہل۔ محمد بن اسماعیل بن قاسم نے ابن ابی العتاہیہ شاعر سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اصمعی سے انہوں نے ابوعمرو بن علاء سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے کہ میں نے عاصم بن حدثان سے سنا وہ کہتے تھے کہ ہشام بن عبدالملک کے زمانہ میں ہماری بستی میں قحط پڑا تو عرب کے قاصد ہشام کے پاس گئے۔ ان لوگوں میں سے ایک شخص درواش بن حبیب بن درواش بن لاحق بن معد تھے وہ حدیثیں بیان کرتے تھے حالانکہ ان کی عمر صرف چودہ برس کی تھی تمام لوگوں کو حیرت تھی درواش کہتے تھے کہ اللہ کو گواہ بنا کے کہتا ہوں کہ میں نے حبیب بن درواش بن لاحق بن معد سے سنا وہ اپنے والد سے وہ میرے دادا لاحق بن معد سے روایت کرتے تھے کہ وہ نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اس وقت آپ فرما رہے تھے کہ تم سب لوگ چرواہے ہو اور تم سب سے تمہاری رعیت کا سوال کیا جائے گا اور بادشاہ اپنی رعیت کے لئے ایسا ہوتا ہے جیسے روح جسم کے لئے اس کے بعد انہوں نے ایک طویل قصہ ذکر کیا۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۵۱۴۔ حضرت لاشرؓ بن حمیر

حضرت لاشرؓ بن حمیر۔ کنیت ان کی ابوثعلبہ تھی خشنی ہیں۔ مسلم بن حجاج نے ان کا نام اسی طرح لکھا ہے اور بعض لوگوں نے ان کا نام جرہم بن ناشم بیان کیا ہے اور بعض لوگوں نے جرثوم بیان کیا ہے ان کا ذکر اوپر ہو چکا ہے اور کنیت کے باب میں انشاء اللہ تعالیٰ یہاں سے زیادہ ذکر کیا جائے گا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۴۵۱۵۔ حضرت لبدہؓ بن عامر بن خثعمہ

حضرت لبدہؓ بن عامر بن خثعمہ ان لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے نبیؐ کو دیکھا تھا۔ ابوعبیدہ بن جراح نے ان کو جنگ یرموک کے بعد مقام مرج الصفر سے فلسطین کی سرزمین فحل نامی جگہ کی طرف سردار لشکر بنا کر بھیجا تھا۔ ان کا تذکرہ ابوالقاسم بن عسا کر نے لکھا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۴۵۱۶۔ حضرت لبدہؓ بن کعب

حضرت لبدہؓ بن کعب۔ کنیت ان کی ابوتریس تھی ان کا شمار اہل مصر میں ہے عمرو بن حارث نے مجمع بن کعب سے انہوں نے ابوتریس یعنی لبدہ بن کعب سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں ایک مرتبہ زمانہ جاہلیت میں حج کرنے گیا تھا پھر دوبارہ حج کرنے گیا تو نبیؐ مبعوث ہو چکے تھے زمانہ جاہلیت میں میں خون کھایا کرتا تھا۔ خون سے زیادہ شیریں میں نے کوئی چیز نہیں دیکھی۔ میں نے عمر بن الخطاب کے پیچھے نماز پڑھی آپ نے سورہ حج نماز میں پڑھی اور دو سجدہ کیے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔ ابن ماکولا نے کہا ہے کہ ابوتریس اہل مصر کے تابعین میں سے ہیں۔ واللہ اعلم۔

۴۵۱۷۔ حضرت لبدریہؓ

حضرت لبدریہؓ۔ کنیت ان کی ابوالسنابل تھی ان کے والد کا نام بعکک تھا۔ ابوالفتح یعنی محمد بن حسین ازدی نے ایسا ہی بیان کیا ہے ایک شخص نے دارقطنی سے پوچھا کہ ابوالسنابل کا نام کیا تھا انہوں نے کہا کہ ان کا نام لبدریہ تھا۔ یہ اپنی کنیت ہی کے ساتھ زیادہ مشہور ہیں نام میں ان کے اختلاف ہے ہم ان کو کنیت کے باب میں یہاں سے زیادہ عرض کریں گے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۵۱۸۔ حضرت لبدہؓ بن قیس

حضرت لبدہؓ بن قیس بن نعمان بن سنان بن عبید انصاری خزرجی بدر میں شریک تھے یہ ابن کلبی کا قول ہے۔

۴۵۱۹۔ حضرت لبیؓ بن لبی

حضرت لبیؓ بن لبی۔ صحابی ہیں اور ابوبلج یعنی جاریہ بن بلج نے بیان کیا ہے کہ لبی کو جو اصحاب رسول اللہؐ سے تھے دیکھا ان کے جسم پر ایک سرخ ریشمی [1] چادر پڑی ہوئی تھی اور اپنے گھوڑے پر ایک اعدنی چادر ڈالے ہوئے تھے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۵۲۰۔ حضرت لبیبہؓ انصاری

حضرت لبیبہؓ انصاری۔ کنیت ان کی ابوعبدالرحمٰن تھی۔ ابن ابی فدیک نے یحییٰ بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے لبیبہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے اس آیت کی تلاوت فرمائی فکیف اذا جئنا من کل امۃ بشھید آلایہ بعد اس کے فرمایا کہ جو لوگ میرے وقت میں ہیں ان پر تو میں شہادت دوں گا اور جن کو میں نے نہیں دیکھا ان پر کیسے شہادت دوں گا ان کی حدیث یہ بھی ہے کہ ایک بار آلودہ بکری کا گوشت نبیؐ کے پاس ہدیۃ بھیجا گیا تھا اور یہ کہا کرتے تھے کہ جس کو روزہ رکھنے کی طاقت ہو وہ روزہ رکھے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ ابونعیم نے لکھا ہے۔

---

[1] سرخ کا مطلب یہ ہے کہ اس میں سرخ خطوط تھے اور ریشمی کا مطلب یہ ہے کہ اس میں ریشم کی آمیزش تھی

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۴۵۲۱۔ حضرت لبیدؓ بن ربیعہ

حضرت لبیدؓ بن ربیعہ بن عامر بن مالک بن جعفر بن کلاب بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ العامری ثم الجعفری بڑے نامور شاعر تھے رسول اللہؐ کے حضور میں اس سال حاضر ہوئے تھے جب کہ ان کی قوم کے لوگ یعنی بنی جعفر آئے تھے چنانچہ اسلام لائے اوران کا اسلام بہت ہی اچھا ہوا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہما نے ایک مرتبہ ان کا یہ شعر پڑھا۔

ذھب الذین یعاش فی اکنافھم　　　وبقیت فی خلف کجلد الاجرب

وہ لوگ چل بسے جن کے ظل حمایت میں زندگی آرام سے گزرتی تھی اوراب میں ناکارہ لوگوں کے درمیان میں ہوں۔

یہ شعر پڑھ کر کہنے لگیں اللہ لبید پر رحم کرے اگر وہ ہمارا زمانہ پاتے تو نہ معلوم کیا کہتے یہ حدیث بہت طویل ہے اور حضرت ابو ہریرہ نے نبیؐ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا سب سے سچی بات جو شاعر کی زبان سے نکل سکتی ہے لبید کا یہ مصرع ہے الا کل شی ما خلا اللہ باطل. جب یہ اسلام لائے تو پھر انہوں نے شعر کہنا چھوڑ دیا اور سوائے ایک شعر کے پھر کوئی شعر انہوں نے نہیں کہا وہ شعر یہ ہے۔

ما عاتب المرء الکریم کنفسہ　　　والمرء یصلحہ القرین الصالح

کریم آدمی اپنی جان کے برابر کسی کو تکلف نہیں دیتا۔ اور آدمی کو صالح جان نشین صالح بنا دیتا۔

اور بعض لوگوں نے کہا کہ وہ شعر یہ ہے۔

الحمد للہ اذ لم یاتنی اجلی　　　حتی اکتسیت من الاسلام سربالا

خدا کا شکر ہے کہ میری موت نہ آئی۔ یہاں تک کہ میں نے اسلام کا لباس پہنا۔

اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ یہ شعر ان کا نہیں ہے دوسرے کا ہے ان کا شعر یہ ہے۔

وکل امرء یوما سیعلم سعیہ　　　اذا کشفت عند الالہ المحاصد

ہر شخص ایک دن اپنے عمل کا نتیجہ دیکھ لے گا۔ جب اللہ کے سامنے تمام اعمال کے نتائج ظاہر ہوں گے۔

اکثر مورخین نے لکھا ہے کہ اسلام کے بعد انہوں نے ایک شعر بھی نہیں کہا ہے جاہلیت میں بھی بزرگ تھے اور اسلام میں بھی بزرگ تھے۔ انہوں نے یہ نذر کی تھی کہ جب صبا (ایک قسم کی ہوا) چلے گی تو اونٹ قربانی کر کے لوگوں کو کھلایا کروں گا پھر اس کے بعد کوفے گئے جب صبا چلتی تو مغیرہ بن شعبہ کہتے تھے کہ اے بھائیوں لبید کی مدد کرو تا کہ وہ اپنی نذر میں سچے رہیں بیان کیا گیا ہے کہ ایک روز صبا چلی اور لبید اس وقت کوفے میں تھے اور نہایت تنگدستی اور افلاس کی حالت میں تھے اس کی خبر ولید بن عقبہ بن ابی معیط کو جو کوفے کے حاکم تھے پہنچی تو انہوں نے لوگوں کے سامنے خطبہ پڑھا۔ اور کہا کہ تم لوگوں کو معلوم ہے کہ لبید نے کیا نذر مانی ہے لہٰذا تم لوگ اپنے بھائی کی مدد کرو اس کے بعد ولید نے سو اونٹنیاں اپنے پاس سے بھیجیں اور اور لوگوں نے بھی (بقدر ہمت) بھیجے پس لبید نے اپنی نذر پوری کی ولید نے یہ اشعار بھی ان کو لکھ کر بھیجے وہ شعر یہ ہیں۔

اری الجزار یشحذ شفرتیہ　　　اذا ھبت ریاح ابی عقیل

اغر الوجہ ابیض عامری　　　طویل الباع کالسیف الصقیل

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

وفی ابن الجعفری بحلفتیہ علی العلات والمال القلیل
بنحر الکوم اذ سحبت علیہ ذیول صبا تجاوب بالاصیل

میں دیکھتا ہوں کہ بزقصاب اپنی چھری تیز کرنے لگتا ہے۔ جب ہوا ابو عقیل کی چلتی ہے۔ ان کا روشن چہرہ اور سفید رنگ ہے۔ عامری ہیں ان کی ہلتی کلائیاں مثل صیقل کی ہوئی تلوار کے ہیں۔ ابن جعفر نے اپنی حلف پوری کی باوجود کثرت عیال وقلت مال کے۔ اونٹنیاں ذبح کیں جب صبا (نامی ہوا) چلی۔

جب یہ اشعار لبید کے پاس پہنچے تو لبید نے اپنی بیٹی سے کہا کہ ان اشعار کا جواب کہہ دو تم جانتی ہو کہ میں شاعر کے جواب دینے میں معذور نہ تھا مگر میں نے شعر کہنا چھوڑ دیا ہے پس ان کی بیٹی نے یہ اشعار موزوں کئے۔

اذا ہبت ریاح ابی عقیل دعونا عند ہبتہا الولیدا
اشم الانف اصید عبشمیا اعان علی مروتہ لبید
بامثال الہضاب کان رکبا علیہا من بنی حام قعودا
اباوہب جزاک اللہ خیرا نحرناہا واطعمنا الثریدا
فعدان الکریم لہ معاد وظنی یا ابن اروی ان تعودا

جب ابو عقیل کی ہوائیں چلتی ہیں تو ہم ولید کو یاد کرتے ہیں۔ بڑی ناک والا بڑی آنکھ والا قبیلہ عبدشمس کا جس نے اپنی مروت کے سبب سے لبید کی مدد کی۔ ایسی بڑی بڑی اونٹنیاں دیں کہ ان کے کوہانوں پر شبہ ہوتا تھا کہ قبیلہ بنی حام کے لوگ سوار ہیں۔ اے ابو وہب اللہ تمہیں جزائے خیر دے ہم نے ان اونٹنیوں کو قربان کیا اور ثرید بنا کر لوگوں کو کھلایا۔ لہذا پھر ایسی ہی بخشش کرو کریم بار بار بخش کرتا ہے میرا گمان یہ ہے کہ اے ابن اروی تم پھر بخشش کرو گے۔

بعد اس کے انہوں نے یہ شعر اپنے والد کو سنائے انہوں نے کہا کہ شعر تم نے اچھے کہے مگر کچھ طول ہو گیا انہوں نے کہا خدا کی قسم میں نے اس کو اس وجہ سے طول دیا کہ لبید ایک شاہانہ مزاج کا آدمی ہے اگر بازاری آدمی ہوتا تو میں ایسا نہ کرتی لبید بن ربیعہ اور علقمہ بن علاثہ عامری مولفۃ القلوب میں سے تھے مگر آخر کار ان دونوں کا اسلام بہت اچھا ہو گیا ان کے یہ اشعار بھی بہت نفیس ہیں جو اپنے بھائی کے مرثیہ میں کہے تھے۔

اعاذل ما یدریک الا تظنیا اذا رحل السفار من ھو راجع
انجزع مما احدث الدھر للفتی وای کریم لم تصبہ القوارع
لعمرک ما تدری الضوارب بالحصی والا زاجرات الطیر ما اللہ صانع
وما المرء الا کالشہاب وضوءہ یحور رما دابعد ما ھو ساطع
وما البر الا مضمرات من التقی وما المال الا معمرات و دائع

اے عاذل تم کو کیا معلوم جو تم سفر کرنے والے کے لوٹنے کی امید رکھتے ہو حوادث زمانہ پر کیوں بے صبری کی جائے کون کریم ہے جس کو مصائب نہ پہنچے ہوں قسم تیری جان کی کنکری پھینکنے والے اور پرندوں کے ڈانٹنے والے نہیں جانتے کہ اللہ ان

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کورو کے ہوئے ہے۔آدمی کی مثال ایسی ہے جیسے شہاب اور اس کی روشنی کہ بلند ہونے کے بعد وہ خاک ہو جاتا ہے۔
نیکی باقی رہنے والی چیز ہے اور مال تو ایک ردیف ہے۔

حضرت عمر بن خطاب نے ایک روز لبید بن ربیعہ سے کہا کہ مجھے کچھ اپنے اشعار سناؤ لبید نے کہا کہ میں کوئی شعر نہ کہوں بعد اس کے اللہ نے مجھے سورہ بقرہ اور آل عمران کی تعلیم کر دی ہے یہ سن کر حضرت عمر نے ان کے وظیفہ میں پانچ سو زائد کر دیا ان کا وظیفہ دو ہزار تھا جب حضرت معاویہ کی خلافت کا زمانہ آیا تو انہوں نے ان سے کہا کہ خیر دو ہزار تو تھے ہی یہ پانچ سو تمہارے کیوں اضافہ ہوئے اور چاہا کہ اس زیادتی کو دور کر دیں لبید نے کہا اگر آپ ایسا کریں گے تو میں مر جاؤں گا اور اصل اور اضافہ سب آپ کے لئے بچ جائے گا یہ سنکر حضرت معاویہ کو رحم آیا اور انہوں نے ان کا وظیفہ بدستور قائم رکھا چند روز کے بعد ان کی وفات ہوگئی بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ انہوں نے حضرت معاویہ کی خلافت کا زمانہ پایا ہی نہیں بلکہ ان کی وفات کوفہ میں اس وقت ہوئی جب کہ ولید بن عقبہ حضرت عثمان کی طرف سے کوفہ کے حاکم تھے اور یہی صحیح ہے جب ان کی وفات ہوئی تو ولید بن عقبہ نے بیس اونٹ ان کے مکان پر بھیجے وہ ان کی طرف سے قربانی کر دیئے گئے روایت ہے کہ شعبی نے عبدالملک بن مروان کو دعا دی تھی کہ تم اس قدر زندہ رہو کہ جس قدر ولید بن ربیعہ زندہ رہے لبید بن ربیعہ کی عمر بہت تھی جب ان کی عمر ستر برس کی ہوئی تو انہوں نے یہ اشعار کہے۔

باتت تشكى الى النفس مجهشة — وقد حملتك سبعا بعد سبعين
فان تزادى ثلاثا تبلغى املا — وفي الثلاث وفاء للثمانينا

نفس مجھ سے کوتاہی کی شکایت کرتا ہے حالانکہ ستتر سال کی عمر ہو چکی ہے تین اور بڑھ جائیں تو امید پوری ہو تین کے اضافہ سے پورا ۸۰ ہو جائیں۔

پھر جب ان کی عمر نوے برس کی ہوئی تو یہ شعر کہا۔

كانى وقد جاوزت تسعين حجة — خلعت بها عن منكبى ردائيا

اب میری عمر نوے سے زائد ہوگئی اور میرے شانے سے چادر اتر گئی۔

پھر جب ان کی عمر ایک سو دس برس کی ہوئی تو یہ شعر کہا۔

اليس فى مائة قدعا شهارجل — وفي تكامل عشر بعدها عمر

کیا ایک سو دس ۱۱۰ برس کے بعد پھر انسان کی زندگی نہیں ہو سکتی۔

پھر جب ان کی عمر ایک سو بیس برس ہوئی تو یہ شعر کہا۔

ولقد سئمت من الحياة وطولها — وسوال هذا الناس كيف لبيد

میں زندگی کے طول سے اور لوگوں کے پوچھنے سے کہ لبید کیسا ہے گھبرا گیا ہوں۔

حضرت مالک بن انس نے کہا کہ لبید بن ربیعہ ایک سو چالیس برس زندہ رہے اور بعض لوگوں کا قول ہے کہ ایک سو ستاون زندہ رہے بعض لوگوں کا بیان ہے کہ ۴۱ھ میں ان کی وفات ہوئی بعد اس کے حضرت معاویہ کوفہ گئے اور خلافت اپنے متعلق

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مقام نجیلہ میں فروکش ہوئے۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۵۲۲۔حضرت لبیدؓ بن سہل

حضرت لبیدؓ بن سہل انصاری۔ابوعمر نے کہا کہ میں نہیں جانتا کہ آیا یہ درحقیقت قبیلہ انصار سے ہیں یا ان کے حلیف ہیں ان کا ذکر بنی ابیرق کے قصہ میں آتا ہے۔ہمیں ابوجعفر بن سمین نے اپنی سند کے ساتھ یونس بن بکیر سے انہوں نے عاصم بن عمر بن قتادہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا قتادہ بن نعمان سے روایت کر کے خبر دی ہے کہ وہ کہتے تھے بنی ابیرق قبیلہ بنی ظفر کے چند لوگ تھے کل تین آدمی تھے ایک کا نام بشر دوسرے کا بشیر تیسرے کا مبشر تھا۔بشیر کی کنیت ابوطعمہ تھی شاعر تھا منافق تھا اپنے اشعار میں رسول اللہؐ کی ہجو کرتا تھا اور کہہ دیا کرتا تھا کہ یہ اشعار تو فلاں شخص کے ہیں میرے نہیں مگر صحابہ کرام ان اشعار کو سنتے ہی کہہ دیا کرتے تھے کہ وہ دشمن خدا جھوٹا ہے یہ اشعار اسی کے ہیں بشیر کا چچا رفاعہ بن زید ایک مالدار آدمی تھا اسلام کی رغبت اس کے دل میں آگئی تھی اور قریب تھا کہ وہ مسلمان ہو جائے اس زمانہ میں یہ دستور تھا کہ جب کوئی قافلہ شام سے گیہوں لے کر آتا تو مالدار لوگ اپنے لئے گیہوں مول لے لیتے تھے اور اپنے اہل وعیال کے لئے جو خرید دیا کرتے تھے چنانچہ اس وقت بھی ایک قافلہ گیہوں لے کر آیا رفاعہ نے اپنے لئے دو بورہ گیہوں کے خرید لئے اور ان کو اپنے بالا خانہ میں رکھ دیا اس بالا خانہ میں دو زرہیں تھیں اور ان زرہوں کے درست کرنے کے کچھ آلات تھے پس رات کو بشیر ان کے گھر میں گئے اور وہ ہتھیار اور غلہ سب چرالائے صبح کو رفاعہ نے مجھے (یعنی قتادہ کو) بلا بھیجا اور کہا کہ دیکھو رات کو ہمارے یہاں چوری ہوگئی اور ہمارا غلہ اور ہتھیار سب جاتے رہے بشیر اور ان کے بھائیوں نے کہا کہ خدا کی قسم یہ فعل لبید بن سہل کا ہے جو ہمارے قبیلہ کا ایک شخص ہے یہ شخص نیکوکاری اور زہد وتقویٰ کے ساتھ مشہور تھا جب یہ خبر لبید کو پہنچی تو وہ تلوار لے کر پہنچے اور بنی ابیرق کے پاس گئے کہا خدا کی قسم یہ تلوار تمہارے گوشت میں مل جائے گی ورنہ صاف صاف بتاؤ کہ یہ چوری کس نے کی ہے بنی ابیرق نے کہا آپ یہاں سے جائیے اللہ کی قسم آپ اس چوری سے بری ہیں اس کے بعد پوری حدیث ذکر کی۔ان کا تذکرہ اوپر ہو چکا ہے۔اسی واقعہ میں اللہ عزوجل نے یہ آیتیں نازل فرمائی تھیں۔

انا انزلنا الیک الکتاب بالحق لتحکم بین الناس (الی قولہ) ومن یکسب خطیئة او اثما ثم یرم بہ بریئا فقد احتمل بھتانا و اثما مبینا. ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ ابن کلبی نے لبید کا نسب اس طرح بیان کیا ہے لبید بن سہل بن حارث بن عروہ بن عبد رزاح بن ظفر اور کہا ہے کہ چوری کی تہمت انہیں پر لگائی گئی تھی مگر ابوعمر سے تعجب ہے کہ انہوں نے کہا میں نہیں جانتا کہ آیا یہ انصار کے خاندان سے ہیں یا انصار کے حلیف ہیں باوجودیکہ نسب سے واقف تھے۔

۴۵۲۳۔حضرت لبیدؓ بن عطارد

حضرت لبیدؓ بن عطارد تمیمی۔یہ اس وفد کے ایک شخص تھے جو قبیلہ بنی تمیم سے رسول اللہؐ کے پاس آیا تھا یہ اس وفد کے سرداروں میں سے تھے ۹ ہجری میں اسلام لائے تھے ابوعمر نے ان کا حال لکھا ہے اور کہا ہے کہ اس سے زیادہ میں ان کا کچھ حال نہیں جانتا۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۴۵۲۴۔ حضرت لبیدؓ بن عقبہ تجیبی

حضرت لبیدؓ بن عقبہ تجیبی۔ ان کا شمار صحابہ میں ہے۔ فتح مصر میں شریک تھے۔ ان کی کوئی روایت معلوم نہیں۔ یہ ابو[...] بن یونس کا قول ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہے۔

۴۵۲۵۔ حضرت لبیدؓ بن عقبہ بن رافع

حضرت لبیدؓ بن عقبہ بن رافع بن امرالقیس۔ بعض لوگ ان کو لبید بن رافع بن امرالقیس بن یزید بن عبدالاشہل کہتے [...] انصاری اشہلی ہیں۔ محمود بن لبید کے والد ہیں۔ صحابی ہیں اور ان کے بیٹے محمود بھی صحابی ہیں۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

۴۵۲۶۔ حضرت لبیدؓ

حضرت لبیدؓ۔ نبیؐ کے اصحاب میں سے ہیں۔ یحییٰ بن عبدالرحمٰن بن لبید نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا لبید[...] روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول اللہؐ نے فرمایا جب لڑکا تین دن روزہ رکھ لے اور اس کو برداشت ہو جائے تو پھر اس کو ر[...] کے روزہ کا حکم دینا چاہئے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ بعض لوگ ان کو لبیہ کہتے ہیں اور لبیہ کے نام میں لوگوں نے ان کو ذکر کیا ہے۔ عبدان نے ایسا ہی بیان کیا ہے۔

۴۵۲۷۔ حضرت لجلاجؓ بن حکیم

حضرت لجلاجؓ بن حکیم۔ جحاف بن حکیم سلمی کے بھائی ہیں۔ ان کا شمار اہل جزیرہ میں ہے۔ ابوالملیح نے محمد بن خالد سلمی [...] انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے جو صحابی ہیں روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے نبیؐ سے سنا آپ فر[...] تھے کہ جب بندہ کے لئے اللہ کی طرف سے کوئی مرتبہ مقرر ہو جاتا ہے کہ اس مرتبہ پر وہ بندہ اپنے اعمال کے ذریعہ سے نہیں پ[...] تو اللہ اس کو بدنی یا مالی یا اولاد کی مصیبت دیتا ہے پھر اس کو ان مصائب پر صبر عنایت کرتا ہے پس اس کی وجہ سے وہ اس مرتبہ پر [...] جاتا ہے جو اللہ عزوجل کی طرف سے اس کے لئے مقرر ہو چکا ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ [...] لجلاج اگر جحاف کے بھائی ہیں تو حکیم بن عاصم بن سباع بن خزاعی بن محاربی بن مرہ بن ہلال بن فالج بن ذکوان بن ثعلبہ بن [...] بن سلیم بن منصور کے بیٹے ہیں۔ سلمی ذکوانی ہیں۔ قبیلہ تغلب کی لڑائی میں جحاف کے بہت سے واقعات ہیں اخطل نے یہ شعر ان [...] کے متعلق کہا ہے۔

لقد اوقع الجحاف بالبشر وقعة ۔۔۔ الی اللہ منہا المشتکی والمعول

۴۵۲۸۔ حضرت لجلاجؓ ابوالعلاء عامری

حضرت لجلاجؓ۔ کنیت ان کی ابوالعلاء عامری ہے۔ عامر بن صعصاع کے بیٹے ہیں صحابی ہیں دمشق میں رہتے تھے۔ ان [...] ان کے دونوں بیٹوں علا اور خالد نے روایت کی ہے محمد بن اسحاق سراج نے ابوہمام سے انہوں نے مبشر بن اسمٰعیل حلبی سے ا[...] انہوں نے عبدالرحمٰن بن علاء بن لجلاج سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے [...]

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

میں سات برس کی عمر میں رسول اللہ ؐ پر ایمان لایا تھا۔ایک سوبیس سال کی عمر میں ان کی وفات ہوئی کہتے تھے جب سے میں اسلام لایا میں نے پیٹ بھر کے کھانا نہیں کھایا بقدر کفایت کھانا کھاتا ہوں اور بقدر کفایت پانی پیتا ہوں۔محمد بن اسحاق سراج نے بیان کیا ہے کہ یہ حدیث محمد بن اسمٰعیل سے مروی ہے۔انہوں نے اس کو اپنی تاریخ میں روایت کیا ہے ہمیں احمد بن ابی سیکنہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو غالب ماوردی نے ابوداؤد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عبدہ بن عبداللہ نے اور محمد بن داؤد بن صبیح نے بیان کیا عبدہ کہتے تھے کہ ہم سے جری بن حفص نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن عبداللہ بن علاثہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالعزیز بن عمر نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے خالد بن لجلاج نے بیان کیا کہ میرے والد بیان کرتے تھے کہ ایک روز میں بازار میں بیٹھا مزدوری کر رہا تھا کہ ایک عورت اس طرف سے نکلی ایک بچہ اس کی گود میں تھا سب لوگ اس عورت کے پیچھے ہو لئے میں بھی ان لوگوں کے ساتھ چلا یہاں تک کہ ہم لوگ رسول اللہ ؐ کے پاس پہنچے حضرت نے اس عورت سے پوچھا کہ اس بچہ کا باپ کون ہے اس نے کچھ جواب نہ دیا ایک جوان نے کہا میں یا رسول اللہ اس کا باپ ہوں رسول اللہ ؐ نے اپنے پاس والوں کی طرف دیکھا اور اس جوان کی حالت ان سے دریافت کی ان لوگوں نے کہا کہ ہم اس کو اچھا جانتے ہیں پھر نبی ؐ نے اس جوان سے دریافت کیا کہ کیا تیرا نکاح ہو چکا اس نے کہا ہاں پس آپ نے اس کے سنگسار کرنے کا حکم دیا لجلاج کہتے ہیں کہ ہم سب نے مل کر ان کو سنگسار کیا یہاں تک کہ وہ مر گئے۔اس کے بعد ایک شخص اس سنگساری کی بابت ہم سے پوچھنے لگا (کہ ہم اس کی تجہیز و تکفین کریں یا نہیں) ہم لوگ اس کو نبی ؐ کے پاس لے گئے کہ یہ اس خبیث کی حالت پوچھنے کو آیا ہے۔رسول اللہ ؐ نے فرمایا (ایسا نہ کہو) وہ اللہ کے نزدیک مشک سے بھی زیادہ پاکیزہ ہے۔معلوم ہوا کہ یہ پوچھنے والا اس کا لڑکا ہے پھر ہم سب نے تجہیز و تکفین میں اس لڑکے کی مدد کی۔لجلاج کہتے ہیں کہ مجھ کو یہ یاد نہیں ہے کہ اس کی نماز جنازہ پڑھی گئی یا نہیں۔ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے مگر ابوعمر نے ان کو عامری قرار دیا ہے اور بخاری نے بھی ان کی موافقت کی ہے اور ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا نسب ہی نہیں بیان کیا اور ابن ابی عاصم نے ان کو اسلمی لکھا ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔

۴۵۲۹۔حضرت لصیت ؓ بن خثیم

حضرت لصیت ؓ بن خثیم بن حرملہ۔ان کا تذکرہ صحابہ میں کیا گیا ہے۔فتح مصر میں شریک تھے۔ان کی کوئی روایت معلوم نہیں۔ یہ ابن یونس کا بیان ہے ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۴۵۳۰۔حضرت لقس ؓ بن سلمان

حضرت لقس ؓ بن سلمان۔کعب بن عجرہ کے غلام تھے۔نبی ؐ کا زمانہ پایا تھا۔حضرت کعب سے روایت کرتے ہیں۔ان کی حدیث ابوضمرہ نے سعد بن اسحاق بن کعب سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے۔ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے اور ابونعیم نے کہا ہے کہ ابن مندہ نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور اس سے زیادہ کچھ نہیں لکھا اور کسی محدث یا مورخ نے اس بارہ میں ان کی موافقت نہیں کی۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۴۵۳۱۔ حضرت لقمانؓ بن شبہ

حضرت لقمانؓ بن شبہ بن معیط۔ کنیت ان کی ابو حصین تھی عبسی ہیں۔ ابو جعفر طبری نے کہا ہے کہ یہ ان نو آدمیوں میں سے ہیں جو رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔ ان کا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

۴۵۳۲۔ حضرت لقیطؓ بن ارطاۃ

حضرت لقیطؓ بن ارطاۃ سکونی۔ ان کا شمار اہل شام میں ہے۔ مسلمہ بن علی خشنی نے نصر بن علقمہ سے انہوں نے اپنے بھائی محفوظ سے انہوں نے عبدالرحمن بن عائذ سے انہوں نے لقیط بن ارطاۃ سکونی سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے ان سے کہا کہ ہمارا ایک پڑوسی شراب پیتا ہے اور برے کام کرتا ہے۔ آپ اس کا حال سلطان سے کر دیجئے انہوں نے کہا میں نے رسول اللہؐ کے ہمراہ ننانوے مشرک قتل کیے ہیں مگر کسی مسلمان کی پردہ دری کے بعد اتنے ہی مشرک اور قتل کروں تب بھی مجھے کوئی بھلائی کی امید نہیں۔ ان سے عبدالرحمن بن عائذ نے بھی روایت کی ہے کہ یہ کہتے تھے میں رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوا میرے دونوں پیر ٹیڑھے تھے زمین سے مس بھی نہ کرتے تھے حضرت نے میرے لئے دعا فرمائی تو میں زمین پر چلنے لگا۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۵۳۳۔ حضرت لقیطؓ بن ربیع

حضرت لقیطؓ بن ربیع بن عبدالعزیٰ بن عبد شمس بن عبد مناف۔ کنیت ان کی ابوالعاص تھی قریشی عبشمی ہیں۔ رسول اللہؐ کے داماد یعنی حضرت زینب کے شوہر تھے۔ ان کی والدہ ہالہ بنت خویلد حضرت ام المومنین خدیجہ بنت خویلد کی بہن تھی۔ بعض لوگوں نے کہا ہے کہ ان کا نام قاسم تھا مگر صحیح یہی ہے کہ لقیط تھا۔ یہ ابو عمر کا قول ہے ان کے نام میں اختلاف بھی ہے۔ انہی کے حق میں رسول اللہؐ نے فرمایا کہ مجھ سے انہوں نے ہمیشہ سچ بات کہی اور سچے وعدہ کیے ہم اس واقعہ کو زینب بنت رسول اللہؐ کے حال میں ذکر کریں گے۔ امامہ بنت زینب انہیں لقیط کی بیٹی تھیں جن کو حضرت نے ایک مرتبہ بحالت نماز گود میں اٹھا لیا تھا۔ حضرت زینب نے واقعہ بدر کے بعد ہجرت کی تھی اس کے بعد ابوالعاص بھی اسلام لے آئے لہٰذا حضرت نے بہ نکاح جدید و مہر جدید حضرت زینب کو پھر ان کے پاس واپس کیا تھا یہ عبداللہ بن عمرو بن عاص کا قول ہے اور عبداللہ بن عباس کہتے تھے کہ حضرت نے پہلے ہی نکاح کو قائم رکھا تھا۔ واللہ اعلم۔ ان کی وفات ۱۲ھ میں ہوئی۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۵۳۴۔ حضرت لقیطؓ بن صبرہ

حضرت لقیطؓ بن صبرہ۔ کنیت ان کی ابو عاصم تھی۔ ان کا شمار اہل حجاز میں ہے۔ ان سے ان کے بیٹے عاصم نے روایت کی ہے۔ اسمعیل بن کثیر نے عاصم بن لقیط بن صبرہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں بنی منتفق کی طرف سے رسول اللہؐ کی خدمت میں آیا تھا ہم لوگ جب پہنچے تو حضرت اس وقت موجود نہ تھے حضرت عائشہ نے ہم کو کھجوریں کھلائی اور ہمارے لئے عصیدہ (ایک قسم کا کھانا) تیار کرایا اتنے میں رسول اللہؐ بھی آگئے آپ نے پوچھا کہ تم لوگوں نے کچھ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کھایا ہم لوگوں نے عرض کیا کہ ہاں اس کے بعد ایک چرواہا ایک بکری لے کر آیا اور بچہ کو گود میں اٹھائے ہوئے تھا حضرت نے پوچھا کہ کیا اس بکری کا بچہ ہے چرواہے نے عرض کیا کہ ہاں آپ نے فرمایا تو ایک بکری ذبح کردے بعد اس کے آپ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا تم یہ نہ سمجھنا کہ میں نے یہ بکری تمہارے لئے ذبح کی ہے نہیں میرے پاس سو بکریاں ہیں اس سے زیادہ رکھنا نہیں چاہتا لہٰذا جب کسی بکری کے بچہ پیدا ہوتا ہے تو ایک بکری ذبح کردی جاتی ہے انہوں نے وضو کے متعلق بھی ایک حدیث روایت کی ہے جس کو ثوری اور قرہ بن خالد اور یحییٰ بن سلیم اور ابن جریج نے اسمٰعیل بن کثیر سے روایت کیا ہے۔ ہمیں احمد بن عثمان بن ابی علی زرزاری نے خبر دی اور حسین بن یوحن بن اتویہ بن نعمان باوری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوالقاسم یعنی اسمٰعیل بن ابی الحسن علی بن حسین حمامی نیشاپوری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ادیب ابومسلم یعنی محمد بن علی بن حسین بن مہریر نحوی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابوبکر یعنی محمد بن ابراہیم بن عاصم بن زادان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ماموں بن ہارون بن طوسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابوعلی یعنی حسین بن عیسیٰ بن حمران بسطامی طائی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے فضل بن دکین نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سفیان نے ابوہاشم سے انہوں نے عاصم بن لقیط بن صبرہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے کہ میں نبیؐ کے حضور میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا کہ وضو بہت اچھی طرح کیا کرو انگلیوں کا خلال کرلیا کرو اور جب ناک میں پانی لیا کرو تو خوب مبالغہ کیا کرو مگر روزہ کے حالت میں نہیں نیز وہ کہتے تھے کہ ہم سے طائی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوعاصم نبیل اور عثمان بن عمر نے بیان کیا یہ دونوں کہتے تھے کہ ہم سے روح نے بیان کیا وہ اسمٰعیل بن کثیر سے وہ عاصم بن لقیط بن صبرہ سے وہ اپنے والد سے روایت کرتے تھے کہ وہ نبی منتفق کے وفد میں شریک تھے جیسا کہ اوپر بیان ہوا۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

۴۵۳۵۔ حضرت لقیطؓ بن عامر

حضرت لقیطؓ بن عامر بن منتفق بن عامر بن عقیل بن کعب بن عامر بن صعصعہ۔ کنیت ان کی ابوزرین تھی عقیلی ہیں صحابی ہیں رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔ بعض لوگ ان کو لقیط بن صبرہ کہتے تھے یہ ابن مندہ کا قول ہے اور ابوعمر نے کہا ہے کہ ان کا نام لقیط بن عامر ہے کنیت ابوزرین ہے اور یہی زیادہ مشہور ہے اور بعض لوگ ان کو لقیط بن صبرہ کہتے ہیں یعنی دادا کی طرف منسوب کرتے ہیں حالانکہ ان کا نسب یہ ہے لقیط بن عامر بن صبرۃ بن عبداللہ بن المنتفق اور بعض لوگ ان کو لقیط بن منتفق کہتے ہیں۔ ان سے یعنی لقیط سے وکیع بن عدس اور ان کے بیٹے عاصم بن لقیط اور عمرو بن اوس وغیرہم نے روایت کی ہے۔ (اس مقام پر مصنف نے لفظی تحقیقات میں کچھ طول دیا ہے جس کا ترجمہ غیر ضروری سمجھ کر ترک کردیا ہے) ہمیں ابوالقاسم بن صدقہ فقیہ نے اپنی سند کے ساتھ ابوعبدالرحمٰن نسائی سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے عمرو بن علی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبدالرحمٰن نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوعوانہ نے یعلی بن عطا سے انہوں نے وکیع بن عدس سے انہوں نے ابوزرین بن عامر عقیلی سے روایت کرکے بیان کیا ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ زمانہ جاہلیت میں رجب کے مہینہ میں ہم کچھ قربانیاں کیا کرتے تھے اور قربانیوں کا گوشت خود بھی کھاتے تھے اور جو ہمارے پاس آجاتا تھا اس کو بھی کھلاتے تھے۔ رسول اللہؐ نے فرمایا کچھ حرج نہیں ہے۔ وکیع بن عدس کہتے تھے کہ میں اس طریقہ کو کبھی نہ چھوڑوں گا ابوزرین نے یہ بھی بیان کیا کہ میں نے حضرت سے

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ایمان کی تعریف پوچھی آپ نے فرمایا ایمان اس کو کہتے ہیں کہ اللہ اور اس کے رسول پر یقین رکھو اور اللہ اور اس کے رسول سے زیادہ تمہارے نزدیک کوئی چیز محبوب نہ ہو اور آگ میں ڈال دیا جانا تم کو بہتر معلوم ہو شرک سے اور جب کسی سے محبت کرو اللہ ہی کے لئے کرو۔ انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ مجھے یہ کیونکر معلوم ہو کہ میں مومن ہوں آپ نے فرمایا یوں معلوم ہوگا کہ نیک کام تم کو اچھا معلوم ہو اور اس پر ثواب کی امید ہو اور برا کام کرنا برا معلوم ہو اور یہ سمجھو کہ سوا خدا کے اس کو کوئی بخش نہیں سکتا یہ حدیث بھی ان سے مروی ہے کہ نبوت کے چھیالیس اجزا میں سے ایک جزو سچا خواب ہے اس کے علاوہ اور حدیثیں بھی ان سے مروی ہیں۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۵۳۶۔ حضرت لقیطؓ بن عباد سامی

حضرت لقیطؓ بن عباد بن نجید بن بکر بن عمرو بن سوادہ بن سعد بن عبیدہ بن حارث بن سامہ بن لوی ابو فراس شامی نے بیان کیا ہے کہ یہ نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے اور حضرت نے ان کی فضیلت میں فرمایا تھا کہ انت منی و انا منک یعنی تم مجھ سے اور میں تم سے ہوں۔ امیر ابو نصر نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ شبل نے ان کو بنی سامہ بن لوی کے نسب میں بیان کیا ہے۔

۴۵۳۷۔ حضرت لقیطؓ بن عدی

حضرت لقیطؓ بن عدی۔ سوید بن حبان کے دادا ہیں۔ ان کا تذکرہ صحابہ میں کیا گیا ہے۔ اور ان سے کوئی حدیث مرفوع مروی نہیں ہے ان کا شمار اہل مصر میں ہے یہ ابو سعید بن یونس کا قول ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۴۵۳۸۔ حضرت لقیطؓ بن عصر بلوی

حضرت لقیطؓ بن عصر بلوی۔ بدر میں اور تمام مشاہد میں رسول اللہؐ کے ساتھ شریک تھے بعض لوگوں نے کہا ان کا نام نعمان ابن عصر تھا اور یہی صحیح ہے ہم ان کا نام ردیف نون میں پورا لکھیں گے۔

۴۵۳۹۔ حضرت لمیسؓ بن سلمی

حضرت قیسؓ بن سلمی۔ ان کا شمار بصرہ کے اعراب میں ہے۔ ان کی حدیث عمرو بن جبلہ نے روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے مختصر لکھا ہے۔

۴۵۴۰۔ حضرت لہیبؓ بن خنرف

حضرت لہیبؓ بن خنرف۔ انہوں نے زمانہ جاہلیت کا پایا تھا۔ عبدان نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور اپنی سند کے ساتھ عوام بن حوشب سے انہوں نے لہیب بن خنرف سے جو زمانہ جاہلیت کے ایک شخص تھےؓ روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا عوف بن مالک بیان کرتے تھے کہ مجھے پیاسا مرجانا بہتر ہے بہ نسبت اس کے کہ وعدہ خلاف ہو کر مروں۔ ان کا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۴۵۴۱۔ حضرت لہیبؓ بن مالک

حضرت لہیبؓ بن مالک لہبی۔ لوگوں نے ان کا نام لھب بیان کیا ہے انہوں نے ایک عجیب کہانت اور علامات متعلق نقل کی ہے جس کو عبداللہ بن محمد عدوی نے بسند غیر صحیح روایت کیا ہے۔ ان کا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

۴۵۴۲۔ حضرت لہیعہؓ حضرمی

حضرت لہیعہؓ حضرمی۔ بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ ابوزرعہ رازی نے ان کا تذکرہ صحابہ میں لکھا ہے۔ محمد بن نے لہیعہ حضرمی سے روایت کی ہے کہ نبیؐ ایک روز سو رہے تھے اور آپ کے پاس آپ کی کوئی بیوی بیٹھی ہوئی تھی دیکھا کہ آپ کا چہرہ متغیر ہو رہا ہے تھوڑی دیر کے بعد جب بیدار ہوئے تو انہوں نے کہا یا رسول اللہ جو حالت آپ آج دیکھی ہے وہ کبھی نہیں دیکھی تھی۔ حضرت نے فرمایا یہ وجہ تھی کہ میں نے خواب میں پل صراط کو دیکھا۔ ابوبکر کا گز قریب تھا کہ وہ نہ بچتے اور میں نے گمان کیا کہ وہ نہ بچیں گے مگر بچ گئے۔ اسی وجہ سے چہرے کا رنگ متغیر ہوا تھا۔ ا ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

۴۵۴۳۔ حضرت لیشرحؓ بن یحییٰ

حضرت لیشرحؓ بن یحییٰ بن محمد رعینی۔ کنیت ان کی ابومحمد تھی۔ ان کا تذکرہ صحابہ میں کیا گیا ہے فتح مصر میں شریک۔ کوئی روایت معلوم نہیں۔ یہ ابن یونس کا بیان ہے۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

تمت

اللہ تعالیٰ کی توفیق سے ترجمہ اسد الغابہ جلد ہفتم تمام ہوگئی انشاء اللہ تعالیٰ اس کے بعد جلد ہشتم شروع ہوگی جس کی الیم سے ہے فقط

المکتبۃ الرحمانیۃ
۹۹۔۔ جے ماڈل ٹاؤن۔ لاہور
15709
نمبر

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صحابہ کرام کی فتوحات کی مستند تاریخ علامہ محمد بن واقدی کے قلم سے

پاکستان میں پہلی بار کمپیوٹر کمپوزنگ اور مکمل اردو ترجمہ کے ساتھ

فتوح الشام

www.KitaboSunnat.com

مصنف: علامہ محمد بن عمر والواقدیؒ　　مترجم: حکیم شبیر احمد سہارنپوری

غلطیوں کی تصحیح اور معیاری کاغذ پر (المیزان) نے شائع کی۔

خطبات مدراس

"سیرت طیبہ" اور "حیات مقدسہ" پر ہر دور میں ہزارہا کتابیں لکھی گئیں۔ اور قیامت تک یہ سلسلہ جاری رہے گا۔ عصر حاضر کے نامور مورخ اور سیرت نگار علامہ سید سلیمان ندویؒ سیرت کے حوالہ سے مستشرقین اور دیگر ناقدین کے اعتراضات کا علمی جائزہ لے کر مدلل اور مسکت جوابات پیش کر کے سیرت کا ایک نئے انداز میں جائزہ پیش کیا۔

غلطیوں کی تصحیح اور معیاری کاغذ پر (المیزان) نے شائع کی۔

حیوانات کا مکمل انسائیکلو پیڈیا

حیات الحیوان کبریٰ

۲ جلد اردو

مصنف: علامہ دمیریؒ

ترجمہ وحواشی

● مولانا عبدالصمد صاحب ● مولانا عبدالمجید صدیقی فاضل جامعہ اشرفیہ

نظر ثانی: ● مولانا محمد آصف نسیم
فاضل جامعہ قاسم العلوم ملتان

غلطیوں کی تصحیح اور معیاری کاغذ پر (المیزان) نے شائع کی۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

نئی کتب

لبیک	ممتاز مفتی
تفسیر عثمانی	مولانا محمود حسن/ مولانا شبیر احمد عثمانیؒ
قصص القرآن (۲ جلد)	مولانا حفظ الرحمٰن سیوہارویؒ
المعجم المفہرس لالفاظ القرآن الکریم	فواد عبدالباقی
موطا امام مالکؒ	مترجم: علامہ وحید الزماںؒ
احکام الاحادیث (۲ جلد)	تالیف: امام شوکانیؒ
اردو ترجمہ نیل الاوطار شرح منتقی الاخبار	پروفیسر رفیع اللہ شہاب

سیرت النبیؐ

سیرت النبی کامل ۳ جلد	شبلی نعمانیؒ/ سید سلیمان ندویؒ
رحمۃ للعالمین	قاضی سلیمان سلمان منصور پوریؒ
اسوۂ رسول اکرمؐ (رنگین تصاویر کیساتھ)	حضرت ڈاکٹر عبدالحئی عارفیؒ
خطبات مدراس	سید سلیمان ندویؒ
شمائل ترمذی	شیخ الحدیث مولانا محمد زکریاؒ
علیم بہشتی	حضرت مولانا عبدالحکیم صاحب
النبی الخاتم	مولانا سید مناظر احسن گیلانیؒ

سیرت صحابہ کرامؓ

خلفائے راشدین	شاہ معین الدین ندویؒ
حضرت ابوبکر صدیقؓ	محمد حسین ہیکل
حضرت عمر فاروقؓ	محمد حسین ہیکل
الفاروق	مولانا شبلی نعمانیؒ
سیرت عائشہؓ (رنگین تصاویر کے ساتھ)	علامہ سید سلیمان ندویؒ
سیر الصحابیات مع اسوۂ صحابیات	حضرت مولانا سعید انصاریؒ

تصوف

نفحات الانس	عبدالرحمٰن جامی
غنیۃ الطالبین	حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ

تاریخ

تاریخ ملت کامل (۲ جلد)	مفتی زین العابدین سجاد میرٹھی مفتی انتظام اللہ شہابی اکبر آبادیؒ
فتوح الشام (واقدی)	مترجم: حکیم شبیر احمد سہارنپوری
تاریخ فرشتہ کامل (۲ جلد)	محمد قاسم فرشتہ/ ڈاکٹر عبدالرحمٰن
معتزلہ کی تاریخ	زہدی جاراللہ
تاریخ اسلام کامل	مولانا شاہ معین الدین ندوی
مسلمانوں کی خفیہ باطنی تحریکیں	مرزا سعید دہلوی

قرآنیات

قرآن مجید (کلام رسول یا کلام اللہ)	مرتبہ علامہ محمد حسین عرشی
قرآنی معجزات اور جدید سائنس	علامہ عبداللہ نیاز
بائبل قرآن اور سائنس	موریس بوکایے
بائبل قرآن اور انسان	موریس بوکایے

تعلیم وتحقیق

برصغیر میں مسلمانوں کا نظام تعلیم وتربیت	مولانا سید مناظر احسن گیلانیؒ

خواتین

تحفۃ العروس	علامہ محمود مہدی استنبولی
بہشتی زیور	مولانا اشرف علی تھانویؒ
تحفہ خواتین	مولانا عاشق الٰہی بلند شہریؒ
جنتی عورت	مولانا مفتی ارشاد احمد قاسمی

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

الميزان

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

المیزان

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

ہماری دیگر مطبوعات

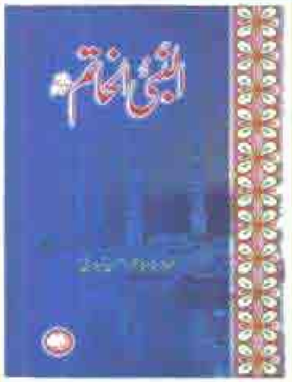

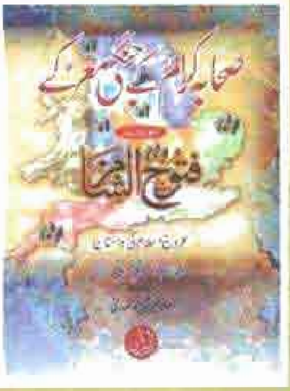

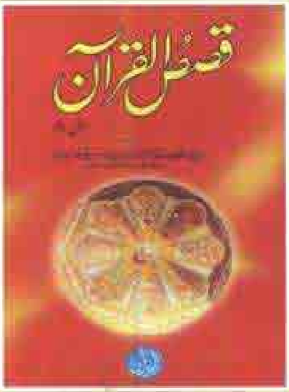

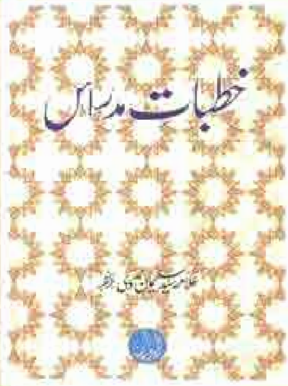

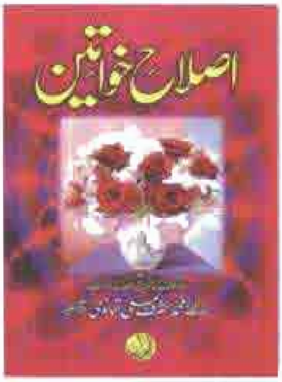

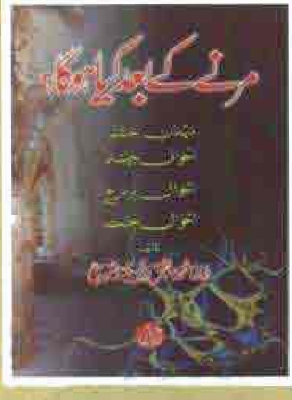

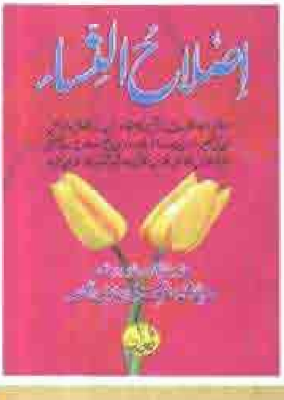

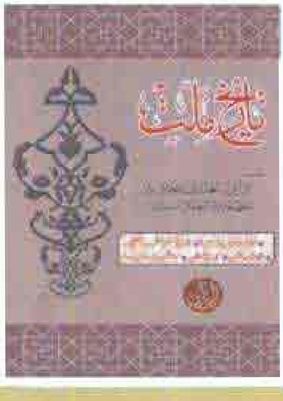

المیزان ناشران و تاجران کتب
الکریم مارکیٹ اردو بازار لاہور پاکستان
Ph.:042-7122981, 7212762
E-mail: al.mezaan@gmail.com